خطبات دین پوری

خطیب العصر حضرت مولانا [illegible] دین پوری

۲

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خطباتِ دین پوری

جلد دوم

خطیب العصر علامہ عبد الشکور دین پوری رحمہ اللہ
حضرت مولانا ... بانی مجلس علماء اہلسنت

ترتیب

قاری جمیل الرحمٰن اختر
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور پاکستان

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نام کتاب :	خطباتِ حضرت دین پوریؒ (جلد دوم)
مصنف :	حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ
ترتیب :	قاری جمیل الرحمٰن اختر
طباعت :	ایم۔ایس۔ پرنٹرس ۱۹۵۳ [illegible] دہلی
تعداد :	ایک ہزار
قیمت :	۸۰/= روپے
ناشر :	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی

انتساب

مسلک علماء دیو بند کے تمام حاملین کے نام

اور

سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے تمام بزرگوں کے نام

خصوصاً

دین پور شریف کے اہل اللہ کے نام

اور

شیخ الحدیث محدث اعظم، مفسر قرآن، محقق العصر

وکیل احناف حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

سرپرست اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ

کے نام

احقر

جمیل الرحمٰن اختر

مرتب خطبات دین پوریؒ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اس ذات کے لیے جس نے کائنات کو وجود بخشا اور اس میں کمزور و ناتواں انسان کو پیدا فرما کر اس کو اشرف المخلوقات بنایا' درود و سلام اس کامل ہستی پر جس کی وجہ سے انسانیت کو شرف ملا۔ اما بعد۔ راقم الحروف اللہ کا بے انتہا شکر گزار ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے خطبات حضرت دین پوری رحمتہ اللہ علیہ مجھے مرتب کرنے کی سعادت عطا فرمائی اور اس کی جلد اول کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اور جلد دوم مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی پہلی جلد کی اشاعت پر علماء واعظین' مقررین نے میری حوصلہ افزائی کے بے شمار خطوط لکھے' اور جلد دوم کو جلد منظر عام پر لانے کی تاکید فرمائی .بعض احباب نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا میں ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ خطبات میں مزید حسن پیدا کرنے کے لیے جلد دوم میں ہر مضمون پر سرخیاں قائم کر دی گئی ہیں امید ہے کہ اس انداز کو احباب پسند فرمائیں گے۔ آخر میں حضرت دین پوریؒ اور اس کتاب کی عند اللہ قبولیت کا اندازہ لگانے کے لیے اپنے ایک خواب کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ جلد دوم جب بالکل آخری مراحل میں تھی (ابھی میں نے یہ سطریں نہیں لکھی تھیں یہ واقعہ 30 اکتوبر کی رات کا ہے) کہ رات دیر سے اسی کام سے فارغ ہو کر سویا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ جامع مسجد امن میں [illegible] سے [illegible] نکلے ہیں راقم الحروف رات دیر سے جامع مسجد میں داخل ہوا ہے اور میرے کمرے کے دروازے کے سامنے بہت سے حضرات جن میں علماء بھی تشریف فرما ہیں' ایک ساتھی نے مجھے کہا کہ مولانا سے ملاقات ہوئی؟ راقم نے کہا کہ کون سے مولانا؟ اس نے کہا مولانا عبد الشکور دین پوریؒ - راقم نے کہا وہ کئی سال ہوئے انتقال فرما گئے ہیں۔ اتنی باتیں کر رہے ہیں کہ مولانا مسجد کی ٹونٹیوں سے وضو کر کے مسجد کے ہال کے دروازے پر آگئے میں دیکھ کر حیران ہو گیا۔ مولانا کی داڑھی مبارک سیاہ ہے۔ مولانا سے مصافحہ' معانقہ کرنے کے بعد حال احوال پوچھا تو' فرمایا کہ تم نے میری تقاریر

شائع کر کے میرے لئے ایصال ثواب کا دروازہ کھول دیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے گویا مجھے دوبارہ دنیا کی زندگی بخش دی ہے اس لیے آپ کے ہاں آیا ہوں' صبح جب میں بیدار ہوا تو میری عجیب کیفیت تھی' اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ جو کچھ حضرت دین پوریؒ نے اپنی تقاریر میں فرمایا' ان میں کتنا اخلاص اور للہیت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی کتنی مقبولیت ہے۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور اس خدمت کے صلہ میں میری بھی بخشش فرمائے۔ آمین

مرتب: خطبات حضرت دین پوریؒ

تعارف حضرت دین پوریؒ

جناب پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق کے قلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

میانہ قامت' معتدل جسامت' چہرے پر طلاقت' رنگ میں ملاحت' زبان میں فصاحت' گفتگو میں بلاغت' الفاظ میں لطافت' معانی میں نزاکت' افکار میں جزالت' اداؤں میں قیامت' شرگیں اور سرگیں آنکھیں' دلاویز باتیں سر پر عمامۂ رنگیں' ہاتھ میں عصائے زریں' کھلا گریبان' کشادہ دل و جان' بالکل سادہ انسان' اہلسنّت کی برہان' یہ تھے حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری' خطیب پاکستان' سحر البیان' مدت ہوئی انہیں ہم سے بچھڑے ہوئے' لیکن ان کی یاد غم کدۂ دل میں ہنوز آباد ہے

کتنے حسین لوگ تھے جو مل کے ایک بار
آنکھوں میں بس گئے' دل و جاں میں سما گئے

میں نے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا احمد سعیدؒ دہلوی اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا زمانہ نہیں پایا' لیکن للہ الحمد' میں حضرت دین پوریؒ جیسے عظیم خطیب و واعظ کی بہار آفریں خطابت و موعظت سے محروم نہیں رہا' جو عزیز یہ شرف نہیں پا سکے' ان کے لئے حضرت دین پوریؒ کی تقریر کی کیا نقشہ کشی کروں! آپ کے خطاب کی آب و تاب' شراب ناب اور چنگ و رباب سے بڑھ کر سحر انگیز تھی' آپ کی آواز نوۂ بلبل' صدائے قلقل' اور نوائے صلصل کی بازگشت ہوتی تھی' آپ کا انداز بجلی کی چمک' کوندے کی لپک' ستاروں کی دمک اور پھولوں کی مہک کا عکاس تھا' آپ کی بات دل سے اٹھتی تھی اور دلوں پر گرتی تھی۔ آپ بولتے تھے تو موتی رولتے تھے' سامعین جھومتے تھے اور آپ کے ساتھ گھومتے تھے۔ آپ کی تقریر مرصع' مسجع اور مقفیٰ ہوتی تھی۔ ندرت تکلم کے ساتھ سرائیکی لہجے کی حلاوت سے آپ کی خطابت کا لطف دو آتشہ ہو جاتا تھا۔ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت آپ کے رگ و ریشہ میں بسی ہوئی تھی' اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی تقریر کا سارا حسن اس حسین

محبت کا مرہون منت تھا۔ شان صحابہؓ اور حضرت دین پوریؒ بس بقول غالب کیفیت یہ ہوتی تھی۔

پھر دیکھئے انداز گل افشانی گفتار
رکھ دے کوئی ساغر و مینا مرے آگے

عصر حاضر میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ "آبروئے شیوہ اہل نظر" رخصت ہو رہی ہے اور ہر "بوالہوس" "حسن پرستی" شعار کئے ہوئے ہے' تو اس مخلص و باوفا خطیب کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

یوں بسر کی زندگی "اس" نے اسیری میں جگر
ہر طریقہ داخل آداب زنداں ہو گیا

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے برادر محترم حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر مدظلہ العالی کو آپ نے حضرت دین پوریؒ کے چند خطبات قلمبند کر کے ان سے استفادہ آسان کر دیا۔ ان تقاریر میں آپ کا مخصوص رنگ جھلکتا ہے' لیکن تقریر کا حسن تحریر میں آنا ممکن نہیں' تاہم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ

آخر میں ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں' مبالغہ شعر کا حسن ہے تو رنگ آمیزی وعظ کا کمال۔ واعظین کرام' متقدمین ہوں یا متاخرین' ترغیب و ترہیب اور فضائل و مناقب کے باب میں عام طور پر تساہل و تسامح سے کام لیتے ہیں۔ حضرت دین پوریؒ کے مواعظ بھی اس سے مبرا نہیں۔ آپ کو اردو کے ساتھ عربی پر بھی خاصی دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ آپ دوران گفتگو میں مفہوم حدیث واعظانہ رنگ میں' عربی یا اردو میں' بڑی روانی سے بیان کر جاتے تھے۔ اس لئے ان مواعظ و خطبات میں درج [illegible] الفاظ حدیث نہیں' بلکہ واعظانہ مفہوم حدیث سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت دین پوریؒ کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس کتاب کو نافع خلائق بنائے۔

ظفر اللہ شفیق
ایچی سن کالج _ لاہور

مضامین

صفحہ نمبر

توحید باری تعالیٰ اور بچے حضور کی نظر میں

حضور انورؐ کی ولادت باسعادت

حضور انورؐ بحیثیت مبلغ

حضور انورؐ کی عملی زندگی اور اہلسنت

حضورؐ کی معراج

ک

فضائل شب براۃ اور احترام والدین

روزہ کیا ہے

عظمت مسجد

فضائل قربانی

حضرت الشیخ محمد الیاس فیصل مدظلہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی کے تاثرات

الحمد للہ رب العلمین ' والصلوۃ والسلام علی خاتم المرسلین '
وعلی آلہ اجمعین

فرزند اسلام حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ پاکستان کے نامور خطیب' با عمل عالم' اور نڈر مجاہد تھے' وہ اہل سنت والجماعت کی پہچان اور علماء دیو بند کے ترجمان تھے' ان کی تقاریر قرآنی آیات و نبوی احادیث سے آراستہ و مزین ہوتی تھیں۔ حق گوئی و بیبا کی ان کی خطابت کا طرہ امتیاز تھا۔ ان کی گفتگو میں شیرینی و مٹھاس تھی' وہ اپنے دل کی بات بڑی خوبصورتی سے لوگوں کے دلوں تک پہنچاتے' یہی وجہ ہے کہ ہر طبقے کے لوگ آپ کی تقاریر بڑے شوق سے سنتے اور غلط عقائد و اعمال سے توبہ کرتے' اور اسلامی تعلیمات پر پابندی کا عہد کرتے' مولانا دین پوریؒ کو عربی اور اردو کے علاوہ بعض مقامی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ لہٰذا بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک مثالی خطیب میں ہونی چاہیں۔

ان کی وفات نے ہمیں ایک عظیم خطیب سے محروم کر دیا' ان کی علمی میراث وہ ریکارڈ شدہ تقریریں جو لوگوں کے پاس منتشر صورت میں موجود ہیں اس سرمایہ کی حفاظت و اشاعت علماء اہل سنت کے ذمہ ایک قرض تھا جس کی ادائیگی مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر صاحب نے اپنے ذمے لے لی ہے۔ اور اس میراث کی حفاظت' ترتیب و اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ جس کا عملی نمونہ "خطبات دین پوری" جلد اول کی صورت میں شائع ہو چکی ہے اور ظاہری و باطنی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔

مولانا دین پوریؒ کی ہر تقریر ان کی زندگی کا حاصل مطالعہ ہوا کرتی تھی' اس پس منظر میں یہ خطبات علماء' خطباء' طلبہ اور تمام پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بہت مفید ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتب کو اس سلسلہ کی تکمیل کی توفیق سے نوازے' اسے نافع و مفید بنائے اور حضرت مولانا دین پوریؒ و مرتب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

محمد الیاس فیصل المدینہ المنورہ

خطبات حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت

حسب ارشاد

پیر طریقت مفسر قرآن عالم با عمل

حضرت مولانا

محمد اسحٰق قادری رحمۃ اللہ علیہ

فاضل دیو بند

فیض یافتہ امام الاولیا شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی ○ جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور۔

پاکستان

پیر طریقت حضرت مولانا حافظ انیس الرحمٰن اطہر صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری رحمتہ اللہ علیہ کے تاثرات

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں' اس نڈر و بے باک مبلغ اسلام' کی لحد پر جس نے اپنی زندگی خاتم الانبیاء حبیب کبریا ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دی' اور آخر وقت تک قریہ قریہ' گاؤں گاؤں' شہر شہر بیماری کی حالت میں' تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے' اپنے خاص انداز میں، خاص گفتار میں اللہ کے دین کی اشاعت کرتے رہے۔

مولانا کی شخصیت جنہیں دنیا خطیب العصر' خطیب اسلام' خطیب اہلسنّت کے نام سے یاد کرتی ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جن کی تقاریر میں تبلیغ دین ہوتی تھی آپ کی گفتگو میں اور آپ کے بیان میں ایک تسلسل ہوتا تھا۔ آپ کا حافظہ بھی بہت قوی تھا' جب احادیث پڑھنا شروع کرتے ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی عرب تقریر کر رہا ہے۔

احقر نے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا حسین مدنیؒ اور قاضی احسان احمدؒ شجاع آبادی' کی تقاریر تو نہیں سنیں، لیکن اپنے والد اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین سے ان بزرگوں کے بارے میں بہت کچھ سُنا ہے ۔ حضرت دین پوریؒ کی تقریریں سن کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہی اکابرین بول رہے ہوں

احقر نے جب حضرت دین پوریؒ کی تقریر پہلی مرتبہ سمن آباد لاہور میں سنی تو اسی وقت اس مجاہد اسلام اور خطیب بے بدل کے فن خطابت کا نہ صرف قائل ہو گیا بلکہ جب بھی اس داعی اسلام کی لاہور تشریف آوری ہوتی بندہ اللہ کے فضل سے ان کی تقریر سننے ضرور جاتا پیر طریقت مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب قادریؒ جو اپنی مسجد امن اہل سنت اور مدرسہ میں درس قرآن کا سلسلہ اپنے شیخ حضرت لاہوریؒ کے حکم سے جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور ساتھ ساتھ تذکیہ نفس کے لئے مجلس ذکر کا اہتمام بھی فرماتے تھے۔

اس مرکز پر اولیاء اللہ کی خاص نظر شفقت ہے خصوصا امام الاولیاء حضرت مولانا

احمد علی لاہوری" حضرت مولانا رسول خان صاحب حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی' حضرت مولانا عبید اللہ انور حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسروری۔ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب رحمہم اللہ بارہا تشریف لائے وہاں خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بار بار تشریف لاتے رہے۔

اور جب حضرت پہلی مرتبہ جامعہ حنفیہ قادریہ میں تشریف لائے اور حضرت شیخ سے معانقہ کیا تو اپنی تقریر میں برملا اس بات کا اظہار کیا اور پھر اکثر اولیاء اللہ کی شان میں جب بھی خطاب فرماتے تو سندھ اور پنجاب کے ان دو اولیاء اللہ کا تذکرہ ضرور فرماتے جن کے دلوں کی دھڑکن سے بھی اللہ اللہ کی آواز نکلتی تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت کو شیخ قادری" اور ہم تینوں بھائیوں سے خاص محبت تھی۔

ناچیز پر تو خاص شفقت فرماتے تھے جب بھی لاہور تشریف لاتے بندہ کو خدمت کا موقع دیتے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ حضرت کے بے شمار دیوانے مستانے اور پروانے گاڑیوں والے بھی تھے لیکن بندہ کا سکوٹر حضرت کو بہت پسند تھا۔

اس شرک و بدعت کے دور میں ایسے اکابرین کے اقوال حسنہ اور خطبات کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت تھی جس کو برادر اصغر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر جانشین و خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب قادری" نے اپنی اور ساتھیوں کی ان تھک محنتوں کے ساتھ مولانا دین پوری" کی تقاریر کے بکھرے ہوئے موتیوں کو کتابی شکل میں "خطبات دین پوری" کے نام سے جمع فرما کر امت محمدیہ ﷺ پر عموماً اور خطباء و علماء پر خصوصاً احسان عظیم فرمایا' جو صحیح معنوں میں اپنے دلوں کے اندر دین کا درد رکھتے ہیں اور اس کی اشاعت کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو "خطبات دین پوری" سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرتب مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر اور معاونین مولانا عبد الکریم ندیم۔ برادرم مولانا ظفر اللہ شفیق صاحب۔ حافظ ذکاء الرحمٰن کی اس مساعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جلد اول کی طرح جلد دوم سے بھی ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

داعی الی الخیر

انیس الرحمٰن اطہر المدینہ المنورہ

(۱)

توحید باری تعالیٰ اور بچے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

نظر میں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (النحل:۹۷)

عن ابی ہریرہؓ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وفی روایہ وَنِیَّاتِکُمْ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ اَلدُّنْیَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْاٰخِرَۃُ دَارُ الْجَزَاءِ حَسِّنُوا اَسْمَاءَکُمْ فَاِنَّکُمْ تدعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ بِاَسْمَائِکُمْ احب الاسماء الی اللّٰہ عبداللّٰہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وما سوافی اولہ عبد۔ سموا باسماء الانبیاء ادبوا اولادکم علی ثلث خصال۔ حب نبیکم وحب اھل بیتہ وتلاوۃ القران صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

جب میں کہتا ہوں یااللہ میرا حال دیکھ — حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامۂ اعمال دیکھ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

ذوق رکھو سنت گرامی سے — ہے شرف آپ کی غلامی سے

جو کوئی تابع رسول نہیں — لاکھ اطاعت کرے قبول نہیں

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم وگماں سے بلند — خدا کا حسن انتخاب انتخاب لاجواب

یاالٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے — پھر ہمیں مرنے سے مسلماں کو مسلماں کر دے

وہ پیمبر ہے سرتاج رسل کہتے ہیں اس کی امت کو دوبارا تابع قرآن کر دے
گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر
محمد کی آمد سراجا منیرا فصلوا علیہ کثیرًا کثیرًا

درود شریف پڑھ لیں۔

علماءِ امت، حاضرین خلقت، مجلس بابرکت، بزرگو، بھائیو! واجب الاحترام ماؤں بہنو! خلقتِ خدا اور امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

نذر و منت کی حیثیت

نذر اور منت کو پورا کرنے کے لیے جلسے کا انعقاد ہوا ہے۔ میرے محبوب کی شریعت اور اسلام میں کتاب و سنت کی روشنی میں واقعۃ الامر یہ ہے کہ نذر اور منت صرف اللہ کا حق ہے۔

مَنْ نَذَرَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ. مشکوۃ کتاب الجنائز۔ نبی آخر الزمان کی زبان، فیض ترجمان کو ہر نشان سے بیان جاری ہوا۔

کہ جو اللہ کا نام اور در کو چھوڑ کر کسی اور کی نذر اور منت مانے وہ اسلام سے نکل کر مشرک ہو گیا۔

نذر قرآن میں

بی بی مریم کی اماں نے فرمایا اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا۔ قرآن نے کہا فَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اللہ کے نام پر منت مانو اور اسی کے نام پر پوری کرو۔

قرآن کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہے کہ بچہ اور بچی کا پیدا کرنے والا، بچہ اور بچی دینے والا صرف محمد کا خدا ہے۔ قرآن نے صاف فرمایا يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ۔ اللہ نے فرمایا: میری مرضی اور مرضی اسی اللہ کی چلتی ہے۔

مرضی اس کی چلتی ہے جو کسی کا محتاج نہیں۔ مرضی اس کی چلتی ہے جو' جو چاہے کرے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں ملتان پہنچوں' نہیں پہنچ سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ دن ہو جائے' نہیں ہو سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ میں پھر بچہ ہو جاؤں' تو نہیں ہو سکتا۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے' وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ مرضی اسی کی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کا چہرہ توحید کے خلاف بات سن کر سرخ ہو گیا

ایک صحابی نے حضور انور ﷺ کے سامنے عرض کی مَاشَاءَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ محمد۔ کملی والے! جو اللہ چاہے جو آپ چاہیں۔ پیغمبر کا چہرہ توحید کے خلاف بات سن کر سرخ ہو گیا۔ جب آپ ﷺ ناراض ہوتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ پیغمبر کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑے گئے ہیں اور چہرے کی رگیں پھول جاتیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی ناراض ہو جائے تو خدا بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اجعلتنی للہ ندا۔ ظالم تو نے مجھے خدا کا شریک بنا دیا۔ قل ماشاء اللہ وحدہ۔ میرے یار! میری مرضی پوری نہیں ہوتی' مرضی میرے اللہ کی پوری ہوتی ہے۔

اللہ کی مرضی پوری ہونے کی مثالیں

ابراہیم علیہ السلام کی مرضی ہے کہ بچہ ذبح کر دے۔ اللہ کی مرضی ہے کہ بال بھی کٹنے نہ پائے۔ اسماعیل علیہ السلام کی مرضی ہے کہ ذبح ہو جاؤں۔ اس کی مرضی ہے کہ تیری پشت سے محمد ﷺ پیدا کروں گا۔ ہاجرہؑ کا ارادہ ہے کہ یہ بچہ قربان ہو جائے۔ خدا کا ارادہ ہے کہ اس کے پاؤں سے زمزم نکلے گا اور محمد ﷺ کی امت قیامت تک پیتی رہے گی۔

نوح کا ارادہ ہے کہ بیٹا بچ جائے "غرق نہ ہو۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ نوح کے سامنے غرق ہو جائے۔ غرق ہو گیا؟ (ہو گیا)

میرے نبی کا ارادہ ہے کہ شہد کو حرام کر دیں۔ نہ چکھیں۔ اللہ نے کہا

يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ. کملی والے آپ حلال کو حرام نہیں کر سکتے۔ حلال حرام کرنا میرا کام ہے۔ آپ شہد پئیں۔ حلال، حلال رہے گا۔ مرضی کس کی پوری ہوئی؟ (اللہ کی)

حضور ﷺ کا ارادہ ہے کہ ابو طالب کلمہ پڑھ لے۔ اللہ نے کہا اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ.

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ۔ بچہ دوں، بچی دوں... کالا دوں، گورا دوں... لولا دوں، لنگڑا دوں... يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ. مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ. پوری دھرتی پر، زمین و آسمان کے اندر کسی کو اختیار نہیں۔ اختیار ہے تو مصطفیٰ کے خدا کو ہے۔ کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو)

فرمایا يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ. جس کو چاہوں بخشوں، جس کو چاہوں چھوڑوں، جسے چاہوں پکڑوں، جسے چاہوں جکڑوں، یہ کس کو اختیار ہے؟ (اللہ کو) هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. کالا پیدا کروں، گورا پیدا کروں، بچہ کروں، بچی کروں، بچاؤں نہ بچاؤں، یہ کس کے اختیار میں ہے؟ (اللہ کے) یہ قرآن کا عقیدہ ہے، تمہارے نادان کا عقیدہ تو اپنا ہے۔ وہ تو کہتے ہیں ولی بھی جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ نہ میرے بھائی، ایسا عقیدہ نہ بناؤ۔ ارادہ کس کا پورا ہوتا ہے؟ (اللہ کا)

ارادہ بھی خدا کا پورا ہوتا ہے

يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ. وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ. جو چاہوں کرتا ہوں۔ میں جو ارادہ کرتا ہوں، حکم کرتا ہوں، میری حکومت چلتی ہے۔ ارادہ اسی کا پورا ہوتا ہے۔ ہم کئی ارادے کرتے ہیں 'یوں ہو جائے' 'یوں ہو جائے' کوئی ارادہ پورا نہیں ہوتا۔ ارادہ اسی کا پورا ہوتا ہے۔ یہ بھی عقیدہ رکھو کہ بیٹا بیٹی دینا خدا کا کام ہے۔ تم نے کوئی قلندر بخش، علی بخش، پیر بخش، فقیر بخش، پیراں دتہ، ایک کا دیا ہوا نہیں کئی پیروں کا دیا ہوا ایک بچہ پھر وہ پیراں دتہ۔ میرے بھائیو! یہ نام بھی اچھے نہیں

ہیں۔ اللہ بخش ہے۔ خدا بخش ہے۔ خالق بخش۔ اللہ دتہ۔ کسی پیر کو اجازت نہیں کہ کسی کی بیوی کے پیٹ کا کپڑا ہٹا کر پیٹ کے باہر کا حصہ دیکھے۔ یہ دیکھنا بھی حرام ہے اور اس کی مرضی کہ وہ رحم کے اندر نقشہ بنائے وہ قادر ہے۔ قادر کون؟ (اللہ)

عقیدہ صحیح رکھو۔ مولویوں نے تمہارا عقیدہ خراب کر دیا۔ پتہ نہیں کہاں سے یہ نکلے ہیں، انہوں نے دو مسجدیں، دو عیدگاہیں، دو کلمے، دو اذانیں، دو پلیٹ فارم بنا دیے۔ دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

خالق اللہ ہے

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُاللّٰه۔ پوری دھرتی پر، زمین و آسمان میں، پوری کائنات میں خدا کے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔ خالق کون ہے؟ (اللہ)

میرا مصطفیٰ بھی مخلوق ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ کملی والے اسی کے نام سے قرآن پڑھیے جس نے آپ کو اس شکل میں پیدا کیا۔

حضرت حسان ﷺ نے کہا: خلقت مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ۔ میرا محبوب ہر عیب سے پاک پیدا ہوا۔

سنو مسلمانو! عقیدہ پکا رکھو۔ مکان پکا ہے، مگر عقیدہ کچا ہے۔ اللہ ہمیں عقیدہ بھی پکا عطا کرے۔ (آمین)

فرمایا: انما ولدت مطهرا۔ مجھے اللہ نے تمام آلائش سے، تمام خرابی سے پاک پیدا کیا۔ حضرت حسان ﷺ نے پیغمبر کے سامنے چہرہ منور دیکھ کر بات کی خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ۔ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ۔ بھائیو عقیدہ صحیح رکھو۔

بچوں کے کارنامے

میں کچھ بات بچوں پر کروں گا۔ اللہ آپ کے بچوں کو نیک فرمائے (آمین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں کلمہ پڑھا۔ حضور ﷺ مدینے میں آئے تو بچوں نے استقبال کیا۔ ابو جہل کو بچوں نے قتل کیا۔ توجہ کرنا آج بچوں پر بات کروں گا اور بچے غور سے سنیں۔ دعا کرو خدا بچے کو بچا کر رکھے۔ بچے گناہوں سے بچے رہیں۔ لڑکے 'لڑ۔کے نہ آئیں۔ اللہ کرے لڑکے بھی محمد کا لڑ (دامن) پکڑ کر آئیں۔ (آمین) آپ سب بھی ماضی میں بچے تھے۔ بچپن اچھا گزارو۔ صحابہ کے بھی بچے تھے۔ مدینے میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو کملی والے کی گود میں لے آتے' حضور ﷺ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' بچپن میں حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تو سو سال کی عمر میں بھی محمد ﷺ کے ہاتھوں کی خوشبو میرے بالوں سے مہکتی تھی۔ (سبحان اللہ)

بچوں سے حضورؐ کا پیار اور ہمارے ملک میں بچوں سے برتاؤ

حضور ﷺ کے پاس جب صحابہ بچے لے کر آتے تو آپ ﷺ اٹھا لیتے اور منہ میں کھجور چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈالتے۔ پیغمبر' نبوت کا لعاب بھی ڈالتے اور کھجور بھی ڈالتے۔ وہ لعاب نہیں ہوتی تھی وہ انوار رحمت ہوتی تھی۔

حضور ﷺ کے پاس جب میوہ آتا تھا تو پہلے بچوں میں تقسیم کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں بچہ تھا' رات کے وقت حضور ﷺ تہجد کے لیے بیدار ہوئے تو میں بھی جاگ گیا۔ کبھی بائیں طرف کھڑا ہوتا تو حضور ﷺ مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیتے۔

گلی میں ایک بچہ تھا اس کا گھر میں پالا ہوا جانور بلبل مر گیا۔ حضور ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر مسکرا کر فرمایا' یا ابا عُمَیر مَا فَعَلَ النغیر۔ ابا عمیر تیری بلبل کہاں گئی۔ اس نے کہا' قَدْ مَاتَ مر گئی ہے۔ حضور نے فرمایا' اچھا تمہیں بلبل کا بھی غم ہے۔

حضور ﷺ بچوں سے پیار فرماتے۔ ہمارے ملک میں تو بچے اغوا ہوتے ہیں' بچوں سے بدمعاشی ہوتی ہے' بچوں سے بھیک منگائی جاتی ہے' بچوں کو

ور لشاپوں میں ذلیل کیا جاتا ہے۔ بچوں سے بکریاں چرائی جاتی ہیں۔

مئوذن رسول ﷺ ابو محذورہ اور بناوٹی اذان

حضور کریم ﷺ مکے سے گزر رہے تھے۔ مشرکین کے بچے جمع تھے۔
ایک ان میں چھ سالہ بچہ' جس کا نام ابو محذورہ تھا' سب کو جمع کر کے وہ بلال حبشی کی اذان کی نقل اتار رہا تھا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اس نے بھی اذان وہی دی جو مدینے والی سنی۔ ہمارے بدعتی بھائیوں والی اذان نہ۔ پتہ نہیں انہوں نے یہ اذان کہاں سے سن لی ہے۔ یہ اذان تو سارے بھارت میں بھی نہیں' جہاں سے ان کا اسلام آیا ہے۔ میں دہلی گیا ہوں' مزار نظام الدین اولیاء گیا ہوں' خدا کی قسم آگرہ گیا ہوں' سہارن پور گیا ہوں' نانوتہ گیا ہوں' چھ سات دن ہندوستان رہا ہوں' میں باوضو ہوں' قسم کھا کر کہتا ہوں کہیں سے بھی نقلی' ملاوٹی اور جعلی اذان نہیں سنی۔ دہلی کی مساجد میں صبح کی جو اذان ہوتی ہے وہی اذان ہوتی ہے جو بلال رضی اللہ عنہ نے منبر رسول ﷺ پر مدینے میں دی۔ یہاں تو ہر چیز ملاوٹی ہے۔ دین تماشا بن گیا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ملاوٹی دین سے بچائے۔ (آمین)

حکومت تو کہتی ہے دودھ میں ملاوٹ نہ کرو' یہاں تو اذان میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ قرآن میں ملاوٹ ثابت کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کہتے ہیں قرآن بکری کھا گئی' بکری کو خود کھا گئے۔ کہتے ہیں قرآن غار میں ہے' قرآن تو بہت موٹا ہے یہ تو پتلا ہے۔ پتہ نہیں کیا کیا باتیں بنا رہے ہیں۔ دعا کرتا ہوں اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

مادر زاد حافظ

بچوں کی تربیت کرو۔ میں نے چھ سال کے' سات سال کے بچے بھی قرآن کے حافظ دیکھے ہیں۔ میں نے خود دستار بندیاں کی ہیں۔

بھارت میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ بارہ بنکی' یوپی میں۔ تاریخ القرآن میرے مطالعے میں ہے' وہ مادر زاد قرآن کا حافظ پیدا ہوا۔

ایک بچہ میں نے کعبتہ اللہ پر دیکھا۔ قبلہ رو' باوضو' کعبے کے روبرو' رحمت کی جستجو' بچہ ہو بہو' نہ ٹانگیں نہ بازو اور زبان پر اللہ کا قرآن۔ دنیا حیران۔
زبان پر کلام اللہ۔ نگاہ اوپر بیت اللہ۔ ذالک فضل اللہ۔
میں تو خوش نصیب ہو گیا۔ اس کے قریب ہو گیا۔ ما اسمک؟ عبداللہ۔
من فین؟ من اندونیشیا' کم عمرک؟
ثمانیۃ عشر سنۃ۔ کم مرۃ حضرت من قبل زیارۃ
بیت الحرام؟ واللہ انی فزت و زرت من قبل سبعۃ مرۃ۔ وھذہٖ
ثمانیۃ جئت بفضل اللہ علی باب العتیق وانی سالتہ عنہ
احفظت القران کلہ؟ میں نے پوچھا قرآن یاد ہے۔ کہنے لگا' یا رفیق
ما تقول واللہ ما ھو صدری الا صندوق للقران۔ یہ سینہ نہیں
بلکہ قرآن کا صندوق بن چکا ہے۔ اس وقت کے بچوں میں بھی قرآن کا ذوق تھا۔
(سبحان اللہ)

مدینے پہنچنے پر حضور ﷺ کا استقبال

میرا پیغمبر جب مدینے آیا تو بڑوں اور بچوں نے استقبال کیا' قوالی نہیں کی' تالیاں نہیں بجائیں' ناچ نہیں کیا' طبلے نہیں بجائے' عزیز قوال' حال سے بے حال' گول گپہ' ترے (۳) فٹ ایک چپہ' اس طرح نہیں کہا بلکہ انہوں نے کہا
طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا۔
ما دعا للہ داع۔ (سبحان اللہ) تعریف اس طرح کرو اللہ مجھے اور آپ کو توفیق بخشے۔ (آمین)

آپ کا بھی دعویٰ ہے کہ ہم عاشق رسول ہیں' میں بھی کہتا ہوں۔ اللہ ہم سب کو عاشق رسول بنائے۔ (آمین)

ثنیات الوداع آج بھی موجود ہیں جہاں پیغمبر کے غلاموں نے' تابعداروں نے' جانثاروں نے' وفاداروں نے' حب داروں نے' رضاکاروں نے'

محمد کے یاروں نے' استقبال کیا تھا۔ وہ پہاڑ اور راستے موجود ہیں' وہ نقشے موجود ہیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ مدینے والو آؤ! وہ دیکھو پہاڑوں سے دن کو چودھویں کا چاند نکل آیا ہے۔ حضور ﷺ کا چہرہ ایسا ہی تھا۔ (سبحان اللہ)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں' میں دس سال کا تھا دنیا مجھے بچہ کہتی تھی' مگر دس سال کی عمر میں' میں نے مصطفےٰ ﷺ کی خدمت کی۔ (سبحان اللہ)

فرماتے ہیں' وما ضربنی وما قہرنی۔ وما قال لم تفعل لم لا تفعل۔ کبھی حضور نے گالی نہیں دی' کبھی جھڑکا نہیں' کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا' یہ کام کیوں نہیں کیا۔

حضور ﷺ فرماتے کہ جاؤ بازار سے چیز لاؤ۔ مجھے بھول جاتی میں کھیلنے لگ جاتا۔ حضور ﷺ آکر تھپکی دیتے۔ فرماتے انس میں انتظار کر رہا ہوں تو کھیل رہا ہے۔ فرمایا حضور ﷺ میری پشت پر ہاتھ رکھتے انگلی پکڑ کر روانہ کرتے۔ معلوم ہوتا کہ محمد ﷺ مجھے جنت بھیج رہے ہیں۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ بچوں سے شفقت کرتے تھے۔ میوہ ہوتا تو پہلے خود نہ کھاتے پہلے بچوں کو دیتے۔

ایک یتیم بچے کو روتا دیکھا تو اونٹنی بٹھادی۔ جلدی سے پوچھا' لم تبکی کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگا' انا یتیم المدینہ۔ ابا نہیں کہ انگلی پکڑے' اماں نہیں کہ منہ دھوئے۔ میں یتیم ہوں۔ یتیم کرنا بھی اسی (اللہ) کا کام ہے۔ کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) ماں باپ کو اٹھالے یا صرف باپ کو اٹھالے۔ بچہ پیدا ہوا اماں انتظار میں ہے کہ دودھ پلاؤں اور بیٹے والا موت کا شکار ہے۔ ادھر بیٹا رو رہا ہے کہ مجھے سینے سے لگائے اور دودھ پلائے۔ دودھ پلانے والی کفن پہن کر قبر کو جارہی ہے۔ یہ زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ) بیٹا دینے والا لینے والا کون ہے؟ (اللہ)

تعزیت کرنے کا مسنون طریقہ

حضور ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب کسی کا بچہ یا بچی رخصت ہو جائے تو اس سے یوں اظہار تعزیت کرو۔ او میاں' ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی۔ دینے والا بھی وہی تھا' لینے والا بھی وہی ہے۔ ہمارا تو تعزیت کا عجیب انداز ہوتا ہے۔ سُر لگا کر رونا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بھی منع ہے۔ میں چند موتی دیتا ہوں' دعا کرو خدا ہماری اولاد کو صالح بنائے۔ (آمین)

بیٹا حافظ ہو تو ماں باپ کو رحمت کے نور کا تاج ملے گا۔ بیٹا نیک ہو باپ مر جائے جب تک بیٹا کتاب و سنت کی تعلیم اور خدمت کرتا رہے گا۔ باپ کی قبر پر رحمت کی بارش ہوتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب نماز میں بیٹھو' پیرو! بڑے بڑے تاجرو! مہاجرو! مولویو! علماء کرام! محدثو! نوابو! گورنرو! کہو' رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ یا اللہ مجھے نمازی بنا' میری اولاد کو بھی نمازی بنا۔

اس موضوع پر آج تقریر کر رہا ہوں اور فی البدیہہ اللہ توفیق دے۔ (آمین) کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ مجھے ایک ہی کتاب کافی ہے۔ (قرآن مجید)

ماں باپ کے لیے حضور ﷺ کی وصیت

بڑے غور سے سنیں۔ میں اپنی اماں کو' بہن کو' بیٹی کو کہوں گا کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو بد دعا' لعنت نہ کرو۔ برباد ہو' منہ کالا ہو' لعتیا' مر جائے' تیری گردن ٹوٹ جائے۔ اماں سے کہو ہوش سے بولے' کہیں بد دعا قبول نہ ہو جائے اور بیٹے کے دونوں جہاں برباد نہ ہو جائیں۔ اچھی دعا کیا کرو۔ یا اللہ اس کو حافظ بنا' میرے بیٹے کو عالم بنا' اس کو حاجی بنا' محمد ﷺ کا غلام بنا۔ (آمین)

بچوں کے نام اچھے رکھنے کا حکم

حضور ﷺ نے فرمایا اولاد کے نام بھی اچھے رکھو۔ حسنوا

اسماء کم آج مجھ سے دین سنو اور گھروں میں لے جاؤ۔ اپنے بچے کا نام' بچی کا نام اچھا رکھو۔ آج کسی کا نام ٹھینٹ' گھسیٹا' یہ نام میں نے سنے ہیں۔ چھکو' کھوتا' میں نے ایک کھوتا بھی دیکھا۔ سنو نہیں کچھ باتیں کر رہا ہوں۔ حسنوا اسماء کم فانکم تدعون یوم القیامۃ۔ حضور ﷺ نے فرمایا نام اچھے رکھو قیامت کے دن ان ناموں سے بلائے جاؤ گے۔ یوں نہ بلایا جائے چیڑ بیٹا کھوتے کا' کھوتا بیٹا طوطے کا۔ اب فرشتے کہیں گے کہ کھوتا جنت میں کیسے آیا۔ ایسے نام نہ رکھو۔

ادھر عورتوں کے نام سنیں' پال' پاکل' ست بھرائی' سمجھ اب تک نہ آئی' سوائی اکھوں کانی' یہ نام ہیں؟ ان کے نام دیکھو تو تماشے ہیں سونا' چاندی۔ ایک جگہ میں گیا ہوں وہاں خاوند سونا' بیوی چاندی۔ میں نے کہا الحمدللہ اب تو کوئی فکر نہیں۔ سونا بھی ہے چاندی بھی ہے۔

آپ لوگ نام بھی عجیب رکھتے ہیں۔ گھسیٹا' فیتا' چیڑ خاں' پشاور گیا وہاں نام سنا طمانچے خان' یہ بڑے خطرناک نام ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اچھے نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک حدیث اور بھی یاد آگئی۔ سموا باسماء الانبیاء۔ اپنے بچوں کے نام نبیوں والے نام رکھو۔ محمد موسیٰ' محمد عیسیٰ' محمد یعقوب' محمد ابراہیم' محمد اسماعیل' محمد۔

ایک حدیث اور بھی یاد آگئی۔ آج کی تقریر فقہی بھی ہے۔ اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموا و وسعوا له المجلس۔ (سبحان اللہ)

محمد نامی شخص کا ادب کرو

فرمایا بیٹے کا نام محمد رکھو اور جب محمد نامی کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اس کا استقبال کرنا' مجلس میں جگہ دینا' اس کو احترام سے بٹھانا۔ لوگ محمد کے نام کو بھی بگاڑ کر لیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) پنجاب والے خاص طور پر نام کو بگاڑتے ہیں۔ اس نام

کو بدلنا کفر ہے۔ نبی کے نام کو بدلنا کفر ہے۔ اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے۔ (آمین)
الدین کلہ ادب۔ لا دین لمن لا ادب لہ۔ دین سارے کا سارا ادب ہے' جس میں ادب نہیں اس کا دین نہیں۔ حضور ﷺ کے ایک بیٹے کا نام طیب طاہر' دوسرے بیٹے کا نام قاسم' تیسرے کا نام ابراہیم' عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ یہ میرے نبی کے بیٹوں کے نام ہیں۔

بیٹیوں کے نام زینب' ام کلثوم' رقیہ' فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ میں نے اپنی بیٹی کا نام اسماء رکھا ہے' خدیجہ رکھا ہے' آمنہ رکھا ہے۔

اسماء اس لیے رکھا کہ اسماء وہ تھیں جس کو ابوجہل نے تھپڑ مارے تھے۔ جن کو اتنے زور سے تھپڑ لگا کہ دوپٹہ اتر گیا' جس کی پیشانی پتھر سے لگی' جس کا کان چر گیا۔ ابوجہل نے کہا' کہاں ہیں محمد عربی۔ اس نے کہا' ابوجہل جان تیرے حوالے' ٹکڑے کر دے محمدؐ تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ نہیں بتایا۔

بیٹا بیٹی دینا اللہ کا کام ہے

اللہ اگر بیٹی دے تو کہو الحمد للہ۔ آپ کو پتہ ہے کہ میرے آقا کا حسب و نسب بیٹے سے نہیں چلا' بیٹی سے چلا ہے۔ بی بی فاطمہؓ سے نسب چلا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لو' میں نے آپ کو چند موتی دینے ہیں۔ بیٹی بیٹا دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) کہتے ہیں جی پیران پیر نے سات لڑکیوں کو لڑکا بنا دیا۔ پتہ نہیں یہ لوگ کہاں دیکھتے ہیں۔ یہ بدھو قوم' ایسی بات سن کر کہتے ہیں مرحبا' واہ' واہ' جزاک اللہ' مر بے حیا۔

کہتے ہیں پیران پیر نے چھو جو کیا تو سات کے سات بیٹے ہو کر دوڑنے لگ گئے۔ میں نے پوچھا' کہاں ہیں؟ کہتے ہیں' ہیں۔ ایسے جھوٹ نہ مارا کرو۔ بیٹا بیٹی دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا) چاہے بیٹیاں دے اس کی مرضی۔ حضرت لوطؑ کو بیٹیاں دیں' حضرت ابراہیم کو بیٹے دیے۔ (سبحان اللہ)

میں آج کھل کر کہتا ہوں ڈرتا نہیں' خدا دینے پہ آئے تو چالیس سالہ حضرت خدیجہؓ کو تین بیٹے چار بیٹیاں دے دے جو خدیجہؓ پینسٹھ سال کی عمر میں

رخصت ہوئیں اس کو چالیس سال کی عمر میں اولاد دے دی۔ خدا نے نہ دیا تو
حضرت عائشہؓ جیسی پیغمبر کی حبیبہ' تمنا بھی کرتی رہیں۔ پورے نو سال نبی کے حجرے
میں رہیں' نہ بیٹا ملا نہ بیٹی۔ ایک لڑکے کو سنوار کر عائشہؓ لائیں' رو کر حضور
ﷺ کی طرف دیکھا' دل کی حسرت بتائی کہ محبوب ایسا بیٹا میری گود میں ہوتا حجرہ
آباد ہوتا۔ تو پیغمبر نے فرمایا' عائشہ! یہ خزانہ میرے پاس نہیں' یہ خزانہ اس اللہ کے
پاس ہے۔ یہ حدیث ہے اس کو کیوں چھپاتے ہو۔ یہ بخاری کی حدیث ہے۔ نبی
ﷺ نے فرمایا جو دین کو چھپائے وہ جہنمی ہے۔ اللہ ہمیں حق کہنے کی توفیق
دے۔ (آمین)

فرمایا صدیقہ یہ بیٹی' بیٹا دینا میرا کام نہیں۔ یہ کس کا کام ہے؟ (اللہ کا)
حضرت خلیلؑ نے کس سے مانگا؟ (اللہ سے) زکریاؑ نے کس سے مانگا؟ (اللہ سے)
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً۔ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ
الْوَارِثِيْنَ۔ لوگو! مجھ سے پکی باتیں سنو! اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)
ذرا آپ کو تڑپا دوں۔

بچے بھی حضور ﷺ سے پیار کرتے

بچے بھی حضور ﷺ سے پیار کرتے تھے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ سنو! جب
میرے محبوب مدینے آئے تو ننھی بچیاں' عمر کی کچیاں' سب کی سب بچیاں' گوری
کالڑیاں' مدینے والڑیاں' بھولی بھالڑیاں' مدینے دی بالڑیاں۔ (سبحان اللہ)
حضور انور ﷺ کے آنے کی خبر ملی یہ گھروں سے نکل کر باہر آئیں۔
کہنے لگیں' سنا ہے آج ہمارے ابو جان کا نبی آ رہا ہے۔ آج مکے کا مسافر محمد
ﷺ آ رہا ہے۔ کہتے ہیں آٹھ بچیاں تھیں' حضور ﷺ کے ارد گرد جمع تھیں
اور کہتی تھیں' نحن جوار من بنی نجار۔ یہ گیت تھا۔ آج تو گیت سنو
تو شرم آ جاتی ہے۔ میں تیرا تو میری ہوگئی' آ سینے نال لگ جا' مینوں نہر والے پل

تے بلا کے تے آپے ماہی کتھے چلا گیا' ساڈوں موٹر سائیکل تے چڑھا کے۔ لعنت ہے تمہارے گانوں پر۔ آج کل اتنے فحش اور غلیظ گانے ہیں کہ کنجریاں بھی شرمائیں۔ نہ جانے اس میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

حضور ﷺ گانے مٹانے قرآن سنانے آئے تھے

ہم بڑی کوشش کرتے ہیں کہ ویگن میں بیٹھیں اور کوئی گانا نہ ہو۔ مگر وہاں تو بڑے زور سے بغیر فیس کے شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ ہمیں ان برائیوں سے بچائے۔ (آمین) نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں دنیا میں آیا اس لیے ہوں کہ گانے بجانے' طبلہ سرنگی کو ختم کروں۔ گھر گھر اللہ کا قرآن پہنچاؤں۔ (سبحان اللہ) دنیا والو' اس پیغمبر کے تم غلام ہو جس کی چودہ سو سال کے بعد بات کر رہا ہوں۔ اس دور میں یہ کہہ رہا ہوں۔ حضور انور ﷺ نے ایک دفعہ گانے سرنگی کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں دے دیں۔ وہ گلی چھوڑ کر دوسری گلی میں چلے گئے۔ فرمایا انس! جب تک آواز آئے' مجھے بتانا۔ کانوں سے انگلیاں نہیں نکالوں گا۔ میں گانا سنانے نہیں آیا' میں امت کو قرآن سنانے آیا ہوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں ادب عطا فرمائے۔ (آمین) میں کھری کھری باتیں کرتا ہوں۔

ننھی ننھی بچیاں' وہ بچی بی بی آمنہ کے قبیلے کی' نبی ﷺ کے ننھیال' محمد ﷺ کے خاندان کی بچیاں' پتہ چلا کہ ہماری اماں آمنہ کے دلبر' گوہر' جوہر آ رہے ہیں تو کھیلنا چھوڑ دیا۔ گھیرا ڈال دیا۔ نحن جوار من بني نجار۔ یا حبذا محمد من جار۔ ہم نجار قبیلے کی بچیاں' مدینے والو! مبارک ہو محمد ﷺ ہمارے محلے میں آ گئے ہیں۔

بچوں سے حضور ﷺ کا پیار

حضور ﷺ نے یہ نہیں کیا بے پروائی سے ان بچیوں کے پاس سے نکل جائیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے' زمین گرم ہے' پتھریلی زمین ہے۔ سورج جوانی کی آنکھیں دکھا رہا ہے۔ حضور ﷺ نے دیکھا پاؤں سے

لنگیاں' دیوانہ وار بچیاں دوڑ رہی ہیں۔ اونٹنی کو روک دیا۔ فرمایا میرے یارو!
جب تک یہ بچیاں میری اونٹنی پر سوار نہیں ہوں گی' میں (محمد) آگے نہیں چلوں
گا۔ ان کے پاؤں کا جلنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ رحمت کو جھٹکا لگ رہا ہے۔
میرے دل پر چوٹ لگ رہی ہے۔ میری اماں کے قبیلے کی بچیوں کو تکلیف آئے'
میں (محمد) برداشت نہیں کر سکتا۔ (سبحان اللہ)

آثار قیامت

اور ہم جو کچھ کرتے ہیں' کراچی کی خبر تھی کہ چار آدمیوں نے ایک آٹھ
سالہ بچی سے بدکاری کی۔ مرگئی پھر بھی نہ چھوڑا۔ استغفراللہ۔

ظالمو! کہتے ہو دین پوری صاحب کراچی میں زلزلے آئے۔ (ان دنوں
کراچی میں دو مرتبہ زلزلہ آیا تھا) حضور ﷺ نے فرمایا' جب تم میں دس کام
شروع ہو جائیں گے' ایک حدیث میں پندرہ کاموں کا ذکر ہے:

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔

(۱) اذا اتخذ الفی دولا۔
(۲) والامانۃ مغنما۔
(۳) والزکوۃ مغرما۔
(۴) تعلم لغیر الدین۔
(۵) واطاع الرجل امراتہ۔
(۶) وعق امہ۔
(۷) وادنی صدیقہ۔
(۸) واقصی اباہ۔
(۹) ورفعت الاصوات فی المساجد۔
(۱۰) وساد القبیلۃ فاسقھم۔

(۱۱) وكان زعيم القوم ارذلهم۔

(۱۲) واكرم الرجل مخافة شره۔

(۱۳) وظهرت القينات والمعازف۔

(۱۴) وشربت الخمور۔

(۱۵) ولعن اخر هذه الامة اولها۔

فارتقبوا عند ذلك ريحا حمراء۔ و زلزله وخسفا ومسخا وقذفا وايات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع۔

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) جس وقت مال نے ملکیت بنایا جائے گا۔

(۲) امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔

(۳) زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔

(۴) دین اور دنیا کے حصول کے لیے سیکھا جائے گا۔

(۵) مرد، عورت کی فرمانبرداری کرے گا۔

(۶) والدہ کی نافرمانی ہوگی۔

(۷) دوست سے قرب و محبت ہو۔

(۸) والد سے دوری ہو۔

(۹) مساجد میں شور و غوغا ہو۔

(۱۰) قبیلہ کے سردار فاسق لوگ ہوں۔

(۱۱) گھٹیا آدمی کو باعزت سمجھا جائے۔

(۱۲) آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے ہو۔

(۱۳) گانے اور آلات موسیقی عام اور ظاہر ہوں۔

(۱۴) شراب، شربت سمجھ کر پی جائے۔

(۱۵) بعد میں آنے والے امت کے پہلوں پر لعنت کریں۔

پھر اس وقت پانچ قسم کے عذاب نازل ہوں گے۔ (۱) سرخ آندھیاں' (۲) زلزلے' (۳) خسف یعنی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (۴) مسخ یعنی شکلیں بدل جائیں گی۔ (۵) آسمان سے پتھر برسیں گے۔ اس وقت علامات اور آفات ایسے آئیں گے جیسے تسبیح ٹوٹے تو دانے پر دانہ گرتا ہے۔

جب بیوی کے کہنے پر اماں کو جوتیاں مارو گے اور یار کے کہنے پر باپ کی داڑھی نوچو گے۔ جب شراب' شربت کی طرح پی جائے گی' مساجد میں شور ہو گا' جس طرح آج ہو رہا ہے کہ تبلیغی جماعت کو نکالو' مسجد پلید ہو گئی ہے کہ یہ کتے آ گئے ہیں' یوں ہو رہا ہے۔

کتابیں لکھی جا رہی ہیں کہ ان بسترے والوں کو دھکے دو۔ یہ پلید ہیں۔ یہ کتے ہیں۔ یہ ہو رہا ہے اور نشانیاں بتاتے ہیں۔ ان کی داڑھی لمبی ہو گی۔ پیشانی پر سجدے کا نشان ہو گا۔ چادریں ان کی ٹخنوں سے اونچی ہوں گی۔ قرآن زیادہ پڑھیں گے۔ مسجد میں قیام زیادہ کریں گے۔ یہ نبی کے دشمن ہیں۔ (نعوذ باللہ) اور یہ تقریریں ہو رہی ہیں اور بدھو قوم کہتی ہے ٹھیک ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضور ﷺ کا بیٹی سے پیار

ننھی ننھی بچیاں' آج تو لوگ بیٹی کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ بیٹیاں بھی اولاد ہوتی ہیں۔ میرے نبی جب بھی سفر سے آتے' فرماتے یارو! میں مسجد میں آ رہا ہوں' پہلے فاطمہ کو مل کر آؤں۔ مجھے بچی کی جدائی کا غم ہے۔ اور بتول رضی اللہ عنہا آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ ہمارے ملک میں بیٹیوں کو بیچتے ہیں۔ لوگ انتظار میں ہوتے ہیں کہ رشتہ مانگیں۔ والد کہتا ہے کہ کتنے ہزار دو گے۔ میری بیٹی گوری ہے' آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ دس ہزار ہونے چاہئیں۔ بکری اور گائے سمجھ کر قیمت لگاتے ہیں۔ (استغفر اللہ)

شجاع آباد کے ایک محلے میں چھ مہینے باپ نے بیٹی سے زنا کیا۔ (استغفر اللہ)

اس زمین پر سانپ اور اژدہے برسنے چاہئیں
برق گرنی چاہیے' پتھر برسنے چاہئیں

امت کے لیے حضور ﷺ کی دعا

حضور ﷺ نے فرمایا اللھم لا تجعل فی امتی مسخا لا خسفا ۔ اللہ میری امت کو سور نہ بنانا' میری امت کو بندر نہ بنانا۔

یا اللہ تیرا رحمۃ اللعالمین رو رہا ہے میری امت کو زمین میں غرق نہ کرنا' جس طرح قارون کو غرق کیا تھا۔ ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا' محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ آج بھی حضور ﷺ کی دعا پہرہ دے رہی ہے۔

امت کے کارنامے

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ اتارا' صحابہ کو منافق کہا' صحابہ کے نام کتوں پر رکھے' جوتوں پر صحابہ کے نام لکھے اور وہ لوگ تمہارے ہی رشتہ دار ہیں' تعلق دار ہیں' تمہارے محلے دار ہیں' تمہارے یار ہیں۔ صحابہ کے نام لکھ کر اوپر پیشاب کیا گیا۔ (استغفراللہ) میں سارے ملک میں پھرتا ہوں۔ مجھے اٹھائیس سال ہو گئے ہیں میدان میں تبلیغ کرتے ہوئے۔ لوگوں کی شکلیں بدل رہی ہیں۔

بیٹی کا حق کوئی نہیں دیتا۔ حضور ﷺ بیٹی کے لیے کھڑے ہوئے' پیشانی چومی' سر پہ ہاتھ رکھا اور کھڑے ہو کر بڑا پیار کیا۔

کسی نے پوچھا' حضرت بڑے بڑے صحابہ آتے ہیں' ان کے لیے آپ کھڑے نہیں ہوتے' بتول کے لیے آپ کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ کے چہرے پر عجیب آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فرمایا' اس بیٹی کا میں (محمد) کیوں نہ ادب کروں' جس کا خدا کے فرشتے بھی استقبال کرتے ہیں۔

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کانت شبیھۃ برسول اللہ۔ جب بتول چلتی تھی تو معلوم ہوتا کہ محمد ﷺ حجرے سے باہر آ گئے ہیں۔ پورا حضور ﷺ کا نقشہ تھا۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کا حسنین رضی اللہ عنہما سے پیار

حضور ﷺ نے حسنین رضی اللہ عنہما کی خود تربیت کی۔ کبھی سینے پہ لٹایا' کبھی زلفوں کو پکڑ کر فرمایا' ان کی زلفوں سے مجھے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

هما ريحانتاى من الجنة---هما ابناءى وابناء بنتى وكان رسول الله يشمهما. ہم تو نواسوں کی جاگیر کھا جاتے ہیں۔ نواسوں کو قریب نہیں آنے دیتے۔ میرے نبی ﷺ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو فرمایا:

هما سيدا شباب اهل الجنة۔

دونوں بیٹوں کو گلے سے ملا کر فرماتے' میرے یارو مجھے حسنین رضی اللہ عنہما کی زلفوں سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔

خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو دونوں بچے سامنے سے آ رہے تھے' بی بی بتول رضی اللہ عنہا نے لمبا کرتہ پہنا دیا۔ چلتے چلتے کرتہ اٹکا تو حسنین کو ٹھوکر لگی گر پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اللہ صَدَقَتَ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ اولاد واقعی امتحان ہے۔ مولی خطبہ بعد میں پورا کروں گا' حسنین کو گرتے دیکھ کر مولی میرے دل کو ٹھوکر لگی ہے۔ میں پہلے بچوں کو اٹھا کر پھر خطبہ دوں گا۔

بارش آئی تو بچوں کے اوپر چادر دے دی۔ فرمایا بارش تیز ہے' بچوں کو قطرے لگیں گے' نانا برداشت نہیں کرے گا۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ جھاڑ پھونک بھی کرتے

حضور ﷺ نے پیار بھی کیا' حضور ﷺ جھاڑ پھونک بھی کرتے تھے۔ آج میں آپ کو تقریر سناؤں؟ لوگ بچے لاتے تو حضور ﷺ جھاڑ پھونک کرتے' ان کے منہ میں لعاب ڈالتے' منہ پر ہاتھ پھیرتے۔ نبی کریم ﷺ ان کے سینے پر ہاتھ پھیرتے۔ حضور ﷺ ان کو اٹھا کر دعا فرماتے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

جب حضور انور ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو ان بچیوں نے بھی بڑا والہانہ' بڑا عقیدت مندانہ' بڑی مستانی آواز میں' یہ فرمایا' نحن جوار من

بنی نجار۔ حضور ﷺ نے اونٹنی بٹھا دی۔ فرمایا' ان آٹھ بچیوں کو میری اونٹنی پر بٹھا دو۔ کہا' حضرت ہاتھ میلے ہیں' کپڑے ان کے میلے ہیں۔ فرمایا' کپڑے تو دھولوں گا۔ اس گرمی میں بچیوں کے پاؤں کا جلنا' یہ دھوپ میں پسینہ' یہ محمد برداشت نہیں کر سکتا۔

میری اماں کے محلے کی بچیاں' پھر میری محبت میں آنے والی' یہ سوار ہوں گی تو میری اونٹنی چلے گی۔ بچیوں نے نبی ﷺ کا دامن پکڑ لیا۔ محمد ﷺ سوار کر کے پھر روانہ ہوئے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

یہ حضور تھے کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہم تو موٹر سائیکل پر جا رہے ہوں اگر کوئی بچہ نیچے آ جائے تو اور تیز کر لیتے ہیں کوئی دیکھ کر نمبر نوٹ نہ کر لے اور وہ وہاں تڑپ کر مرجاتا ہے۔ یہ ظلم ہے۔

حضور ﷺ کو جب کوئی اطلاع ملتی کہ فلاں بچہ بیمار ہے چل کے جاتے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

حسینؓ کے رونے کی آواز سن کر میں (محمد) بے قرار ہو جاتا ہوں

ایک حدیث اب یاد آ گئی۔ فرمایا' بتول میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں دل چاہتا ہے کہ نماز کو لمبا کروں' قرآن زیادہ پڑھوں' جب حسین کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں (محمد) بے قرار ہو جاتا ہوں۔ بیٹی! حسین رونے نہ پائے۔ محمد کی نماز میں حسین کے رونے کا اثر پڑ جاتا ہے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

ایک صحابی آیا تو حضور ﷺ نے حسینؓ کو بوسہ دیا۔ اس نے کہا' حضرت میرے تو چار بیٹے ہیں' میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ حضور ﷺ فرمانے لگے' جس کے دل سے خدا رحمت چھین لے' میں (محمد) کیا کروں۔ یہ تو محبت اور رحمت ہے مجھے تو اپنے نواسوں سے بھی پیار ہے۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟ (بے شک)

اللہ تعالیٰ بچی دے تو وہ بھی غنیمت ہے۔ اب تو لومڑیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

سانپ پیدا ہو رہے ہیں۔ بھینسوں کو کتے پیدا ہوئے۔ میں نے فوٹو دیکھے ہیں۔ دو دو سر والے' چھ چھ ٹانگوں والے' شکلیں مسخ ہو رہی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح انسانیت والے بچے عطا کرے۔ (آمین)

اور یہ بھی عقیدہ رکھو' بیٹا بیٹی دینا نہ دینا کس کا کام ہے؟ (اللہ کا)

بیٹا بیٹی پیدا ہو تو اس کو پہلے غسل کراؤ' یہ نہیں کہ پہلے ڈوم آئیں' میراثی آ جائیں' ناچنے والے' بینڈ باجے والے' فقیر آ جائیں۔

فرمایا بچہ پیدا ہو تو اس کو غسل دو' ناڑو کاٹو اور اس کو نہلا کر کسی اچھے عالم کو' بزرگ کو بلا کر اس کے کان میں اذان سناؤ۔ دائیں کان میں اذان' بائیں کان میں اقامت کہو۔ اس کو کہو آنے والے! تیرے دو کام ہیں' خدا کو عرش پہ راضی کرنا' محمد ﷺ کو فرش پہ راضی کرنا۔ (سبحان اللہ)

میں نے خود کئی بچوں کو اذانیں سنائی ہیں۔ مولوی مجھے بھی کہہ دیتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ بچہ پیدا ہوا' آنکھیں بند ہیں اور رو رہا ہے۔ جب میں نے انگلی پکڑی' اللہ اکبر' اللہ اکبر' میں نے دیکھا اس نے آنکھیں کھول لیں اور رونا بند کر دیا۔ میں نے خود خدا کی قسم تجربہ کیا ہے۔ وہ ننھا بچہ جو چیختا تھا' چپ ہو گیا۔ بڑے غور سے سننا شروع کر دیا۔ اس کو دنیا کا کوئی پتہ نہیں مگر اپنے خدا کا پتہ ہے۔ (کہو سبحان اللہ)

اسلام کہتا ہے بچہ پیدا ہو تو اذان دو۔ بدعتی کہتے ہیں قبر پر اذان دو۔ جب کوئی مرجائے تو قبر پر کہو' حی علی الصلوٰۃ اٹھو مردو نماز پڑھو۔ جلدی آؤ' واہ بدھو قوم' کیا دین کو تماشا بنا رکھا ہے۔

اسلام میں ہے کہ بچہ پیدا ہو تو ایک کان میں اذان دو۔ دوسرے میں اقامت کہو' اللہ اور رسول کا نام لو۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

وہ بچے جنہوں نے کارنامے انجام دیئے

ان بچوں نے دین میں بڑا نام کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کئی ہزار

احادیث یاد تھیں۔ معوذ ﷺ ایک بچہ تھا جس نے ابوجہل کو قتل کیا۔

درود شریف پڑھیں ذرا آپ کو تڑپادوں۔ حضور ﷺ بدر آرہے ہیں' ایک مائی دو بچے لے کر آرہی ہے۔ اس مائی کا نام عفرا ہے۔ میری مائی بہنو سنو! میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ میرے نبی ﷺ کے دور میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں۔ یااللہ میرے بیٹے کو زندگی دے' غازیوں' مجاہدوں' بہادروں والی۔ اسے موت آئے تو میدان میں شہادت کی آئے۔ (سبحان اللہ)

اور ہمارے معاشرے کی ماں' مرتا نہیں' چپ نہیں ہوتا' منہ کالا ہووے' پیو دی داڑھی منڈاں' یہ دعا کر رہی ہے۔ اے لعنتیا یہ دعا ہو رہی ہے؟ میں اپنی ماؤں بہنوں سے کہوں گا ہوش سے جملہ بولا کر' کہیں بیٹے کے دونوں جہان خدا برباد کر کے نہ رکھ دے۔ پیاری دعا ہو۔

حضور ﷺ کے دور میں تلاوت ہوتی تھی' میں قطب الدین بختیار کاکیؒ کی قبر سے ہو آیا ہوں۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کوئی قوالی نہیں تھی۔ کوئی سجدہ نہیں کر رہا تھا۔ بہت بڑا مزار ہے۔ معین الدین چشتی کے مزار پر بھی کوئی قوالی نہیں تھی' کوئی سجدہ' کوئی دھمال وغیرہ نہیں تھی۔

نیک مائیں

قطب الدین بختیار کاکی کی ماں نے پانچ سال کی عمر میں بچے کو مسجد بھیجا۔ استاد نے کہا' بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الف۔ بچے نے پوری الم کھڑے ہو کر سنا دی۔ استاد نے کہا پڑھنے آئے ہو یا سنانے آئے ہو۔ کہنے لگے میری اماں قرآن کی حافظہ ہے' جب لوری دیتی ہے تو تلاوت کرتی ہے۔ میں نے دس سپارے اماں کی گود میں سن کر یاد کر لیے ہیں اور اماں نے بھی دعا کی کہ اللہ اس کو حافظ بنا۔ استاد رو پڑا اور پیشانی کو چوما' ہاتھ پکڑ کر آیا اور کہنے لگا' مائی' بی بی! یہ قطب الدین تیرے در پہ لایا ہوں' جو اس کی تعلیم میں برکت ہے میرے مدرسے میں نہیں ہے۔ یہ پڑھنے نہیں آیا سنانے آیا ہے۔ میں آپ کے دروازے پہ لایا

ہوں، شروع بھی آپ نے کرایا پورا بھی آپ کرائیں۔ جو آپ کے پڑھانے میں برکت ہے، میرے پڑھانے میں نہیں ہے۔ اماں نے قرآن پڑھایا۔

اماں نے عبدالقادر جیلانیؒ کو کہا، بیٹا جھوٹ نہ کہنا۔ اب تو بیٹا استاد کا چاقو لے آتا ہے تو اماں کہتی ہے، ٹھیک ہے پیاز کاٹیں گے۔ اچھا کیا بیٹا۔ شاباش بہت اچھا کیا۔ ماں پوچھتی ہے، آج کیا لائے ہو؟ کہتا ہے چادر لایا ہوں استاد کی۔ کہتی ہے دوپٹہ بناؤں گی۔ یہ ڈاکو بنے گا، چور بنے گا، یہی کچھ ہو رہا ہے، دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔

حضور ﷺ کی دعا

حضور ﷺ نے طائف میں دعا کی، یا اللہ طائف والوں کو برباد نہ کر۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ مولیٰ بڑے تو پتھر مار رہے ہیں، پر ان کو برباد نہ کر، ان پر عذاب نازل نہ کر، مجھے یقین ہے کہ آنے والی چھوٹی نسل محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کے رہے گی۔ سبحان اللہ۔ آج جتنا طائف میں دین ہے کہیں بھی نہیں۔ ہر گھر مدرسہ ہے۔ کہو سبحان اللہ۔ بچوں نے بڑا کام کیا ہے۔

حضور انور ﷺ کے دور میں بچے بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

ایک حدیث سنا رہا تھا بڑی پیاری، قدرتی خیال آ گیا۔ حضور ﷺ مدینے کی گلی سے گزرے تو مشرکین کے بچے جمع تھے تو حضرت بلال کی نقل اتار رہے تھے۔ رنگ کالا ہے، دانت ٹوٹے ہوئے ہیں، بلال یوں ہیں۔ تماشا بنا رہے تھے۔ کہنے لگا، وہ کالا محمد ﷺ کا غلام بلال منبر پر کیا کہتا ہے۔ کہتا ہے سناؤ، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ بلال کی اذان مشرک کہہ رہے ہیں۔ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے۔ نبی کو عجیب اثر ہوا۔ فرمایا دیکھو خدا کو مانتے نہیں، یہ ہیں مشرکین کے بچے، مگر نام میرے خدا کا لے رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے بڑے بچے کو بلایا اس کا نام ابو محذورہ

تھا۔ اس کو بلایا' فرمایا او میاں! اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ فرمایا یہ اذان کہاں سے
سیکھی ہے؟ کہنے لگا' آپ کے غلام بلال سے سیکھی ہے۔ میں ان کو تماشا دکھا رہا ہوں
کہ کالا بلال یوں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے۔ فرمایا' ایک بار پھر سنا دے' جو تو بچوں کو
سنا رہا ہے۔ اب خود اذان والا سنتا ہے۔ اس نے کہا' اشھد ان لا الہ الا
اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ حضور ﷺ نے یوں (آسمان
کی طرف) دیکھا' عرش والے! زبان تو کہہ رہی ہے' ذرا دل سے کہلا دے۔ یا اللہ
مشرک کی زبان پر بھی تیرا نام آ رہا ہے۔ اگر اس کے دل کو پھیر دے تو تیرے
خزانے میں کمی تو نہیں آئے گی۔ حضور ﷺ نے اذان سنی اور کنکشن ملایا۔
اس نے کہا (ابو محذورہ نے) لڑکو! میری اماں سے کہہ دینا' میرے ابا سے کہہ دینا'
میں گھر نہیں آؤں گا۔ آج میری روٹی نہ پکائیں۔ عجیب اثر تھا۔ حضور ﷺ سر
پہ ہاتھ رکھے ہوئے۔ نبوت کی رحمت گھر گھر میں چلی گئی۔ کہنے لگا' ان کو کہہ دینا میں
باپ کے گھر نہیں آؤں گا اب میرا ابا محمدؐ ہے۔ سبحان اللہ۔ میں محمد ﷺ کے ساتھ جا
رہا ہوں۔ ابا سے کہنا میرے پیچھے نہ آئے۔ حتیٰ کہ وہ (باپ) آیا۔ ادھر باپ کھڑا' ادھر
حضور ﷺ کھڑے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا' بلاؤ۔ اس نے کہا' یہ میرا ابا نہیں'
میں اسے کو نہیں پہچانتا' محمدؐ میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ پیغمبر کی نگاہ پڑی۔
آواز اچھی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا آ بیٹا' اگر تو اس کا بیٹا نہیں تو' تو محمد کا بیٹا ہے۔ جاگ
رہے ہو۔ چھ سال کا بچہ تھا۔

یتیم بچوں سے حضور ﷺ کا تعلق

حضور انور ﷺ یتیموں پر شفقت کرتے تھے۔ آج ہمارا بھتیجا یتیم بکریاں
چراتا ہے۔ ورکشاپ میں جائے۔ اپنے بیٹے کو چارپائی پر پڑا اٹھے کھلاتے ہیں۔ موٹر
سائیکل اور کپڑے استری کر کے دیتے ہیں اور یتیم بھتیجے کو ہر وقت جوتے اور گالیاں
دیتے ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں' وہ گھر برباد ہے' اس گھر پر لعنت ہے جس گھر سے

یتیم کے رونے کی آواز آرہی ہو۔ سن لو وہ گھر آباد ہے جس گھر سے یتیم کے ہنسنے کی آواز آرہی ہو۔ (کہہ دو سبحان اللہ)

میرے محبوب نے ایک بچے کو روتے ہوئے دیکھا تو اونٹنی سے اتر پڑے اور جا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پوچھا خیر ہے؟ کیوں روتے ہو۔ کہنے لگا' ابا نہیں کہ انگلی پکڑے ۴ اماں نہیں کہ منہ دھوئے۔ عید کا دن ہے۔ کپڑے بھی دھلے ہوئے نہیں ہیں۔ امیر لڑکے وہ جو خانزادے' پیرزادے کہتے ہیں' پرے ہٹ بدبو آتی ہے' گھن آتی ہے۔ قدرت کو کہہ رہا ہوں کہ میرا ابا ہوتا انگلی پکڑتا' اماں ہوتی تو منہ دھوتی۔ اب جملہ سنو' سینے پہ لکھ لو۔ شاید میں پھر نہ آسکوں۔ فرمایا' یا بشر اما ترضی ان عائشۃ امک محمد ابو ک۔ بیٹے اب بھی روتے ہو؟' بس کر بیٹا نہ رو۔ آنسوؤں کو خود اپنے دامن سے پونچھا' شفقت کا ہاتھ پھیرا' فرمایا' بیٹے! اب تو یتیم نہیں ہے' عائشہ تیری اماں ہے' محمد تیرا ابا ہے۔ میں تیرا ابا ہوں' جو کچھ باپ سے مانگنا ہے مانگ۔ پچھلے سال عید گاہ میں کیسے گیا؟۔ کہنے لگا' ابے نے کندھے پر بٹھایا۔ فرمایا' لو محمد کا کندھا تیرے لیے حاضر ہے۔ جب ان بچوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے کہا تھا کہ تو یتیم ہے' میلا کچیلا ہے' گندا ہے' کالا ہے' پرے ہٹ ہمارے کپڑے گندے ہوتے ہیں' اس نے ذرا ہٹ کر کہا' امیرو! امیرزادو! مجھ سے نفرت کرنے والو! مجھے دھکے دینے والو! اب میں یتیم نہیں رہا۔ تم بھی اپنے ابے دکھاؤ' میں تمہیں اپنا ابا دکھاتا ہوں۔ میرے نبی ﷺ پاس مسکرا رہے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' آج مجھے خوشی ہوئی ہے کہ امت کا یتیم بچہ محمد کو ہنستا نظر آرہا ہے۔

عائشہ! لبیک' میرا سرمہ اس کو لگاؤ' میرے لیے رکھا ہوا دودھ اس کو پلاؤ' اس کو میری چادر پہناؤ' آج امت کے یتیم بچے کو محمد ہنستا دیکھ رہا ہے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔ دین۔ سوا دین' دین ہے۔

تم دور ہو گئے ہو بھائی' تم نے اذانیں بدل دیں' شکلیں بدل دیں (داڑھی منڈا دی) یہاں نبی کی سنت کو ڈالا جہاں کتے پیشاب کرتے ہیں۔

(نوٹ) داڑھی مونڈھنے کے بعد نائی بال گٹروں میں اور گندگی کے ڈھیر پر ڈال دیتے ہیں۔

سنت سے تمہارا برتاؤ

حجام کی دکان پر جاؤ تو اوپر تصویریں کعبہ' گنبد خضریٰ بنا ہوا' اوپر قل ھو اللہ لکھی ہوئی ہے۔ بہترین کیلنڈر لگا ہوا ہے' اوپر قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں' نیچے محمد ﷺ کی سنت پر استرا پھیرا جا رہا ہے۔ دیکھ دیکھ کر بتا رہا ہے کہ میں قرآن کو نہیں مانتا۔ اللہ تمہیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور ﷺ نے بچوں سے پیار کیا۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

اس کی ماں آ گئی۔ اس کا نام عفریٰ تھا۔ دعا کرو اللہ ہماری ماؤں کو بھی وہ مرتبہ عطا کرے۔ چار رشتے ہیں۔ بڑی ہے تو اماں' برابر ہے تو بہن' چھوٹی ہے تو بیٹی' نکاح ہو تو بیوی۔

ماں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے ایسے علماء کی تاریخیں پڑھی ہیں کہ ماں قرآن کی حافظہ تھی تو بیٹا بھی قرآن کا حافظ ہو گیا۔ ماں محدثہ تھی تو بیٹا بھی حدیث اماں کے پاس پڑھتا ہے۔

اصلی سید قرآن سیکھنے جاتا ہے

عبدالقادر جیلانیؒ کو ماں نے کہا کہ جھوٹ نہ کہنا' ڈاکو آ گئے۔ مار رہے ہیں' لوٹ رہے ہیں' کلہاڑیاں چلا رہے ہیں۔ یہ ٹوپی پہن کر کھڑے ہیں۔ دس سالہ بچے ہیں۔ ایک ڈاکو نے پوچھا آپ کا نام؟ فرمایا عبدالقادر۔ قوم؟ جیلانی۔ کہاں سے؟ بغداد سے۔ کون ہو؟ میرا خاندان اونچا ہے۔ کہاں جا رہے ہو؟ قرآن پڑھنے جا رہا ہوں۔ سید کہاں جاتے ہیں؟ قرآن پڑھنے۔

کچھ دن قبل مجھے ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس پر لکھا تھا' کتوں والے پیر۔ ریچھ والے پیر...... ادھر کتا چھپا ہوا تھا' اس طرف پیر صاحب کا نام تھا۔ کہ حضرت صاحب کتا لائیں گے۔ واہ حضرت واہ! کمال کر دی آپ نے۔ یہ باتیں بتاؤں یا

چھپاؤں؟ بتاؤ۔ اللہ ہمیں حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین)

حکومت تو ہمیشہ ہم سے ناراض رہتی ہے۔ کہتے ہیں ان پر پابندی لگاؤ۔ ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ صدر صاحب کے خیر خواہ ہیں۔ صدر صاحب! صدارت کام نہیں آئے گی۔ محمد ﷺ کی اطاعت کام آئے گی۔ وہاں یہ نہیں کہا جائے گا کہ صدر آ رہا ہے۔ جنازہ اٹھے گا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ صدر جا رہا ہے۔ کہتے ہیں لاش جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ یہاں رہ جائے گا۔ اللہ ہمیں فکر آخرت عطا فرمائے۔ (آمین)

بدر میں حضور ﷺ کا لشکر

جب حضور ﷺ بدر کو نکلے تو ستر میل پیدل چلے اور تقریباً تین سو تیرہ۔ پیٹ میں روٹی نہیں' پاؤں میں جوتی نہیں' چھ زرہیں' آٹھ گھوڑے' ستر تلواریں' یہ محمد ﷺ کا لشکر جا رہا ہے۔ کہہ دو سبحان اللہ۔

عقیدہ علم غیب

ایک مائی آگئی۔ دوپٹے سے ہاتھ اٹھایا۔ محبوب ﷺ نے فرمایا' ابو ہریرہ! بلال! لبیک آمنہ کے لال۔ فرمایا' پتہ کرو کیا ہے۔ دو بچے بھی عورت کے ساتھ ہیں۔ پوچھو کوئی صدمہ ہے؟ کیونکہ عالم الغیب کون ہے؟ (اللہ) ہر وقت' ہر آن' ہر چیز کو جاننے والا کون ہے؟ (اللہ) یہ اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔

علم الغیب کا لفظ کسی نبی کے لیے نہیں۔ عالم الغیب خدا ہے۔ (بے شک) یہ سچی بات ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ۔ قیامت کب آئے گی؟ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ۔ بارش کب ہو گی؟ کہاں ہو گی؟ کتنی ہو گئی ہے' کتنی ہونی ہے' کتنی ہو رہی ہے' کتنے قطرے برسے' کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ۔ بچہ ہے بچی ہے' کچا ہے پکی ہے' سچا ہے جھوٹی ہے' کالا ہے گورا ہے' ادھورا ہے پورا ہے' ایک ہیں دو ہیں' تندرست ہیں بیمار ہیں' بیٹا ہے بیٹی ہے' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا۔ کل تم کہاں

ہوگے' کیا کرو گے' کل زندہ ہوگے' مروگے' نفع ہوگا' نقصان ہوگا' آباد ہوگے' برباد ہوگے' بیماری ہوگی' شفا ہوگی' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) میرا پتہ ہے میں کل کہاں ہوں گا؟ (نہیں) مجھے پتہ ہے کہ آپ کہاں ہوں گے؟ (نہیں) تونسے والوں کو پتہ ہے؟ (نہیں) پوچھو ان سے کہ حضرت کل کیا ہوگا۔ مولانا نورانی صاحب سے پوچھو کہ کل کیا ہوگا۔ بتائیں گے؟ (نہیں) وما تدری نفس بای ارض تموت۔ مجھے اور آپ کو موت کب آئے گی' جنازہ کون پڑھائے گا' کفن کون دے گا' کس حالت میں موت آئے گی' خاتمہ بالخیر ہوگا یا مردار ہوگا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) میں کب کہہ رہا ہوں قرآن کہہ رہا ہے۔ یہ تمام چیزوں کا اللہ کو پتہ ہے۔

اولاد کو تین چیزوں کی تعلیم دو

ایک بات کہہ دوں۔ ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال۔ اپنی اولاد کو تین چیزوں کی تعلیم ضرور دینا۔ حب نبیکم۔ اپنے مصطفیٰ ﷺ کی محبت سکھانا۔ بچہ بولنا سیکھے تو اس کو سکھاؤ کہ بیٹا تیرا رسول محمد ﷺ ہے۔ تیرا نبی محمد ﷺ ہے۔ حضور ﷺ نے بچپن بھی گزارا ہے' خدانخواستہ' خدانخواستہ' خدا میری زبان کو بچائے انشاء اللہ کبھی غلط نہیں کہوں گا' کبھی حضور ﷺ نے گالی دی؟ (نہیں) گڈیاں کھیلیں؟ (نہیں) ننگے نہائے؟ (نہیں) یہ جو بچے شرارتیں کرتے ہیں' یہ آنکھ مچولی وغیرہ؟ (نہیں)

حضور ﷺ کی حفاظت اللہ کرتا ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں میری حفاظت خود اللہ نے کی۔

واقعہ سنا کر تڑپاتا ہوں۔ ایک جگہ قوالی ہو رہی تھی۔ حضور ﷺ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ مکے کے لڑکے آئے۔ محمد بھائی! محمد بھائی! آج ایک بڑی گانے کی مجلس ہے۔ بڑی عجیب محفل ہے۔ مکے میں تو آج مزہ آجائے گا۔ چلئے نا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اس نے اتنا کہا اور دل پر اتنا بوجھ آیا کہ میرا قدم نہ اٹھنے پایا۔

کسی نے میرے قدم پکڑ لیے' کسی نے میرے کان میں کہا محمد یہیں آرام کر۔ آپ قوالیاں اور گیت سننے نہیں آئے' آپ دنیا کو قرآن سنانے آئے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ لے جائیں گے۔ اللہ نے اتنا وزن بڑھا دیا کہ بیس بچے محمد ﷺ کو ہلا بھی نہ سکے۔ خدا نے کہا' میں نگرانی کروں گا۔ وہیں نیند آگئی اور آپ ﷺ سو گئے۔ وہ قوالی وغیرہ گیت گانے سن کر آئے تو آپ ﷺ بھی اٹھ بیٹھے۔ کہنے لگے بڑا مزہ آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا' تمہیں مزہ گانے میں آیا' مجھے مزہ اللہ کے ذکر میں آیا۔ (سبحان اللہ)

بچپن میں حفاظت کس نے کی؟ (اللہ نے)

بچپن میں آقا ﷺ کی حیا

جب کعبے کی تعمیر ہو رہی تھی تو ابو طالب نے کہا' بیٹے! چادر اتار۔ عرب والے ننگے ہونے کو کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے۔ باپ بھی ننگا ہو جاتا' بیٹی بھی ننگی (طواف کے موقع پر) لاکھوں درود ہوں' اس نبی پر' ستاروں سے زیادہ رحمت ہو مدنی کے گنبد خضریٰ پر (آمین) جس نے ہمیں حیا سکھائی' شرم سکھائی' عورت کو دوپٹہ دیا' عورت کو عفت بتائی' مردوں کو غیرت بتائی' لاکھوں درود سلام ہوں اس نبی پر۔ جنہوں نے نبی ﷺ کو چھوڑا ہے وہ آج ننگے پھر رہے ہیں۔ عیسائیوں کو دیکھو' انگلینڈ جاؤ' لندن جاؤ' روس جاؤ' امریکہ جاؤ' چائنہ جاؤ' دیکھو ننگے پھر رہے ہیں۔ حیا کا سبق ملتا ہے تو محمد ﷺ کی تعلیم میں ملتا ہے۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں؟ (بے شک)

حضور ﷺ نے سکھایا ہے آج میں ایک قیمتی جملہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ اتنا ماں باپ اولاد کو نہیں سکھا سکے جتنا کملی والا امت کو سکھا گیا ہے۔

کعبے کی تعمیر شروع ہوئی تو ابو طالب حضور ﷺ کا چچا کہنے لگا کہ بیٹا یہ چادر اتار کر کندھے پہ رکھو اور یہاں سے پتھر اٹھاؤ۔ چادر اتارو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ بات دل پر اتنی بھاری معلوم ہوئی کہ میں گھبرا گیا اور جلدی سے

میں نے کہا کہ ازاری۔ ازاری۔ ازاری۔ میری چادر کہاں ہے' میری چادر کہاں ہے۔ ابوطالب نے کہا' آپ تو گھبرا گئے۔ فرمایا' میں چادر اتارنے نہیں آیا' میں پوری کائنات کو حیا سکھانے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

کنواری لڑکی سے زیادہ باحیا

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کان رسول اللہ احیی من العذ ری فی خدو رھن۔ عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھ میں اتنی حیا نہیں تھی جتنی محمد ﷺ کی آنکھ میں حیا تھی۔

عبدالقادر جیلانی جا رہے تھے تو ڈاکو آ گئے۔ یاد ہے؟ (پچھلے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) تھکے بیٹھے ہو؟ (نہیں) بس مختصر سی بات کروں گا تاکہ آپ جا کر آرام فرمائیں کیونکہ آپ کو آرام بڑا جلدی آتا ہے۔ نہیں' نہیں یار' آرام کریں' کیا ضرورت ہے مولویوں کی باتیں سننے کی۔ یہ مولویوں کی باتیں' قرآن و سنت کیا ہے' آرام کرو' ٹی وی کا وقت ہے' وی سی آر آپ نے دیکھنا ہو گا۔ ابھی تو بہت سارے کام آپ کو کرنے ہیں۔ آپ کے لیے گھر میں دودھ رکھا ہو گا۔ ابھی آپ نے جا کر سگریٹ بھی پینا ہو گی۔ ایک طرف سگریٹ' ایک طرف حقہ' یہ تو ضروری چیزیں ہیں نا؟ (مجمع کہتا ہے نہیں) اللہ اس امت کو ہدایت دے۔ (آمین)

اب ذرا موتی مجھ سے لے لیں۔ حضور ﷺ نے بچوں سے بھی پیار کیا ہے اور تربیت فرمائی ہے۔ پیغمبر کا بچپن اتنا پیارا گزرا۔ کہتے ہیں کبھی حضور ﷺ زور سے نہیں بولے۔ کبھی بازار اکیلے نہیں گئے۔ کبھی پیغمبر نے گالی نہیں دی۔ پیغمبر کی حفاظت کون کرتا ہے؟ (اللہ) تعلیم بھی خود دیتا ہے' پیغمبر کا پہرہ کون دیتا ہے؟ (اللہ) کہہ دو سبحان اللہ۔

عبدالقادر جیلانی کا واقعہ

عبدالقادر جیلانی پڑھنے جا رہے تھے۔ ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ پکڑو' جکڑو۔ چھوٹی سی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ طالب علموں والی شکل' خندہ پیشانی' چہرہ نورانی'

آنکھ مستانی' فضل یزدانی' اللہ کی مہربانی' سینے میں آیات قرآنی' عبدالقادر جیلانیؒ۔
ایک ڈاکو نے پوچھا' بیٹے کہاں جا رہے ہو۔ کہنے لگے نانے کا قرآن پڑھنے جا رہا
ہوں۔ یہ ہیں اصلی سید۔ بیٹا کچھ ہے؟ ہم لوٹنے آئے ہیں۔ شیخ نے اپنی چادر اتار کر
کہا' اس میں چالیس دینار ہیں۔ اماں نے سی کر دیئے ہیں۔ ڈاکو نے کہا' ہم تو لٹیرے
ہیں' ڈاکو ہیں' سارا مال لوٹ کر لے جائیں گے۔ فرمایا' مال لے جاؤ گے' ایمان تو
نہیں لے جاؤ گے؟ (سبحان اللہ) بیٹا تم کہہ رہے ہو کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔
تم کیوں بتا رہے ہو؟ فرمایا' اماں نے کہا تھا کہ بیٹا عبدالقادر اگر وقت آئے تو جان
دے دینا جھوٹ نہ بولنا۔ اگر میں جھوٹ بول دوں تو اماں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ اماں
کو کیا جواب دوں گا۔ میں خدائے قہار کو کیا جواب دوں گا۔ ڈاکو نے کہا' میں توبہ
کرتا ہوں اور آپ کے میں ہاتھ چومتا ہوں۔ آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آج کے
بعد ڈاکو نہیں ہوں' ڈاکہ نہیں ڈالوں گا۔ اللہ میری اور آپ کی اولاد کو صالح
فرمائے۔ (آمین)

(نوٹ) (جلسے کے آخر میں بارش شروع ہو جاتی ہے)۔ یا اللہ اتنی برساتجتنی
تیری مرضی ہو' اتنی برسا جتنی ضرورت ہو' اتنی برسا جتنی فائدہ دے۔ (آمین) پانی
سے زمین آباد کر' اپنے قرآن و حدیث سے ان کا سینہ آباد کر۔ (آمین) اللہ سب کی
اولاد کو صالح فرمائے۔ (آمین)

محدث دعائیں دیں گے

خدا کی قسم یہ اللہ کا فضل ہے۔ کوئی مطالعہ نہیں کیا' کوئی کتاب نہیں
دیکھی۔ کئی دنوں سے دل میں سوچا کہ آج بچوں پر تقریر کرنی ہے۔ اللہ نے توفیق
بھی دے دی۔ کوئی خیال نہیں تھا۔ یہاں پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ بچے کے متعلق
آپ نے تقریر کرنی ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔ یہ تقریر میرے محدث سنیں گے تو
مجھے دعائیں دیں گے۔ (بے شک)

جو میرے بزرگ پڑھاتے ہیں ان کو جا کر بتاؤ کہ دین پوری نے یوں کتاب ا

سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ انشاء اللہ وہ دعا دیں گے۔ میری تقریر اللہ کے قرآن سے اٹھی ہے' محمد ﷺ کے فرمان سے اٹھی ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ میری ماؤں بہنوں کو صالح فرمائے۔ (آمین) ان کی اولاد کو نیک فرمائے۔ (آمین) آپ کو بھی خدا صالح فرمائے۔ (آمین)

ہماری جماعت مجلس علماء اہلسنّت ہے جس کی صدارت کا بوجھ میرے کندھوں پر ہے۔ مفتی محمودؒ نے ہماری سرپرستی کی تھی۔ شیخ القرآن غلام اللہؒ نے وفاداری کی تھی۔ شیخ بنوریؒ کا خط میرے پاس ہے۔ حضرت مولانا عبدالهادی دین پوریؒ نے مجھے شاباش دی۔ کندیاں والے اب بھی میرے سرپرست ہیں۔

ہم صحابہ کے مشن پر کام کر رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ تمام علماء کو اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین) میں بھی اسی بات کا متمنی ہوں' خدا ہماری جمعیت کو بھی اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین) دعا کرتا ہوں خدا اس کو قبول فرمائے۔ (آمین) خدا ہم سب کو مل کر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے ہمیشہ زبان کو سنبھالے رکھا۔ کبھی گالی نہیں دی۔ اب بھی نہیں دوں گا۔ میں نے مولانا مدنیؒ کا چہرہ دیکھا' حضرت رائے پوریؒ کو دیکھا' مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دیکھا' مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کو دیکھا' میں نے ایسے اولیاء اللہ کو دیکھا جن کو سو دفعہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی' ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ مجھے اچھے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے' اچھے استاد ملے ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ساتھ میں نے دو مہینے روزہ افطار کیا ہے۔ اچھے لوگ دیکھے ہیں۔ دعا کرو اللہ مجھے اخلاص عطا کرے۔ (آمین) تمام کی اولاد کو صالح کرے۔ (آمین) جن کی اولاد نہیں ان کی گود کو ہرا بھرا کر دے۔ (آمین)

ہماری دعاؤں کو منظور فرمائے۔ (آمین) جو ہمارے بزرگ بیمار ہیں ان کو شفا دے۔ (آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف سے دس باتوں کی وصیّت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیّت فرمائی۔

(۱) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے۔

(۲) اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا۔

(۳) فرض نماز ہرگز قصدًا نہ چھوڑ کیونکہ جس نے قصدًا فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمّہ بری ہو گیا۔

(۴) شراب ہرگز مت پی، کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

(۵) گناہ سے بچ کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہو جاتی ہے۔

(۶) میدانِ جہاد سے مت بھاگ اگرچہ (دوسرے) لوگ (تیرے ساتھی) ہلاک ہو جائیں۔

(۷) جب لوگوں میں (وبائی) موت پھیل جائے اور تو وہاں موجود ہو تو وہاں جم کر رہنا۔ (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا)۔

(۸) اور جن کا خرچ تجھ پر لازم ہے (بیوی بچے وغیرہ) اُن پر اپنا اچھا مال خرچ کرنا۔

(۹) اور اُن کو ادب سکھلانے کے پیشِ نظر اُن سے اپنی لاٹھی ہٹا کر مت رکھنا۔

(۱۰) اور اُن کو اللہ (کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸ از مسند احمد)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

ولادت باسعادت

الحمد لله! الحمد لله!! الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الاحادیث و الآیات۔ و نجانا من سوء الضلالۃ و المحدثات۔ و نجانا من الشرور الدنیا و الآفات' وبلغنا اقصی الغایات من جمیع الخیرات۔ باتباع سنۃ افضل الرسل افضل الکائنات' سید الانس و الجنات' محبوب رب الارض و السمٰوٰت' الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل و التوراۃ' ناسخ الملل و الادیان' قاطع المشرکین بالسیف و السنان' ارسلہ اللّٰہ الی الناس بشیرا و نذیرا' و داعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجا منیرا' صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت رحمۃ مھداۃ

و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ' قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراہیم و بشارۃ عیسیٰ و رؤیا امی انما ولدت سطھرا انما ولدت مختونا۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الاولین و الآخرین و انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی و انتم آخر الامم لا امۃ بعدکم۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا سید ولد آدم و لا فخر و بیدی لواء الحمد و لا فخر و آدم و من سواہ یومئذ تحت لوائی و لا فخر و انا اول من تنشق الارض بہ و لا فخر و انا اول من یقرع باب الجنۃ و لا فخر و انا اول من یدخل الجنۃ و لا فخر و انا اول شافع و مشفع و لا فخر الفقر فخری۔

و عن عائشۃ الصدیقۃؓ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سباب و لا بفحاش و لا بلعان و لا بذی۔

و عن انس بن مالکؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجود الناس' احسن الناس' اشجع الناس۔

و عن انس ابن مالکؓ قال ما شممت مسکا و لا عنبرا الا وریح عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اطیب منہ و ما مسست د یبا جاولا خـزاً الا و کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الین منہ

و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المراۃ اذ ا صلت خمسھا و اطاعت بعلھا و صامت شھر ھاو احصنت فرجھا فلتدخل من ا ی ابواب الجنۃ شاء ت او کما قال و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین باختلاف الروایۃ لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی و فی روایۃ کتاب اللہ و عترتی۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تشرکوا باللہ و ان قتلتم او حرقتم او صلبتم او کما قال النبیؐ۔

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذٰلک لمن الشاھدین و الشٰکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

تو وہ نبی کہ پھونک دی بزم نشاط کافری
رعشہ خوف بن گیا رقص بتان آذری
بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا
سلجھا ہوا تھا کس قدر تیرا دماغ رہبری
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
دشت گردوں کو دیا تونے شکوہ قیصری
حق پہ پہنچ کہ ایک بات کہتا ہوں تیری شان میں

دہر میں تیری ذات پہ ختم ہوئی پیغمبری
اسد فیوض در مصطفٰی کا کیا کہنا
بشر کو جو سعادت ملی یہیں سے ملی
غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است
نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمدؐ

یارب صل وسلم دائماً ابداً علی نبیک علی رسولک علی حبیبک خیر الخلق کلھم ھو الحبیب الذی ترجٰی شفاعتہ لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں۔

اکابرین امت' حاضرین خلقت' مجلس بابرکت' ربیع الاول کے علاوہ بھی مسلسل پورے ملک کا دورہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ دس دن تو بہت عظیم سفر کے ہیں۔

پشاور سے لے کر کراچی تک نبی کی ولادت بیان کر رہا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں آپ کے سامنے محبوب دو عالم' فخر دو عالم' شان دو عالم' آن دو عالم' پیغمبر ہدایت' پیغمبر رحمت کی صحیح سیرت اور ان کے صحیح فرامین پیش کر سکوں۔ خوشی ہوئی کہ آپ لوگ کشاں کشاں رواں دواں دور دور سے مسرور ہو کر حضورؐ کی محبت میں بھرپور ہو کر پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گام گام میں ہر کام میں' صبح شام میں' حضورؐ کی غلامی' فیض الرامی عطا فرمائے۔ (آمین)

ماہ ربیع الاول

اس مہینے کے نام سے ظاہر ہے ربیع الاول عربی لفظ ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ اس مہینے میں کوئی موسم بہار آیا۔ عرش سے لے کر فرش تک چار دانگ عالم میں جب آقائے نامدار آیا' مدینے کا تاجدار آیا' محبوب رب غفار آیا تو موسم بہار آیا۔

ربیع کا معنی بہار' اول کا معنی پہلا۔ چونکہ حضورؐ سے پہلے خزاں ہی خزاں

تھی۔ فطرت کا قاعدہ ہے جب اندھیری رات ہو تو صبح صادق ہوتی ہے۔ جب خزاں ہو تو موسم بہار آتا ہے۔ کفر خزاں تھا' شرک خزاں تھا تو موسم بہار آیا۔ بیواؤں کو بتا دو کہ اب تمہارے سر پہ دوپٹہ رکھنے والا محمدؐ آ گیا۔ یتیموں کو کہہ دو کہ تمہارے آنسو پونچھنے والا پیغمبر آ چکا ہے۔ روتے ہوؤں کو کہو کہ تمہیں ہنسانے والا' اجڑے ہوؤں کو بسانے والا' جہنم سے بچانے والا' جنت کے راستے پر چلانے والا' مصطفیٰ آ رہا ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

حضورؐ پیدائش میں اول اور بعثت میں آخر

انبیاء کی بعثت ہوئی تو حضورؐ فرماتے ہیں **انا اول الناس خلقا و آخرھم بعثا**"

ایک حدیث میں ہے **انا اول الانبیاء** اللہ تعالیٰ نے میری روح کو جو نور کی شکل میں تھی' اس کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور بعثت میں سب سے آخر میں بھیجا۔ پھر فرمایا **اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نبوت کی ابتداء آدمؑ سے ہوئی اور تکمیل والے پر ختم ہوئی۔ آیا سب کے بعد کھڑا سب سے آگے ہے۔ (سبحان اللہ)

معراج کی رات معلوم ہوتا ہے۔ سارے مقتدی نظر آتے ہیں' یہ مقتدا نظر آتا ہے۔ (سبحان اللہ)

اللہ سے خلیل نے آپؐ کو مانگا

اس پیغمبر کی آمد آمد ہے' جس پیغمبر کے لیے خلیل اللہ نے بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ دعا کرنے والا خلیل اللہ' آمین کہنے والا ذبیح اللہ' قبول کرنے والا خود اللہ۔ گواہی دینے والا کلام اللہ۔ آنے والے محمد رسول اللہ۔ (سبحان اللہ)

خود حضورؐ فرماتے ہیں **انا دعوۃ ابراہیم** میں خلیل اللہ کی دعا ہوں اور حضور پاکؐ کا نسب نامہ بھی اس خلیل اللہ کی پشت سے ہے۔ خلیل اللہ کی پشت سے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق۔ حضرت اسحاقؑ کی پشت سے ستر ہزار انبیاء پیدا

ہوئے اور اسماعیل کی لڑی میں ایک ہی درے بے بہا اور درے یکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ (سبحان اللہ)

خلیل اللہ نے دعا فرمائی **ربنا وابعث فیھم رسولا** مولیٰ بیت اللہ بنانا میرا کام۔ بسانا محمدؐ کا کام ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپؐ خود فرماتے ہیں **انا دعوۃ ابراہیم** میں خلیل اللہ کی دعا ہوں۔ **و بشارۃ عیسیٰ** عیسیٰؑ نے فرمایا **یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد** خوشخبری ہے اس قوم کو قیامت تک میری مبارک باد و تہنیت ہے' اس جماعت کو جس کے حصے میں مصطفیٰ کریم احمدؐ آ رہے ہیں۔ اس بات پر اگر تفصیلی گفتگو کی جائے تو ساری رات گزر جائے۔

آپ احمد بھی اور محمدؐ بھی

حضورؐ کا نام احمد بھی ہے' محمدؐ بھی ہے۔ **انا احمد انا محمد انا الحاسب انا العاقب' انا الماحی**

توراۃ میں آپ کا نام احمد ہے اور قرآن میں چار جگہ آپ کا نام محمدؐ ہے۔ آپ احمد ہیں' سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ محمد ہیں' کہ سب سے زیادہ کائنات میں آپ کی تعریف ہوتی ہے۔

آپ عالم ارواح میں احمد تھے۔ اللہ کی تعریف کرتے رہے۔ پیدا ہوئے تو محمدؐ بن گئے۔ نبوت سے پہلے احمد رہے۔ نبوت ملی تو محمد کا درجہ غالب آگیا۔ اب حضور پاک پوری کائنات میں محمد کریمؐ کی صفت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن اٹھیں گے تو احمد بن کر اٹھیں گے۔ امت کو بخشائیں گے تو محمدؐ بن کر۔ میں اشارۃ" بہت کچھ کہہ گیا۔

آپؐ کا جھنڈا لواء الحمد ہے

میرے نبی کو جو جھنڈا ملا' اس کا نام لواء الحمد ہے۔ میرے پیغمبر کی امت کا

لقب حماودن ہے۔ جنت میں جو گھر ملے گا' اس کا نام بیت الحمد ہے۔ پیغمبر کو جو مقام ملا' اس کا نام محمود ہے۔ نبی کو جو قرآن ملا' اس کی ابتداء الحمد سے ہے۔ (سبحان اللہ)

یہ نام حضورؐ کا عبدالمطلب نے رکھا' جو نبی کے دادا ہیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ میری پیٹھ سے ایک زنجیر نکلی اور آسمان تک بڑھتی چلی گئی اور اس کی روشنی چار دانگ پھیل چکی ہے۔ کچھ لوگ اس زنجیر سے چمٹ کر اوپر چڑھ رہے ہیں۔ کچھ کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ میں نے کسی کو خواب بتایا۔ اس نے کہا آپ کی پشت سے ایک بچہ پیدا ہوگا' جو اس کی جوتی میں آئے گا' وہ بلال کی طرح جوتی سمیت جنت میں پہنچے گا۔ (سبحان اللہ) جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا' وہ ابوجہل کی طرح جہنم میں جائے گا۔

حضرت عبداللہ نے بھی اس قسم کا خواب دیکھا۔ اس نبی کریمؐ کی آمد سے پچاس دن قبل وہ اصحاب فیل جو ہاتھی لے کر آئے' یہ بھی حضور پاکؐ کی بحیثیت نبوت ایک کرامت ہے کہ اس نے ہاتھیوں پر چڑھ کر بیت اللہ کو گرانے کا ارادہ کیا۔
آج صرف چونکہ آپ نے یوم ولادت رکھا ہے' آقا کی ولادت باسعادت' باکرامت' با رحمت' بابرکت' باعنایت' بافضیلت' بادرجت پیش کرنے کی کوشش کروں گا اور پیغمبر کی ولادت سے جو برکات کا ظہور ہوا' وہ بیان ہو رہا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح مسرت عطا فرمائے۔ (آمین)

کراچی میں عجیب منظر دیکھ کر آیا ہوں۔ جگہ جگہ بڑی بڑی چادریں' بڑے بڑے قبے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیسا میلاد منا رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح خوشی عطا فرمائے۔ (آمین) صحیح خوشی تب ہوگی' جب ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا اور قیامت کے دن حضورؐ کے سامنے سر خرو ہو کر اٹھیں گے۔

آپؐ بدعتی کو ہٹانے کا حکم دیں گے

اگر صاحب میلاد نے کہہ دیا **سحقا سحقا لمن بد ل بعد ی** میرے بعد جنہوں نے عقیدہ' عمل' حالات بدل دیئے' ان کو دھکے دے کر ہٹا دو۔ میں ان کو چہرہ

دکھانا نہیں چاہتا۔ پھر سمجھو ہم برباد ہوگئے۔ پیغمبر نے اگر دھکا دے دیا تو خدا کہے گا' محبوب جو تیرے نہیں' وہ میرے بھی نہیں۔

اس دن معلوم ہوسی اے مغرور دلیری
جس دن آکھیا پاک محمد ایہ نہیں امت میری

توجہ سے سنئے تاریخی واقعات ہیں۔ حضور انورؐ کی آمد کی ضرورت تھی۔ تورات ہو' انجیل ہو' زبور ہو' وید ہو' پابند ہو' گرنتھ ہو۔

سب میں حضورؐ کی تعریف موجود ہے۔ یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل

ایک آدمی کو ہدایت کا ملنا اونٹوں کی قطار ملنے سے بہتر ہے

ایک دفعہ حضور پاکؐ گزر رہے تھے تو ایک بچہ فوت ہو رہا تھا۔ یہودیوں کا بچہ تھا۔ پیغمبر نے کہا دیوانوں' پروانوں' مستانوں' تابعدارو' جانثارو' وفادارو' میرے یارو! آؤ ذرا کوشش کریں۔ یہ لوگ رو رہے ہیں۔ کچھ ہو رہا ہے۔ آؤ چلیں۔ شاید میری اس تبلیغ سے یہ بچہ جہنم سے بچ جائے۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لیھدی اللہ بکم رجلا واحدا خیر من حمر النعم** ایک آدمی کو ہدایت کا راستہ مل جائے' میرے لیے اس سے اچھا ہے کہ اونٹوں کی قطار مل جائے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ میری مثال ایسے ہے کہ جیسے آگ جل رہی ہو۔ لوگ اس میں دوڑتے جا رہے ہوں۔ میں ان کو کپڑوں سے پکڑ پکڑ کر پیچھے ہٹا کر جنت کا راستہ دکھا رہا ہوں۔

آپؐ اس بچے کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اس کا باپ تورات پڑھ رہا ہے۔ آپؐ پوچھتے ہیں **ھل وجدت صفتی و نعتی و مخرجی و اسمی و ذکری** مشکوۃ پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا او تورات پڑھنے والے' میری تعریف' میرا ذکر' میرا بیان' میری صفت' میرے اوصاف' میری نشانیاں تورات میں ہیں؟

منافق جھوٹے ہوتے ہیں۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ **اذا حدث کذب واذا وعدا خلف واذا اؤتمن خان** اس امت کا وہ آدمی منافق ہے جو ہر

بات میں جھوٹ کہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صداقت عطا فرمائے۔ (آمین)

آج کل اخباروں میں' بیانوں میں ہر طرف جھوٹ ہے۔ سخت الفاظ ہیں۔ **الا لعنۃ اللہ علی الکٰذبین** جھوٹے پر لعنت۔ اللہ ہمیں جھوٹ سے بچائے۔ (آمین)

آپؐ نے اس یہودی سے کہا **ھل وجدت صفتی و نعتی و مخرجی و اسمی و ذکری** میرا نام تورات میں ہے۔ اس نے کہا "لا" نہیں ہے۔

بچے کی گواہی

وہ بچہ جو بالکل جاں بلب سکرات' عجیب حالات۔ اس نے ایک عجیب سی بات۔ اس نے آنکھ کھول کر بول کر کہا **کذب ابی** اچھا اچھا آپ محمدؐ پاک ہیں۔ میرا ابا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ چہرہ دیکھا اور زبان سے گواہی دی۔ کہنے لگا میرا ابا جھوٹ کہتا ہے۔ تورات کے ہر صفحہ پر آپ کی تعریف موجود ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں ابا جھوٹا ہے' بیٹا سچا ہے۔ آپؐ کی تورات میں تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹا جانتے ہو' مانتے نہیں؟ جانتے ہو کہ میں وہی ہوں۔ پھر مانتے نہیں؟ اس نے کہا اگر میں کلمہ پڑھ لوں۔ فرمایا جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

ایک اور جگہ حضورؐ نے فرمایا **من یضمن لی مابین لحیتیہ و مابین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ** فرمایا امتیوں کو یہ اعلان سنا دو کہ دو چیزوں کی ضمانت تم دے دو۔ زبان سے بکواس لعنت' ملامت' بہتان' گالی گلوچ' سب و شتم' بکواس نہ کرو اور اپنی شہوت پر کنٹرول کرو۔ جنت کی ضمانت میں محمدؐ دیتا ہوں۔

عزیزان مکرم اس بچے نے آقا کا چہرہ دیکھا۔ پیغمبر کی نگاہ پڑی۔ خودبخود ہدایت آ گئی۔ اس نے کلمہ پڑھا تو آپؐ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ نے اس یہودی سے فرمایا تم چلے جاؤ۔ اب اس کا وارث تو نہیں' اس کا وارث میں محمد ہوں اور تجھے ماننا پڑا کہ تیری تورات میں میرا تذکرہ موجود ہے۔ آپ سیدھے بی بی صدیقہؓ کے گھر آئے۔ میری صدیقہؓ' میری رفیقہ' لبیک فرمایا پانی گرم کرو' اگر کفن کا کپڑا نہ ہو تو میری چادر بھیج دو۔ یہ اب یہودی کا بچہ نہیں۔ یہ اب محمد رسول اللہ کا بچہ ہے۔ دس سال کا بچہ تھا۔

میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ حضور پاکؐ کا تذکرہ تورات میں، انجیل میں، وید میں موجود ہے۔

سکھوں کی گرنتھ میں ہے:

عرب کا ہاشی احد کا پیارا
زبان پہ تھا امتی امتی کا نعرہ
کمر میں پٹکا جو میم کا تھا
وہ نام احمدؐ بتا رہا تھا
جو رین سپنے میں ایک بالم
سکھیر مورے نظر پڑا تھا
عجب سی تھی من موہنی صورت
نرالی سج دھج دکھا رہا تھا

انجیل میں ہے "زوودی دا یروشلم وزا محمد دید" یروشلم کی بیٹیو محمدؐ کے قدموں میں ہدایت ہے۔ سب کہو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بتانا یہ ہے کہ آقا کی آمد سے پہلے عجیب واقعہ رونما ہوا۔ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر صداقت کی دلیل ہے۔

ابرہہ اور اس کے لشکر کی تباہی

اصحاب فیل کا برباد ہونا اور اونٹوں کا آزاد ہونا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی برکت ہے۔

انسان عجیب مخلوق ہے۔ یہ پانی کا قطرہ اور خدا سے ٹکر۔ ابرہہ کہنے لگا میں کعبے کو گراؤں گا۔ تین سو اونٹنیاں اس نے عبدالمطلب صاحب کی پکڑ لیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ جب میں ابرہہ کے پاس گیا تو ابرہہ کھڑا ہوگیا۔ توجہ کرنا ایک علمی بات ہے اور اپنی مسند چھوڑ کر عبدالمطلب کو بٹھایا۔ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کی پیشانی میں ایسی لائٹ تھی کہ اس کی (ابرہہ) آنکھیں چندھیا گئیں، اور اپنا تخت چھوڑ کر نیچے آ بیٹھا۔ یہ نظر عبدالمطلب کی نہیں تھی۔ یہ پوتے محمدؐ کی نظر تھی۔ خدا بتانا

چاہتا تھا کہ یہ معمولی آدمی نہیں' یہ محمدؐ کا دادا ہے۔

حضرت عبداللہ کے چہرے کی چمک حضورؐ کی وجہ سے تھی

میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت عبداللہ نے جب تک بی بی آمنہ سے نکاح نہیں کیا تھا' کم از کم تین سو عورتیں عاشق تھیں۔ جہاں سے گزرا کرتے تو عورتیں روتی تھیں۔ جب حضرت عبداللہ کا بی بی آمنہ سے نکاح ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بی بی آمنہ کی طرف منتقل ہوگئے تو عورتیں کہتی تھیں! اب عبداللہ وہ نہیں رہا۔ معلوم ہوتا ہے یہ عبداللہ کا حسن نہیں تھا' یہ رسول اللہ کا حسن تھا' جو باپ میں ظاہر تھا۔ بہرحال نبی نبی ہوتا ہے۔ آج میں آپ کو بتاؤں گا۔ کچھ لوگ نبی کو پتہ نہیں کیا بنا رہے ہیں۔ کوئی میم کے چکر میں ہے' کوئی لباس دوسرا پہنا رہے ہیں۔ کوئی کیا کر رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں نبوت کی پہچان عطا فرمائے۔

اونٹ میرے ہیں بیت اللہ! اللہ کا گھر ہے

توجہ کیجئے۔ عزیزان من' برادران من' محبان وطن' حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد سے پہلے یہ واقعات رونما ہوئے:

عبدالمطلب جب ابرہہ کے پاس گئے تو کہنے لگے میری اونٹنیاں واپس کرو۔ اس نے کہا میں بیت اللہ پر حملہ کرنے والا ہوں۔ تجھے اونٹنیوں کی فکر ہے؟ حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ اونٹنیوں کا مجازی مالک میں ہوں۔ میں مہمانوں کو دودھ پلاتا ہوں۔ مجھے ضرورت ہے۔ باقی بیت اللہ میرا گھر نہیں۔ گھر جانے اور گھر والا جانے۔ ساری کائنات کا محافظ کون ہے؟ (اللہ)

میرا اسلام کہتا ہے کہ چار چیزوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ بیت اللہ' رسول اللہ' کلام اللہ' صلوٰۃ اللہ' محافظ خود اللہ (سبحان اللہ) ان کا محافظ خصوصی طور پر اللہ ہے۔

جب میں مکہ شریف تھا تو کچھ پرندے بیت اللہ پر آئے۔ مغرب کے وقت چوں چوں کرتے ہوئے چکر لگانے لگے۔ روض الانف کتاب میں لایا ہوں۔ سیرت کی

سب سے پہلی کتاب ہے اور ایک عالم بیٹھے تھے حرم میں۔ مجھے کہنے لگے **یا اخی**
ھل تعلم ھذہ الطیور لم تدورو؟ یہ کیوں پھر رہے ہیں۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔
اس نے روض الانف کھول کر بتایا کہ اس ابرہہ کو ان پرندوں نے ہلاک کیا تھا۔ آج
تک اسی نسل سے ابابیل موجود ہیں۔ روزانہ صبح شام بیت اللہ کا چکر لگاتے ہیں۔ آج
بھی کوئی بیت اللہ پر حملہ کرے تو خدا کا لشکر موجود ہے۔ (سبحان اللہ)
آپ حج پر جائیں تو ضرور دیکھنا۔ مغرب کو بھی آئیں گے اور صبح کو بھی آئیں
گے۔ وہ ایک چکر لگا کر پھر چلے جاتے ہیں۔ بتا دیتے ہیں کہ خیال کرنا ابھی محافظ موجود
ہیں۔ (سبحان اللہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محافظ بھی اللہ

بیت اللہ کا محافظ بھی اللہ' رسول اللہ کا محافظ بھی اللہ ہے۔ ننگی تلوار سر پر
لے کر کافر کھڑا ہے۔ پوچھتا ہے **من یعصمک منی یا محمد** محمد بتاؤ کون بچائے گا؟
ہم ہوتے تو کہتے پیران پیر بچائے گا۔ کوئی کہتا حضرت علی بچائے گا۔ کوئی کہتا لوہا
بچائے گا۔ یہ تو نبی تھے۔ ولیوں کے امام تھے۔ آپؐ نے اس تلوار کے نیچے اپنا عقیدہ
ظاہر کیا کہ اللہ! کیا فرمایا؟ (اللہ) وہ نبی آیا ہے جو ہمارے عقیدے کو صحیح کرے گا۔ جو
لات و عزیٰ کو پکارنے والے تھے اب اللہ اکبر کہیں گے۔ اب نقشہ بدل رہا ہے۔
در در پہ جھکنے والے اب ایک در پہ جھکیں گے۔ راہزن رہبر نظر آئیں گے۔ ظالم
عادل نظر آئیں گے۔ رذیل' شریف ہو جائیں گے۔ عرب کے بدو رضی اللہ بن جائیں
گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ اپنے گریبان کو پکڑ کر کہتے "عمر یاد ہے تو اونٹ چراتا تھا۔
یاد ہے باپ تجھے رسوں سے مارتا تھا۔ عمر یاد ہے تو اونٹوں کو تیل ملتا تھا۔ درخت کے
نیچے پتھر تیرا تکیہ ہوتا تھا۔ لمبا کرتہ پھٹا ہوا ہوتا تھا۔ تو پھرتا تھا۔ عمر آج تجھے دنیا امیر

ہے۔ تیرے ورے سے قیصرو کسریٰ کانپتا ہے۔ مگر یہ تیرا کمال نہیں' نگاہ نبوت کا کمال ہے ۔ (سبحان اللہ) یہ سب حضورؐ کی برکت ہے۔

تاجر آیا تو صدیق بن گیا۔ ایک اونٹوں کا چرانے والا آیا تو فاروق بن گیا۔ دولت مند آیا تو ذوالنورین بن گیا۔ میرے محترم حضرات ایک گلیوں میں کھیلنے والا ساڑھے آٹھ سال کا بچہ آیا تو حیدر کرار بن گیا۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ کی ولادت برحق ہے۔ میں تو ان دوستوں پر حیران ہوں' جو اشتہار شائع فرماتے ہیں میلاد النبی اور تقریر فرماتے ہیں کہ نبی ابھی پیدا نہیں ہوا۔ ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ سادے لوگ ہیں۔

آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ماں باپ ہیں

یہ آدمؑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے۔ بی بی حوا ہیں جو بغیر عورت کے مرد کے پہلو سے پیدا ہوئیں۔ حضرت عیسیٰ ہیں جو بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ میرے نبی کا ابا بھی ہے' اماں بھی ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو۔ کیا بلا ہے۔ لاہور کئی قسم کا شور' جھگڑا عام طور۔ اللہ تعالیٰ میرے لاہور کو صحیح فرمائے (آمین)

یہ حدیث کہاں چھپاؤ گے **انما ولد ت مطھرا** یہ قرآن کی آیت کا ترجمہ کیا کرو گے میرے لاہوری بھائیو! **اقرأ باسم ربک الذی خلق** اے کملی والے اسی کے نام سے قرآن پڑھ' جس نے تجھ کو محمد کی صورت میں پیدا کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اشرف المخلوقات ہیں۔

حضرت حسانؓ جو نبی کے صحابی ہیں' حضورؐ فرش پر بیٹھے ہیں۔ حضرت حسانؓ منبر پر بیٹھے ہیں۔ علمی بات کر رہا ہوں' مجھے گالیاں نہیں آتیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے حسانؓ کہتے ہیں:

و احسن منک لم ترقط عین و اجمل منک لم تلد النساء

"تجھ جیسا خوبصورت قیامت تک کوئی ماں بچہ جنم نہیں دے سکتی"۔

حضورؐ فرماتے ہیں **انما وللت مطھرا** میں پیدا ہوا تو پاک پیدا ہوا۔ مجھ پر

کوئی آلائش نہیں تھی۔ دائی کو نہلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ خدا نے خود ہی پاک بنا کر پیدا کیا۔ بی بی آمنہ فرماتی ہیں جب حضورؐ میرے بطن میں تھے' خدا کی قسم مواہب اللدنیا' زرقانی اور تمام کتابوں میں ہے کہ رات کو آواز آتی تھی **بشری لک یا امنہ فانک حملت بسید الاولین والآخرین فاذا ولدت سمیہ محمدا** میں ان کو کیا کہوں جو رسالے پڑھتے ہیں' جو سارا دن سینما دیکھتے ہیں۔ بی بی کہتی ہیں آواز آتی تھی آمنہ تجھے مبارک ہو۔ تیرے پیٹ مبارک میں وہ بچہ ہے جو ساری کائنات کا سردار ہے۔ **واذا ولدت** جب تجھے یہ بچہ پیدا ہو تو اپنی طرف سے نام نہ رکھنا۔ اس کا نام محمد رکھنا۔

حلیمہؓ کی پہچان بھی حضورؐ کی وجہ سے ہے

اس اماں کا بھی کیا مقام ہے۔ میں کہتا ہوں پیغمبر تیری وجہ سے بی بی حلیمہؓ کی بکریوں کا دودھ' بی بی حلیمہؓ کی بیٹی' بی بی حلیمہؓ کے خاوند' بی بی حلیمہؓ کے خاندان' بی بی حلیمہؓ کی بستی کا نام بھی امت کو یاد ہے۔ تین سو دائیاں آئیں' کسی کا پتہ نہیں مگر بی بی حلیمہؓ کا پتہ ہے۔ ہمیں اس کی قبر کا پتہ ہے۔

جب میں حضرت عثمانؓ کے مزار پر کھڑا تھا تو ایک مصری آیا اور کہا "السلام علیکم"۔ "وعلیکم السلام۔ ما اسمک؟" "عبدالشکور۔ من این؟" "من الباکستان من الحم ماشاء اللہ۔ ھل زرت من قبل؟ لا انی جئت اول مرۃ۔ یا شیخ ھل تعرف قبر علی حشیش فی ناحیہ۔ وہ قبر جس پر گھاس اگا ہوا ہے جانتے ہو کس کی ہے؟" میں نے کہا "واللہ انی جئت اول مرۃ علیکم ان تبین ما اعلم ما اوری" کہنے لگا "تعال تعال یا رفیق ھی مرضعۃ رسول اللہ" یہ وہی عورت ہے جس نے محمدؐ کو گود میں دودھ پلایا تھا۔ جاؤ مدینے سے تمہیں ایسی چیزیں ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مدینے سے محبت عطا فرمائے (آمین) اب تو دنیا مدینے کی بھی باغی بن رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم کا نام عبداللہ' خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو صلح حدیبیہ کے موقع پر فرمایا لکھو "من محمد

ابن عبداللہ" حضرت علی کہنے لگے میں کیسے لکھوں۔ آپ تو محمد رسول اللہ ہیں۔
(کسی نے چٹ دی تو مولانا نے فرمایا) چٹیں رکھتے جائیں۔ کیونکہ تقریر کا موضوع بدل جاتا ہے۔ جس کو کچھ پوچھنا ہو' بے شک پوچھ لے۔ ہم ناراض نہیں ہوتے۔ آخر میں انشاء اللہ جواب ہوگا۔ جواب باصواب ہوگا۔ وہی نہیں سمجھے گا' جس کا دماغ خراب ہوگا۔ انشاء اللہ بات سمجھ آ جائے گی۔ دعا کرو اللہ حضورؐ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

سیرت کی تمام کتابوں میں لکھا ہے سید سلیمان منصور پوری ہوں یا مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ تمام سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت نو ربیع الاول کو' آقا کی جدائی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ ۱۲ ربیع الاول کو آقا کا وصال ہے۔ اس دن سب خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ ولادت کو چھپا دیا گیا ہے۔ سمجھ نہیں آتی اس طرح کیوں کرتے ہیں۔ صحیح تاریخ ۹ ربیع الاول ہے۔ ۹ کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔
آج بھی مکہ مکرمہ میں وہ مقام موجود ہے۔ وہ صفا مروہ کی طرف جو بسوں کا اڈہ ہے' اس جگہ ایک مقام ہے' جس میں لائبریری ہے اور بچے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ باہر تختی لگی ہوئی ہے۔ (ھذا مولد النبی) آج بھی وہاں لکھا ہے۔ لوگ حج پر جاتے ہیں تو پتہ نہیں کیا کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں تو حضورؐ کی ایک ایک گلی کا پتہ ہے۔

بوڑھی عورت کی خدمت

میں مدینہ میں اس جگہ بھی پہنچا' جہاں چل کر محمد بوڑھی کے پاس جاتے تھے۔ ایک بڑھیا نے کہا کہ میری بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ پاؤں میں درد ہے۔ ہر جمعہ کو آکر مجھے زیارت کروا جایا کرو۔ حضورؐ جمعہ پڑھ کر جاتے تھے۔ فرماتے تھے ایک بوڑھی اماں سے وعدہ ہے۔ پورا کرنے جا رہا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہ چٹائی بچھاتی' پتھر کے پیالہ میں شلغم کے پتے' جس کو تم ساگ کہتے ہو' وہ ابال کر اس میں زیتون کا تیل

ڈال کر دیتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روٹی کے ساتھ کھاتے تو وہ پوچھتی محبوب کیسی دعوت ہے۔ آقا فرماتے بھنی ہوئی بکری میں اتنا مزہ نہیں آتا' جتنا تیرے اخلاص میں مزہ آرہا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخصت ہو رہے تھے تو ابوبکر سے کہا کہ جمعہ کے دن جا کر اس اماں سے کہہ دینا کہ انتظار نہ کرے۔ اب محمد نہیں آئے گا۔ وہ واقعہ سناؤں تو آپ تڑپ جائیں گے۔ میں صرف بی بی حلیمہ کے گھر پہنچاتا ہوں۔ بڑی علمی بات ہے۔ پیغمبر کی شان بھی ہو' نبی کا فرمان بھی ہو۔ ہمارا ایمان بھی ہو۔ (آمین)

مومن کی نشانی

حضورؐ نے فرمایا **طلاقة الوجه في وجه اخي علامة المومن** مومن کو دیکھ کر مسکراہٹ پیدا کرنا' تبسم کرنا' دوسرے بھائی کو دیکھ کر خوش ہونا یہ بھی مومن کی نشانی ہے۔ ہم تو ایک دوسرے کو ایسے دیکھتے ہیں' جیسے تیسرے دن کی روٹی پڑی ہو۔ گھور گھور کر۔ میں تو یوں کہوں گا جس طرح کانی بھینس قصائی کو دیکھتی ہے۔ محاورہ ہے حشر تو یہی ہے۔ ہمیں اس لباس میں دیکھ کر وہ پریشان ہوتے ہیں کہ یہ ابھی پھر رہے ہیں۔ (دشمنان اسلام)

برادران اسلام! توجہ کیجئے۔ میں کھل کر آپ کے سامنے آرہا ہوں۔ حضور انور دو جہاں کے پیغمبر' محبوب رب انور' شافع محشر' ساقی کوثر' کائنات میں برتر' محبوب رب اکبر' انبیاء کے افسر (کیجھے مولوی انور) اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بخشے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

میرا چیلنج ہے کہ آؤ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سنو اور سناؤ۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں آقا کی سیرت اور آقا کی صورت سے محبت عطا فرمائے۔ دعوے دار تو بہت ہیں' بڑے بڑے جھنڈے لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری صورت میں' ہماری ایک ایک ادا میں نبی پاک کی غلامی' تابعداری نصیب فرمائے۔ (آمین)

عزیزو! اس مہینے میں وہ ہستی آئی' جس کے آنے کے لیے خدا نے زمین کو

فرش بنایا۔ آسمان کو شامیانہ بنایا۔ ان چاند ستاروں کو محمدؐ کی آمد کے لیے قمقمے بنایا۔ یہ تمام انتظام ان کے لیے ہے **لولاک لما خلقت الافلاک** آپ نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

میں علماء کے سامنے تقریر کر رہا ہوں۔ تمام انبیاء کو نبوت بالواسطہ ملی ہے۔ حضورؐ کے واسطہ سے۔ محبوب کو نبوت بلا واسطہ ملی ہے۔

میں یوں کہوں گا کہ ہر نبی نبی ہے۔ میرا نبی نبی الانبیاء ہے۔ آپ کیا سمجھیں گے میں کیا کہہ گیا ہوں۔ نبیوں کا نبی ہے۔

عیسٰیؑ امتی بن کر آئیں گے

حضرت عیسٰیؑ آئیں گے تو اپنا کلمہ' اپنی شریعت' انجیل چھوڑ کر مصطفیؐ کا کلمہ پڑھیں گے اور دین محمدؐ کا تسلیم کریں گے بلکہ حضرت مہدی کے پیچھے نبی مقتدی بن کر آئے گا۔ (حضرت عیسٰیؑ)

حضرت موسیٰؑ کی خواہش

حضورؐ فرماتے ہیں موسیٰؑ نے جب میری شان تورات میں دیکھی تو سر بسجود ہو کر کہتا ہے نبوت کیوں دی۔ مجھے محمدؐ کا امتی بنا دیتا۔

چوں بشانش نگاہ موسیٰؑ کرشدن از امتش تمنا کرد

حضور فرماتے ہیں **لو کان موسیٰ حیا ماوسعہ الا اتباعی** آج اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو اپنی نبوت چھوڑ کر میرا تابعدار بن جاتے۔

نبی تو ہمیں ملا ہے۔ بھلا سوچیں آپ اس نبی کے ہوتے ہوئے لوگ نیا نبی بنا بیٹھے۔ نہ شکل' نہ عقل' نہ نسل' نہ رنگ' نہ ڈھنگ۔ ساری دنیا ننگ۔ اللہ معاف کرے۔ (آمین)

لوگ کہتے ہیں (مرزائی) میں کہتا ہوں (مرض آئی) دعا کرو اللہ اس مرض سے بچائے۔ (آمین)

قوم بھی عجیب ہے۔ دنیا میں کھوٹے خدا بھی آئے' کھوٹے نبی بھی آئے۔

کھوٹے ولی بھی آئے۔ جس کو ماں بچو لیا ہو' نبی بن جاتا ہے۔ پاکستان میں جو کپڑے اتار دے' ولی بن جاتا ہے۔ دعا کرو خدا انہیں ہدایت دے۔ (آمین)

حضورؐ یتیم پیدا ہوئے

حضور انور سب کہہ دو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابھی آپ ماں کے بطن میں تھے' اللہ نے ابا رخصت کر دیا۔ بتا دیا کہ میں یتیم کے سر پر نبوت کا تاج رکھ رہا ہوں۔ خدا نے بتایا کہ جہاں میری امداد ہو' وہاں میں لاوارث کو وارث کر دیتا ہوں۔

میرے نبی کے الفاظ سنو اور تڑپ جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں **انا وارث من لا وارث لہ** آپ فرماتے ہیں **من ترک دینا فعلی و من ترک مالا فلورثتہ** جو وراثت چھوڑ کر مرے' وارثوں میں تقسیم کرو۔ جو لاوارث ہو' اس کو محمدؐ کے حوالے کرو۔ (سبحان اللہ)

پیغمبر تیری جوتی پر قربان۔ محمد تیرے روضے پر رحمت کی بارش ہو۔ (آمین)
سارے کہو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ابھی آپ اماں کے بطن میں تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں' شان بخشیں۔ اللہ فرماتے ہیں **الم یجدک یتیما فاوی** مجھے یاد ہے آپ یتیم تھے۔ میں نے آپ کا شان بلند کر دیا۔ اماں کے بطن میں تھے۔ ابا روانہ۔ دو سال کے تھے اماں روانہ۔ آپ آٹھ سال کے تھے تو دادا روانہ ہو گیا۔ اللہ فرماتے ہیں میرے محبوب میں نے تیرے سارے ظاہری سہارے توڑ دیے اور تیرا سہارا خود بن گیا ہوں۔ تیرے ظاہری سائے ختم کر دیے۔ ساری دنیا پر سایہ تیرا رکھ دیا۔

لوگ تو کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں کہ جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

جس کو دنیا لاوارث کہتی ہے' اس کو ساری امت کا وارث بنا دیا۔ جس کو امی کہتے ہیں' پوری کائنات کا استاد بنا دیا۔ خود امی اور کائنات کے استاد۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا   جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا

وہ راز کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں
بھی نہیں بلکہ عرب کے بدو جو لکھ نہیں سکتے تھے آج تک کے مدینے کے وہی
لوگ ہمارے معلم ہیں۔ آج بھی حج کے لیے یوسف بنوری جائیں' مفتی محمود جائیں'
علامہ شمس الحق افغانی جائیں (یہ حضرات اس وقت حیات تھے۔ اللہ ان سب پر
رحمتیں نازل فرمائے'مرتب) ان کو بھی معلم مکہ کا رکھنا پڑے گا۔ علم محمد کے شہر میں
ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے۔ یہ آقا کی مہربانی ہے کہ ہم آج
پہچانے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے عرب کا حال

عزیزو! آپ' کی آمد سے پہلے عرب کا عجیب حال تھا۔ تھوڑا سا بتا دوں۔ اسی
کعبے میں تین سو ساٹھ بت تھے' جن کو خدا کہتے تھے۔

چچا وطنی میں ایک آدمی تھا۔ کہتا تھا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) رات کو طلبہ
نے گلہ گھونٹ کر اس خدا کو ختم کر دیا۔

کچھ لوگ حلوہ بنا کر بیٹھے تھے۔ مجھے ان کی جگہ کا بھی پتا ہے۔ حلوے سے
حضرت علی کا پتلہ بنایا اور کہنے لگے کربلا میں حضرت حسین کو پانی نہ ملا۔ تو علی ہے۔
کہاں تھا؟ پھر اس حلوہ کو کھا گئے۔ پھر نبی کا پتلہ بنایا۔ کہنے لگے تو نے اپنے نواسے کا
خیال نہیں کیا۔ پھر خدا کا بنایا تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں دوڑا۔ میں نے کہا اگر
خدا گیا تو پھر کیا بنے گا۔ دوڑا تو لوگ اس کے پیچھے دوڑے۔ بھاگ گیا۔ لوگوں نے کہا
اچھا ہوا بچ گیا۔ کہنے لگے خدا نے بچایا۔ کہنے لگا خدا نے نہیں' خدا کو میں نے بچایا۔
یہ ایک خدا ہے' ایسا خدا نہیں ہوا کرتا۔

اب بھی لوگ غلط عقیدے رکھنے والے ہیں۔ کوئی کہتا ہے خدا گلیوں میں رو
رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے خدا عاشق ہے' کوئی کہتا ہے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہیں گے چھوڑ دے۔ خدا ڈر کے مارے بھاگ جائے گا (نعوذ باللہ) دعا کرو
خدا ہمیں اپنی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا کون ہے

میرے عزیزو! میرے بزرگو! میرا پیغمبر دلبر فرماتے ہیں **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** میرا رب کہتا ہے **و فی انفسکم افلا تبصرون** میری پہچان رکھنے والو تم اپنے آپ کو پہچانو۔ تم پانی کے پلید قطرے ہو۔ میں پاک ہوں۔ تم لاشئی ہو' میں شئی ہوں۔ تم عاجز ہو' میں غنی ہوں۔ تم منگتے ہو' میں داتا۔ تم انسان ہو' میں رحمان ہوں۔ تم کچھ نہیں' میں سب کچھ ہوں۔ فرمایا تم مخلوق ہو' میں خالق ہوں۔ تم فانی ہو' میں باقی ہوں۔ تم نہیں تھے' میں تھا۔ تم نہیں رہو گے' میں رہوں گا۔ اپنے آپ کو پہچانو۔ تو نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا کہ تو کون ہے۔ میں تجھے آنکھیں نہ دوں تو' تو اندھا ہے۔ کان نہ دوں' تو بہرا ہے۔ دماغ نہ دوں' تو پاگل ہے۔ طاقت نہ دوں' تو عاجز ہے۔ بیوی نہ ہو' تو پریشان ہے۔ بچے نہ دوں' تو لاولد ہے۔ اگر صحت نہ دوں' تو بیمار رہے۔ اگر روٹی نہ دوں' تو بھوکا ہے۔ اگر پانی نہ دوں' تو پیاسا ہے۔ تو' تو ہر چیز کا محتاج ہے۔ صحت نہ ہو' تو بیمار ہے۔ یہ سانس نہ ہو' تو موت ہے۔ تو ایک ایک چیز کا ہر وقت محتاج ہے۔ خدا وہ ہے' جو کسی کا محتاج نہیں۔ (سبحان اللہ) تم نے خدا کو سمجھا ہی نہیں۔

خدا وہ ہے جو مصطفیٰ کا خالق ہے۔ خدا وہ ہے جس کے سامنے مصطفیٰ فرما رہے ہیں **ما عبد ناک حق عباد تک**، آنکھوں پر ورم ہے۔ پیروں پر ورم ہے مگر تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔ خدا کی قسم یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ جو نبی پر جھوٹ کہتا ہے' وہ جہنمی ہے۔ **من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار** جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے' اس کو کہو جہنم میں سیٹ بک کروا کر آئے۔ اللہ ہمیں سٹیج پر حق کہنے کی توفیق بخشے۔ آج تو سٹیج تم نے گویوں کو دے دیا۔ مراثیوں کو دے دیا ہے۔ جو بھی جی چاہے' کہتا ہے۔ قوم بس سبحان اللہ مرحبا' مربے حیا۔ دعا کرو خدا ہمیں سٹیج کی لاج رکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

حضور کی سیرت سنئے۔ سارے کہہ دو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کریں۔ جب حضور کا نام نامی اسم گرامی فیض عطائی میری زبان پر آئے تو

بلا جھجک' بلا دھڑک' بلا اٹک' بلا کھٹک مجمع موجود ہو' مصطفیٰ پر درود ہو اور ڈاک روانہ ہو جائے۔

فرشتے درود شریف حضور کی خدمت میں لے کر جاتے ہیں

ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون الصلوۃ من امتی حیث ما کنتم فرمایا فرشتے مقرر ہیں۔ تم درود پڑھتے ہو۔ ڈاک مدینے پہنچ جاتی ہے۔ اس حدیث پر اعتبار کیوں نہیں کرتے۔ لوگ کہتے ہیں نبی یہاں سن لیتا ہے۔ یہ ان کا دماغ خراب ہے۔ یہ حدیث کہاں جائے گی۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کی آمد سنئے۔ میں صرف بی بی آمنہؓ کے گھر سے حلیمہؓ کے گھر تک بات کروں گا۔ بڑے غور سے سنیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پرانے رٹے ہوئے مضمون بیان کرتے ہیں۔ یہ میلاد کا موقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بیان ہو رہی ہے۔ میں وہی پیش کر رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات' کیا رحمت کی برسات' جب آئی حضورؐ کی ذات۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عرب کا عجیب نقشہ تھا۔ اسی کعبہ میں تین سو ساٹھ خدا' پتھر کے خدا' پیتل کے خدا' لوہے کے خدا' پتلے خدا' موٹے خدا' بڑے خدا' چھوٹے خدا' سارے کھوٹے خدا' خدا کی قسم جیب میں خدا۔ ایک صحابی کہتے ہیں میں خدا جیب میں لیے پھرتا تھا۔ میں نے خدا کو کہا آپ آرام کریں۔ یہ بات حدیث میں ہے' بخاری میں۔ میں نے کہا اے میرے رب آپ ذرا پانی' سویوں کا خیال کریں۔ میں پیشاب کر آؤں۔ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا تو حضرت غسل کر بیٹھے ہیں اور سویاں بھی کم ہیں۔ میں نے کہا ماشاء اللہ آج تو بڑی مہربانی کی۔ آج تو سویاں بھی کھائیں۔ بس خیال۔ جس طرح آج بھی لوگ خود دفنا کر کہتے ہیں تو ہی سب کچھ کر۔ لوگ عجیب ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے اللہ والے کو قبر میں سلاتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ اس کے بیٹے یتیم ہو چکے ہیں۔ پھر بھی اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو بیٹا دے۔ اپنے اس کے یتیم ہو گئے

ہیں۔ تجھے وہ بیٹا دے گا؟ مجھے سمجھ نہیں آئی اس قوم کو کیا ہو گیا ہے۔

اپنی بیوی بیوہ ہے۔ اس کو کہتے ہیں تو مجھے بیوی دلا۔ جاگ رہے ہو۔ خود جو موت کا شکار ہے، تجھے زندگی کیسے دے گا۔ **هو یحیی و یمیت** زندگی موت کا مالک کون؟ (اللہ)

تمہاری نگاہ دین پر پڑی ہی نہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں **زوروا القبور فانها تذكر الموت** اولیاء کی قبور کو دیکھ کر موت کو یاد کرو۔ کتنا عظیم ہے جو گدیلوں، غالیچوں پر بیٹھتا تھا۔ آج مٹی میں پڑا ہے۔ روزانہ نہانے والا آج قبر میں سو رہا ہے۔ روزانہ کپڑے بدلنے والا کفن پہن کر فقیر بن کر سو رہا ہے۔ کوئی سمجھ آئی ہے؟ (ہاں) دعا کرو خدا مجھے، آپ کو دین کی ہدایت عطا کرے (آمین) زندگی موت کا مالک کون ہے؟ (اللہ)

بی بی صدیقہؓ نے سمجھایا۔ فرمایا **لو كانت الدنيا تدوم لواحد لكان رسول الله فيها مخلدا** اگر دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ ہوتی تو میرا محمد مجھ سے جدا نہ ہوتا۔ دنیا فانی ہے۔ **كل من عليها فان و يبقىٰ وجه ربك ذو الجلال والاكرام** قرآن کہتا ہے **كل شئي هالك الا وجهه، كل نفس ذائقة الموت** قرآن پڑھ رہا ہوں۔ قرآن پر آپ کا کم دھیان ہے۔ اس لیے آپ کو نقصان ہے۔

صبح صادق پر ایک نکتہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد تمام محققین، محدثین، سلف صالحین لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سوموار کو ہے۔

یہاں ایک نکتہ بیان کروں گا۔ صبح صادق ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ صبح صادق ہے۔ نبی بھی صادق ہے۔ ایک صبح کاذب ہوتی ہے۔ اس کے بعد صبح صادق آتی ہے۔ کاذب آ کر ختم ہو جاتی ہے۔ صادق کے بعد سورج بھی طلوع ہو جاتا ہے۔ اشارہ تھا کہ جیسے صبح صادق کے بعد کوئی صبح نہیں۔ اسی طرح اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جس طرح دنیا کا سورج زمین کو روشن کرتا ہے۔ یہ دین کا سورج ساری دنیا کو روشن کرے گا۔ صبح صادق میں آپ کی آمد ہوئی سحور کو۔ سحر برکت کا وقت ہے۔

جس بچے کی پیدائش سحری کو ہو' وہ برکت والا ہے۔

نبی پاک چار بجے صبح' پانچ سو ستر ۵۷۰ء کو پیدا ہوئے۔

توجہ کیجئے میں صرف جستہ جستہ باتیں کروں گا۔ اگر مفصل' مدلل' مکمل' بالتفصیل' بلاتعجیل' باتکمیل' بالدلیل' بات کی جائے تو پھر تو ساری رات گزر جائے۔

میں اس پر بات کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے کیا تھا۔ بعد میں کیا ہوا۔ یہاں موتی دینا چاہتا ہوں۔

آپؐ کی آمد سے پہلے مخلوق خالق کو بھلا چکی تھی۔ آپؐ کی آمد سے پہلے حلال کی جگہ حرام۔ عمل نہیں تھا۔ مرد و عورت کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ عورتوں کو بغیر کپڑوں کے ننگا کعبے کا طواف کروایا جاتا تھا۔ مرد و عورت ننگے جانوروں کی طرح۔ میں اس نبی پر کروڑوں درود بھیجتا ہوں' جس نے ہمیں حیا کا سبق سکھایا۔

آج پھر قوم ننگی ہو رہی ہے۔ ناراض نہ ہونا۔ آج باپ کے سامنے بیٹی کا سر ننگا ہے۔ آج آپ اپنے شہر کو دیکھ لو۔ بڑے بڑے شہروں کو دیکھ لو۔ اس کوشش میں ہیں کہ یہ بھی نیو یارک اور پیرس بن جائے۔ ہمارے اندر وہ نبی آیا' جس نے دوپٹہ اتارا نہیں' بلکہ دوپٹہ ہماری بیٹیوں کے سروں پر رکھا ہے۔

حاتم طائی کی بیٹی نبوت کے دربار میں

وہ دیکھو حاتم طائی کی بیٹی آ رہی ہے۔ بلال! جی آمنہ کے لال یہ لو میرا رومال۔ اس لڑکی کا پردہ سنبھال۔ ابھی فی الحال مجھے کر دے خوشحال۔ بلالؓ کہتا ہے حضرت وہ تو کافر کی بیٹی ہے۔ پردہ کہاں۔ حاتم طائی کافر تھا۔ فرمایا بیٹی کسی کی ہو' یہ دربار مصطفیٰ کا ہے۔ ہم اسی نبی کے غلام ہیں۔

میری بیٹیو سنتی جاؤ۔ تمہارے لیے تقریر بھی ہو جائے۔ کبھی گانے سن لیے' کبھی تقریر سن لی۔ میں نے سنا ہے کہ ایک عورت فوت ہو گئی تو لوگ سر کی طرف قرآن پڑھ رہے تھے اور اس کے پاؤں کی طرف ڈھول والے ڈھول بجا کر دوہڑے سنا رہے تھے۔ کسی نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے تو اس کا بیٹا کہنے لگا کہ میری اماں ۱۱ نوں

چیزیں سنتی تھی۔ قرآن بھی سن لیتی تھی۔ سینما بھی چلی جاتی تھی۔ ہم بھی دونوں چیزوں کے ماہر ہیں۔ (استغفراللہ) ناراض نہ ہونا۔

عزیزان مکرم! حضورؐ کی آمد سے پہلے کل اور آج' ماضی اور حال' آقاؐ کی آمد سے پہلے عورتوں میں حیا اور شرم نہیں تھی۔ میں اس نبی پر کروڑوں درود اور سلام عقیدت پیش کرتا ہوں' جنہوں نے پوری کائنات کو حیا' ادب اور شرافت کا سبق دیا۔

حیا والی عورت

ایک عورت گزری ہے۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک نوجوان اس کے حسن کو دیکھ کر کہتا ہے **انا اهوی الیک انی رایت عینیک من جلبابک انا اهوی الیک انظری الی** خوبصورت عورت! میری طرف دیکھ! تیری آنکھ پر عاشق ہوگیا ہوں۔ تیری آنکھ بڑی خوبصورت ہے۔ لکھا ہے کہ نبی کی کلمہ خواں عورت گھر جاتی ہے۔ گھر جا کر چاقو اٹھا کر آنکھ میں مارتی ہے۔ آنکھ نکال کر تھالی میں پھینک دیتی ہے۔ لونڈی کو بلا کر کہتی ہے لونڈی یہ لے جاؤ۔ ایک غنڈہ کھڑا ہے۔ اس کو دے دو۔ اس کو کہہ دو کہ اس آنکھ پر تیری زنا کی نگاہ پڑ چکی ہے۔ یہ اتنی پلید ہوچکی ہے کہ خدا اور محمدؐ کے دیدار کے قابل نہیں رہی۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کی حیا

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے۔ ایک آدمی دریا کے اندر سے نکلا۔ کپڑے جسم پر نہیں تھے۔ آپ نے جلدی سے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے اور کھڑے ہوگئے۔ اس نے کہا کب سے اندھے ہوگئے ہو۔ ابوحنیفہ نے فرمایا جب سے تو بے حیا ہوا ہے۔ میں اندھا ہی صحیح ہوں۔ مصطفیٰ کریمؐ کی شریعت کے خلاف نہیں دیکھ سکتا۔

صحابہؓ کے چلنے کا انداز

حدیث میں آتا ہے جب حضورؐ چلتے تھے تو معلوم ہوتا کہ حضورؐ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں۔ جھک کر چلتے تھے تاکہ نبی کی نگاہ نہ اٹھے۔ سارے کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مرد کا ستر

حضورؐ نے فرمایا **عورۃ الرجل من السرۃ الی الرکبۃ** دین پوری سے دین سنتے جاؤ۔ فرمایا مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ اگر گھٹنے اور ناف کے درمیان کوئی چیز ظاہر ہوگئی تو **الناظر والمنظور کلاھما ملعونان** جو ننگے کو دیکھے یا ننگا ہو' دونوں پر خدا کی لعنت۔ آج تو باپ بیٹی کے سامنے' بھائی بہن کے سامنے بے حیائی کر رہا ہے۔ ناراض نہ ہونا۔ اللہ ہمیں حیا عطا فرمائے۔ (آمین)

عورت سر کے بالوں کی حفاظت کرے

آج باپ کے سامنے بیٹی کا سر ننگا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عورتوں سے کہہ دو کہ سر میں کنگھا دیں تو بال جو پھنس جائیں' اس کو کہو کہ ان کو جمع کر کے جلا دے یا دفن کر دے۔ گلی میں نہ پھینکے۔ کسی غیر مرد کی نگاہ ان پر نہ پڑ جائے۔ یہ دین ہے۔

غیر محرم کا کپڑا

جس نبی کی اس ماہ مبارک میں ولادت ہوئی' اس نبی کی یہ تعلیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں غیر مرد کا کپڑا تو پہن لے' تیری بیوی نہ پہنے۔ مومن کا بچا ہوا کھانا شفا ہے مگر غیر محرم مرد کا بچا ہوا کھانا تو کھا سکتا ہے تیری بیوی نہیں کھا سکتی۔

غیر عورت نماز میں

فرمایا تم نماز میں ہو۔ کوئی غیر عورت آکر تمہارے قریب ہو جائے۔ محمد صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کہتی ہے نہ عورت کی نماز ہوگی' نہ تمہاری نماز ہوگی۔ جاگ رہے ہو؟ یہ مصطفیٰ کریم آ رہے ہیں۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس نے انسان کو انسانیت کا سبق دیا۔ بے حیا کو حیا سکھائی۔ ایک ایک ادا سکھائی۔ میں دین پوری آج اعلان کرتا ہوں۔ والدین اپنی اولاد کو' استاد شاگرد کو اتنا نہیں سکھا سکا' جتنا کملی والے نے اپنی امت کو سکھایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات

ہمیں کھانا پینا سکھایا۔ فرمایا سونے لگو تو دائیں کروٹ لو اور دایاں ہاتھ۔ مسجد میں آؤ تو دایاں قدم۔ فرمایا آپس میں ملو تو السلام علیکم کہو۔ فرمایا روٹی کھاؤ تو دائیں ہاتھ سے۔ ناک صاف کرو تو بائیں ہاتھ سے۔ شفقت دیکھو۔ فرمایا بستر بچھاؤ تو اس کو پہلے جھاڑو۔ کہیں اس میں بچھو' سانپ نہ ہو۔

عشاء کے بعد چار کام

توجہ کرو۔ دین سنو۔ فرمایا عشاء کے بعد جب آؤ **اغلقوا ابوابکم کفوا صبیا نکم غطوا آنیتکم واطفئوا سرجکم** دیے کو بجھا دو۔ بلب کو بند کر دو کہیں شارٹ نہ ہو جائے۔ ایسے نہ ہو کہ تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ فرمایا دیے جل رہے ہوں تو بجھا دو۔ کہیں ایسے نہ ہو کہ چوہے وغیرہ آئیں۔ اس طرح وہ گزریں کہ دیے کو ٹھوکر لگے اور وہ گر جائے۔ تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ دروازے کو بند کرو۔ کوئی دشمن تم پر حملہ نہ کرے۔ برتن کو ڈھانپ کر رکھو تاکہ کوئی کتا وغیرہ اس میں منہ نہ ڈالے۔ بچوں کو روک دو کہیں کسی گڑھے میں گر کر حادثے کا شکار نہ ہو جائیں۔

امت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت

فرمایا صبح جوتا جب پہننے لگو تو اس کو پہلے جھاڑو۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی سانپ' بچھو اندر بیٹھا ہو۔ کہیں میری امت کو تکلیف نہ دے۔ اس پر عمل کرو ورنہ نقصان

اٹھاؤ گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی ایک جھلک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کا عجیب حال تھا۔ عزیزو بڑے کا ادب نہیں تھا۔ چھوٹے پر ظلم تھا۔ ہر امیر چھوٹے کو بری نگاہ سے دیکھتا اور حقیر سمجھتا تھا۔ عزیزو! کعبے کا ننگا طواف تھا۔ بھائیو! کے میں قحط پڑ جاتا تو زندہ جانوروں پر تیل چھڑک کر اس کو آگ لگا دیتے۔ یہ نکاح اس طرح نہیں ہوتا تھا' جس طرح آج ہوتا ہے۔ دس دس آدمی ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ ایک جگہ ہوتے۔ باقی آپ خود سمجھ لیں۔ پھر وہ لڑکی' جس کو مینگنی مارتی' وہ اس کا مرد بن جاتا۔ کیا نکاح تھا؟ کیا ولیمہ تھا؟ کیا حق مہر؟ کیا گواہ؟ کیا مسجد میں کھجوریں؟ کیا کسی سے پوچھتا؟ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے کہ تمہیں عزت ملی ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

منکرین شریعت کا انجام

آج بھی جو نبی کے دشمن ہیں' ان کا حال دیکھو۔ اگلے دن امریکہ کی خبر تھی کہ ایک باپ نے شراب پی کر اپنی بیٹی سے بدکاری کی۔ جب اس کو ہوش آئی تو اپنی بیٹی کو بھی گولی مار دی' خود کو بھی گولی مار لی۔ جو نبی کو چھوڑ چکے ہیں' ان کا یہی حال ہے۔ تمہیں لندن اور امریکہ کا تو پتہ ہے کہ وہاں کیا کیا ہوتا ہے۔ مجھے کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔ عورتیں بیٹھی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اسی نبی کا غلام بنائے۔ (آمین)

حاضرین مکرم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے پورے کے میں کوئی پتہ نہیں تھا۔ جہالت کا دور دورہ تھا۔ تعلیم کا پتہ نہیں' خدا کا نام نہیں۔ لات' عزیٰ' ھبل' یغوث' یعوق' نسر' ود' سواع' نائلہ وغیرہ یہ خدا تھے۔

جھوٹے خدا کی حالت

وہ صحابی کہتے ہیں جب میں نے اس خدا کو (نعوذ باللہ اس کو خدا کہنا بھی گناہ ہے) میں نے اس بت کو بٹھایا۔ واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ گیلا ہے۔ نہا چکا ہے۔ میں پھر چھپ گیا۔ میں نے کہا یہ کچھ کھا لے۔ خیال تھا کہ پتھر بھی کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں میں چھپ کر بیٹھا۔ ایک لومڑی دوڑتی ہوئی آئی۔ اس نے جلدی سے سویاں کھا لیں اور ٹانگ اٹھا کر اس کے سر پر موتنا (پیشاب کرنا) شروع کر دیا۔ صحابی کہتے ہیں مجھے عقل نے آ فر کی۔ میں نے وہاں زور سے کہا **رب یبول ثعلبان علی رأسہ** اس کو خدا مان لوں، جس کے سر پر لومڑی موت رہی ہے۔ ہنسو نہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہتا ہے میں نے وہیں کہا :

اربا" واحد ا" ام الف رب
ادین اذا تقسمت الامور
ترکت اللات و العزی جمیعا
کذٰ لک یفعل الرجل البصیر

میں نے کہا ایک خدا ہے یا تین سو ساٹھ۔ میں نے کہا جو محمدؐ مکہ میں کہتا ہے، ٹھیک ہے۔ یہ سارے خدا غلط ہیں۔ خدا وہی صحیح ہے۔ بس ہدایت آ گئی۔

نیند میں بھی خدا کو پکارو تو جواب دیتا ہے

دوستو! ہدایت آ جائے تو کوئی بعید نہیں۔ مشکوٰۃ کی حدیث میں آتا ہے کہ چالیس سال یا صنم، یا صنم، یا صنم کہنے والا ایک دن نیند آئی تو بے اختیار نکل گیا "یا صمد، یا صمد" کہا تو جواب آیا لبیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں عرش گونجا اور آواز آئی "جی بندے تو نے مجھے بلایا ہے" فرشتوں نے کہا یا اللہ اس نے تو نیند میں کہا ہے۔ فرمایا میں تو جاگ رہا ہوں۔ وہ غفلت میں ہے۔ میں تو غافل نہیں

ہوں۔ وہ تو بھلا چکا ہے' میں تو نہیں بھولا۔ فرشتوں نے کہا اس نے تو ایک دفعہ یاصمد کہا ہے۔ فرمایا میں تو ستر دفعہ جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ (سبحان اللہ)

ایک جملہ کہہ رہا ہوں۔ اس کو دل پر لکھ لینا۔ شاید دین پوری پھر نہ آ سکے۔

علماء لکھتے ہیں کہ فرشتوں نے کہا جواب کیوں دیا؟ فرمایا یہ بندہ عبدیت سے نکل چکا تھا۔ میں رب ربوبیت سے نہیں نکلا تھا۔ یہ بندہ میرا بندہ نہیں بنتا' میں اس کا رب ہوں۔ یہ بندہ سجدہ کہیں' طواف کہیں مگر پھر بھی کہتا ہے **الحمد للہ رب العالمین** اسی طرح رزق دے رہا ہوں۔ فرمایا تو بھلا رہا ہے او پاگل میں نے تجھے اماں کے پیٹ میں نہیں بھلایا۔ تو باہر آ کر بھلا رہا ہے۔ میں تو اس وقت بھی رزق کا انتظام کر رہا تھا۔ اندر تجھے بھوک لگی تو اماں کے پیٹ سے ایک نالی فٹ کر دی۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) **لا شئی کو شئی** بنایا یہ تو میری مہربانی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اپنی پہچان نصیب فرمائے۔

حاضرین مکرم آقا کی آمد سے پہلے بڑا عجیب دور تھا۔ کیا کیا آپ کو وہ حالات بتاؤں۔ تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔ وہ دیکھو ایک صحابی رو رہا ہے۔ ایک بچی لے کر بیٹھا ہے۔ میری طرف دیکھنا۔ اس کو چومتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا خیر ہے۔ کہنے لگا حضرت ایک واقعہ گزر چکا ہے۔ پہلے کلیجہ تھام لو' پھر میری داستان سنو۔ حضرت جب آپ نہیں آئے تھے تو میں بیٹی کو اپنے لیے بارگراں' بار خاطر' منحوس سمجھتا تھا۔ آج بھی یہی حال ہے۔ بیٹیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ بیٹی کو بیچا جاتا ہے' بیٹی انتظار میں ہوتی ہے کہ ابا آئے اور میں اٹھ کر ناز کروں گی؟ اور باپ سودا کر کے آتا ہے کہ میری بیٹی کی قیمت پانچ ہزار ہے۔ یہ ہو رہا ہے۔ آج بیٹی بیس بائیس سال کی' پچیس سال کی۔ ابھی تھرڈ ایئر میں نہیں ہوئی' ابھی سیکنڈ ایئر ہے۔ یہ ڈبل ایم۔ اے ہوگی تو پھر شادی کریں گے۔

وقت پر اور سادگی سے شادی

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں' میں نے ایک شخص سے کہا' تیری بیٹی اتنی بڑی ہے شادی کر۔ کہنے لگا ابھی دودھ کی بو آتی ہے۔ بخاری مرحوم نے کہا اگر دودھ خراب ہوگیا تو بدرے نہیں بچیں گے' پھر کتے بچیں گے۔ سمجھ لینا میں کچھ کہہ گیا ہوں۔ یہ آج کل عام بیماری ہے اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ تمہاری بیٹیاں بتولؓ سے زیادہ پاک دامن ہیں؟ بی بی بتول تقریباً 19 سال کی تھیں۔ بی بی فرماتی ہیں میں آٹا گوندھ رہی تھی کہ ابا آگئے۔ فرمایا بیٹی آٹے کو چھوڑ دو اور کپڑے بدل کر ہاتھ دھو کر اندر بیٹھ جاؤ۔ ابوبکر کی بیوی آئے گی اور تجھے سنوارے گی۔ آج خدیجہ ہوتی تو تیری شادی کا مزہ کچھ اور ہی ہوتا۔ افسوس کہ میری بیٹی یتیم ہو کر جا رہی ہے۔ آنسو آگئے خدیجہ یاد آگئی۔ بی بی نے کہا' حضرت تنور تیار ہے' آٹا مل رہی ہوں' آپ میرے ہاتھ کی روٹی پسند کرتے ہیں' اس کا انتظام میں کر رہی ہوں۔ فرمایا بیٹی آج روٹی کھا لوں تو امت سالوں دیر کرے گی۔ محمد روٹی اس وقت کھائے گا جب خدا کا حکم ہوگا۔ جاگ رہے ہو؟ میں اسی نبیؐ کا تذکرہ کر رہا ہوں جس کی اس ماہ مبارک میں آمد ہوئی۔

محبت کا خالی دعویٰ نہ ہو بلکہ عملی محبت ہو

فقط انگوٹھے چوم لیے اور حضورؐ کا نام چوم لیا۔ آگے کچھ بھی نہیں' جھنڈے اٹھا لیے یا رسول اللہ' یا محمد آگے ختم؟ دعا کرو خدا ہم میں ہمارے کردار سے' افعال سے' اقوال سے' ہماری شکل' عقل' نقل' نسل سے رسول اللہ کی غلامی پیدا کرے۔ (آمین)

دعوے کی ضرورت نہ پڑے۔ دنیا دیکھ کر کہے یہ مدنی کا غلام ہے۔ اللہ ہمیں یہ وقت عطا فرمائے۔ نبیؐ کا صحابی جہاں بھی پہنچا' دنیا دیکھ کر کہتی تھی کہ یہ محمدؐ کا غلام آ رہا ہے۔ بادشاہوں کے دربار میں پہنچے ہیں' وقت نہیں کہ میں واقعات بیان کروں۔ حضورؐ کی آمد سے پہلے جہالت تھی۔ اس کو ایام جاہلیت کہتے ہیں۔ نکاح اس طرح نہیں ہوتا تھا۔ میں پیغمبر پر درود پڑھتا ہوں۔ میری ماؤ' بہنو! بیٹا ماں کو ذلیل سمجھتا تھا۔

اماں کی کوئی قدردانی نہیں تھی۔ میری اماں! تیرے قدموں میں تو جنت تلاش کرنے کو کہا ہے۔ یہ محمدؐ کی ذات ہے۔ میں اسی کے روضے پر کروڑوں درود بھیجتا ہوں' جس نے اماں کی قدر بتائی اور خود قدر فرمائی۔

حضورؐ کا حلیمہؓ اور بی بی شیما کی خدمت کرنا

وہ دیکھو کہ ایک برقعہ پوش آ رہی ہے۔ حضور پاکؐ کھڑے ہو جاتے ہیں' کسی نے کہا حضرت یہ کون ہے؟ اس کے کپڑے میلے ہیں اور آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب وہ قریب آئی تو نبی کریمؐ نے اپنا کندھا دیا' اس نے اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ بیٹھنے لگی' تو نبیؐ نے اپنی چادر بچھا دی۔ اس کے لبوں تک کان لے گئے۔ اس نے کہا' العطش۔ پیاس۔ ایک صحابی اٹھا۔ فرمایا بیٹھ جا میں (محمدؐ) خود خدمت کروں گا۔ دودھ لائے۔ کہنے لگی حضرت بس ملنا تھا میں جا رہی ہوں۔ دوڑ کر حضورؐ گھر سے کھجوروں کی گٹھڑی لائے۔ خود کندھے پر اٹھائی۔ صحابہ کہنے لگے ہم اٹھا لیں گے فرمایا نہیں میں مصطفےٰ خود حق ادا کروں گا۔ سنو مولویو' پیرو' آج دین سنو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ میری اماں ہے۔ خدا کی قسم میں آپ کو تڑپانا چاہتا ہوں۔ وقت تھوڑا ہے' میں کیا تقریر کروں۔ صرف ولادت بیان کروں تو کئی گھنٹے چاہئیں۔ رات ڈھائی گھنٹے تو ایک جملے پر کھڑا رہا' اسی پر اڑا رہا' منبر پر چڑھا رہا۔ مجمع بھی سمجھدار تھا' ہوشیار تھا' بے دار تھا' خبردار تھا' آخر کراچی کا بازار تھا۔ تو عزیزان من توجہ فرمائیں' میں کچھ دین کی باتیں سنا رہا ہوں۔

حضورؐ کو اطلاع ملی کہ حضرت ہم نے فلاں بستی میں محاصرہ کیا۔ وہاں ایک عورت میلے کپڑوں والی باہر نکل آئی۔ کہنے لگی تم مجھے لونڈی بناؤ گے' گرفتار کرو گے پتہ ہے میں کون ہوں؟ میرا نام شیما ہے۔ میں محمدؐ کی بہن ہوں۔ ایسے کہتی ہے اور کہتی ہے جاؤ میرے بھائی کو کہو کہ تیری بہن آج گرفتار ہو رہی ہے۔ پتہ ہے میں کون ہوں؟ یہ جو مصطفےٰؐ ہیں میں ان کے نیچے اپنا دوپٹہ بچھا دیتی تھی۔ جب یہ سو جاتے تھے' تو میں پنکھا ہلاتی تھی۔ محمدؐ کو پیاس لگتی تھی تو میں دو دو میل سے پانی بھر کر لاتی تھی۔ میں بچپن میں ان کے ساتھ رہی' آج اس کی جماعت مجھے گرفتار کرتی ہے۔ کہتے ہیں جب حضورؐ کو اطلاع ملی کہ ایک عورت اس طرح کہتی ہے اور آ رہی ہے تو پیغمبرؐ

کی چادر گر پڑی۔ کھڑے ہو گئے۔ رو کر فرمایا' دوڑ کر جاؤ میری بہن کو تکلیف نہ پہنچے جو کچھ کہتی ہے صحیح ہے۔ جس کو شیما کہے اس کو بھی رہا کر دو۔ بڑے اعزاز سے لاؤ' اس سے کہو جلدی آؤ' بھائی تیرے انتظار میں ہے۔ رو کر کہا لوگو یہ تو میرا محسن گھرانہ ہے۔ میں محمد ان کا احسان نہیں اتار سکتا۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم رو رہے تھے' حضورؐ بھی رو رہے تھے۔ فرمایا مجھے وقت یاد ہے' جب یہ اپنا دوپٹہ بچھا کر خود جاگتی تھی' اور مجھے سلاتی تھی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ جب وہ قریب آئی تو حضورؐ نے استقبال فرمایا اور فرمایا شیما مجھے وہ تیری مہربانیاں یاد ہیں۔ اپنی چادر بچھا کر فرمایا' جوتی سمیت محمد کی چادر پر بیٹھو۔ یہ ہمیں دین ملا ہے۔ آج کل تو بہن کو جوتے مار رہے ہیں۔ ماں کے بال نوچے جا رہے ہیں۔

میں نے پاکستان میں چھ خبریں ایسی پڑھی ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ خدا کی قسم میں نے اخبار میں پڑھا ہے۔

دوستو! میں اسی پیغمبر کی شان بیان کر رہا ہوں جس کی آمد سے ہمیں یہ نعمت ملی۔ ہم تو درندے تھے کب بندے تھے' گندے تھے' اندھے تھے' مصطفیٰؐ تجھ پر درود کہ تو نے ہمیں راہ ہدایت دی۔ کوئی مولوی بن گیا' کوئی عالم بن گیا' آج جو بھی ہمیں مل رہا ہے مصطفیٰؐ کی جوتی کے صدقے مل رہا ہے۔ میں تو آج علماء کے سامنے یوں بھی کہوں گا میں اور آپ بندر اور سؤر ہو جاتے اگر حضورؐ کی دعا نہ ہوتی۔

جب حضورؐ نے داؤدؑ اور موسیٰؑ کی امت کا حال پڑھا تو فوری کہا **اللھم لا تجعل فی امتی مسخا ولا خسفا**۔ میری امت کی شکلیں نہ بدلنا' زمین میں غرق نہ کرنا' ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا محمد کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ میں تو علماء کے سامنے یوں کہوں گا کہ قہر تیاری کرتا ہے' نبیؐ کی دعا جا کر پہرہ دیتی ہے۔ کہتی ہے کہ قہر واپس چلا جا یہ موسیٰؑ کی امت نہیں' یہ محمدؐ کی امت ہے۔ ورنہ تمہاری کرتوت میری مائیں بیٹھی ہیں ورنہ بتاتا۔ خدا کی قسم میں پاکستان میں ایسی جگہ پہنچا ہوں جہاں باپ بیٹی سے پکڑا گیا' بیٹا سوتیلی ماں سے پکڑا گیا۔ اس زمین پر سانپ اور اژدھے برسنے چاہئیں' برق گرنی چاہیے' پتھر برسنے چاہئیں۔ ہماری بقا کی وجہ حضورؐ کی دعا

ہے۔ آج بھی دعا پہرا دے رہی ہے۔ **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔** بھی غلاف کو پکڑ کر کھڑے ہیں۔ یا اللہ اگر غصے میں آ کر امت کے لیے بددعا کر بیٹھوں تو دعا کو منظور نہ کرنا۔ میں برباد کرنے نہیں آیا' میں ان کو آزاد کرنے آیا ہوں۔

نبیؐ تو ہمیں سب سے اعلیٰ ملا لیکن کوئی اس کی سنت کو کوڑا کرکٹ میں ڈال رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے اس کے یار منافق ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس کا قرآن بکری کھا گئی۔ کوئی کہتا ہے احادیث غلط ہیں۔ نبی سے وفاداری اچھی کر رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مدینے میں دین نہیں رہا۔ کوئی کہتا ہے' محمدؐ کے میلے والے کافر ہیں۔ شاباش کل نبی کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے؟ دعا کرو اللہ ہم سب کو نبی کی گلیوں کے کتے کے پاؤں کے ذروں سے بھی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

میرے نزدیک تو **غبار المدینۃ شفاء من کل داء۔** مدینہ کی دھول میں بھی خدا نے شفا رکھی ہے۔ دین پوری دور جا رہا ہے۔ واقعہ بتا رہا تھا کہ ایک صحابی رو رہا ہے۔ بچی کو چومتا ہے پھر دیکھتا ہے آنکھوں سے آنسو۔ پھر دیکھتا ہے' بہت شرمندہ ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے اتنا حیران' اتنا پریشان' اتنا سرگردان' کیا ہوا نقصان؟ کہنے لگا حضرت کیا بتاؤں اعلان' کیا کروں بیان' بتاؤں؟ کہنے لگا حضرت جب آپ نہیں آئے تھے تو مجھ سے اتنا عظیم گناہ ہوا' غلطی اور قصور ہوا جس کا اظہار کرنا بھی شرم سمجھتا ہوں۔ فرمایا بتاؤ کیا ہوا؟ کہنے لگا حضرت میرے گھر بچی پیدا ہوئی۔ ہم بچی کو منحوس سمجھتے تھے۔ ہم کہتے تھے ہمارا داماد کوئی کیوں بنے۔ قرآن آج بھی کہتا ہے

اذا بشر احدکم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو کظیم۔ اللہ فرماتے ہیں کہ آج بھی جب کسی کو خوشخبری ملے کہ بچی پیدا ہوئی ہے تو سن کر چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ بیٹی بھی انسان ہے۔ لوگو! محمدؐ عربی کا نسب بیٹی سے چلا ہے اور حضور کریمؐ جب جنگ کے سفر سے واپس آتے تھے تو پہلے بتول کے گھر جاتے تھے۔ دیکھ کر فرماتے' بتول جب تک تمہیں نہ دیکھوں ابا بے قرار رہتا ہے۔ اور جب بھی بتول آتی تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے۔ کسی نے کہا حضرت بچی کے لیے نبوت کھڑی ہو جاتی ہے۔ فرمایا جس **کا** خدا کے فرشتے استقبال کرتے ہیں محمد استقبال کیوں نہ کرے۔ دعا کرو خدا بیٹیاں

بھی صحیح عطا فرمائے۔ میں تو آج کھل کر کہوں گا۔ میری بھی پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹے تو اکثر جیل خانے کی ہوا کھاتے ہیں۔ بیٹیاں وفادار ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک باپ بیمار تھا۔ باپ کو قے آتی تھی' بیٹی ہاتھ سے اٹھاتی تھی۔

میں نے ایک جگہ دیکھا کہ اس کی بیوی بڑی خوبصورت تھی (ہمارے ہمسائے تھے) مرد اس کا ایسا ہی تھا' کالا رنگ۔ کسی نے اس سے کہا یہ مرد ملا ہے؟ گردن جھکا کر کہتی ہے' کیوں شکایت کرتے ہو اب نے جو انتخاب کیا ہے مجھے منظور ہے' یہ بیٹی ہے۔ دعا کرو خدا ہماری بیٹیوں کو بھی صالحہ فرمائے۔ (آمین)

میں عبدالشکور دعا کروں گا یااللہ ہمیں بیٹی دے جیسے ابوبکرؓ کو دی تھی۔ یااللہ ہمیں بیٹی دے جیسے تو نے بی بی خنساءؓ کو دی تھی۔ یااللہ ہمیں بہن دے جیسے فاروقؓ کو دی تھی۔ بھائی پتھر مار رہا ہے۔ بہن قرآن سنا رہی ہے۔ یااللہ ہمیں اماں دے جیسے بی بی خنساءؓ تھی۔ رب ذوالجلال ہمیں ایسی اولاد عطا کر جیسے محمد کریمؐ کے صحابہ کو عطا کی تھی۔ (آمین)

بی بی اسماء' ابوبکرؓ کی بیٹی ہے اور ابوجہل پتھر مار رہا ہے۔ کہتی ہے ابوجہل جان نکال لے لیکن محمد تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ یہ بیٹی ہے۔

ابوجہل سے کہنے لگی' مجھے دو ٹکڑے کر دے۔ خون کے قطروں سے بھی محمدؐ کی محبت کی خوشبو آئے گی۔ یہ بیٹی ہے۔

بات دور جا رہی ہے۔ ولادت بیان کر رہا ہوں۔ تھوڑی سی ولادت کی جھلک دے دوں۔ وہ صحابی رو رہا ہے۔ ایک بچی کو چومتا ہے۔ پھر ایک لمبی سانس لیتا ہے۔ چہرہ زرد' بہت پریشان' پھر بات شروع کرتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ کہنے لگا' آپ میرے ابا سے بھی مجھ پر زیادہ شفیق ہیں۔ سنئے' یہ میری بھتیجی ہے خدا نے اب مجھے اولاد نہیں دی۔ جب آپ نہیں آئے تھے تو میں بیٹی سے ظلم کر چکا ہوں۔ جب آپ آئے ہیں تو بھتیجی بھی پیاری لگ رہی ہے۔ میرے مصطفیٰؐ یہ سب آپ کی برکت ہے۔

میرے مسلمان بھائیو سنئے! کہتا ہے حضرت میری بیٹی کو چھ سال تک میری

بیوی نے مجھ سے چھپایا تھا۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا تھا' تو ایک بچی مجھے غور سے دیکھتی ہے' اور آہستہ آہستہ قریب آتی ہے' اور زور سے میرے سینے کے ساتھ چمٹ جاتی ہے' اور کہتی ہے ابا چھ سال ہو گئے' کہ میں ابا کے ہوتے ہوئے لاوارث اور یتیم ہوں۔ میں آپ کی بیٹی ہوں۔ میں اب بڑی ہو چکی ہوں' گھڑا پانی کا اٹھا لیتی ہوں' جھاڑو دیتی ہوں' کپڑے دھوتی ہوں' ابا اب تو آپ کی جوتی سیدھی کروں گی' بستر بچھاؤں گی' جھاڑوں بھی دوں گی' اب تو بڑی ہو گئی ہوں۔ حضرت فوراً وہی جاہلیت کا دماغ میں چکر آیا کہ میری بیٹی بڑی ہو گی' کسی کو بنا سنوار کر دوں گا۔ میں ابھی اس کا چراغ گل کروں گا۔ میں عنقریب گڑھا کھود کر اسے دفن کر دوں گا۔ تم؟ پھر حضرت کئی دن تک میں اس کو ساتھ کھانا کھلاتا رہا۔ دل میں وہی جاہلیت کی نفرت اور خیال۔ ایک دن رسہ اور پھاوڑا لے کر جنگل کو چل دیا۔ بیٹی کہنے لگی' ابا جان میں بھی چلتی ہوں تاکہ آپ لکڑیاں اکیلے نہ اٹھائیں' لکڑیاں میں بھی اٹھاؤں گی۔ بیٹی وفا میں' باپ دغا میں' بیٹی وفا میں' ابا جفا میں' بیٹی حیا میں' ابا دغا میں' کہنے لگے حضرت میں ایک جگہ پہنچا جہاں کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کوئی نہیں دیکھتا تھا؟ صحابی کانپنے لگ گیا۔ حضرت اب تو خدا ہر جگہ دیکھتا ہے۔ عقیدہ بدل گیا۔

عقیدہ یہ رکھو کہ خدا ہر جگہ دیکھ رہا ہے

بھائیو اگر یہی عقیدہ آج تم اپنا لو کہ خدا دیکھتا ہے' خدا کی قسم چور چوری نہیں کرے گا۔ ڈاکو ڈاکہ نہیں ڈالے گا۔ زانی زنا نہیں کرے گا۔ قاتل قتل نہیں کرے گا۔ ظالم ظلم نہیں کرے گا۔ ترازو اٹھا کر غلط تولنے والا غلط نہیں تولے گا۔ یہ یقین کرے کہ آج ترازو میرے ہاتھ میں ہے کل ترازو خدا کے ہاتھ میں ہو گا تو گناہ نہیں کرے گا۔

میں نے کتابوں میں پڑھا ہے خدا کی قسم ایک عورت کو بادشاہ نے کہا **واغلق الباب واتی علی الفراش' ایھا الشابہ**۔ او نوجوان لڑکی دروازہ بند کر اور آ جا۔ لڑکی کوئی احمد علی لاہوریؒ کے پاس پڑھی ہوئی تھی۔ ادھر ادھر دیکھ کر یوں اوپر دیکھنے لگی۔ رونے لگی۔ بادشاہ نے کہا' دروازے بند نہیں ہوتے؟ اوپر چھت

پر کیا ہے؟ میں کہتا ہوں ادھر آ۔ کہنے لگی تو نے کہا دروازے بند کر' بادشاہ صاحب اور دروازے بند ہو چکے ہیں' ایک دروازہ کھلا ہے'جہاں سے خدائے قہار دیکھتا ہے وہ دروازہ تو بند کر میں آتی ہوں۔ خدا سے تو میں چھپ نہیں سکی' میں مخلوق سے چھپ گئی ہوں۔ بادشاہ بھی بادشاہ تھا' آج کی طرح کوئی ضدی نہیں تھا۔ اٹھا اور اس کے پاؤں میں اپنی پگڑی رکھ دی اور کہا تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ جو دروازہ تجھ سے بند نہیں ہوا وہ مجھ سے بھی بند نہیں ہوتا۔ رو کر کہنے لگا' میری بہن اب وضو کر کے مصلے بچھا تو بھی رو میں بھی روؤں۔ آ روٹھے رب کو راضی کریں۔ زنا کا ارادہ تھا،اب نیکوکار بن چکے ہیں۔ یہی خیال آیا کہ خدا دیکھتا ہے۔

میرے نبی سے پوچھا گیا کہ خدا کتنا سنتا ہے' کتنا دیکھتا ہے۔ فرمایا **اسمع دبیب النمل فی الغار**۔ فرمایا رات ہو' پہاڑ ہو' غار ہو' سیاہ ہو' اندھیرا ہو' چپ ہو' سناٹا ہو' خاموشی ہو' کیڑا ہو' چیونٹی ہو' ننھی سی چیونٹی یا کیڑا غار میں چلے' اس کے پاؤں کی آہٹ خدا سن رہا ہے۔ اس کیڑی کو خدا عرش سے دیکھ رہا ہے۔ یہ ہے اللہ۔ کہاں چھپو گے او تیرے کمرے میں بدکاری کرنے والو! اللہ تعالیٰ ہمیں یقین عطا کرے۔ (آمین)

عزیزو! صحابی روتا ہے۔ صحابہؓ چپ ہیں۔ نبی تو رحمتہ للعالمین ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ذرا کسی کی تکلیف برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک اونٹ روتا ہے تو حضورؐ بھی رونے لگ جاتے ہیں۔

حضورؐ جانوروں کے لیے بھی رحمت ہیں

میرا نبیؐ جانوروں کے لیے بھی رحمت ہے۔ اللہ کی قسم کبھی مجھ سے اسلام سنو۔ نبیؐ نے فرمایا گھونسلے سے کسی پرندے کے انڈے نہ اٹھاؤ۔ اس پرندے کو پریشان نہ کرو،کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو جواب نہ دینا پڑ جائے۔

سن لو او نوجوانو! میرا نبیؐ کہتا ہے کہ پیشاب کر رہے ہو' چیونٹیاں اور مکوڑے پھر رہے ہوں فرمایا پیشاب کو بند کرو' کپڑے پلید ہو جائیں تو دھو لینا۔ پیشاب کر کے دیدہ دانستہ کسی چیونٹی کو کسی کیڑے کو غرق نہ کرنا' کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو

حساب نہ دینا پڑ جائے۔ خدا پوچھیں گے کہ میری مخلوق کو ذلیل کیوں کیا۔

جہاد اپریشن ہے

اسلام رحمت کا مذہب ہے۔ اسلام امن کا پیغام ہے۔ جس طرح تم اس پھوڑے کو جو ناسور بنا چاہتا ہو اپریشن سے ختم کرتے ہو' اسلام اس طرح اپریشن کرتا ہے۔ یہ جہاد اپریشن ہے ورنہ اسلام امن ہے۔

میرے عزیز بھائیو! بس یہی واقعہ سنو۔ میں ذرا بی بی آمنہ پاکؓ کے گھر تک حضور پاکؐ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ میرے عزیز بھائیو مسئلے سے مسئلہ آ رہا ہے۔

صحابیؓ رو رہا ہے اور احوال شروع ہیں۔ پیغمبر دم بخود ہے آنکھوں سے آنسو ہیں۔ حدیث میں آتا ہے' ایک رات حضورؐ ساری رات کھڑے رہے اس آیت پر **ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفرلهم فانک انت العزیز الحکیم**۔ اگر تو عذاب دے تو جان تیرے بندے جائیں' میں کیا کہوں۔ اگر تو بخشنے پہ آ جائے تو تجھ سے پوچھنے والا کون ہے۔ ساری رات روتے رہے۔

اللہ کے دربار میں قیامت کے دن حضورؐ کا رونا

میرے عزیزو! ہمارے گناہوں نے محمدؐ کو رلا دیا۔ قیامت کے دن حضورؐ شفاعت کریں گے' یہ نہیں کہیں گے چھوڑ دے۔ نبی فرماتے ہیں میں روتا رہوں گا۔ میرے آنسو میری داڑھی پر محشر کے میدان میں پھیل جائیں گے۔ پھر خدا کہے گا' محمد آج بھی روتے ہو۔ میں کہوں گا' جس کی امت جہنم میں ہو وہ کیسے نہ روئے۔ معلوم ہوا کہ ہمارے گناہوں نے قیامت کے دن بھی محمدؐ کو رلا دیا۔ دعا کرو کہ ہم ایسے کامیاب ہوں کہ نبی کو مبارک مل جائے۔ (آمین)

میں آج آسان تقریر کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ حدیث کا بھی ملکہ دیا ہے۔ میں وہ تقریر کر رہا ہوں جس کی ضرورت ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

آج بیٹی بھی ابا کو ابا نہیں کہتی ڈیڈی (Dady) کہتی ہے۔ ابا انتظار میں ہے' بیٹی کہتی ہے میں ڈرامے پر جا رہی ہوں۔ میں رات کو فلاں جگہ افسانہ سنانے جا رہی

ہوں اور ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں۔ دعا کرو خدا بیٹیوں کو بھی شرم عطا فرمائے۔ (آمین)

بنی آدم میں حضورؐ اور سب سے زیادہ غیرت مند اللہ ہے

بیٹی اپنے باپ کی پگڑی کی لاج رکھے۔ ایسا اخبار میں نہ آئے کہ فلاں کی بیٹی فلاں کے ساتھ پکڑی گئی' ایسا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹیوں کو عفت عطا کرے اور ماں باپ کو غیرت عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ فرماتے **لا دین لمن لا غیرۃ لہ**۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا یدخل الجنۃ دیوث**۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا ایمان لمن غیرۃ لہ**۔ نبی فرماتے ہیں **انا اغیر ولد ادم واللہ اغیر منی**۔ میں ساری کائنات سے غیور ہوں۔ میرا اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔ **الغیرۃ من الایمان**۔

علامہ غزالیؒ لکھتے ہیں

علامہ غزالیؒ کہتے ہیں جس کو غیرت نہیں' وہ شکل کا انسان ہے' عادت کا سؤر ہے۔ یہ علامہ غزالیؒ نے لکھا ہے۔

علامہ غزالیؒ لکھتے ہیں جو ہر ایک کو تکلیف دیتا ہے' کسی کو گالی کسی کو دھکا' کسی پر مقدمہ' کسی پر کیس' کسی کے ساتھ لڑائی۔ فرمایا یہ شکل کا انسان ہے' عادت کا بچھو ہے۔

غزالی کہتا ہے جو برادری کو برداشت نہیں کرتا' چھوٹے چھوٹے زمین کے ٹکڑوں پر لڑتا ہے' یہ شکل کا انسان ہے' عادت کا کتا ہے۔ یہ کتے کی فطرت ہے کہ دوسرے کتے کو برداشت نہیں کرتا۔ میری بات سمجھ آئی ہے؟ (جی) اللہ تعالیٰ ہمیں انسان بنائے۔ **الانسان مشتق من الانس**۔ انسان انس سے ہے۔

عزیزو! صحابہؓ سے پہلے ایسا دور تھا کہ ایک ایک مرلے پر سو سو سال تک لڑتے رہتے تھے۔ پانی کا جھگڑا اور سو سو سال لڑائی ہوتی تھی۔ جب کملی والے تشریف لائے تو خدا کی قسم غزوۂ نجد میں ابی جہم کہتے ہیں' میں مشک لے کر اٹھا تو آواز آئی۔

العطش۔ اور زخمی تڑپ رہے ہیں۔ پانی نہیں‘ لب خشک ہیں‘ زبان باہر ہے۔ العطش۔ العطش۔ هلكني العطش ات من الماء۔ مجھے پانی دو۔ کہتا ہے کہ جب میں ایک صحابی کے پاس پانی لے کر گیا تو دس گز سے آواز آئی۔ یہ پیغمبر کی تعلیم ہے۔ یہ نبی کی تعلیم کی برکت ہے۔ کہتا ہے صحابی کہ دس گز سے آواز آئی مجھے پانی دو‘ اور جس کے پاس میں کھڑا ہوں یہ کہتا ہے اترکنی و اذهب الى اخى۔ مجھے چھوڑ دے میں تڑپ کر مر جاؤں مجھے پرواہ نہیں۔ میرے بھائی کو پانی دو۔ صحابی کہتا ہے‘ میں وہاں گیا تو دوسری آواز آئی‘ تیسری آواز‘ العطش پانی دو۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے۔ صحابی کہتا ہے میں آٹھویں آدمی تک پہنچا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ ساتویں کے پاس آیا تو فوت ہو چکا تھا۔ پہلے تک آیا‘ آٹھوں فوت ہو چکے ہیں۔ سب کہتے تھے پہلے مجھے پانی نہ دو پہلے میرے بھائی کو پانی دو۔ یہ تعلیم کی برکت تھی۔

صحابہؓ کا ایثار

جب صحابہ مکہ سے مدینہ آئے تو آپؐ نے فرمایا تم بھائی بھائی ہو۔ ایک صحابی دوسرے مہاجر کو بلاتا ہے‘ کہتا ہے یہ دو کمرے ہیں‘ ایک کمرا تیرا۔ یہ دو کٹورے ہیں‘ ایک کٹورا تیرا۔ یہ دو پلیٹیں ہیں‘ ایک پلیٹ تیری۔ یہ دو بستر ہیں‘ ایک بستر تیرا۔ آگے سنو! کہتا ہے میری دو بیویاں ہیں اگر تو اشارہ کرے تو ایک کو طلاق دیتا ہوں‘ ایک بیوی بھی دیتا ہوں۔ اگر ہم پاکستانی ہوتے تو غور سے دیکھتے کہ گوری کون سی ہے‘ ناراض نہ ہونا ہم نالائق ہوتے تو یہی کچھ کرتے۔ مگر وہ مصطفیٰؐ کے غلام تھے۔ گردن جھکا کر کہا‘ بھائی میں بیویاں تقسیم کرنے نہیں آیا‘ میں تو محمدؐ کا دیا ہوا اسلام بچانے آیا ہوں۔ یہ میری بہنیں ہیں۔ مگر اس نے کہا‘ دو بیویاں ہیں تیری ابھی شادی نہیں ہوئی‘ میں ایک بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ عدت پوری کرے‘ میں محمدؐ کی محبت میں بیوی بھی دینے کو تیار ہوں مگر اس نے قبول نہیں کی۔ یہ حضورؐ کی تعلیم تھی۔ نقشہ بدل گیا۔ بڑوں کا احترام چھوٹوں پر رحم۔

صحابہ کہتے ہیں اعزنا الله بالاسلام۔ ہمیں جو عزت ملی ہے محمدؐ کے اسلام کی برکت سے ملی ہے۔

بات کیا تھی نہ روم اور ایراں سے دبے
چند بے تربیت اونٹوں کے چرانے والے
جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکا
ہوگئے دنیا کو اکسیر بنانے والے
دیکھنے کو نکل آئی جو خدائی ساری
گھر سے نکلے جو محمدؐ کے گھرانے والے

آؤ اسی نبیؐ کی سیرت کو اپناؤ۔ اسی نبیؐ کی غلامی کو اپناؤ۔ صحابی کہتا ہے حضرت میں جنگل میں گیا جہاں کوئی نہیں دیکھتا تھا۔ فرمایا کوئی نہیں دیکھتا تھا؟ نہیں وہ دیکھتا تھا اب ذرا میرا عقیدہ بدل گیا ہے۔ پھر؟ کہنے لگا حضرت میں نے دھوپ میں گڑھا کھودنا شروع کیا۔ جب میں گڑھا کھود رہا تھا تو دھوڑ تھی مٹی کا غبار تھا۔ میرے چہرے اور میرے بالوں پر مٹی پڑی۔ وہ لڑکی دوڑ کر آئی اپنا دوپٹہ اتار کر میرا منہ اور بال صاف کرنے لگی۔ وہ رو رو کر کہتی تھی' ابا جان کیوں تکلیف کر رہے ہو' مجھے دو میں گڑھا کھودتی ہوں۔ یہ پتہ نہیں کہ یہ ظالم میرے لیے کھود رہا ہے۔ حضرت جب ذرا دھوپ تیز ہوئی تو لڑکی نے کوئی پتھر تلاش کیے' ان پر کھڑی ہو کر اپنے دوپٹے کو اتار کر سورج کی طرف اپنا دوپٹہ کر دیا' مجھ پر چھتری کا انتظام کر دیا۔ حضرت بیٹی تو کوئی عجیب شے ہوتی ہے۔ حضورؐ کانپ رہے ہیں' رو رہے ہیں۔ فرمایا پھر؟ حضرت جب میں نے گڑھا کھود لیا تو میری آنکھیں سرخ تھیں۔ یوں بیٹی کی طرف دیکھا تو بیٹی سمجھ گئی' اچھا یہ میرے لیے ہے؟ اتنا کہا کہ ابا جان کوئی باپ بھی اپنی بیٹی کو ہاتھوں سے دفن کرتا ہے۔ ابا جان اگر آپ روٹی نہیں دے سکتے تو مجھے چھوڑ دو' جنگل کے درندے مجھے کھا جائیں' مگر تیرا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہ ہو۔ ابا جان اگر آپ واقعی اس بات پر تل چکے ہیں تو مجھے چھوڑ دو میں بھیک مانگ کر گزارا کر لوں گی۔ مجھے خدا کی زمین پر زندہ رہنے کا حق دو۔ حضرت مجھے کوئی رحم نہ آیا۔ میں نے بالوں سے پکڑا۔ وہ بار بار کہتی تھی ابا میں تیری نہیں' تو نے وعدہ کیا تھا' وعدہ بھول گیا؟ حضرت وہ پیچھے کھینچتی میں آگے کو۔ وہ کمزور تھی' جب میں گڑھے کے قریب لایا' زور سے دھکا دیا۔ اس

نے گرتے ہوئے اتنا کہا' یا ابتا ارحم۔ میرے ابا رحم کر۔ نبیؐ نے جب یہ جملہ سنا تو فرمایا' اس کو میرے سامنے سے اٹھا دو' میرا جگر پھٹتا ہے۔ فرمایا اتنی اس نے آوازیں دیں اور تجھے خیال نہیں آیا۔ صحابی رو رہا ہے' تڑپ رہا ہے۔ سب صحابہؓ رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس پر بھی تجھ کو رحم نہ آیا؟ اگر قیامت کے دن تیرا گریبان پکڑ کر کہے کہ عرش والے! اس سے پوچھو کہ میرا قصور کیا تھا؟ بتاؤ میرے خدائے قہار کو کیا جواب دو گے؟ کہنے لگا حضرت یہی تو بتانے آیا ہوں کہ جب آپ نہیں آئے تھے' تو یہ میری کرتوت تھی' یہ ہمارے کارنامے تھے' جب آپ آئے ہیں تو آج بھائی کی بیٹی بھی پیاری لگتی ہے۔ محمدؐ تجھ پر کروڑوں درود پڑھتا ہوں کہ تو نے ہمیں انسان بنایا۔
(سبحان اللہ)

اسلام قبول کرنا پچھلے گناہوں کا کفارہ

اب تک صحابی رونا بند نہیں کرتا کہتا ہے' حضرت اس نے قیامت کے دن میرا گریبان پکڑا تو کیا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا' **ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ۔** فرمایا یہ میرے اسلام کی برکت ہے کہ جتنا بھی قصور ہوا ہو' محمدؐ کے کلمہ کی برکت سے خدا پچھلے گناہ معاف کر دیں گے۔

حضورؐ کی آمد کا وقت صبح صادق ہے۔ صبح صادق میں صادق نبیؐ آ رہا ہے۔

حضور پاکؐ تشریف لائے۔ آتے ہی آسمان سے ستارے آئے۔ تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ ستارے قریب آ گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ کی محبت میں ستارے بھی مست ہیں اور اشارہ ہوا کہ جس طرح ستاروں میں روشنی ہے' آج محمدؐ میں روشنی ہے۔ ستارے جھک کر دیکھنے آئے۔ اللہ نے فرمایا' ستارو تم کو جو نور ملا ہے' محمدؐ کے طفیل ملا ہے۔

ان ستاروں میں بھی ایک حکمت ہے کہ مصطفیٰ جس طرح یہ ستارے تیرے قریب آ گئے اسی طرح آپ چاند ہوں گے' صحابہؓ آپ کے ستارے بن جائیں گے۔ یہ ستاروں کی ایک وجہ ہے۔

جہاں نبیؐ ہوتا ہے وہاں نبیؐ کی خوشبو بھی ہوتی ہے

میں آج یہی بتانے آیا ہوں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں دین پوری صاحب حضور پاکؐ یہاں تشریف لائے ہیں۔ لاہور میں آ گئے' اب بھی آ جائیں گے۔ میں کہتا ہوں جہاں نبی ہوتا ہے وہاں رنگ لگ جاتا ہے' وہاں رحمت ہوتی ہے' وہاں بچے بچے کو پتہ ہوتا ہے' حضورؐ کی ولادت ہوئی تو خدا کی قسم مکے کی گلیوں میں خوشبو تھی۔ لوگ سیدھے عبدالمطلب کی حویلی میں گئے' کہنے لگے کوئی عطر کی دکان کھولی ہے؟ عبدالمطلب محبوبؐ کو باہر لائے کہنے لگے' یہ میری دکان وغیرہ کی کوئی برکت نہیں' یہ اس بیٹے کی برکت ہے۔

حضورؐ کی ولادت ہوئی۔ نبیؐ کی ولادت بھی پاک ہے۔ اب لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ نبی کو کیا مانتے ہو؟ اب کیا مانتے ہیں ہمارے پاس ہیں کوئی ایسے الفاظ کہ ہم بتائیں کہ کیا مانتے ہیں۔ مولانا حافظ شیرازی نے اچھا کہا ہے۔

یاصاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خدا کے بعد اگر نگاہ اٹھتی ہے تو محمدؐ کے حسن اور نبیؐ کی سیرت پر اٹھتی ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ خدا کے بعد پوری کائنات میں اگر کوئی سب سے اعلیٰ' بالا' اکرم' افضل و اشرف ہے تو مدنی کی ذات ہے۔ یہی ہماری بات ہے۔

نبی کو وہ نہیں مانتا جو نبی کو انسان نہیں مانتا

ہم بار بار یہی کہتے ہیں مگر لوگ کہتے ہیں' یہ نبی کو نہیں مانتے۔ ہم نبیؐ کو نہیں مانتے تو اور کس کو مانتے ہیں؟

میں کہتا ہوں کہ نبی کو وہ نہیں مانتا جو نبی کو انسان نہیں مانتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو نبی کو انسانیت سے نکال رہے ہیں۔ نبی انسان ہوتا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں آمنہ انسان ہے؟ (ہے) حضرت عبداللہ؟ (ہیں) عبدالمطلب؟ (انسان ہیں) قریشی؟

(انسان ہیں) بنو ہاشم؟ (انسان ہیں) دس چچا؟ (انسان ہیں) نبی پاک کی پھو پھیاں؟ (انسان ہیں) گیارہ بیویاں؟ (انسان ہیں) چار بیٹیاں؟ (انسان ہیں) چار فرزند؟ (انسان ہیں) چار بیٹے تو انسان اور باپ انسان نہیں؟ ان لوگوں کا دماغ خراب ہے۔ پتہ نہیں یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضور پاک کا ابا ہے' اماں ہے۔ عقیدہ صحیح رکھو۔ آپؐ فرماتے ہیں **انا سید ولد آدم**۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں۔ خدا کی قسم اگر حضورؐ پر جھوٹ کہوں تو خدا نہ بخشے۔ فرمایا **انا ابن عبدالمطلب**۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ فرمایا' علی لکھو **محمد ابن عبداللہ**۔ محمد عبداللہ کا بیٹا ہے۔

حدیث میں آتا ہے جب معراج کی رات حضور پاکؐ براق سے اترے تو جبرئیلؑ نے کہا **ھذا ابوک آدم**۔ یہ تیرا ابا آدم کھڑے ہیں۔ آدم آئے استقبال کرتے ہوئے کہنے لگے' **مرحبا بابن الصالح**۔ خوش آمدید' میرا بچہ محمد نیک آگیا۔ آدمؑ بیٹا کہہ رہے ہیں۔ مصطفےٰ ابا کہہ رہے ہیں۔ تمہیں اعتبار ہے یا نہیں ہے؟ (ہے) دوستو اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین) نبی پاکؐ کو دوسری جنس کیوں بناتے ہو' حضورؐ انسان ہیں مگر بڑی شان ہے۔

آپؐ کی آمد پر کیا کیا واقعات ہوئے

ہم پیدا ہوں تو کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ نبیؐ کی ولادت ہوئی تو مکے کی گلیوں میں خوشبو تھی۔ خدا کی قسم ایک حدیث میں آتا ہے کہ کعبے کی دیواروں سے لائٹ نکلی اور آواز آئی کعبہ مبارک ہو' تجھے بتوں سے پاک کرنے والا آ رہا ہے۔

حضورؐ کی ولادت ہوئی تو شام کی پہاڑیاں چمکیں۔ اشارہ ہوا کہ ایک وقت آئے گا کہ محمدؐ جہاں لائٹ پہنچ رہی ہے وہاں محمدؐ تیرے قدم پہنچیں گے۔ وہاں آپؐ تجارت کے لیے گئے تھے۔ بی بی خدیجہؓ کا مال لے کر گئے تھے۔ آپؐ کی ولادت ہوئی تو کسریٰ کے کنگرے گرے۔ ہم پیدا ہوں تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کسریٰ کی حویلی کے جو چودہ شاندار کنگرے تھے گرے۔ اشارہ ہوا کہ بادشاہو! چودہ بادشاہوں کے تاج اس محمدؐ کے قدموں میں نظر آئیں گے۔ (سبحان اللہ)

آپؐ نے فرمایا میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو

حضرت عمرؓ کے دور میں ایسے ہوگیا۔ چودہ بادشاہوں کے تاج عمرؓ کے قدموں میں نظر آ گئے۔ چونکہ یہ بھی نبیؐ کا خلیفہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر**۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔ آپؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین**۔ میرے طریقے میرے خلفاء کے طریقوں میں ہیں۔ نبیؐ نے اپنے کام کو بھی سنت کہا۔ خلفاء کے کام کو بھی سنت کہا۔ **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین**۔ جو کام پیغمبر کرے وہ بھی سنت ہے' جو مدنیؐ کے خلفاء کریں وہ بھی سنت ہیں۔ اس لیے اللہ نے فرمایا' **الم غلبت الروم فی ادنی الارض**۔ اللہ نے فرمایا عنقریب روم فتح ہوگا۔ خدا نے خوشخبری دی۔ فاروقؓ کے دور میں فتح ہوگئی۔

حضور کریمؐ کی جب ولادت ہوئی تو اس وقت اللہ نے اس قسم کی کرامات کا ظہور کیا۔ چونکہ نبوت سے پہلے جو کچھ ظاہر ہوا وہ کرامات ہیں۔

نبی اعلان نبوت سے پہلے نبی ہوتا ہے۔ جب تاج نبوت رکھا جائے تو پھر بھی نبی ہوتا ہے۔ نبی اماں کی گود میں بھی نبی ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو بالکل پاک تھے۔ آمنہ کہتی ہیں کہ نہلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ بی بی کہتی ہے' جب آپؐ نے آنکھ کھولی تو میں نے غور سے دیکھا کہ **کان اکحل العینین**۔ اماں نے محمدؐ کی آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا۔ اللہ نے خود محمدؐ کی آنکھوں میں سرمہ لگایا اور ہمیشہ ہی آنکھیں ایسی ہی رہیں۔

حضورؐ کی ولادت

تاریخ میں آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو ایک ہاتھ زمین پہ رکھا اور کچھ کلام بھی فرمایا اور ایک جگہ آتا ہے کہ حضورؐ کی ولادت ہوئی تو جبرئیلؑ مع فرشتوں کے آئے اور کہنے لگے' آمنہ مبارک ہو' میں اس کے انتظار میں تھا۔ میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کو دیکھا ہے۔ آج محمدؐ کو دیکھنے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

نبیؐ کی ولادت ہوئی تو صبح صادق تھی۔ نو ربیع الاول یا بارہ تاریخ تھی۔ بارہ کی تاریخ بھی آتی ہے۔ زیادہ محقق پہلی تاریخ ہے (نو) سوموار کی صبح کو۔

میں یہاں پر ایک نکتہ دیتا ہوں۔ آج نبی کو در در تلاش کرتے ہو۔ میں پوچھتا ہوں کہ حضور پاکؐ عرب میں پیدا ہوئے یا عجم میں؟ (عرب میں) میں بڑے پیار سے دماغ کو درست کر رہا ہوں صفائی کر کے تعصب کو نکالو بات کو سمجھو۔ حضور پاک عرب میں پیدا ہوئے یا عجم میں؟ (عرب میں) عرب کی سات کروڑ کی آبادی تھی۔ لیبیا شام' لبنان' یہ سارا عرب ہے' سارے عرب میں پیدا ہوئے یا مکے میں؟ (مکے میں) سارے مکے میں پیدا ہوئے یا عبدالمطلب کی حویلی میں؟ (حویلی میں) ساری حویلی میں پیدا ہوئے یا عبداللہ کے گھر میں؟ (عبداللہ کے گھر میں) سارے گھر میں پیدا ہوئے یا آمنہ کے حجرے میں؟ (حجرے میں) سارے حجرے میں پیدا ہوئے یا آمنہ کے بستر پر؟ (آمنہ کے بستر پر) جبرئیلؑ کہاں آئے؟ (آمنہ کے گھر) عبدالمطلب؟ (آمنہ کے گھر) لوگ دوڑ کر؟ (آمنہ کے گھر) حلیمہ؟ (آمنہ کے گھر) تین سو دائیاں آئیں۔ ساری دنیا اس کے در پر جا رہی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ نبی لاہور آیا ہے۔ ایسی غلط باتیں کیوں کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں جہاں نبیؐ آئیں وہاں رحمت کا رنگ ہوگا۔ نبیؐ مکے میں آئے تو شام کی پہاڑیاں چمک رہی تھیں۔ محمدؐ مدینے میں آئے تو ننھی بچیوں کو بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ ننھی ننھی بچیاں دوڑ رہی ہیں۔ میں جھوٹ نہیں کہتا۔ آپس میں کہنے لگیں آج اپنی گڑیاں چھوڑ دو آج محمدؐ کا استقبال کریں گے۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں دوپہر کے وقت حضورؐ کی اونٹنی کے گرد کہتی ہیں۔

نحن جواری من بنی نجار یا حبذا محمد من جار

ہم بنی نجار کے قبیلے کی لڑکیاں ہیں۔ ہمیں مبارک باد دو کہ محمدؐ ہمارے حصے میں آگئے ہیں۔

آپؐ فرمانے لگے بیٹیو دھوپ نہیں لگتی؟ کہنے لگیں آپ کی محبت میں دھوپ کا پتہ نہیں چل رہا۔ سب کچھ ہم نے چھوڑ دیا۔ بنی نجار حضورؐ کی اماں کا قبیلہ ہے۔ آج بھی ننھے بچے وہاں استقبال کرتے ہیں (حجاج کا) اور کہتے ہیں۔

یاحجاج الحجاج مرحباً لکم
انتم ضیوفنا نحن خدامکم خدامکم
جاؤا من العرفات والمنیٰ بکم
حبا لعینی حبا لقلبی

جب ہم حج پر گئے تو یہ ان کا گیت تھا۔

ہمارا گیت آج بھی وہی ہے۔ چھائی بہار ہے' جیا بے قرار ہے۔ جس کو دیکھو سینما کو تیار ہے۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ آمین کہو۔ (آمین) ہنسنے کی بات نہیں سمجھنے کی بات ہے۔ عزیزان من حضورؐ کی ولادت پر بات ہو رہی تھی۔

تر ہوئی باران رحمت سے یہ زمیں
جہاں میں آئے رحمتہ للعالمین

نبی پاک پیدا ہوتا ہے،تمہیں کس نے کہا کہ نبی ہم جیسا ہوتا ہے۔ خود حضورؐ نے فرمایا **ایکم مثلی**۔ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ کہو کوئی نہیں کر سکتا۔ کوئی کر سکتا ہے؟ (نہیں) ہم بات کریں تو ہمارے منہ سے تھوک نکلتی ہے۔ نبیؐ بات کرے تو نور نکلتا ہے۔

ہمارے چہرے کو دیکھو تو کوئی فائدہ نہیں۔ پیغمبر کے چہرے کو دیکھو تو جنت کا ٹکٹ مل جاتا ہے۔ صحابیؓ بن جاتا ہے۔

نبیؐ مسکرا دے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نبی جس گلی سے گزر جائے وہاں تین تین دن تک خوشبو ہوتی ہے۔ کوئی مقابلہ کر سکتا ہے؟ (نہیں)

ہمیں ایک سائیکل نہیں ملتی اور پیغمبر کے انتظار میں براق کھڑا ہے۔ ستر ہزار فرشتے قدموں میں کھڑے ہیں۔

ہمارے میزبان آپ دوست ہیں۔ نبیؐ کا میزبان خود اللہ ہوتا ہے۔ نبی کا محافظ اللہ ہوتا ہے۔ پیغمبر سو جائے تو خود خدا جگاتا ہے۔ شاگرد فرش پے ہوتا ہے' استاد عرش پے ہوتا ہے۔

حضورؐ کی انگلی کا اشارہ

پیغمبر کی انگلی کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ نبیؐ اشارہ کرے' تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔ نبیؐ اشارہ کرے' تو علی المرتضیٰؓ کی آنکھ کا درد ختم ہو جائے۔ نبیؐ اشارہ کرے تو ابوبکرؓ کی ایڑی سے زہر ختم۔ نبیؐ ہاتھ رکھے' تو انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو جاتے ہیں۔ نبیؐ ہاتھ اٹھائے' تو بارش شروع ہو جائے۔ نبیؐ کعبے کا غلاف پکڑے' تو عمر فاروقؓ کلمہ پڑھ لیں۔ نبیؐ اشارہ کرے' تو بادل گھومتے ہوئے نظر آئیں۔ نبیؐ بوڑھی بکری پر ہاتھ رکھیں' تو دودھ بڑھ جائے۔ کالے بلیسب پر ہاتھ پھیرے' تو منہ چمکنے لگ جائے۔ محمدؐ قیامت کے دن ہاتھ اٹھائیں گے' تو خدا جنت کے دروازے کھول دیں گے۔ یہ مبالغہ نہیں کر رہا جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ کون ہیں؟

آج لوگ دنیا کے ٹھیکے دار بن گئے ہیں کہ ہم نبی کو مانتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم نبی کو جانتے بھی نہیں۔ ہم نبی کو پہچانتے ہیں۔ تم اپنا نبی تلاش کرو' ہمارا نبی آمنہ کا فرزند ہے' عبداللہ کا چاند ہے' عبدالمطلب کا پوتا ہے۔ قریشی ہے۔ بنوہاشم سے ہے۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ بی بی حفصہؓ بی بی سلمہؓ بی بی صفیہؓ بی بی جویریہؓ بی بی میمونہؓ بی بی ام حبیبہؓ یہ ساری ہماری مائیں ہیں۔ آپؐ ان کے شوہر پاک ہیں۔ تریسٹھ سال کی عمر ہے۔ دس چچوں کا بھتیجا ہے۔ گیارہ بیویوں کا شوہر ہے۔ چار بیٹوں کا باپ ہے۔ خدا کا محبوب ہے۔ امت کا نبی ہے۔ امام الانبیاء ہے۔ نام اس کا محمد مصطفیٰؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایمان تازہ ہو رہا ہے؟ (جی) اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی سچی غلامی عطا کرے۔ (آمین) میں کسی کو گالیاں نہیں دیتا' ہم دین سمجھاتے ہیں۔

وہ صحابی کہتا ہے کہ حضرت آپ نہیں آئے تھے تو اپنی بچیاں بھی اچھیاں نہیں لگتی تھیں۔ لیکن آج آپ آئے ہیں تو بھتیجیاں بھی آپ کی برکت سے پیاری لگتی ہیں۔ یہ سب حضورؐ کی برکت ہے ورنہ ہمیں کون پوچھتا تھا۔

جب آپؐ مکہ میں تھے تو آپؐ کی تھے۔ حضرت آمنہؓ کہتی ہیں کہ جب میں

نے آپ کو سینے سے لگایا تو عجیب انداز تھا۔ سینہ بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ یعنی ماں کا سینہ بیٹے کو سینے سے لگانے سے ٹھنڈا ہوگیا۔ آمنہ کہتی ہیں' دودھ بڑھ گیا اور فرماتی ہیں مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی' جیسے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ قدرت نے سب آسانی کر دی۔

حلیمہؓ کہتی ہے کہ میں مایوس ہو کر جا رہی تھی۔ پینتیس سال کی میری عمر' گھر والا میرا حارث' اونٹنی میری کمزور' قابل غور' بچہ میرا بیمار' بخار' سر میں ازار' میں بالکل بے کار' نہ ہم دکاندار' نہ مال دار' نہ زمیندار' پریشان حال' بالکل بے زار۔ کہتی ہیں کہ جب پتہ چلا کہ ایک بچہ ہے اور اس کا باپ بھی نہیں ہے' یتیم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں یہ در یتیم ہے' یہ لاوارث نہیں اس کا خدا وارث ہے۔ میں کہتا ہوں نبی کا خدا وارث ہے۔ محمدؐ امت کے وارث ہیں۔ اتنی باپ کو اولاد کی فکر نہیں جتنی مصطفیٰؐ کو امت کی فکر ہے۔ قیامت کے دن باپ بھلا دے گا۔ **یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ۔** کسی نے کہا ہے۔

خدا کے روبرو قیامت کو جب روز جزا ہوگا
نہ اس دن باپ بیٹے کا' نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ زوجہ اپنے شوہر کی' نہ شوہر بیوی کا ہوگا
ستارے ٹوٹ جائیں گے' زمین پر زلزلہ ہوگا

کسی نے کہا ہے۔

دراں روز کہ از فعل و پرسند قول
اولوالعزم را دل برلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خورند انبیاء
تو عذر گناہ را چہ داری بیا

لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار۔ یہ حال ہوگا۔ جب حقیقی باپ اپنی اولاد کو نہیں سنبھالے گا وہاں محمدؐ اس وقت تک پل صراط پر قدم نہیں رکھیں گے' جب تک اس گنہگار امت کو پار نہ کرا لیں گے۔

قیامت کے دن حضورؐ کہاں ملیں گے

ایک حدیث میرے ذہن میں ہے۔ بی بی عائشہؓ پوچھتی ہے کہ حضرت قیامت کے دن میں آپؐ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا **عندالمیزان**۔ حضرت اگر وہاں آپ نہ ملیں تو۔ فرمایا' **عندالحساب**۔ حضرت اگر وہاں نہ ملیں؟ فرمایا **عندالصراط**۔ فرمایا' صدیقہ اس وقت تک پل صراط پر قدم نہیں رکھوں گا' جب تک ان گنہگاروں کو پار نہیں پہنچادوں گا۔ (سبحان اللہ) ہمیں تو شرم نہیں آتی کہ اس نبیؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اس کی سنت سے ہمارا تعلق نہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کا قرآن غلط ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں حضورؐ کی گلیوں کے ذروں سے بھی پیار عطا فرمائے۔ (آمین)

علماء دیوبند کی حضورؐ سے محبت

ہمارا آج بھی پیار ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو کسی نے مدینے کا رومال پیش کیا تو آپ نے اس رومال کو آنکھوں پر رکھا۔ اس کو سینے سے لگایا کسی نے کہا حضرت آپ رومال کو چوم رہے ہیں۔ یہ تو ایران اور چین میں بنتے ہیں پاکستان سے بھی جاتے ہیں۔ فرمایا' او میاں رومال کو نہیں چوم رہا۔ محبوبؐ کی گلیوں کی لگی ہوئی ہوا کو چوم رہا ہوں۔ ہمیں اس ہوا سے بھی پیار ہے' خدا کرے پیار رہے۔ (آمین)

آج دنیا ہمیں کچھ کہے۔ **ان ھذا الا بھتان عظیم**۔ یہ ہمارے اوپر بہتان ہے کہ ہم نبیؐ کو نہیں مانتے۔ آج بھی الحمدللہ ہمیں اپنے بزرگوں پر فخر ہے۔ قاری فتح محمد کو ان کے داماد نے خط لکھا کہ حضرت میری بیٹی بالغ ہوگئی ہے شادی کرنی ہے آپ آ جائیں۔ فرمایا مدینے کی جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ مغرب سے لے کر عشاء تک چھ سپارے' عشاء سے سحری تک پندرہ سپارے ہر روز قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ ہمیں ایسے آدمی دکھاؤ۔ میں تو چیلنج کرتا ہوں۔ **ھٰؤلاء آبائی فجئنا بمثلھم**۔ یہ ہمارے بڑے ہیں کوئی ہمیں ان جیسا دکھائے۔

کہنے والو! تم جو کچھ بھی ہمیں کہو تم ٹھیکدار ہو۔ مگر میں قرآن کی ایک آیت

پڑھتا ہوں۔ **فستبصرو یبصرون** قیامت کے دن تم بھی اپنا حال دیکھنا ہم بھی اپنا حال تمہیں بتائیں گے۔

حضرت شاہ جیؒ کا مقام

حضرت لاہوری فرماتے ہیں کہ جس رات مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فوت ہوئے تو میں نے خواب دیکھا، تہجد کے بعد حضورؐ صحابہ کے ساتھ انتظار میں کھڑے ہیں، میں نے پوچھا آقا کیا بات ہے۔ فرمایا ختم نبوت کا مجاہد آرہا ہے، جنت میں لینے کے لیے خود کھڑا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ کہنے والا احمد علی لاہوری ہے امید ہے کہ جھوٹ نہیں کہا۔

یہ لاہوریؒ وہ شخص ہے جس نے چٹائی پر بیٹھ کر پینتالیس برس اللہ کے قرآن کا درس دیا ہے، جس کی دیانت کو، آپ بھی انشاء اللہ سمجھیں گے۔ جس نے تیرہ عمرے کیے اور سات حج کیے۔

رات مولانا یوسف بنوریؒ کا تذکرہ کررہا تھا، طلباء بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا آج ان کا بیٹا یتیم نہیں ہوا، پورے طلباء یتیم ہوگئے ہیں۔ محراب یتیم ہے۔ مسجد یتیم ہے۔ آج بنوری چلا گیا۔ بنوری نے بائیس حج کیے اور فرمایا اٹھارہ سال متواتر رمضان شریف کا اعتکاف محمد کریمؐ کی مسجد میں بیٹھا رہا ہوں۔

(نعرے لگاتے ہوئے کسی نے نعرہ لگایا مفکر اسلام مفتی محمود زندہ باد) تو مولانا نے فرمایا) مفتی صاحب اور ہم بھی اس انتظار میں ہیں اور انشاء اللہ کل پرسوں تک اسلام کی کرنیں نظر آئیں گی۔ ہم نے اشتہار دے دیا ہے، کہ اسلام نافذ کروں ورنہ ہمیں پھر ایک اور قربانی دینا پڑے گی۔ میں تو کہتا ہوں کہ لوگ فتاویٰ عالمگیری، فقہ حنفی، نظام مصطفیٰ کی بات تو کرتے ہیں، لیکن نظام مصطفیٰ میں وہ چیزیں نہیں، جو تم کرتے ہو۔ اگر یہ نظام مصطفیٰ نافذ ہوتا ہے، تو اصل اور نقل کا پتہ چل جائے گا۔ نظام مصطفیٰ میں گیارہویں ہے؟ (نہیں) اختلاف نہ کرنا۔ صحابہ نے گیارہویں دی ہے؟ (نہیں) حضورؐ کا کوئی حکم ہے؟ (نہیں) یہ قبروں پر قوالی ہے؟ (نہیں) یہ میلے ہیں؟ (نہیں) یہ عرس ہیں؟ (نہیں) یہ طبلے بجانا؟ (نہیں) قبروں پر اذانیں ہیں؟ (نہیں) یہ

انگوٹھے چومنے؟ (نہیں) یہ ختم شریف؟ (نہیں) اسلام اسلام کا نعرہ لگا رہے ہو۔ صحیح اسلام آیا تو تمہیں پریشان ہونا پڑے گا۔ یہ تعزیے اسلام میں ہیں؟ (نہیں) یہ دھمال دھمال' میں آندہ پیاں تو جل جل۔ یہ ہے؟ (نہیں) یہ اسلام میں نہیں۔

میں نے سنا ہے کہ بخاری صاحب ملتان سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ گھوڑا پتر دے۔ ملتانی زبان میں کہہ رہا تھا۔ بخاریؒ نے پکڑ کر کہا' گھوڑا پتر نہ دے سی' وچھیرا دے سی۔ وہ بہت پریشان ہوا۔ دوستو یہ چیزیں نظام مصطفیٰ میں نہیں ہیں۔ ایمان سے بتاؤ ہیں؟ (نہیں) یہ نعرہ غوثیہ ہے؟ (نہیں) یہ کوئی پاکستانی مذہب ہے' کوئی ہندوستانی مذہب ہے' زیادہ ایرانی مذہب ہے' دعا کرو اسلام آئے۔ (آمین)

اس لیے تو لوگ دھڑک رہے ہیں کہ اگر اسلام آیا تو کام گڑبڑ ہو جائے گا۔ ہمارا تو وہ اسلام ہو گا جو اللہ کے گھر سے نکلے گا' محمدؐ کے در سے نکلے گا۔ (سبحان اللہ)

ہم پیران پیرؒ کی غلامی دودھ میں نہیں کریں گے۔ ہم پیران پیرؒ کی سوانح پیش کریں گے۔ عبدالقادر جیلانی' محبوب سبحانی' قطب ربانی' شیخ یزدانی' پیر حقانی' ولایت کی نشانی' اللہ کی مہربانی' عامل قرآنی' کشندہ پیشانی' چہرہ نورانی' سناؤں اس کی زبانی؟ حضرت پیران پیرؒ جب چلتے تھے تو دائیں قدم پر "اللہ" بائیں پر "ھو"۔ اللہ ھو۔ پیران پیرؒ خدا کی قسم رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ یہ چیز مشکل ہے اور دودھ پینا آسان ہے۔

قیامت کے دن علی ہجویری ڈنڈا لے کر آ جائیں گے' کہیں گے ان کو گیارہ پیالے دیے مجھے ایک بھی نہ دیا کیوں؟ میں ولی نہیں تھا؟ یہ سخت گڑبڑ ہوگی۔ سوا لاکھ ملتان کے اٹھ آئیں گے اور دودھ تمہیں ملے گا نہیں۔ دوستو! یہ ان لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔

میں نے ایک جگہ پوچھا کہ یہ بڑی دیگ کیوں ہے۔ کہنے لگا' چھوٹی دیگ ہو تو چھوٹی گیارہویں' بڑی دیگ ہو' تو بڑی گیارہویں۔ دعا کرو خدا ہمیں پیران پیر کا غلام بنائے۔ (آمین)

ہم قادری ہیں

پیران پیر حنبلی تھے۔ خدا کی قسم پیران پیرؒ جب تقریر کرتے تھے، تو چھ چھ جنازے اٹھتے تھے۔ ہم قادری ہیں۔ میرے دین پور نے فیض لیا ہے۔ بھرچونڈی سے، بھرچونڈی نے سوئی سے (احمد علی لاہوریؒ میرے دین پور کا مرید ہے)
انہوں نے فیض لیا ہے سید محمد راشد رحمہ سے، چلتے چلتے عبدالقادر جیلانی تک ہمارا سلسلہ پہنچ جاتا ہے۔ انہوں نے ابو سعید سے چلتے چلتے انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے فیض لیا ہے حضرت علیؓ سے، حضرت علی نے نبیؐ سے، نبیؐ نے خدا سے۔ (سبحان اللہ) ہم بھی اسی در کے غلام ہیں۔ میرے دین پور میں مغرب کے بعد ذکر ہوتا ہے لا الہ الا اللہ۔ جو پیران پیرؒ نے سبق دیا آج بھی دین پور میں گونج رہا ہے۔ یہ ہے صحیح تابعداری۔

حضرت پیران پیرؒ کی تعلیمات

پیران پیرؒ "غنیۃ الطالبین" میں لکھتے ہیں **امنا والبوک، والتنبور، والجهدان، الذی یلعب بالترک لا یجلس هناک ولا یسمع لان کل ذلک محرم فی شریعۃ النبیؐ**۔ یہ تنبورے، یہ زر بجانا، یہ گانے بجانے۔ فرمایا یہ سب محمدؐ کی شریعت میں حرام ہے۔ جہاں گانا بجانا سنو، نہ وہاں بیٹھو نہ سنو کیونکہ حرام ہے۔ یہ "غنیۃ الطالبین" میں لکھا ہے۔ میرا حافظہ الحمدللہ صحیح ہے۔
پیران پیرؒ فرماتے ہیں **اذا زرت قبرا لا تمسہ ولا تلسہ ولا تقبلہ** جب قبر کی زیارت کرو تو ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ لتاڑو بھی نہ، نبیؐ نے فرمایا، جو قبر پر ٹانگ رکھتا ہے یوں سمجھے کہ جہنم کے انگاروں پر کھڑا ہے۔
ہم کیا کرتے ہیں کہ کچی کو لتاڑتے ہیں اور پکی کو پوجتے ہیں۔ ناراض نہ ہونا۔

ملتان میں سوا لاکھ اولیاء ہیں، شاہ رکن عالم، بہاء الدین زکریاؒ، حضرت شاہ جمالؒ، جن پر قبہ ہے وہاں میلہ بھی ہوتا ہے، لوگ بھی جاتے ہیں۔ جس ولی کا مزار

سادہ ہے نہ وہاں کوئی دیا جلاتا ہے' نہ کپڑا ڈالتا ہے' نہ کوئی فاتحہ پڑھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو' اولیاء کے عاشق نہیں ہو۔

جو کچھ آج کل حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر ہو رہا ہے' کوئی جیب تراشی کر رہا ہے' کوئی سگریٹ پی رہا ہے' کوئی مونچھوں کو تاؤ دے رہا ہے' کوئی ریڈیو سن رہا ہے' کوئی مٹھائی کھا رہا ہے۔ ان کو ثواب اس کا پہنچ رہا ہے؟ اسی طرح وہاں جانا چاہیے؟ (نہیں) نبیؐ فرماتے ہیں جب قبرستان جاؤ جوتا اتار کر جاؤ۔ جاؤ تو "السلام علیکم یا اہل القبور" کہو۔

پیران پیرؒ فرماتے ہیں گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھو **اوشی من القران**۔ جتنا قرآن آتا ہے قبرستان جا کر پڑھو۔ **ثم یھدی ثوابہ روح صاحب القبر**۔ پھر قبر والی روح کو ثواب بخش۔ **ثم یسال اللہ حاجتہ** جو کچھ مانگے اللہ سے مانگ۔

مانگو کس سے؟ (اللہ سے) میرے نبیؐ نے فاروقؓ کو کس سے مانگا؟ (اللہ سے) میرے پیغمبر نے فتح و نصرت میدان بدر میں کس سے مانگی؟ (اللہ سے) میرے پیغمبر نے ابوہریرہ کی والدہ کے لیے ہدایت کس سے مانگی؟ (اللہ سے) میرے نبیؐ نے جمعہ کے دن بارش کس سے مانگی؟ (اللہ سے)

حضورؐ نے بارش بھی اللہ سے مانگی

صحابی کھڑا ہوتا ہے۔ کہتا ہے یارسول اللہؐ کئی دن ہو گئے ہیں۔ گرمی ہے اور بارش بھی نہیں برس رہی۔ کہتا ہے **ھلکت الاموال و خربت الارض** مال تڑپ رہا ہے اور زمین اجڑ رہی ہے۔ **فادعوا من اللہ** اللہ سے دعا مانگو۔ یہ نہیں کہا کہ آپ خود بارش برسا دیں۔ سارے صحابہ بیٹھے ہیں۔ یہ کہتا ہے **فادعوا من اللہ ان یمطر علینا مطرا رحمۃ** خدا سے دعا مانگو کہ اللہ ہمارے اوپر بارش برسائے۔ نبیؐ نے فرمایا **اللھم اغثنا غیثا مغیثا مرئیا مریئا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل** اللہ میری فریاد سن۔ اللہ بارش برسا۔ یااللہ ایسی بارش کہ میری فریاد تیرے دربار میں پہنچ جائے۔ یااللہ نفع دینے والی ہو نقصان نہ دے۔ جلدی

برسا دے۔ محمدؐ کی دعا کو قبول کر لے۔ نبیؐ نے کس سے مانگا؟ (اللہ سے) ہم کہتے ہیں کہ نبی بھی اس سے مانگتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ لے لگڑ دے پتر۔ میں تمہارے عقیدے کو کہاں لے جاؤں۔ دعا کرو خدا ہمیں صحیح عقیدہ عطا فرمائے۔ (آمین)

لوگ غلطی کرتے ہیں اور ناراض ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ضرور قبرستان جاؤ مگر قبر کی زیارت ہے' خدا کی عبادت ہے' میرے نبی کی عبادت ہے؟ (نہیں) نبیؐ کے روضے کا طواف ہے؟ (نہیں) نبیؐ کی جالی کو شریعت چومنے کی اجازت دیتی ہے؟ (نہیں) عبادت اللہ کی ہے' اطاعت رسول اللہ کی ہے۔

فلیعبدوا رب ھذا البیت بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو۔ **من زار قبری** میری قبر کی زیارت کرو۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا' قرآن پڑھ رہا ہوں یا حدیث پڑھ رہا ہوں۔

بی بی حلیمہؓ کے گھر تک کی بات میں نے کرنی ہے۔ آپ تھکے تو نہیں بیٹھے۔ میں بات ختم کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تمہارے اس محلے کو دین سے آباد فرمائے۔ (آمین) میں حضورؐ کا پیغام اس محلے میں پہنچا رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امت کو حکم

نبیؐ فرماتے ہیں کہ اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ کسی کی ہوا رک جائے۔ صاحب ولادت کی بات سنو' جن کی ولادت باسعادت ہو رہی ہے۔ فرماتے ہیں امیرو! اگر غریب کے پاس پیسے تھوڑے ہیں' اس کی جھونپڑی چھوٹی ہے تو اپنا مکان اس سے پوچھ کر بناؤ۔ اگر تو نے اتنی اونچی بلڈنگ بنا دی کہ اس کی ہوا رک گئی تو تو سمجھ لے کہ تو جنت کی ہوا سے محروم ہوگیا ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں **ولا توذ جارک بقدرک** اوئے امیر! اگر تیرا ہمسایہ غریب ہے۔ عورت بیوہ ہے' بچے یتیم ہیں۔ تو اپنی بلڈنگ میں مرغیاں بھون بھون کر نہ کھانا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی خوشبو پہنچے اور یتیم چیخ پڑے۔ اماں ابا نہیں' اس لیے ہمیں خشک روٹی نہیں ملتی۔ دیکھنا کسی یتیم کی چیخ عرش پر پہنچ گئی تو خدا تیرے بچوں کو

چیخنے پر مجبور نہ کردے۔ یہ حضورؐ کا سبق ہے۔ یہ میں محلوں میں دین پہنچا رہا ہوں۔
میں نبیؐ کا حکم بتاتا ہوں۔ میرا محبوب فرماتا ہے **اکبر الکبائر الاشراک باللہ و قتل النفس التی بغیر الحق و عقوق الوالدین والزانی جارہ** خدا کی ذات میں شریک کرنا' کسی جان کو ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' ہمسائے کی لڑکی سے زنا کرنا ایک جیسے گناہ ہیں۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ ہمسائے کی دیوار پر لکڑی نہ رکھو۔ ہمسائے کی دیوار میں کیل نہ لگاؤ' ہمسائے کی گلی میں کوڑا کرکٹ نہ پھینکو۔ حضورؐ فرماتے ہیں خبردار! ہمسایہ جائے تو اس کے گھر کی حفاظت کرو۔ ہمسایہ بیمار ہو تو بیمار پرسی کرو۔ ہمسایہ فوت ہو جائے،تو اس کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ آج تو محلے محلے میں لڑائی ہے۔ میں اس پیغمبر کا پیغام دے رہا ہوں۔ دعا کرتا ہوں خدا تمہارے گھروں میں دین پہنچائے۔ (آمین)

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک دن گوشت بھون کر بیٹھی۔ میں نے کہا حضرت آج مزہ ہے۔ بھونا ہوا گوشت ہے آپ کے لیے۔ آپ نے پانی کا اتنا بڑا پیالہ اس میں اور ڈال دیا۔ میں نے کہا حضرت میں نے بڑے مزے کا گوشت بنایا تھا۔ فرمایا عائشہ! اکیلا نہیں کھاؤں گا۔ چالیس گھروں تک جو بیوہ ہیں' میں محمد ان کے پاس بھی یہ اللہ کی نعمت اور نبی کا تحفہ پہنچاؤں گا۔ پھر گوشت کے قریب بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے فلاں بوڑھی کو بلاؤ' فلاں بیوہ کو بلاؤ' فلاں اندھی کو بلاؤ' فلاں لنگڑی کو بلاؤ۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ نہ بچا۔ سارا پیغمبرؐ نے بیٹھ کر تقسیم کر دیا۔ سیرت یہ ہے۔
ہم سارا گوشت کھا کر ایک ہڈی بچا کر کہتے ہیں یہ کھا لو (تبرک) سارا دودھ پی،کر دو گھونٹ بچا کر یہ پی لو تبرک۔

پیغمبرؐ کے پاس دودھ آتا ہے تو فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بلاؤ اصحاب صفہ کو۔ پہلے میرے ستر صحابہ پئیں گے،ان کا بچا ہوا میں پیوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شعبے میں خدا کی قسم! ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ کپڑا پہننا سکھایا' سرمہ لگانا سکھایا' ہمیں سونا' جاگنا سکھایا۔ خدا کی قسم مسجد

میں آنا سکھایا۔ ہنسا سکھایا' رونا سکھایا' ہر چیز پیغمبر نے سکھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

بی بی حلیمہؓ آتی ہے۔ حلیمہؓ آج تیرا بھی تذکرہ ہو رہا ہے۔ تین سو دائیوں کا مجھے پتہ نہیں۔ تیرا پتہ ہے۔ اس لیے کہ تیری گود میں آقائے نامدار آئے ہیں۔

حلیمہؓ کہتی ہے کہ پینتیس سال میری عمر تھی۔ ایک میرا بچہ جس کا نام عبداللہ تھا' روتا تھا۔ نہ سوتا تھا' پریشان ہوتا تھا۔ میری اونٹنی تھی۔ کمزور' قابل غور۔ نہ چال نہ ٹور۔ بیٹھی رہتی عام طور پر ہڈیوں کا ڈھانچہ' بالکل پرانا سانچہ۔ یہ جملے یوں ہی نکل جاتے ہیں۔ (میں نے اپنی شاعری کو نثر میں ڈھال دیا ہے۔ حضرت دین پوریؒ)

بی بی کہتی ہے کہ میں آئی۔ میں نے کہا ایک بچہ ہے' جس کو کوئی نہیں لیتا۔ یہ پتہ نہیں تھا کہ ساری دنیا اسی کو لے گی۔

یہاں علماء نے بڑے بڑے نکتے لکھے ہیں۔ اس کا نام حلیمہ سعدیہ ہے۔ حلیمہ تونے حلم کیا تو تجھے سعادت مل گئی۔ نام میں بھی اثر ہے' پتہ نہیں اور عورتوں کا کیا نام ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات

بی بی کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ میں بھی ایک دائی آئی ہوں۔ انہوں نے کہا ایک بچہ ہے لیکن ہے یتیم۔ میں نے کہا کہ چلو کچھ نہیں تو خالی جانے سے تو بہتر ہے۔ یہ پتہ نہیں تھا کہ سب کچھ مل جائے گا۔ میں گھر گئی تو آپ سفید چادر اوڑھ کر سو رہے تھے۔ کہتی ہے کہ میں نے چادر ہٹا کر آپ کا چہرہ دیکھا تو آپ تھوڑا سا مسکرائے۔ پتہ نہیں آپ کی مسکراہٹ میں کتنا اثر تھا۔ دودھ ابلنے لگا۔ غم نکلنے لگا' دل اچھلنے لگا۔ نقشہ بدلنے لگا۔ میں نے خاوند سے کہا پینتیس سال سے بچے دیکھ رہی ہوں۔ نہ ایسا حسین بچہ دیکھا' نہ ایسا بخت والا بچہ دیکھا ہے۔ یہ ہنستا ہے اور میرے پستانوں میں دودھ کھولتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میں نے سینے سے لگایا تو سارے وجود میں

خوشبو ہو گئی۔ وہ اونٹنی گردن اٹھا کر بیٹھی ہے۔ میرے گھر والا بھی ٹھیک ہو گیا۔ میرا بچہ جو رو رہا تھا' وہ بھی چپ ہو گیا۔

میں تو یہی کہتا ہوں کہ جہاں نبی ہوتا ہے' وہاں رحمت کا رنگ ہوتا ہے۔ یہاں نبی آتا ہے اور سیلاب بھی آتا ہے۔ نبی بھی آتا ہے اور ژالہ باری ہو جاتی ہے۔ حضور مدینے آئے تو مدینہ روشن ہو گیا۔ صحابہ کہتے ہیں **قد اضاء المدینہ** مدینہ روشن ہو گیا۔ ننھی بچیوں کو پتہ چل گیا۔ ہر صحابی گھر میں بستر بچھا کر بیٹھا تھا کہ محمدؐ میرے گھر آئیں گے۔ جہاں نبیؐ آتا ہے' وہاں رنگ لگ جاتا ہے۔ عورتیں چھتوں پر تھیں۔ یہودی کہہ رہا تھا **قد جاء جد کم و مطلوبکم** انتظار کرنے والو تمہارا مقصود آ رہا ہے۔

یہودیوں کا بہت بڑا عالم عبداللہ بن سلام۔ تین سوالات لے کر آتا ہے۔ کہتا ہے میں مناظرہ کروں گا۔ بس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر کاغذ کو پھاڑ دیا اور کہتا ہے **واللہ ھذا الوجہ لیس الوجہ الکذاب** خدا کی قسم یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ نبوت چمک رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

نقاب پکڑ کر کہتا ہے محمدؐ آیا تو میں کسی اور خیال میں تھا۔ اب میں تیرا غلام بن چکا ہوں۔ آج بھی جہاں حضورؐ ہیں' وہاں دجال؟ (نہیں آئے گا) وہاں قحط؟(نہیں آئے گا) وہاں زلزلہ؟ (نہیں آئے گا) وہاں عذاب؟(نہیں آئے گا) وہاں ژالہ باری؟ (نہیں ہوتی) خدا کی قسم! خدا کی قسم!! جہاں میرے نبی کا ڈیرہ رہے گا' دور اندھیرا رہے گا۔ رحمت کا بسیرا رہے گا۔ ہمیشہ نبوت کا سویرا رہے گا۔ کیوں ہمیں بدھو بناتے ہو۔ بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہو،اور کہتے ہو آپ آ گئے ہیں۔ پھر ہمیں دکھاؤ۔ ہم انتظار میں ہیں' مہربانی کرو۔ دعا کرو خدا ہم سب کو حضورؐ کے دروازے پر لے جائے۔ میں نے رات بھی کہا کہ یہ ایک سازش ہے۔ کون اتنی رقم خرچ کر کے مدینے جائے۔ تھوڑے سے لڈو منگوا کر نبی کو بلا لیتے ہیں۔ وہاں جا کر ویسے ہی یہ نماز بھی نہیں پڑھتے۔ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اس لیے نبی ہمارے پاس آئے۔ ہم نہیں جاتے۔ ہم تو جائیں گے۔ میں بلال حبشی ہوں۔ حبشہ چھوڑ کر آؤں گا۔ میں سلمان

فارسی ہوں۔ میں دھکے کھا کر بھی محمدؐ کے در پر جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔ یہ میں نے مسئلہ سمجھا دیا۔

حضورؐ کی ولادت پاکستان میں ہے یا عرب میں؟ (عرب میں) سارے عرب میں یا مکے میں؟ (مکے میں) سارے مکے میں یا عبدالمطلب کی حویلی میں؟ (حویلی میں) ساری حویلی میں یا عبداللہ پاک کے گھر میں؟ (گھر میں) اس کے سارے گھر میں یا آمنہ پاک کے بستر پر؟ (بستر پر) سارے وہاں آ رہے ہیں یا نبی ہر گھر جا رہا ہے۔ اللہ تمہیں بھی وہاں لے جائے۔ (آمین)

نبیؐ مکی یا مدنی ہے یا نبی لاہوری ہے۔ (مکی یا مدنی ہے) جب یہاں آ جائے تو لاہوری بن جائے۔ ایسا نہیں کہیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ہیں

میں اس چیز کا قائل ہوں کہ نبیؐ مدینے میں اور نبوت ہر جگہ ہے۔ نبی وہاں ہیں' رسالت ہر جگہ ہے۔ نبیؐ وہاں ہیں' رحمت ہر جگہ ہے۔ سورج نو کروڑ میل دور ہے' لائٹ پہنچ رہی ہے۔ محمدؐ مدینے کے تخت پر ہے' نبوت پہنچ رہی ہے۔ یہ ہے لطف۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ یہ میں نے آپ کا عقیدہ صحیح کر دیا ہے۔

علماء نے عجیب تاریخ لکھی ہے۔ کہتی ہے (حلیمہ) کہ میں نے دودھ پلا کر اونٹنی تیار کی۔ یہاں مجھ سے دو موتی لے لو۔ میں حضورؐ کا آخری پیغام بھی دوں گا۔ انشاء اللہ۔ ایک آمد کا پیغام۔ ایک آخری۔ بی بی صدیقہؓ کی گود کا پیغام۔ آپ کا ایمان تازہ کر کے جا رہا ہوں۔ دعا کرو خدا ہمیں تعصب سے' حسد سے' نفاق سے' اشتقاق سے۔ اختلاف سے خدا تعالیٰ ہمیں بغض سے۔ عناد سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ہم حنفی ہیں' منفی نہیں

عزیزو! میں لڑانے نہیں آیا۔ میں آپ کا بھائی ہوں۔ میں بہت سنجیدہ ہوں۔ ہمیشہ میں نے تقریر ایسی کی ہے کہ جس سے اتفاق پیدا ہو' ہمارا آپ کا قرآن ایک

ہے۔ نبیؐ کا فرمان ایک ہے۔ تمہارا ہمارا خدا ایک ہے' رسول ایک ہے۔ قرآن و حدیث ایک ہے۔ ابوحنیفہ ایک ہے۔ میں نے تو کہا ہے کہ ہم حنفی ہیں' متقی نہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ (آمین)

پیغمبر جہاں بھی پہنچے' اجڑے آباد ہوتے ہیں۔ ابو ایوب انصاری کے گھر پہنچے تو اس کا گھر آباد ہوا۔

صدر کو صدارت پر بٹھاؤ

بی بی کہتی ہے کہ جب ہم اونٹنی پر بیٹھے تو میں پیچھے بیٹھی اور گود میں حضورؐ کو بٹھایا۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اونٹنی اٹھی اور بیٹھ گئی۔ پھر میرا خاوند بیٹھا۔ پیچھے میں حضورؐ کو لے کر بیٹھ گئی۔ پھر اونٹنی اٹھی اور بیٹھ گئی۔ ہم نے سوچا کہ اب بڑی مشکل بن گئی ہے۔ سفر بھی بڑا لمبا ہے۔ میرا پہلا بچہ بھی میرے ساتھ تھا۔ پھر میں آگے بیٹھی اور آگے حضورؐ کو بٹھایا۔ اونٹنی کھڑی ہوئی۔ اشارہ تھا کہ صدر کو صدارت پر بٹھاؤ۔ (بے شک) حلیمہ تو محمد کو پیٹھ کے پیچھے بٹھائے' بے ادبی ہو اور اونٹنی چلے؟ میں اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہتی ہے کہ ہم اس طرح روانہ ہوئے۔

بی بی آمنہ نے صرف چار دن دودھ پلایا۔ تاریخ والوں کا بھی کمال ہے۔ حلیمہ کہتی ہے کہ میری اونٹنی ایسی چلی' ایسی چلی' کہ روانہ بعد میں ہوئے اور پہنچے پہلے۔

راستے میں ہم ایسے جا رہے تھے جیسے سائیکل والے کے پاس سے شورلیٹ کار گزر جاتی ہے۔

ان عورتوں نے پوچھا حلیمہ! حلیمہ!! یہ اونٹنی بدل گئی ہے؟ یہ سواری کہاں سے لائی ہو۔ جواب میں اتنا کہا کہ یہ سواری کی برکت نہیں' یہ سوار کی برکت ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ جس اونٹنی پر نبیؐ سوار ہیں' وہ اونٹنی تمام اونٹنیوں کی سردار ہے اور جس ابوبکر کے کندھے پر محمدؐ سوار ہیں' وہ تمام امتی انسانوں کا سردار ہے۔ (سبحان اللہ)

حلیمہ کے گھر برکت

حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں گھر پہنچی تو گھر میں برکت در برکت' دودھ میں برکت' آٹے میں برکت' سالن میں برکت' خدا کی قسم' زمین میں برکت' میرے گھر کی ایک ایک چیز میں برکت ہو گئی۔

لوگوں کی بکریاں شام کو واپس آئیں اور دودھ نہ دیں۔ میری بکریاں دوپہر کو واپس آئیں اور دودھ پورا مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو نوازنا تھا۔ کہتی ہیں کہ پوری زندگی ہم نے سکھ نہ پایا' جو محمدؐ کی آمد سے سکھ پایا اور نشو و نما بھی خوب ہوئی۔

چھ مہینے کے اندر حضورؐ اتنے بڑے ہو گئے کہ بھاگنے دوڑنے لگ گئے۔ کہتی ہیں کہ ہماری بکریاں تھیں۔ میری بیٹی شیماں چراتی تھی۔ حضورؐ بھی اس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

بکریوں کا ریوڑ کیوں ملا

یہاں علماء لکھتے ہیں کہ اللہ کا خود منشاء تھا کہ محبوب آج تم حلیمہ کی بکریاں چراؤ۔ کل میں امت کا ریوڑ دوں گا۔ بکریاں چونکہ ادھر ادھر بھاگتی ہیں تو اس میں ذرا انسان مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ چاہتا تھا کہ میرا محبوب مضبوط ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام عرب سے زیادہ فصیح تھے

بولی بھی عرب والی سیکھ لی۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ **انا افصح العرب** میں سارے عرب سے زیادہ فصیح ہوں۔

حضورؐ کا بیان ہے **کلمتان خفیفتان علی اللسان حبیبتان الی الرحمٰن ثقیلتان فی المیزان** شاندار اعلانِ' نبی کا فرمانِ' کیسا بیانِ' عالی شانِ آپؐ فرماتے ہیں **افشوا السلام و اطعموا الطعام' وصلوا الارحام' وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام** پیغمبر کا کلام'

امت کے نام، محمد کا پیغام (سبحان اللہ)

حضورؐ فرماتے ہیں **انا افصح العرب۔ انما بعثت بجوامع الکلم** اللہ نے مجھے ایسا کلام دیا ہے کہ میں بولتا تھوڑا ہوں۔ مقصد زیادہ ہوتا ہے۔ **من ضحک من جد و جد من صمت نجا** (سبحان اللہ) میں اس کی تشریح کروں تو ساری رات گزر جائے۔ یہ جوامع الکلم ہے۔ کلمے مختصر اور مقصد ساری زندگی ہے۔ یہ بھی آقا کو اللہ نے عطا فرمایا۔

انداز بیان

حدیث میں آتا ہے کہ جب آپؐ تقریر کرتے تھے تو کھڑے ہو کر کیا کرتے۔ آپ ایک انگلی کھڑی کرتے۔ جب آپ یوں دیکھتے (آسمان کی طرف) تو معلوم ہوتا کہ خدا سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ جوش میں آتے تو منبر ہلنے لگ جاتا۔ رگیں پھول جاتیں۔ جب آپ جوش میں بات کرتے تو آپ کا چہرہ یوں لگتا، جیسے خون نکلنے لگا ہے۔

صحابی کہتے ہیں جب نبی مسکراتے تو معلوم ہوتا تھا کہ جنت کے دروازے کھل چکے ہیں۔ جب آپ غصے میں آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ جہنم کی آگ میں بھڑک پیدا ہو گئی ہے۔

میں بات کروں تو تھوک اور پتہ نہیں کیا کیا نکلتا ہے۔ صحابی کہتے ہیں پیغمبر بات کرتے **رؤی النور بین ثنایاہ، و اذا تکلم تکلم ثلثاً** آپؐ ہر جملے کو تین دفعہ دہراتے تھے۔ آپؐ کھڑے ہو کر تقریر کرتے۔ **انا النذیر العریان** میں تم کو میدان میں خدا کے قہر سے ڈرانے آیا ہوں۔

تاثیر تقریر

حضور کی تقریر **وعظنا وعظا بلیغا ذرفت منہ العیون ووجلت منـ**

القلوب آپ کی تقریر سن کر دل ہل جاتے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ (سبحان اللہ) ایک موتی دیتا ہوں۔ بی بی شیماں کو ایک دفعہ بی بی حلیمہ نے کہا شیماں! شیماں!! ہاں اماں۔ شیماں تو عجیب ہے۔ کیسا حسین' ماہ جبین' دلنشین' نازنین' بہترین' بالیقین یہ صاحب جمال' صاحب کمال' چمکتا' دمکتا' مسکراتا' چہچہاتا اور تو اس کو دھوپ میں لے جا رہی ہے بکریاں چرانے کے لیے۔ کوئی عقل کر۔ کہنے لگی اماں جب محمدؐ بھائی ساتھ ہوتا ہے، تو سارا ریوڑ سائے میں ہوتا ہے۔ اماں! پھر یہ بکریاں کوئی چرتی ہیں؟ جہاں یہ میرا بھائی بیٹھتا ہے۔ بکریاں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔ نبی کو ہر شے پہچانتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اللہ سے مانگا کرتے تھے

جب حضور پاکؐ ام معبد کی جھونپڑی میں پہنچتے ہیں ہجرت کی رات تو اس مائی کا جو خاوند تھا' وہ چھ میل دور پانی بھرنے گیا ہوا تھا۔ آپؐ ام معبد کی جھونپڑی کے باہر بیٹھ گئے۔ فرمایا بوڑھی اماں کچھ کھانے پینے کے لیے ہے؟ اس نے کہا ہم تین تین دن تک فاقہ سے رہتے ہیں۔ پانی بھی دور سے آتا ہے۔ بکری کی آواز آئی۔ آپؐ نے فرمایا یہ بکری کیسی ہے؟ کہنے لگی یہ لنگڑی ہے اور کافی دیر سے دودھ نہیں دیتی۔ فرمایا اس کو لے آؤ۔ مانگنا میرا کام ہے' دینا اس اللہ کا کام ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ نبی مانگتا ہے' دیتا کون ہے؟ (اللہ)

حضور نے کہا **اللھم اعز الاسلام با حد العمرین** عمر نے کلمہ کس کی توفیق سے پڑھا؟ (اللہ کی) نبی پاکؐ نے جمعہ کے دن بارش مانگی۔ بارش کس نے برسائی؟ (اللہ نے) نبی پاکؐ قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ بخشش کون کرے گا (اللہ) ہم کہتے ہیں لینے والا محمدؐ ہے۔ دینے والا خدا ہے۔ **انما انا قاسم والله یعطی** میں تقسیم کر رہا ہوں۔ خدا دے رہا ہے۔ **یعطی** مضارع کا صیغہ ہے۔ خدا دے رہا ہے۔ قیامت تک دیتا رہے گا۔ محمدؐ لے رہا ہے۔ قیامت تک لیتا رہے گا۔ میں گرج کر کہتا ہوں کہ محمدؐ کا سینہ بڑا ہے۔ خدا کا خزانہ بڑا ہے۔ یہی ہمارا

عقیدہ ہے۔

انا اعطینک الکوثر کوثر کا معنی علم کثیر' خیر کثیر' شان کثیر' قرآن مجید' نبوت۔ یہ کس نے دی؟ (اللہ نے)

کوثر کے چھبیس معنی ہیں......

ام معبد جب وہ بکری لے کر آئی تو وہ دیکھنے لگ گئی کہ یہ میری بکری کے ساتھ کیا کرنے لگا ہے۔ آپؐ نے بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا تو بکری موٹی ہوگئی۔ پھر ہاتھ پھیرا تو تھن بھر گئے۔ ابوبکرؓ نے کہا اب ہاتھ پھیرا تو تھن پھٹ جائیں گے۔

بی بی ھاجرہ کا دوڑنا اور خدا کا خوش ہونا

جس طرح ہاجرہ دوڑ رہی تھی تو اللہ فرماتے ہیں ہاجرہ دوڑ رہی تھی۔ میری رحمت کو جوش آ رہا تھا۔ حضور فرماتے ہیں بی بی ہاجرہ نے سات چکر لگائے۔ اگر آٹھواں چکر بھی صفا مروہ میں لگا دیتی تو پہاڑ پھٹ جاتا۔ اس کے دوڑنے پر خدا کی رحمت کو اتنا جوش آیا۔ دعا کرو خدا میری اور آپ کی ماؤں بہنوں کو ہاجرہ کا توکل عطا فرمائے۔ (آمین)

آج تو عورتوں سے پوچھو کہ کیسا حال ہے تو جواب یہی ہوتا ہے کہ ہزار روپیہ تنخواہ ہے۔ کچھ دکانوں کا کرایہ ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ قرض چڑھا رہتا ہے۔ ایک تعویذ اور بھی دو۔

بی بی ھاجرہ کا توکل

بی بی ھاجرہ کو جب خلیل اللہؑ چھوڑ کر جانے لگتے ہیں، تو پوچھتی ہیں، خلیل کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ خلیلؑ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ کہنے لگی خلیلؑ جا سکتے ہو۔ مجھے یہی کافی ہے۔ پستانوں میں دودھ ختم' مشکیزے میں پانی ختم' تھیلے سے ستو ختم۔ سارے سہارے ختم۔ ایک اللہ کا سہارا باقی تھا۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ آنکھیں بیٹے کی طرف تھیں۔ دل اللہ کی طرف تھا۔ جب پانی نکلا ہے تو کہتی ہے "زم زم"۔ یہ بی بی کے الفاظ ہیں۔ اللہ نے فرشتوں سے کہا

کہ تم کہتے تھے کہ آدم کو پیدا نہ کر' فساد کرے گا۔ میری ہاجرہ کو دیکھ۔ فساد کر رہی ہے یا مجھے یاد کر رہی ہے۔

میری بہنو! میرے اللہ کو ہاجرہ کا دوڑنا پسند آیا۔ فرمایا ہاجرہ میں نے یکدم دیکھا۔ قدم قدم دیکھا۔ اپنا کرم دیکھا۔ میں نے تیرے ایک ایک انداز کو دیکھا۔ تیرے راز کو دیکھا۔ تیری نیاز کو دیکھا۔ تیری آواز کو دیکھا۔ تیری فریاد کو دیکھا۔ میں تیرے اوپر خوش ہوں۔ ہاجرہ! میں قیامت تک تیری یاد کو زندہ رکھوں گا۔

یہاں آ کر عبدالقادر جیلانیؒ' علی ہجویریؒ' فرید الدین گنج شکرؒ' نظام الدین اولیاءؒ' قطب الدین بختیار کاکیؒ' بہاء الحق زکریاؒ' عبداللطیف بھٹائی بھی تیرے قدموں پر دوڑیں گے۔ ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ عائشہؓ و بی بی فاطمہؓ دوڑیں گی۔

ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ تیرے قدموں پر ابوبکر و عمر' عثمان و علی دوڑیں گے۔ ہاجرہ! ایک وقت آئے گا کہ تیرے قدموں پر میرا کملی والا امام الانبیاء بھی دوڑے گا۔

اٹھ کملی والے! مجھے ہاجرہ کا دوڑنا پسند آیا ہے۔ امام الانبیاء تو بھی دوڑ۔ میں اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہوں۔ حضورؐ بھی دوڑ رہے ہیں۔ (سبحان اللہ)

میری بہنو! بی بی ھاجرہ کے قدموں پر دوڑا کرو۔ خدا تمہیں اچھے قدموں پر لے جائے۔ (آمین)

رابعہ اور حسن بصری میں مکالمہ

بی بی رابعہ اور حسن بصری کی بحث ہوگئی۔ حضرت حسن بصریؒ کہنے لگے رابعہ! تو سو نفل پڑھتی ہے۔ سارا دن قرآن پڑھتی ہے۔ تو ہمارا مقابلہ کر سکتی ہے؟ نبوت مردوں کو ملی۔ خلافت مردوں کو ملی۔ امامت مردوں کو ملی۔ جہاد مردوں پر ہے۔ شہادت کا رتبہ مردوں پر ہے۔ موذن مرد بن سکتے ہیں۔ بادشاہ مرد بن سکتے ہیں۔ تو کون ہے؟ رابعہ کہنے لگی آپ تو وظیفہ پڑھنے لگ گئے۔ عورت نبی بنتی نہیں' نبی جنتی ہے۔ ایمان تازہ ہوا یا نہیں؟ (ہوا ہے) اس کے قدموں میں جنت ہے۔

میں اپنی بہنوں سے کہوں گا کہ تو اگر اچھی ہو تو تیری گود میں نبی آتے ہیں۔
تو نالائق ہو تو چکلے میں کنجری بن کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تمہیں
لائق بنائے۔ (آمین)

عورت عزت بچاتے ہوئے جان دے دے تو شہادت کی موت ہے

میں فتویٰ دیتا ہوں۔ میری بہنو! تمہاری عزت کی قیمت تمہاری جان سے زیادہ
ہے۔

اگر تو اکیلی ہے۔ کوئی غنڈہ تجھ پر حملہ کرتا ہے۔ تو خطرہ محسوس کرتی ہے کہ
میری عزت برباد ہو جائے گی۔ میں اپنی بہن کو فتویٰ دیتا ہوں کہ گلہ گھونٹ کر مر جا۔
چھت سے چھلانگ لگا کر اپنی گردن توڑ دے۔ کوئی چاقو مل جائے تو اپنا پیٹ پھاڑ
دے۔ کنواں قریب ہے تو چھلانگ لگا دے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر تیری موت آ
گئی تو تیری موت حرام موت نہیں۔ تیری موت شہادت کی موت ہے۔

نوٹ : کسی نے نعرہ لگایا مولانا عبدالشکور دین پوری زندہ باد تو فرمایا میں زندہ رہ کر کیا
کروں گا۔ کہو اسلام زندہ باد' دین زندہ باد۔

اس موت نے تو بخاریؒ کو بھی لے لیا۔ آج سٹیج ہے' بخاری کی زلفیں نہیں
ہیں۔ آج سٹیج ہے' قاضی احسانؒ کی جھلک نہیں ہے۔ بہت دیر تک جلسہ رہا مگر مولانا
محمد علی جالندھری نہ آ سکا۔ بہت دیر تک لوگ انتظار میں رہیں گے مگر لال حسین اخترؒ
کی گونج نہ سن سکیں گے۔ اللہ ان کی قبروں پر رحمت فرمائے (آمین)

اگر میں مچھلیوں کو قرآن سناتا تو تڑپ کر باہر آ جاتیں

بخاریؒ فرماتے تھے تم مجھے تلاش کرو گے پر میں نہیں ملوں گا۔ فرماتے تھے
اگر میں قرآن ستاروں کو سناتا تو وہ بھی جھک کر آ جاتے۔ میں دریا کے کنارے پر
سنانے کا قرآن پڑھتا تو مچھلیاں تڑپ کر دریا سے باہر آ جاتیں۔ میں ایسی قوم کو قرآن
سنا رہا ہوں' جن کے دل اجڑ چکے ہیں۔ زمین بنجر بن چکی ہے۔ فرمایا میری داڑھی

سفید ہو گئی، مگر قوم کا اندر سفید نہ ہو سکا۔

بخاری سے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کے پرانے ساتھی آپ کو ملنے آتے ہیں؟ جن سے آپ کی مجلس زعفران ہوتی تھی۔ فرمایا زندگی کی اداس راتوں میں ایک دیا سا ٹمٹماتا ہے۔

اے ہوا! اسے بھی گل کر دے ڈھل چکی ہے رات۔ اب کون آتا ہے۔

میں نے بخاری کا یہ کلمہ جانباز کو سنایا تو کتنی دیر تک روتا رہا۔

فرمانے لگے زندگی کی اداس راتوں میں ایک سانس آتا ہے۔ اے موت اسے بھی گل کر دے۔ ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے۔

آج موچی دروازے سے پوچھو! بخاری نے تجھے قرآن سنایا تھا یا کہ نہیں۔

آج مال روڈ سے پوچھو ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ کس نے سکھایا تھا۔

بخاری کی حقانیت پر جیل بھی گواہ ہے

آج لوگ کہتے ہیں کہ ختم نبوت کا کام ہم نے کیا ہے۔ بخاری غدار تھا۔ اناللہ۔ اپنے بڑوں کی اچھی تاریخ بیان کر رہے ہو۔ کل بخاری تمہارا گریبان پکڑ کر پوچھے گا کہ میرا قصور کیا تھا۔ اگر اس نے تمہارا گریبان پکڑ لیا تو خدا کے سامنے کوئی جواب نہیں دے سکو گے۔

آج جیل سے پوچھو۔ وہ بتائے گی کہ نو سال بخاری میرے اندر رہا۔ چکی بھی پیستا تھا، محمدؐ کا قرآن بھی پڑھتا تھا۔

حضرت لاہوریؒ کی استقامت

جاؤ ملتان کی جیل سے پوچھو۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ کو کرتا اتار کر برف کے بلاک پر لٹایا نہیں جاتا تھا؟ پھر پوچھا جاتا بتاؤ کیا سازش ہے۔ کہتے تھے ختم نبوت زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد۔ مارنے والو! احمد علی کی جان جا سکتی ہے مگر یہ اعلان ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ ہماری تاریخ ہے۔ تم تاریخ کو مسخ کرنا چاہتے ہو۔ جن کو یہ بھی پتہ نہیں

کہ انگریز کیسے نکلا۔ ان کے یوم منائے جا رہے ہیں۔ ہیرو بھی وہی بنتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ رضا ہے یا سزا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

عزیزان مکرم! میں دور چلا گیا۔ مجبور چلا گیا۔ بھرپور چلا گیا۔ مسرور چلا گیا۔ یہ نہیں کہ عبدالشکور چلا گیا۔ بس میں بات ختم کر رہا ہوں کہ حضورؐ کی ولادت ہوتی ہے۔ میں نے صحیح حقائق، صحیح دقائق، صحیح فضائل، صحیح مسائل بتائے ہیں۔

خاوند غیر شرعی کام کا حکم دے تو نہ مانو

میں نے اپنی بہنوں کو بھی پیغام دیا ہے۔ میری بہن جس نبی کا تو کلمہ پڑھ چکی ہے، اس نے فرمایا ہے **المرءۃ اذا صلت خمسھا** جو عورت پانچ نمازیں پڑھے، جو پانچ وقت کی نمازی بن جائے۔ **اطاعت بعلھا** خاوند کی تابعداری کرے مگر اسلام کے دائرے کے اندر اگر خاوند کہے کہ پردہ نہ کر تو بات نہ مان۔ خاوند کہے سینما چل، گھر والا کہے کہ تو ڈانس کر، گھر والا کہے کہ فلاں ہوٹل میں رات چلی جا تو خاوند کی بات نہ مان۔ **لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق** جب خالق کی نافرمانی ہوتی ہو تو مخلوق کی بات نہ مانے۔ دین نے سب کچھ بتایا ہے۔ بات ختم کرتا ہوں۔ ابھی میں نے نبی پاکؐ کو حلیمہ کے گھر تک پہنچایا ہے۔ پھر نبیؐ کو مدینے پہنچائیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ محمدؐ کو براق پر سات آسمانوں کے اوپر پہنچائیں گے۔ (یعنی ان باتوں کا تذکرہ آپ کو سناؤں گا) ایک وقت ہوگا کہ کروڑوں کی تعداد میں مخلوق محمدؐ کی اقتدا میں جنت میں پہنچے گی۔

پیدائش نبوی اور ہجرت دونوں برحق ہیں

میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ آئے ہیں۔ پیدا نہیں ہوئے۔ میں نے کہا نبی جائے (پیدا) بھی ہیں اور آئے بھی ہیں۔ جائے (پیدا) مکے میں آئے مدینے میں۔ نبی آئے بھی اور پیدا بھی ہوئے۔ پیدا مکے میں ہوئے اور آئے مدینے میں۔ وہ نبیؐ کی ولادت ہے۔ یہ نبیؐ کی ہجرت ہے۔ ولادت بھی برحق ہے، ہجرت بھی برحق ہے۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہمیں حضورؐ کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

میں اپنی بہنوں کو دو موتی دیتا ہوں۔ میری بہنو! اولاد کو غصے میں بددعا نہ دیا کرو۔ نبیؐ نے فرمایا تونے اگر جوش میں کہا لعنتیا' مردار' جنمیا' خدا برباد کرے۔ فرمایا ایسے جملے نہ کہا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دعا عرش پر قبول ہو جائے۔ خدا تیری اولاد کو برباد ہی نہ کردے۔ ہمیں نبیؐ نے فرمایا کہ اماں کو اوئے نہ کرو۔

ایک جملہ سنو! حضورؐ فرماتے ہیں تمہیں پیٹ میں درد تھا۔ تمہیں اسہال تھے۔ تم چھوٹے تھے۔ تم رات کو چیختے تھے' تمہیں تکلیف تھی۔ تیری اماں ساری رات تمہیں لے کر کھڑی رہی۔ کبھی پنکھا چلا رہی ہے' کبھی دوا پلا رہی ہے' کبھی گلے سے لگا رہی ہے' کبھی رو رہی ہے۔ آرام نہیں کر رہی۔ فرمایا تم ساری زندگی شکریہ ادا کرو تب بھی اماں کی ایک رات کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

ماں کی نافرمانی کی دنیا میں سزا

آج اسی اماں کو کہتے ہو "کتی بھونک نا"۔ میں چیچا وطنی سے گزر رہا تھا۔ ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ کہنے لگا مولانا السلام علیکم۔ میں نے کہا وعلیکم السلام۔ اوھر میرے پاس آؤ۔ میں گیا۔ کہنے لگا مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا میں وہ بدبخت ہوں جس نے اماں کو جوتے مارے تھے۔ میں سینما دیکھ کر آیا تھا۔ کہنے لگا اماں نے اتنا کہا کہ دودھ اس لیے پلایا تھا کہ آج جوتے کھا رہی ہوں۔ مولا! مجھے موت دے دے۔ میں زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوں۔ اللہ جس نے میرے پہ جوتے مارے ہیں' اسے برباد کردے۔ مولانا ہفتے کے بعد میری اماں مر گئی۔ مجھے یہ پھوڑا نکل آیا۔ اس نے کپڑا ہٹایا۔ پیپ بہہ رہی تھی۔ آدھا پاؤں گل چکا تھا۔ کہنے لگا ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کتے میرے پاؤں کو کاٹ رہے ہیں اور میں تڑپ رہا ہوں۔ میرا مکان گیا' دکان گئی۔ سارے وجود پر مکھیاں تھیں۔ کہنے لگا جو بھی میرے پاس سے گزرتا ہے' کہتا ہے یہ وہ لعنتی ہے جس نے اماں کو جوتے مارے تھے۔ مولانا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ وہی میری اماں کے الفاظ ہیں کہ خدا اس کو برباد کردے۔ اس قہر نے مجھے برباد کر دیا ہے۔ بچے قریب نہیں آتے۔ بیوی چھوڑ چکی ہے۔ یہ

ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا اتنا تو بتاؤ یہ میرا حال دنیا میں ہے۔ آخرت میری کیسی ہوگی۔ دعا کرو اللہ ہمیں والدین کی صحیح غلامی عطا فرمائے۔ (آمین) بہرحال اس طرح کے واقعات تو بہت ہیں۔

حضورؐ سے تمہاری تکلیف برداشت نہیں ہوتی

میں نے آیت پڑھی تھی **لقد جاء کم رسول من انفسکم** رسول اللہ آئے **من انفسکم** اللہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں سے نہیں، جنوں سے نہیں، تم میں سے۔ قریشی بنو ہاشم، عبداللہ کا فرزند، عبدالمطلب کا پوتا تم میں سے۔ یہ قرآن کے الفاظ ہیں۔ **عزیز علیہ ما عنتم** ہمیں اگر کوئی تکلیف ہو تو وہ برداشت نہیں کرتا۔ **حریص علیکم** ان کو اتنا حرص ہے کہ امت کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائے۔ حدیث میں آتا ہے **من کان فی قلبہ خردل حبۃ من الایمان** فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، اس کو بھی جہنم سے نکال کر جنت روانہ کروں گا۔ (سبحان اللہ)

وہ پیغمبر جو پیغام لایا، آج قبول کر لو۔ نبیؐ نے نماز عطا کی ہے، شرافت عطا کی ہے، دیانت عطا کی ہے، رحمت عطا کی ہے، برکت عطا کی ہے، غیرت عطا کی ہے۔ کہو ہمیں قبول ہے۔

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کا سر میری گود میں تھا۔ الفاظ سنو **کان رسول اللہ بین صدری بین نحری فی بیتی، فی حجری، فی یومی** میرا سینہ، میری گود، میرا وجود، میرا حجرہ، میری باری اور محمد کریمؐ کا وجود مسعود۔ بی بی کہتی ہیں عجیب انداز تھا۔

دو گودیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آباد کیں

نبیؐ نے دو گودوں کو بڑا آباد کیا ہے۔ ایک ہجرت کی رات ابوبکرؓ کی گود۔ آخرت کا سفر ہے تو صدیقہؓ کی گود۔ وہ صدیق ہے، یہ صدیقہ ہے۔

بی بی کہتی ہیں حضورؐ نے آنکھیں کھولیں۔ فرمایا **لعن اللہ الیہود و**

النصارٰی اتخذوا قبور انبیاء هم و صلحاء هم مساجد ا لعنت ہو ان پر جو نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ خدا ان پر لعنت کرے' یہ کون فرما رہا ہے؟ (نبی)

میری بہنو! تمہیں بھی نبیؐ جگا گیا۔ **لعن اللہ زائرات القبور و المتخذ ات علیهن السرج** مشکوٰۃ پڑھ رہا ہوں۔ کتاب الجنائز فرمایا ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہو جو قبرستان جاتی ہیں۔ میں مدینے میں کھڑا تھا تو کچھ عورتیں آئیں۔ تو پولیس والے نے کہا **ارجع** کہنے لگا عورت کو جانا حرام ہے۔ میں نہیں کہتا محمدؐ نے روک دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

آخری نبی کے آخری الفاظ

حضورؐ کے آخری جملے مجھ سے سن لو۔ حضورؐ فرماتے ہیں **الصلوۃ الصلوۃ و ماملکت ایمانکم فاتقوا فاتقوا فی النساء فانهن عوان بین ایدیکم احل اللہ بکلماته**

بی بی فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے آخری الفاظ تھے کہ میری امت کو کہہ دو نماز' نماز' نماز اور اپنے غلاموں کا خیال کرنا۔ ان پر ظلم نہ کرنا۔ اپنی بیوی کا حق ادا کرنا۔ خدا نے نکاح سے اس کو تمہارے لیے حلال کیا ہے۔ بیوی پر ظلم نہ کرنا۔ کہیں قیامت کے دن خدائے قہار کو۔ اب نہ دینا پڑ جائے۔ یہ آخری الفاظ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر آقا کی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

سوالوں کے جواب

چٹ: کیا فرماتے ہیں علماء حق اس مسئلہ میں کہ کسی نبی یا بزرگ کے واسطے سے مانگنا جائز ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک جائز ہے۔ چونکہ حضرت عمرؓ نے نبیؐ کے چچا کو پکڑ کر کہا **اللھم انا نتوسل الیک بجاہ عم المصطفیٰ** لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ کا وسیلہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ محمدؐ کا وسیلہ ہے۔ حضرت عمرؓ کہہ رہے ہیں کہ

یااللہ یہ محمدؐ کا چچا ہے۔

آج ہم اگر بندر اور سؤر نہیں بنے تو کس کے وسیلے سے؟ (محمدؐ کے) تمہاری دعا قبول ہوتی ہے کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے) قیامت کے دن جنت میں جاؤ گے کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے) جب تک محمدؐ سفارش نہیں کریں گے' نبیؐ واسطہ نہیں بنیں گے' تمہیں جنت نہیں ملے گی۔ تمہیں خدا کی پہچان ہوئی کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے) تمہیں اسلام ملا کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے) تمہیں ہدایت ملی کس کے وسیلے سے؟ (نبیؐ کے)

سوال: کیا بیوہ عورت حج پر جا سکتی ہے؟

جواب: اکیلی نہیں جا سکتی۔ اس کا بھائی ساتھ ہو یا اس کا باپ ہو یا چچا' ماموں' جن سے نکاح حرام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم یار زندہ صحبت باقی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت عمر فاروقؓ کا ارشاد ہے کہ

(۱) جو ہنسی، دل لگی اور ٹھٹھا مذاق میں حدِ اعتدال سے تجاوز کرے گا اس کا رعب باقی نہیں رہے گا۔

(۲) جو دوسروں کو حقیر گردانے گا وہ خود بھی ذلّت و رسوائی سے دوچار ہوگا۔

(۳) جو شخص کسی کام کے ساتھ زیادہ اشتغال رکھے گا اسی کے ساتھ وہ مشہور بھی ہو جائے گا

(۴) جس کی زبان بے لگام ہوکر ہر وقت قینچی کی طرح چلتی رہے ناممکن ہے کہ وہ لغزشوں سے محفوظ رہے۔

(۵) اور جب لغزشوں کا صدور زیادہ ہونے لگے تو پھر شرم و حیا کا فقدان بھی ضروری ہے۔

(۶) اور بے حیائی کا لازمی نتیجہ ہے قِلّتِ حزم و احتیاط۔

(۷) اور غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل کا انجام سوائے اس کے کہ ضمیر کی موت واقع ہو جائے اور کچھ نہیں اور جب ضمیر مرجاتا ہے تو انسانیت کی رمق بھی باقی نہیں رہتی۔

(المنبھات علی الاستعداد لیوم المعاد مترجم، ص: ۱۷۰ تا ۱۷۱)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بحیثیت مبلغ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللہ ولا دین بعد دینہ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا اسۃ بعد امتہ من ادعی بعد النبوۃ بعد محمد خاتم الانبیاء فھو دجال کذاب خارج عن دائرۃ الاسلام وکان نبیا خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خلفاءہ الراشدین المھدیین وعلی آلہ الطیبین الطاھرین وعلی من تبعھم اجمعین الی یوم الدین فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأیٰ منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ حق عند سلطانٍ جائر جھاد اکبر' والصامت عن الحق شیطان اخرس الحق یعلوا ولا یعلی۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیہ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع

وقال عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ حبب الی من الدنیا ثلث الامر بالمعروف والنھی عن المنکر والثوب الخلق۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا باللیل والناس نیام وصلوا الارحام تدخلوا الجنۃ بالسلام۔

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے
اگر حق بات کہتا ہوں تو مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
ہم حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں
یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں یہ سارے کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں
اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر افسوس ہے اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں
ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں انکار کے چکر کچھ بھی نہیں

فاق النبیین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم
یارب صل وسلم دائما ابدا
علی نبیک علی رسولک خیرالخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ
لکل ھول من الاھو ال مقتحم

محبت سے درود شریف پڑھ لیجیے۔

اکابرین امت، حاضرین خلقت، مجلس بابرکت، حضرت (مولانا نورالصدیق) نے

جن جذبات کا ہم ناچیزوں کے لیے اظہار فرمایا' یہ ہمارے لیے سعادت ہے اور ہمیں مسرت ہے کہ ان جیسے مجاہد بھی ہمیں اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انشاء اللہ مولانا باوفا ہیں تو ہم بھی باصفا ہیں۔ اللہ کے فضل سے۔

کچھ لوگوں کو ہم نے قریب کیا مگر وہ قریب نہ رہ سکے۔ ہم نے غفاری تلاش کیے وہ خرکاری نکلے' ہم ان کے لیے بھی دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ ہم اپنا کام صبح و شام جاری رکھیں گے' خدمت اسلام جاری رکھیں گے۔ یہ محمدؐ کے غلام جاری رکھیں گے۔ (بفضل اللہ)

حضورؐ بحیثیت مبلغ اعظم

میں آج آپ کے سامنے جو موضوع پیش کر رہا ہوں وہ حضور انورؐ دو جہاں کے پیغمبر' محبوب رب اکبر' بحیثیت مبلغ اعظم' بحیثیت داعی الی اللہ کہ آپ نے کس انداز سے تقریر فرمائی۔ آج جس کو سٹیج پر دیکھو کبھی سب و شتم' کبھی مرثیے' کبھی گانے بجانے' کبھی گالی گلوچ' کبھی خرافات' واہیات چیزیں پیش کرتے ہیں۔

آؤ! ہم مکے مدینے کی طرف رخ کریں۔ کتاب و سنت کو اپنائیں اور دیکھیں کہ کملی والے نے کس انداز سے تقریر فرمائی۔

حضورؐ ہاتھ میں عصا لے کر تقریر فرماتے

حضور کریمؐ ہاتھ میں عصا لے کر تقریر فرماتے تھے۔ تلوار لے کر کبھی آپ نے تقریر نہیں فرمائی۔ آپ نے ہمیشہ سمجھایا کہ آنے والی نسلو دین تلوار سے نہیں آیا' دین تمہارے محمدؐ کے اخلاق سے آیا ہے۔ اور آپ کی تبلیغ کا اثر ہوا کہ آئے تو اکیلے تھے روانہ ہوئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا لشکر جنت کے لیے تیار کر کے گئے۔

حضورؐ کا سب سے پہلا خطاب کوہ صفا پر

آپؐ نے پہلی تقریر کوہ صفا پر کھڑے ہو کر فرمائی۔ سب سے پہلے اپنے کیریکٹر کو ظاہر کیا' کہ لوگو میرے چالیس برس' لیل و نہار' شہر و بازار' میری گفتار' میرا

کردار' میرے اعمال' میرے حالات' میرے جذبات آپ دیکھ رہے ہیں۔ **ھل وجد تمونی صادقا او کاذبا۔** میں سچا ہوں یا کوئی اور بات ہے؟ دنیائے کفر نے گردن اونچی کر کے کہا' **جربناک مرارا فما وجلنا عنک الا صدقا یا محمد۔** ہم نے لیل و نہار' رحمت و پیار' آپ کے کردار کو دیکھا اس دھرتی پر آسمان کے نیچے' زمین کی سطح پر آپ جیسا کسی اماں نے نہیں جنا۔ فرمایا جب میں مخلوق پر کبھی جھوٹ نہیں کہتا تو خدا پر جھوٹ کیسے کہہ سکتا ہوں۔ آپؐ کا کردار اتنا صاف' اتنا مطہر' اتنا شفاف' اتنا کلیئر' اتنا صحیح تھا کہ دشمن کو بھی ماننا پڑا کہ آپ صادق ہیں۔ مبلغ کے لیے کریکٹر اچھا ہونا چاہیے۔ حضورؐ کی تبلیغ کبھی تو صورت سے ظاہر ہوئی بعض لوگوں نے آقا کی صورت کو دیکھا تو مصطفےٰؐ کا اسلام قبول کر لیا۔

حضورؐ کی سچائی پر عبداللہ بن سلام کی گواہی

جب حضورؐ مدینے تشریف لائے آپ اونٹنی پر تھے۔ ساتھ صدیقؓ دیوانہ' پروانہ' مستانہ' تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کا یار اور آگے حضور شافع یوم النشور' فیض گنجور' رحمت سے بھرپور' محبوب رب غفور کو جب دور سے عبداللہ بن سلام نے دیکھا' یہ عبداللہ بن سلام جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے' تورات و انجیل کے اس وقت حافظ تھے۔ جب عبداللہ بن سلام کی نگاہ آقا کے چہرہ انور پر پڑی تو چیخ کر کہا کہ کچھ سوالات' اعتراضات لے کر آیا تھا کہ مناظرہ کروں گا' مخاصمہ کروں گا' مقابلہ کروں گا' میں سوالات کروں گا' لیکن چہرہ نبوت کو دیکھ کر **واللہ ھذا الوجہ لیس الوجہ الکذاب۔** مدینہ والو! اس چہرے میں صداقت ہی صداقت ہے' اس چہرہ پر ملمع سازی نہیں ہے۔ یہ چہرہ بتا رہا ہے کہ اس خوبصورت چہرے والا محمدؐ سچا ہے۔

آپؐ نے جس سے معاملہ کیا' صداقت سے' دیانت سے کیا۔ لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کا کردار اتنا پاکیزہ ہے کہ یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ (سبحان اللہ)

دین دعوت و تبلیغ سے پھیلا ہے

دین دعوت و تبلیغ سے پھیلا ہے۔ آپؐ نے یہ فریضہ امت کو دیا۔ میرے

دیوبند نے جہاں ہزاروں مصنف' مبلغ' مصلح' محقق' مدقق' مفسر' مدرس' خطیب تیار کیے وہاں دیوبند نے وہ عالم باعمل مبلغ بھی تیار کیے کہ آج دنیا ان کی مثالیں پیش کرنے پر مجبور ہے۔ ہماری محنت سے بے نمازی' نمازی بن رہے ہیں۔ بزدل' مجاہد و غازی بن رہے ہیں۔ بے دین' دین دار بن رہے ہیں اور بے کار' نیکوکار بن رہے ہیں۔ جو دین سے بے زار تھے وہ دین کے طرفدار بن رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حب دار بن رہے ہیں۔ بدعقیدوں والے صحیح عقیدوں پر آ رہے ہیں۔ اہل بدعت' اہلسنت ہو رہے ہیں' یہ جتنے آدمی آئے ہیں' یہ اللہ کا قرآن سننے آئے ہیں' محمدؐ کا فرمان سننے آئے ہیں۔

تبلیغ کا بڑا اثر ہے۔ آج غلط تبلیغ بھی ہے۔ ریڈیو' ٹی وی' اخبارات' سینما خوب بے دینی پر زور لگا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ادھر قرآن' محمدؐ کا فرمان' نبی کریمؐ کا اعلان' حضور پاکؐ کا بیان' میدان میں ہے۔ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ حق آ چکا ہے' باطل ختم ہو چکا ہے۔

حضور کریمؐ کی تبلیغ کا انداز

آپؐ کھڑے ہو کر تبلیغ فرماتے' چہرے پر مسکراہٹ ہوتی۔ صحابہؓ کہتے ہیں جب آپؐ سامنے کھڑے ہوتے' معلوم ہوتا کہ آقا جنت سے تشریف لائے ہیں۔ آپؐ کے چہرے کی مسکراہٹ سے معلوم ہوتا کہ جنت کے آٹھ دروازے کھل کر مصطفیٰؐ کے قدموں میں آ چکے ہیں۔

آپؐ جب گفتگو فرماتے **اذا تکلم روی النور**۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو منہ سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں' انوارات نکلتے تھے اور لفظ حدیث بن جاتا تھا۔ جب آپ تقریر کے دوران مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے' تو پیغمبر کی جماعت فرماتی ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا کہ مصطفیٰؐ خدا سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔ جب آپ یوں اشارہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ محمدؐ کی انگلی کا اشارہ آسمانوں سے گزر چکا ہے۔ جب آپ قیامت کا نقشہ بیان فرماتے تو معلوم ہوتا کہ ساتوں آسمان لپٹ کر مصطفیٰؐ کے ہاتھوں میں آ چکے ہیں۔

صحابیؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ تقریر فرماتے وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موعظۃ بلیغۃ۔ جب آپ تقریر کے لیے کھڑے ہوتے ذرفت من العیون ووجلت منھا القلوب۔ آنکھیں برسنا شروع ہو جاتیں' سخت دل نرم ہو جاتے' تبلیغ کا اثر ہوتا ہے۔

آؤ میں ذرا آپ کو سمجھاؤں۔ آج تو مبلغ اس وقت تک خوش ہی نہیں ہوتا جب تک آپ اس کے لیے انتظام نہ کریں' کوئی چیز اس کے لیے مقرر نہ کریں' نعرے نہ لگائیں' اس وقت تک خطیب خوش ہی نہیں ہوتا۔

آؤ! میں بتاؤں کہ حضور انورؐ کی تبلیغ کیسے تھی۔ دین اخلاص سے آیا ہے' دین حضورؐ کے کردار سے آیا ہے' اسلام محمدؐ کے پیار سے آیا ہے۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضورؐ تبلیغ کے لیے طائف میں

حضورؐ طائف تک گئے بغیر دولت کے پہنچے۔ وہاں لوگوں نے گالیاں دیں' تالیاں بجائیں' کوئی استقبال نہیں کیا۔ آؤ! آج بھی طائف کی گلیاں بتاتی ہیں کہ پتھروں کی بارش ہے کسی نے اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ تین آدمی آئے' ایک نے کہا تیرے کپڑے میلے ہیں۔ دوسرے نے کہا جا ہم تیری بات نہیں سنتے۔ تیسرے نے کہا کہ تو نبی ہے؟ ہم نہیں مانتے۔ اتنے طعن و تشنیع میں آقا نے تبلیغ کی۔ پتھر برستے ہیں آواز آتی ہے: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ کملی والے آپ پریشان نہ ہوں دکھوں کے بعد سکھ ہوگا۔ آج یہ لوگ تجھے پتھر مار رہے ہیں کل قیامت تک تیرے مزار پر رحمت برستی رہے گی۔

طائف میں دین

آج جتنے مدرسے' مسجدیں' جتنا قرآن کا ذوق' جتنا علم کا مرکز' جتنی قرآن کی تعلیم طائف میں ہے اور کہیں نہیں۔ یہ حضورؐ کی قربانی کی برکت ہے۔

حضورؐ کا تعارف تورات میں

دین تبلیغ سے آیا ہے۔ حضور کریمؐ گزر رہے ہیں ایک بچہ بیمار ہے۔ کچھ لوگ رو رہے ہیں۔ پوچھا کون ہے؟ پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہودی کا بچہ ہے۔ یہودیوں کا محلہ ہے۔ یہ آپ کے دشمن ہیں۔ یہ تورات کے پیروکار ہیں۔ موسیٰ کی امت ہیں۔ اس کا دس سالہ بچہ بیمار ہے' سکرات ہے' وقت وفات ہے' وقت ممات ہے۔ حضورؐ نے فرمایا رحمت کائنات ہے' مصطفیٰ کریمؐ کو ہمسایوں سے پیار ہے۔ آؤ میرے صحابہ چلیں! شاید میرا چہرہ دیکھ کر بچہ محمدؐ کا کلمہ پڑھ لے۔ دیکھئے تبلیغ کا انداز' تشریف لے گئے۔ ساتھ صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ آپ کا لشکر جرار' تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کے یار' ذوالعز والاحترام' عالی مقام' مدنی کے غلام' خادمان اسلام' یعنی صحابہ کرامؓ وہ بھی ساتھ ہیں۔ اس لڑکے کا باپ تورات کھول کر پڑھ رہا ہے۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ لڑکا خاموش ہے' لڑکا بے ہوش ہے' باپ کو جوش ہے۔ آپؐ پوچھتے ہیں **هل وجدت صفتي ونعتي ومخرجي واسمي وذكري**۔ تورات پڑھنے والے! بتا اس تورات کے ورقوں میں' میری شان' میری نشانیاں' میرا تذکرہ' میری صفات موجود ہیں؟ کہنے لگا' نہیں۔ یہودی ویسے بھی جھوٹے ہوتے ہیں اور حضورؐ کی امت میں جو جھوٹ کہے وہ منافق ہے' جو کلمہ جھوٹا بنائے' اذان جھوٹی بنائے جو مذہب جھوٹا بنا لے' وہ بھی منافق ہے۔

منافق کی تین نشانیاں

حضورؐ فرماتے ہیں **ایت المنافق ثلاث** الخ۔ آؤ آج بھی پاکستان کا دورہ کر لو۔ جس آدمی میں تین چیزیں پائی جائیں' بڑا جبہ قبہ ہو' بڑا انتظام اہتمام ہو' بڑی ڈیل ڈول ہو' بڑا سرگرم ہو' بڑی سج دھج ہو' اگر تین چیزیں اس میں ہوں تو وہ منافق ہے۔ **(۱) اذا حدث كذب (۲) اذا وعد اخلف (۳) اذا اؤتمن خان**

ہر بات میں جھوٹ کہے' اخبار میں جھوٹ' ٹی وی میں جھوٹ' آئین میں جھوٹ' تقریر میں جھوٹ' مسئلے میں جھوٹ' کلمے میں جھوٹ' اذان میں جھوٹ' درود میں جھوٹ' جھوٹ ہی جھوٹ یہ منافق ہے۔

وعدہ کرے وعدہ پورا نہ کرے یہ بھی منافق ہے۔

امانت میں خیانت کرنے والا۔ اللہ نے آنکھیں دیں کہ کلام اللہ کو دیکھو' یہ سارا دن عورتوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ خدا نے آنکھیں دیں کہ بیت اللہ کو دیکھو' یہ سارا دن سرخ دوپٹے دیکھتا ہے' ننگے فوٹو دیکھتا ہے' البم دیکھتا ہے' بازار دیکھتا ہے' اسٹیشنوں پر جا کر نعوذ باللہ لوگوں کی لڑکیاں دیکھتا ہے' ناچ دیکھتا ہے' جو اس قسم کی چیزیں دیکھے وہ بھی منافق ہے۔

آنکھیں ہوں تو چار چیزیں دیکھو

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ آنکھیں ہوں تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو' کلام اللہ کو دیکھو' روضہ رسول اللہ کو دیکھو' دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو' اللہ ہمیں ان چار چیزوں کی زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اذا اؤتمن خان یہ آنکھیں امانت ہیں' یہ کان امانت ہیں' یہ زبان امانت ہے' یہ دماغ امانت ہے' یہ دل امانت ہے' یہ اولاد امانت ہے' یہ بیوی امانت ہے' یہ مکان امانت ہے' مالک کون ہے؟ (اللہ)

در حقیقت مالک ہر شی خدا است
ایں امانت چند روزہ نزد ما است

آنکھیں دے کر اندھا کر دے' کان دے کر بہرہ کر دے' طاقت دے کر ذلیل کر دے' اولاد دے کر جنازے نکلوا دے' بیوی دے کر اس کو ختم کر دے' دولت دے کر در در کا بھکاری بنا دے' صحت دے کر بیماری میں مبتلا کر دے' چارپائی پر پیشاب نکال دے' خدا قادر ہے۔ مالک کی مرضی کے مطابق استعمال کرو تو امانت ہے۔ مالک کی مرضی کے خلاف کرو تو خیانت ہے۔ **يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ**۔ فرمایا تم کسی لڑکی کو' کسی لڑکے کو بری نگاہ سے دیکھو یا ننگی چیز دیکھو تو قرآن کہتا ہے: **يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ**۔ نہ دیکھ! تیری آنکھ خیانت کر رہی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس آنکھ سے بیت اللہ کی زیارت کروائے' روضہ رسول اللہ کی زیارت کروائے۔ (آمین)

حضورؐ سے عشق امام مالکؒ جیسا ہو

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ **المجاورۃ بروضۃ رسول اللہ و مدارسۃ بحدیث رسول اللہ والدفن فی بلدۃ رسول اللہ**۔ ہماری آنکھ ہو اور گنبد خضرا کا نظارہ ہو' نقشہ پیارا ہو' رحمت کا فوارہ ہو' دن سارا ہو۔ (آمین)

حضورؐ کی تعریف تورات انجیل اور گرنتھ میں

محبوب کی تبلیغ سنئے۔ اس لڑکے کا باپ تورات پڑھ رہا تھا۔ میرے محبوب نے' امت کے مرغوب نے' رسول ہاشمیؐ نے' پیغمبر دوعالمؐ نے فرمایا میرے اوپر ایمان ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ بچہ جو بے ہوش تھا' کچھ دیر سے خاموش تھا' آنکھوں کو کھولتا ہے۔ آہستہ سے بولتا ہے' نگاہ پیغمبر کے چہرے پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے' کذب ابی۔ میرا ابا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ ہر ورقے پر آپ کا تذکرہ موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے **ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ۔ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِیْلِ**۔ اے کملی والے آپ کی شان تورات میں ہے' انجیل میں ہے' قرآن میں ہے' زمین و آسمان میں ہے' کون و مکان میں ہے' مومن کے ایمان میں ہے' ہر ایک کی زبان میں ہے' سارے جہان میں ہے۔ (سبحان اللہ)

میں نے تورات میں دیکھا اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ فاران کی چوٹی سے دس ہزار قدسیوں کو لے کر آ رہا ہے۔

میں نے انجیل میں دیکھا' "زدودی دا یروشلم فدا محمد دید" یروشلم کی بچو محمدؐ کا کلمہ پڑھ لو نجات مل جائے گی۔

میں نے سکھوں کی گرنتھ میں دیکھا کہ لکھا ہے:

عرب کا ہاشی احد کا پیارا
زباں پہ تھا امتی کا نعرہ
کمر میں پٹکا جو میم کا تھا
وہ نام احمد بتا رہا تھا

جو رین سپنے میں ایک بالم
نکھیر مورے نجر پڑا تھا
عجب سی تھی من موہنی سی صورت
ترا کی سج دھج دکھا رہا تھا

لوگوں کا علم

آج ہمیں کلمہ بھی نہیں آتا' دعائے قنوت نہیں آتی' نماز سے تو بالکل بے نیاز ہوگئے ہیں' قرآن پر صرف ایمان ہی رکھا ہوا ہے۔ الحمدللہ پڑھنے پر زور دیتے ہیں' آگے کوئی پتہ نہیں کیا کرنا ہے' کیا پڑھنا ہے۔ پوچھو تو کہتے ہیں ہم عاشق رسولؐ ہیں' ہم اہل حدیث ہیں۔ ہم سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں' دین کی فکر نہیں رہی' لیکن دین باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ)

علماء دیوبند دین کے خادم

ہم علماء دیوبند حق کا جھنڈا بلند رکھیں گے۔ جب تک دیوبند کا ایک فرزند ارجمند زندہ ہے' نہ اس ملک میں بدعت پھیل سکتی ہے نہ شرک پھیل سکتا ہے۔ (انشاء اللہ)

آج کوئی یہ نہ سمجھے کہ شیخ القرآن (مولانا غلام اللہ خاں) چلا گیا اور اس کے وارث نہیں ہیں۔ توحید کی بات ختم ہوگئی نہیں۔ بلکہ ہمارے دیوبند کا ہر بچہ شیخ القران کا خادم ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ مفتی محمودؒ چلے گئے اب مشن ختم ہوگیا ہے۔ مفتی کا نام بھی زندہ ہے' مفتی کا کام بھی زندہ ہے۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبند ہندوستان میں رہ گیا ہے بلکہ یہاں بھی دیوبند کے فرزند زندہ ہیں' تابندہ ہیں۔ دیوبند کی آواز گھر گھر پہنچائی جا رہی ہے۔ پہنچائی جاتی رہے گی۔ (انشاء اللہ)

نہ گھبراؤ مسلمانو' خدا کی شان باقی ہے - ابھی اسلام زندہ ہے' ابھی قرآن باقی ہے
(سبحان اللہ)

ایک نعرہ سکھا دوں:

سرفراز و سربلند ——— دیوبند، دیوبند

ارجمند و دانشمند ——— دیوبند، دیوبند

عقلمند و سعادتمند ——— دیوبند، دیوبند

دیوبند نے تو سب کچھ بند کر دیا ہے، گیارہویں بند، قبروں پے سجدے بند، قوالی بند، گانا بند، انگوٹھے چومنا بند، جو چیز تمہیں پسند وہ سب بند، جو رب کو پسند وہ جاری۔ الحمدللہ دیوبند نے بدعت بند، سنت کو آباد۔ شرک بند، توحید کو آباد۔ انشاء اللہ جہنم کا راستہ بند، جنت کا راستہ آباد۔ جاہل بند، عالم آباد۔ گانے بند، قرآن آباد کیا ہے۔ آپ ناراض تو نہیں ہیں، میں بمبارمنٹ تو نہیں کر رہا؟ (نہیں) میں کفر کی مشین تو نہیں چلا رہا؟ (نہیں) میں لوگوں کو جہنم کی طرف تو نہیں دھکیل رہا؟ (نہیں) میں آپ کو سمجھا رہا ہوں، جگا رہا ہوں، کچھ پہنچا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں تبلیغ کریں گے۔ تم گالیاں دو ہم دعا دیں گے۔ تم دھکے مارو گے ہم سینے سے لگائیں گے۔ تم کفر کی مشین چلاؤ گے ہم محمدؐ کا دین بتائیں گے۔

نبیؐ کو دیکھ کر ہوش میں آگیا

اس یہودی کے بچے نے نگاہ نبوت کے چہرے پر ڈالی، جو پہلے بے ہوش تھا، سکرات میں تھا۔ نبی حسین ہوتا ہے، پیغمبرؐ کے حسن کا یقین ہو جائے تو ہماری نگاہ ادھر ادھر نہ اٹھے، گنبد خضرا کا لطف آجائے تو ہماری نگاہوں کو کوئی چیز اچھی نہ لگے۔ دعا کرو اللہ تمہیں دو چیزوں کو دیکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) بیت اللہ کو اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

ادھر جلال ہے، ادھر جمال ہے۔ ادھر کمال ہے، ادھر آمنہ کا لال ہے۔ ادھر اللہ کا گھر ہے، ادھر رسول اللہ کا در ہے۔ خدا دونوں چیزوں کی تمہیں زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

یہودی کے بچے نے کلمہ پڑھ لیا

اس بچے کا باپ جو تورات پڑھ رہا تھا کہنے لگا' آپ کا تذکرہ اس میں نہیں ہے۔ ساتھ بچہ ہے' عمر کا کچا ہے' بہت بچہ ہے لیکن بات میں سچا ہے۔ بچہ کہنے لگا' حضرت! میرا ابا جھوٹ کہتا ہے۔ باپ کے سامنے کہا۔ باپ سے کہنے لگا' جھوٹ کہتے ہو اتنی بڑی عمر میں۔ اس عمر میں کہہ رہے ہو کہ تورات میں آپ' کا تذکرہ نہیں ہے۔ کیا ہر صفحہ پر مصطفےٰؐ کی تعریف نہیں ہے؟

حضورؐ نے بچے کی طرف دیکھا تو فرمایا' بیٹا! جانتے ہو' پہچانتے ہو' مانتے کیوں نہیں؟ فرمایا' ایمان لے آؤ تیرا یہ باپ کام نہیں آئے گا مصطفےٰؐ کام آئے گا۔ کلمہ پڑھ لو میں جانوں اور تیری زندگی۔ پھر تیرا ہاتھ ہوگا محمدؐ کا ساتھ ہوگا۔ پھر رات ہوگی' انشاء اللہ نجات ہوگی۔ اس بچے نے حضورؐ کے فرمان پر کلمہ پڑھ لیا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔**

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحیح کلمہ یہی ہے یا کوئی اور؟ (یہی ہے) اصلی کلمہ یہی ہے' مدنی کا کلمہ یہی ہے' مکی کلمہ یہی ہے' نبوی کلمہ یہی ہے' رسالت کا کلمہ یہی ہے' صدیقی کلمہ یہی ہے' فاروقی' عثمانی' حیدری کلمہ یہی ہے' صحابہ و اہل بیت کا کلمہ یہی ہے۔ یہ "علی ولی اللہ خلیفتہ بلافصل" کلمہ ہے؟ (نہیں) یہ کلمہ نہیں یہ تو ظلم ہے۔

ہمارے دین کا مرکز مکہ و مدینہ ہے

ہمارے دین کی منڈی' ہمارے دین کا مرکز' ہمارے دین کا چشمہ اللہ کا گھر ہے' یا' رسول اللہ کا در ہے۔ وہی پیغام' وہی اسلام بتائیں گے' نہ ہمارا اسلام ایرانی ہے' نہ ہمارا اسلام قادیانی ہے' نہ ہمارے پاس ویرانی ہے۔ ہمارے پاس آواز قرآنی ہے' ہمارے پاس اللہ کا قرآن ہے اور محمدؐ کا فرمان ہے۔ یہی پیغام ہم گھر گھر' گلی گلی پہنچائیں گے۔ بادل چھٹ رہے ہیں' شرک و بدعات ہٹ رہے ہیں' لوگ دین کو چمٹ رہے ہیں۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ ملک جاگ رہا ہے' میں نے کہا کہ باطل بھاگ رہا

ہے۔

جو خدا کے در پر سر جھکائیں گے وہ قبر پر نہیں جھکائیں گے' جو کعبے کا طواف کریں گے وہ کسی مزار کا طواف نہیں کریں گے' جو کعبے کا غلاف پکڑیں گے وہ کبھی دوسرے غلاف کو نہیں پکڑیں گے۔ جب کسی کے سامنے کعبے کا غلاف ہے پھر یہ شخص ہر چیز کے خلاف ہے۔ یہ بات صاف ہے' مان لو گے تو انصاف ہے۔

لوگوں کو کلمہ نہیں آتا

ہم آپ تک دین پہنچائیں گے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ (آمین) اس یہودی کے بچے نے کلمہ پڑھ لیا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ آج ہمارے بھائیوں کو کلمہ نہیں آتا۔ مجھے تبلیغی جماعت کے دوست ملے۔ کہنے لگے' دین پوری صاحب! ستر ستر سالہ سفید ریش بزرگ ملے' جب ان سے کلمہ پوچھا تو کہنے لگے وہ تو بازار سے ملتا ہے۔

ایک آدمی نے کلمہ سنایا تو اس طرح سنایا: **لا الہ۔ محمد پاک رسول اللہ** اس نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے۔ دوستو اللہ ہمیں کلمہ صحیح کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

تبلیغی جماعت کا کارنامہ

میں تبلیغی جماعت کا شکرگزار ہوں' انہوں نے ہمارا بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ ہم تو سٹیجوں پر تقریر کرتے ہیں وہ ہر گلی کوچے میں' ہر ایک دروازے پر جا کر کنڈی کھٹکھٹا کر مصطفےؐ کا کلمہ پہنچاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی کوشش سے تین لاکھ کافروں کو مصطفےؐ کا اسلام نصیب ہو چکا ہے۔ (نوٹ۔ یہ ۱۹۸۶ء کی بات ہے) آج میں آپ کو کھل کر بتا دوں' کچھ لوگوں نے' مذہب فروشوں نے' ان بے ہوشوں نے' مسلمانوں کو کافر بنایا' میری تبلیغی جماعت نے کافروں کو مسلمان بنایا۔ (سبحان اللہ)

مسلمانوں کو صاحب ایمان بنایا' صاحب ایمان کو عامل قرآن بنایا' جو لوگ

فرض نہیں پڑھتے تھے' تبلیغی جماعت کی آمد کی وجہ سے آج ان کی بھی تہجد قضا نہیں ہوتی۔

خدا کی قسم جن کو درود شریف نہیں آتا تھا' آج ان کو مصطفیٰؐ کے مستحب بھی یاد ہیں۔ یہ تبلیغی جماعت حق پر ہے یا ناحق پر؟ (حق پر ہے) اگلے دن ایک کتاب جس کا نام "تبلیغی جماعت کا رخ" میری لائبریری میں ہے' رائیونڈ سے شائع ہوئی ہے' کوئی الوری صاحب ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے کتے ہیں' خنزیر ہیں' بدتر ہیں۔ یہ الفاظ ہیں اس میں۔ اس نے لکھا ہے کہ الیاس تقریر نہیں کرتا تھا بکتا رہتا تھا۔ یہ اس شخص کے بارے میں لکھا ہے کہ جس نے ساری زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری اور مولانا محمد الیاس نے' یاس کو آس سے بدل دیا۔

حافظ سلیمان جو رائیونڈ کی مسجد کا امام ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مولانا الیاسؒ کی رو رو کر داڑھی بھیگ گئی اور یہ دعا کر رہے تھے کہ یااللہ آج الیاس کو مصطفیٰؐ کے درد کا کروڑواں حصہ درد عطا کر۔ مجھے بھی وہ تڑپ عطا کر۔

(نوٹ: اس وقت حافظ سلیمان صاحب امام تھے جنہوں نے نصف صدی وہاں امامت کروائی ہے۔ اب وفات پا چکے ہیں)

آؤ ایک مبلغ کا انداز تبلیغ بتاؤں۔ آج مجھے کوئی پتھر مارے تو میں ڈنڈا لے کر آ جاؤں گا' کوئی گالی دے تو اس کا گریبان پھاڑ ڈالوں گا۔ آؤ ایک مبلغ کا طریقہ بتاؤں۔ یہ خادم اسلام ہے' یہ رسول اللہ کا غلام ہے' یقیناً پاس ہے' کام راس ہے' یہ مولانا الیاس ہے' بات بھی خاص ہے۔

کفر کی مشین چلانے والوں کو چیلنج

مجھے ایسے علماء پر ناز ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے گالیاں دینے والو! کفر کی مشینیں چلانے والو! ہمیں رسول اللہ کے گستاخ کہنے والو آؤ! مجھے ایک عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دکھاؤ جو نو سال نو مہینے جیل میں گزارے' ایک دفعہ بھی معافی نہ مانگے۔ انگریز سے کہے' انگریز دیکھ چکی بھی پیسوں گا' مصطفیٰؐ کا قرآن بھی پڑھوں گا۔ ایک ہندو کہتا ہے رام چندر' جب میں گیا جیل کے اندر تو دیکھا کہ بخاری جھوم رہا ہے اور قرآن

پڑھ رہا ہے۔

میں ایک مبلغ کی زندگی بتا رہا تھا۔ آج تو سٹیج ہوتا ہے' انتظام ہوتا ہے' اہتمام ہوتا ہے' پروگرام ہوتا ہے' لائٹیں ہوتی ہیں' شامیانے ہوتے ہیں' دین کے دیوانے ہوتے ہیں' پروانے ہوتے ہیں' کچھ اپنے ہوتے ہیں کچھ بیگانے ہوتے ہیں' کچھ شاندار ہیں' کچھ ایمان دار ہیں' کچھ بے چارے بیکار ہیں' عجیب لوگ ہیں۔ میں انشاء اللہ' اللہ سے دعا کروں گا کہ اللہ ہمیں ایک بنائے سب کو نیک بنائے۔ (آمین)

غلط بات کہوں تو اٹھ کر میرا گریبان پکڑ لو۔ صحیح بات ہو تو یہاں اقرار کر کے اٹھو کہ ہم عمل کریں گے۔ میں تمہیں گمراہ کرنے نہیں آیا' میں تمہیں برباد کرنے نہیں آیا' آباد کرنے آیا ہوں۔ میں تمہیں لڑانے نہیں آیا' ملانے آیا ہوں۔ میں تمہیں سلانے نہیں آیا' جگانے آیا ہوں۔ الجھانے نہیں آیا' سلجھانے آیا ہوں۔ بگاڑنے نہیں آیا' بنانے آیا ہوں' میں تمہیں مدینے کا راستہ دکھانے آیا ہوں' مصطفیٰؐ کا پیغام پہنچانے آیا ہوں۔

ایک مبلغ کی بات

عطاء اللہ شاہ بخاری ایک مبلغ کی بات سنو۔ فرماتے ہیں' میں صرف ہزاروں کے اجتماع سے نہیں بلکہ لاکھوں کے اجتماع سے بغیر سپیکر کے تقریر کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں' میں نے ایک دفعہ امرتسر میں قرآن کو جب عربی لہجے میں پڑھا تو پانچ سو سکھ کھڑے ہو گئے۔ کہنے لگے بخاری صاحب جگر پھٹ رہا ہے۔ تھوڑی دیر خاموش ہو جائیے' ہمارے دل کی دنیا بدل چکی ہے۔ محمدؐ کی غلامی ہمارے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔ مہربانی کر کے تھوڑی دیر خاموش ہو جائیں۔ ہم مونچھیں کاٹ رہے ہیں' ہم گرونانک کو چھوڑ کر حسینؓ کے نانا کا کلمہ پڑھ چکے ہیں۔

نقلی اور اصلی مبلغ

اصلی تبلیغ وہ ہے جس میں اللہ کا قرآن ہو' کملی والے کا فرمان ہو' جو مولوی گیت گائے' گالیاں سنائے' لوگوں کو صرف کھانے پینے کی باتیں بتائے' وہ مبلغ نہیں

ہے۔ وہ اپنے پیٹ کا بندہ تو ہو سکتا ہے وہ مبلغ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے پیٹ کا بندہ ہے' اس کا عجیب دھندا ہے' اس کا عقیدہ بھی گندا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ دل کا اندھا ہے۔ وہ کھانے پینے کا شوقین ہے' اس کے پاس کیا دین ہے۔ دین وہ سنو جو اللہ کے قرآن سے آئے' محمدؐ کے فرمان سے آئے۔ (سبحان اللہ)

میرے محبوب نے فرمایا: **ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله و سنت رسول الله**۔ میں دو تحفے' دو عطیے' دو ہدیے' دو پیغام' دو چیزیں دے کر صدیقہؓ کے حجرے میں' گنبد خضرا میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔ میرے کلمہ خوانو' مسلمانو' مجھے جانو' مانو' پہچانو' جب تک تمہارا دو چیزوں سے تعلق رہے گا' تم گمراہ' روسیاہ' بے راہ نہیں ہوگے۔ ایک اللہ کا قرآن ہے ایک دلبر کا فرمان ہے' جو یقین کرے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے' میرا میدان میں اعلان ہے۔

قرآن کا مقام

مبلغ ہمیشہ قرآن پڑھتا ہے۔ آپ قرآن سننے آئے ہیں یا مرثیے سننے آئے ہیں؟ (قرآن سننے آئے ہیں) قرآن کا مقابلہ تورات' انجیل' زبور کر سکتی ہیں؟ (نہیں)

ہمارا عقیدہ ہے کہ تورات کے بر موسیٰ' انجیل کے بر عیسیٰ' شد یک نکتہ ز قرآن محمد۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تین سو پندرہ کتابیں رسولوں پر نازل ہوئیں۔ تین سو پندرہ کتابوں کا شان اور مرتبہ ایک طرف' میرے پیغمبر کے قرآن کا ایک نکتہ ایک طرف۔ قرآن کے ایک نکتہ کا مقابلہ بھی نہیں ہو سکتا۔

قرآن غیر مبدل' قرآن حضورؐ کا معجزہ ہے' قرآن پیغمبر کا تحفہ ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کا گواہ ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کی تصدیق ہے' قرآن حضورؐ کی نبوت کی دلیل ہے' قرآن پیغمبرؐ کا عطیہ ہے۔ (سبحان اللہ)

ابھی تو میں نے بات شروع نہیں کی' کل تو میں تھکا ہوا تھا۔

کل تھا نیند کا خمار' آج ہوں بیدار

بالکل ہوشیار، تقریر کے لیے تیار

حضورؐ کا تبلیغ کے لیے کشتی لڑنا

حضورؐ نے اس تبلیغ میں کشتی بھی لڑی ہے۔ حضورؐ مدینے سے باہر جنگل میں جا رہے ہیں۔ ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا اس کا نام رکانہ تھا۔ بہت بڑا بھاری تھا، بہت موٹا مگر نیت کا کھوٹا۔ پوری ایک بوری، ڈرم۔ حضورؐ نے فرمایا، کیا کرتے ہو؟ کہنے لگا بکریاں چراتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، اسلام قبول کر لو، کلمہ پڑھ لو۔ میں اللہ کا رسول ہوں، رسول مقبول، میری بات ہے معقول، کر لو قبول۔ حضورؐ نے فرمایا کلمہ پڑھ لے۔ وہ پیغمبر سے کہنے لگا، کشتی لڑیے۔ یہ حدیث سنا رہا ہوں۔ کہنے لگا آپ میرے ساتھ کشتی لڑ لو۔ اگر آپ مجھے کشتی میں لتاڑ دیتے ہیں، آپ جیت جاتے ہیں تو میں آپ کا اسلام قبول کر لوں گا۔ حضورؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، عرش والے! تو ہی ہے توفیق دے میں نبی کشتی کے لیے تو نہیں آیا، اگر میرے کشتی لڑنے سے اس کو اسلام نصیب ہوتا ہے، جہنم سے بچتا ہے، تو مولیٰ میں کشتی بھی لڑنے کے لیے تیار ہوں۔

دین اس طرح آیا ہے، آپس میں لڑتے رہتے ہیں، ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ حضورؐ نے کافر کو اسلام کی دعوت دی۔ اس پہلوان نے تیاری کی، تیل وغیرہ لگایا۔ میرے محبوبؐ اسی طرح کھڑے رہے۔

حضورؐ بہادر تھے

ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کو اللہ نے چالیس بہشتی مردوں کی بہادری اور طاقت دے رکھی تھی۔ **کان رسول اللہ اشجع الناس**۔ پوری کائنات میں، دنیا کے پیدا ہونے سے قیامت تک حضورؐ کے مقابلہ کا کوئی طاقتور نہیں آئے گا۔ حضور پاکؐ کو اللہ نے وہ طاقت عطا کی تھی کہ وہ ساری کائنات سے بہادر تھے۔

اتنے بہادر تھے کہ جب کافر نے کہا کہ کون بچائے گا تو حضورؐ نے فرمایا، اللہ۔ اللہ۔ یہ میرے محبوب کا محبوب نعرہ ہے۔ ننگی تلوار کے نیچے فرمایا، میرا بچانے

والا اللہ ہے۔ جب آپ نے "اللہ" فرمایا تو کافر بھی لرز گیا۔ تلوار بھی گر گئی۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے کون بچائے گا۔ کہنے لگا کرمک وفضلک۔ تیری مہربانی بچائے گی۔ فرمایا اندھا نہ بن' جو مجھے بچائے گا' تجھے بھی وہی بچائے گا۔ یہ حضورؐ کا رعب تھا۔

حضورؐ کی نگاہ کا رعب

حدیث میں آیا کہ **کان رسول اللہ ملور الوجہ انا نظر ھاب۔** حضورؐ کا چہرہ مبارک گول تھا۔ اللہ نے اپنی خالق گری محبوب کے چہرے میں دکھا دی۔ جب نبی کریمؐ حجرے مبارک سے چہرہ مبارک ظاہر فرماتے تو بڑے بڑے عرب کے بہادر بھی مصطفیٰؐ کے چہرے کا رعب دیکھ کر کانپ جاتے۔ نصرت بالرعب مسیرۃ الشہر۔ فرمایا تم گھوڑے پر بیٹھ کر گھوڑا دوڑاؤ۔ ایک مہینے کے بعد جہاں تمہارا تیز رفتار گھوڑا پہنچے گا' وہاں میری نگاہ کا رعب پہنچ جائے گا۔

تم بھی بہادر ہو' لوگوں کی گھڑیاں چھین لیتے ہو۔ سائیکل چھین لیتے ہو۔ موٹر سائیکل کسی نے کھڑی کی' چابی لگائی اور لے گئے۔ کار چوری کرلی۔ کسی کو رسیوں سے باندھ دیا' سب کچھ لوٹ کر چلے گئے۔ پٹرول پمپ لوٹ لیا۔ یہ بہادری ہے یا ڈاکہ ہے؟ (ڈاکہ ہے) یہ غنڈہ گردی ہے' یہ حرام ہے' یہ کوئی بہادری نہیں۔

اس پہلوان نے کشتی شروع کی۔ میرا محبوب سامنے آیا۔ نبی تو سراپا حیا ہوتا ہے۔ ساری دنیا حیا نبی سے سیکھتی ہے۔

میں ایک جملہ سنا دوں' بتا دوں' جتا دوں' پہنچا دوں کہ جو چیز اچھی ہے وہ مدنی کی سیرت ہے' ساری کائنات میں جو مقبول' جو معقول' جو بہتر' جو برتر' جو شاندار چیز ہے' جو اچھی چیز ہے وہ محبوب کی سیرت ہے۔

حضورؐ کی سیرت پر عمل کرنے والا

کوئی بڑے کا ادب کرتا ہے' چھوٹے سے پیار کرتا ہے' ماں باپ کی خدمت کرتا ہے۔ زبان پر سچ کہتا ہے' آنکھوں میں حیا رکھتا ہے۔ ہاتھ سے ظلم نہیں کرتا' پیٹ میں حرام نہیں ڈالتا' غلط طرف نہیں جاتا' ماں باپ کا ادب کرتا ہے' یہ سب محمدؐ

کی سیرت پر عمل کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ نے اس پہلوان کو پکڑا زمین پر گرا دیا۔ پیغمبر کی طاقت' ایک انگلی نہیں لگائی اور وہ گر گیا۔ وہ بھی ضدی کہنے لگا' پاؤں پھسل گیا تھا۔ پھر لڑو گے؟ حضورؐ مسکرا دیے۔ کہنے لگا میں دو سو بکریاں دوں گا' پھر لڑو۔ فرمایا' بکریاں اپنے پاس رکھ' مدنی کو مال کی ضرورت نہیں' مدنی کو تیری نجات کی ضرورت ہے۔ محمد کو تیری بکریوں کی ضرورت نہیں' پیغمبر کو تیرے لیے جنت کی ضرورت ہے۔ میں کشتی لڑ کے کوشش کروں گا کہ خدا تمہیں جہنم سے بچائے' پھر میرے محبوب نے پکڑا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ کہنے لگا یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہاتھ آپ لگاتے ہیں' اٹھاتا کون ہے۔ (سبحان اللہ)

مانگتے حضورؐ ہیں دیتا خدا ہے

اشارہ پیغمبر کرتے ہیں چاند دو ٹکڑے کون کرتا ہے؟ (اللہ) کعبے کا غلاف دلبر نے پکڑا تو عمر کو کلمہ کس نے پڑھایا؟ (اللہ نے) ہاتھ نبی نے رکھا فوارے کس نے جاری کیے؟ (اللہ نے) ہاتھ پیغمبر نے اٹھائے ابوہریرہ کی اماں کو ہدایت کس نے دی؟ (اللہ نے) ہاتھ مصطفیؐ نے اٹھائے تو جابر کی کھجوروں میں برکت کس نے عطا کی؟ (اللہ نے) قیامت کے دن سجدہ کر کے شفاعت دلبر کریں گے تو امت کو بخشش اور جنت کا ٹکٹ کون دے گا؟ (اللہ)

علماء دیوبند کا عقیدہ سن لو! مانگتا پیغمبر ہے' دیتا خدا ہے۔ پیغمبر مانگتا رہے گا' خدا دیتا رہے گا۔

میں ایک موتی دے دوں' مدنی کا سینہ بڑا ہے' خدا کا خزینہ بڑا ہے۔ اس کو لینا آتا ہے' اس کو دینا آتا ہے۔ یہ لیتا رہے گا' وہ دیتا رہے گا۔ یہ سائل ہے' وہ مسئول ہے۔ یہ طالب ہے' وہ مطلوب ہے۔ اسے مانگنا آتا ہے' اسے دینا آتا ہے۔

اس پہلوان نے نبی کے اس انداز تبلیغ سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔ کہنے لگا میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کی طاقت نہیں' یہ طاقت اسی کی ہے جس کا نام لیتے ہو۔ فرمایا! میں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں۔

یہودی بچے کے ایمان قبول کرنے پر حضورؐ کی خوشی

اس یہودی کا بچہ بے ہوش تھا' تھوڑی دیر خاموش تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ بچہ جوش تھا' حضور کریمؐ نے کلمہ پڑھایا جب اس نے کلمہ پڑھا' ذرا حدیث سنئے **کان رسول اللہ اذا سر وجھہ کانہ قطعۃ من القمر۔** حضورؐ خوش ہوتے تو یوں معلوم ہوتا کہ سارا مدینہ چمک اٹھا ہے۔ جب جوش میں آتے تو **کانما عصر فی وجھہ رمان۔** جب اس بچے نے کلمہ پڑھا تو محبوب کے چہرے پر مسرت' فرحت' چمک دمک' طمانیت' خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا' میرے صحابیو! آج مجھے کوئی سو اونٹ بھی لا کر دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی اس بچے کے اسلام قبول کرنے پر ہوئی ہے۔ بچے نے کلمہ پڑھا اور جان بحق ہوگیا۔ اس بچے نے نماز نہیں پڑھی' روزہ نہیں رکھا' قرآن کی تلاوت نہیں کی' اس نے صرف کلمہ پڑھا۔ یہ مسلمان ہے اس کو پتہ نہیں کہ ابوبکر کون ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ خلیفہ اول کون ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ خلافت کا وارث کون ہے' اس کو پتہ نہیں علی المرتضیٰ کون ہے۔ اس کو کوئی پتہ نہیں صرف کلمہ پڑھا اور جان بحق ہوا۔ حضور کریمؐ نے فرمایا مبارک ہو یہ بچہ جہنم سے بچ گیا۔

حضورؐ سیدھے گھر تشریف لائے' صدیقہ! رفیقہ! لیقہ! خلیقہ! طیبہ! طاہرہ! حمیرہ! عائشہ! آج میں بہت خوش ہوں۔ عائشہ صدیقہؓ نے چہرہ دیکھا تو کہا' حضرت آج خیر ہے آج آپ کے چہرے میں بڑی چمک ہے۔ بڑا مزا آ رہا ہے چہرہ دیکھنے میں' نورانیت چمک رہی ہے۔ فرمایا صدیقہ آج خوشی ہے کہ امت کا ایک بچہ جہنم کی آگ سے بچ گیا ہے۔

صدیقہ پانی گرم کیجئے اگر کفن کا انتظام ہو سکے تو ٹھیک ورنہ میری یہ چادر (کملی) اس کا کفن بن جائے گی۔ پیغمبر تیری جوتی پر قربان' محبوب تیری رحمت پر قربان' پیغمبر تیرے روضے پر ستاروں سے زیادہ رحمت کی بارش ہو۔ (آمین) اے محسن اعظم' دنیا میں جتنے ذرے ہیں' جتنے آسمان کے ستارے ہیں' اس سے زیادہ تیری قبر پر رحمت کی بارش ہو۔ (آمین)

قاضی احسانؒ کا پسندیدہ درود

ہمارے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضورؐ کے سچے عاشق تھے۔ مجھے کہا کرتے تھے کہ دین پوری یہ درود پڑھا کرو۔ **اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ۔** مولیٰ جتنے ذرے ہیں روز کے اتنے درود، مولیٰ ایک ذرے کو ہزار بنا دے، ہر ذرے کو ہزار بنا کر اتنے مرتبہ محمدؐ پر درود بھیج دے۔ (سبحان اللہ)

یہ وہی عالم ہے جس کو کہتے ہیں وہابی ہے، یہ تمہارے کہنے والوں کے دماغ کی خرابی ہے۔

قاضی احسان احمدؒ نے اپنا ہاتھ مجھے دکھایا وہ ٹوٹا ہوا تھا۔ کہنے لگے مولانا لوگوں نے حضورؐ کے نام پر حلوے، انڈے، پراٹھے کھائے ہیں۔ قاضی نے نبیؐ کے عشق میں ماریں کھائی ہیں۔ انگریز نے ہاتھ مروڑ کر میرا بازو توڑ دیا ہے۔ کل میں کملی والے کو دکھاؤں گا، کہوں گا کملی والے میں نے تیرے نام پر مار بھی کھائی ہے۔ اللہ اس کی قبر پر رحمت نازل فرمائے۔ (آمین)

قاضی احسان جیل میں بیٹھا تھا۔ گیارہ سال کا بچہ گھر میں بیمار ایک ہی بچہ تھا، چار بچیاں تھیں، اطلاع آئی کہ بچے کو سکرات ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل آیا اور آکر کہنے لگا کہ آپ لکھیں کہ میں التماس کرتا ہوں کہ مجھے جیل سے رہا کیا جائے تاکہ میں اپنے بچے کا علاج کروا لوں۔ اگر فوت ہو جائے تو جنازہ پڑھ سکوں۔ فرمایا میں بخاری کا شاگرد ہوں، دیوبند کا فرزند ہوں، میں انگریز پتلونئے کو یہ نہیں لکھوں گا۔ بچے کا جنازہ دروازے پر آیا تو دیکھ لوں گا، مگر تمہیں گزارش کے الفاظ نہیں لکھوں گا۔ میں کٹ تو سکتا ہوں، انگریز کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ) یہ میرے اکابر تھے۔ خود نعرہ لگایا:

سرفراز و سربلند —— دیوبند، دیوبند

ہم نانوتوی کے رضاکار ہیں (انشاء اللہ)

ہم انور شاہ کے تابعدار ہیں (انشاء اللہ)

ہم مدنی کے جانثار ہیں (انشاء اللہ)

ہم عطاء اللہ شاہ بخاری کے ادنیٰ رضاکار ہیں (انشاء اللہ)

اور رضاکار رہیں گے انشاء اللہ ہم رضاکاروں کو کوئی نہیں جھکا سکتا۔ میرے بزرگ تو گزر گئے ہیں۔

حضورؐ نے اپنی چادر مبارک اس یہودی کے بچے کے لیے جس نے نبیؐ کا کلمہ پڑھ لیا تھا' تیار فرمائی۔ عائشہؓ کو فرمایا' پانی گرم کرے۔ اس کے باپ سے کہا اٹھ کر چلے جاؤ' اس کی اماں کو لے ہٹ جاؤ۔ یہ بچہ اب تمہارا نہیں' یہ بچہ مصطفیٰؐ کا ہے۔ اس کے باپ سے کہا تو یہودی ہے اور فرمایا میرے یارو دیکھتے رہو محمد اس کو اپنے ہاتھوں سے اٹھائے گا۔ دس سال کا بچہ تھا' اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر لائے۔ فرمایا صدیقہ چادر ہے۔ جی حضرت آپ کی چادر رکھی ہے۔ فرمایا **وما کفنہ الا رداء رسول اللہ**۔ اگر کوئی چادر نہیں تو میری چادر اس کو کفن میں دے دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ جنازہ پڑھ رہے ہیں اور خوشی میں رو رہے ہیں کہ ابھی آیا اور جنت میں جا رہا ہے۔ اور جب قبر میں اتارنے کا وقت آیا تو محبوب کریمؐ نے خود قبر میں اتر کر فرمایا' لے آؤ یہ بچہ قبر میں نہیں جا رہا' محمدؐ کے ہاتھوں سے جنت میں جا رہا ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری چیخیں نکل گئیں۔ کہنے لگے' یارسول اللہ آج جنازہ ہمارا ہوتا دست مبارک آپ کا ہوتا۔ فرمایا جس نے بچپن میں اپنے ماں باپ کو چھوڑا' باپ کا انکار کیا' میرا کلمہ پڑھا' میں بھی اتنا وفادار ہوں کہ جنت میں پہنچا کر رہوں گا۔ یہ بھی تبلیغ کا انداز ہے۔

ہم یہی تبلیغ لے کر آئے ہیں۔ ہم نے کسی کو گالیاں دی ہیں؟ (نہیں) کفر کے فتوے دیے ہیں؟ (نہیں) ہم نے قوم کو دھوکہ دیا ہے؟ (نہیں) ہم نے کسی سرکار کی تعریف کی ہے؟ (نہیں) کسی سرکار کے دروازے پر' کسی کے در پر گئے ہیں؟ (نہیں) ہم نہیں جائیں گے ہمارا صدر مصطفیٰؐ سارے انبیاء کا صدر کون ہے؟

(مصطفیٰ) ہم نبوت کے وفادار ہیں' ہم صحابہ سے عقیدت رکھتے ہیں' ہم توحید و عشق ربوبیت رکھتے ہیں' ہم عشق نبوت رکھتے ہیں' آج ہمارا عقیدہ سن لو میرے ایک ہاتھ میں قرآن رہے گا' ایک ہاتھ میں نبوت کا فرمان رہے گا' ہماری جماعت کے دل میں ایمان رہے گا' زبان پر صحابہ و اہل بیت کا نشان رہے گا۔ انشاء اللہ۔

آپ شادمان ہیں یا پریشان ہیں (شادمان ہیں) آپ کو اطمینان تسلی ہے؟ (ہے) ہمارا اور آپ کا محافظ اللہ ہے۔

ہم اس قافلہ میں چل رہے ہیں' چلتے رہیں گے۔ ہم جاگ رہے ہیں' جگاتے رہیں گے۔ حق کہہ رہے ہیں حق بتاتے رہیں گے' قرآن سناتے رہیں گے' آپ لاکھ پابندیاں لگائیں ہم آتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

سرفراز و سربلند --- دیوبند' دیوبند

سرفراز و سربلند --- دیوبند' دیوبند

یہ ہماری جماعت ہے' سچی بات ہے' راضی خدا کی ذات ہے۔ انشاء اللہ۔

یہ قافلہ رواں دواں رہے گا' یہاں رہے گا وہاں رہے گا' پتہ نہیں کہاں کہاں رہے گا' دین رہے گا۔ آپ کو جو کچھ یہاں سے ملے اس سے صحیح فائدہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو شکوک و شبہات سے بچا کر راہ صداقت عطا فرمائے (آمین)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

عملی زندگی اور اہلسنّت

الحمد للّٰہ و کفی و الصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

وقال النبی ﷺ من احیا سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

وقال النبی ﷺ من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ

وقال النبی ﷺ من رغب عن سنتی فلیس منی

وعن عبد اللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من کان مستنا فلیستن بمن قدمات۔

وقال النبی ﷺ ان بنی اسرائیل لتفرقت علیٰ ثنتین و سبعین فرقۃ و ان امتی ستفترق علیٰ ثلث و سبعین فرقۃ کلھم ضال و کلھم فی النار الا الواحدۃ قیل من ھو یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیہ و اصحابی

وقال النبی ﷺ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

وقال النبی ﷺ اکرموا اصحابی فانھم خیار امتی۔ اکرموا اصحابی فانھم خیارکم۔ ید اللّٰہ علیٰ الجماعۃ من شذ شذ فی النار۔

وقال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی و انتم آخر الامم ولا امۃ بعدکم۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ
اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد
وشق لہ من اسمہ کی یجلہ
فذوالعرش محمود و ھذا محمد

تو وہ ہی کہ پھونک دی بزم شعلہ کافری
رعشہ خوف بن گیا رقص بتان آزری

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشک خضر بنا دیا
سلجھا ہوا تھا کس قدر تیرا دماغ رہبری

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
دہشت توردوں کو تو نے دیا شکوہ قیصری

شان تیرے ثبات کی عزم شہید کربلا
شرح تیرے جلال کی ضربت دست حیدری

سچ پہ پہنچ کے ایک بات کہتا ہوں تیری شان میں
دھر میں تیری ذات پر ختم ہوئی پیمبری

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے

محمد راہ خدا وا دست لشکر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

اکابرین ملت، حاضرین خلقت، مکرم سامعین، محترم حاضرین، مجھے مسرت ہے کہ ہمارے نوجوان ایک قافلہ کی شکل میں منظم ہو کر اصلاحی پروگراموں کیلئے قدم اٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے (آمین)۔

کاروان کے متعلق بات ہو رہی تھی کہ ہمارا تعلق اسی قافلہ سے ہے جو دیو بند سے چلا اور آج مکہ اور مدینہ تک پھیلا ہوا ہے۔

جہاں تک مجھے تاریخ یاد ہے تین سو ساٹھ ملکوں میں ہمارے کارواں کے (دیوبند کے قافلہ کے) آدمی موجود ہیں۔

میں کچھ اہلسنت کا تعارف کرواتا ہوں اور ساتھ ساتھ چلتے' بدلتے سنبھلتے' نکلتے اپنے محبوب مکرم' نبی معظم' نبی محترم' نبی محتشم ﷺ کی عملی زندگی پر کچھ عرض کروں گا۔

کیونکہ آج تصویریاں، افکار، شاندار، خوش بیانیاں' پرجوش تقریریں تو بہت ہیں' مگر عملی زندگی میں ہم صفر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)۔

میرے محبوب نے اسی طرف متوجہ فرمایا۔ الدنیا دار العمل والآخرۃ دارالجزاء الدنیا مزرعۃ الاخرۃ قرآن نے بھی یہی کچھ کہا لم تقولون ما لا تفعلون۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)۔

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ تو میرا حال دیکھ۔ حکم ہوتا کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

میں سب سے پہلے یہی نصیحت وصیت کروں گا کہ جو کچھ سنو موتی سمجھ کر چنو۔ اور اس
پر
عمل
کرو۔
پیغمبر ﷺ نے جو فرمایا۔ محمد ﷺ کی جماعت نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔

صحابہ کا جذبہ اطاعت:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو صحابی جہاں تھا وہاں ہی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تو صحابہ ساری ساری رات کھڑے رہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ حضور ﷺ بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جانے لگے تو آپ ﷺ نے صحابی سے فرمایا۔ علی رسلک دیوانو' پروانو' مستانو ٹھہر جاؤ۔ وہ صحابی ابو درداء وہیں کھڑے ہو گئے۔ آپ سحری کے وقت تہجد کیلئے نکلے تو صحابی اسی مقام پر کھڑے تھے فرمایا ابو درداء سوئے نہیں؟ تھکے نہیں؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ فرمایا ابو درداء کیا ساری رات تم یہاں کھڑے رہے؟ عرض کی جی یہاں کھڑا رہا۔ پوچھا کیوں؟ عرض کی آقا آپ کے حکم کے بعد قدم اٹھاتا تو یہ قدم جہنم میں چلا جاتا۔ یہاں موت تو آ سکتی ہے مگر آپ کے حکم کے خلاف قدم نہیں اٹھ سکتا۔

شراب کی حرمت آتی ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ اعلان کرتے ہیں یا اھل المدینة ان اللہ حرم الخمر علی لسان محمد ﷺ مدینے والو عرش والے نے آج شراب حرام کر دی ہے آقا نے یہ اعلان کروایا ہے۔ صحابہ نے اعلان سنا تو برتن توڑ دیے۔ صحابی کہتے ہیں کہ جس طرح نالیوں میں پانی چلتا ہے اس طرح شراب گلیوں میں بہہ رہی تھی صحابی نے اعلان سن کر وہ برتن بھی توڑ دیے۔ تاکہ ہمارے گھروں سے شراب کی بدبو بھی نہ آئے یہ عمل تھا۔

آج ہمارے علماء میں بھی عملی زندگی ختم ہو رہی ہے۔ العلم بلا عمل

کحمل علی جمل- العلم بلا عمل کسحاب بلا مطر- العلم بلا عمل کشجر بلا ثمر- تو عمل کی بڑی ضرورت ہے- یہ تمہیدی کلمات تھے-

سنت اور اہل سنت

سنت = یہ اہل سنت و الجماعت یہ محبوب کے ایک فرمان کی ترجمانی ہے-

حضور ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر ٹولے تھے- میری امت میں تہتر ٹولے ہونگے- سب گمراہ' تباہ' روسیاہ' بے راہ' سب فی النار الا واحدہ-

نوٹ = جلسے میں بار بار لوگوں کے کھڑے ہونے پر فرمایا- جلسہ کا معنی بیٹھنا ہے- کھڑا ہونا نہیں قیام والے اور بہت ہیں' میں حیران ہوں کہ نام جلسہ اور ہوتا قیام ہے- دعا کرو اللہ ہمیں جلسے کے آداب سے بھی واقفیت عطا فرمائے آمین-

الدین کلہ ادب -لا دین لمن لا ادب لہ بڑے سکون و آرام سے محبت سے' الفت' سے رغبت سے' عقیدت سے باہوش و گوش اور خاموش ہو کر سنیں اور موتی چنیں- اللہ ہمیں عملی زندگی عطا فرمائے (آمین)- پیغمبر کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان سے بیان جاری ہوا' نبی کی جماعت نے مصطفےٰ کی بات کو سنا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر فرقے تھے اس امت میں تہتر ہونگے- نبی ﷺ کا فرمان صحیح ہے اب تو تہتر سے بھی شاید بڑھ گئے ہونگے- پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے زمین و آسمان بدل سکتے ہیں' درخت اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے' سورج بے نور ہو سکتا ہے' دریا راستے چھوڑ سکتا ہے' مارشل لاء لگ سکتا ہے- لیکن قیامت تک مصطفےٰ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا- (بے شک)

فضیلت خلفاء اربع

ابو بکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ عثمان فی الجنۃ علی فی الجنۃ بالکل صحیح ہے-

نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر انت عتیق اللہ من النار- آپ نے فرمایا انت

صاحبی فی الغار و صاحبی فی اسرار و صاحبی علی الحوض و صاحبی فی الجنۃ۔

آپ ﷺ نے فرمایا! حسنات عمر کعدد نجوم السماء۔ آپ ﷺ نے فرمایا! لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب۔ آپ نے فرمایا۔ ماسمک العمر فجا الاسمک الشیطان فجاعبرہ۔ نبی نے فرمایا! لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان' نبی ﷺ نے فرمایا! علی منی و انا من علی۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اصحابی کالنجوم' ہمارا عقیدہ ہے اصحابہ کلھم عدول صحیح ہیں یہ سارے فرمان رسول۔ وقت نہیں کہ میں ترجمہ کروں۔ جو آپ ﷺ نے فرمایا صحیح فرمایا۔ ساری دنیا جھوٹی ہو سکتی ہے' خدا کا نبی سچا ہے۔

ناجی فرقے کی نشاندہی

حاضرین کرام! آپ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں بہتر فرقے تھے اس امت میں تہتر ہونگے۔ سب گمراہ' ضال' الا الواحد۔ ایک ٹولے کیلئے نجات' کامیابی اور جنت ہو گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ من ھی یا رسول اللہ۔سب کہو ﷺ۔ پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ فرمایا۔ ما انا علیہ و اصحابی جس راستے پر' جس طریقے پر میں اللہ کا نبی اور میری جماعت ہے وہ راستہ صحیح ہے۔

جو کام نبی کرے وہ سنت ہے۔ جو کام مصطفےٰ ﷺ کے صحابہ کریں وہ جماعت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جماعت کہا جاتا ہے۔ اللہ اسی جماعت سے ہمیں محبت عطا کرے (آمین)۔

یا اللہ میرے ان مسلمان بھائیوں کو پیغمبر کی بات سے۔ مصطفےٰ کی ذات سے نبی کی جماعت سے محبت عطا فرما (آمین)۔

سنت کیا ہے؟

جو کام پیغمبر کریں جو کام نبی سے کرنا ثابت ہو اس کو سنت کہتے ہیں۔

نبی ﷺ مسجد میں پہلے دائیاں قدم رکھیں تو دائیاں قدم رکھنا سنت' نکلیں تو پہلے بائیاں قدم نکالیں۔ تو پہلے بائیاں قدم نکالنا سنت۔ کپڑے پہنیں کو پہلے دائیں طرف پہنیں ' مصافحہ کریں تو دائیں ہاتھ سے' سوئیں تو دائیں کروٹ' چیز تقسیم کریں تو دائیں ہاتھ سے' یہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا سنت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! نکاح کرنا میری سنت ہے۔ جو نہ کرے وہ میری سنت کا منکر ہے۔ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ مسجد میں نکاح کرنا سنت ہے' چھوہارے تقسیم کرنا سنت ہے' السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

آج سنت کے لفظ پر کچھ عرض کر رہا ہوں۔

آج اہل بدعت جو دین میں ہر سنت کو چھوڑتے جا رہے ہیں ان سے بھی پوچھو تو کہتے ہیں ہم اہلسنّت ہیں۔ اللہ تعالٰی اہلسنّت بنائے (آمین) ہمیں دعوے میں سچا فرمائے (آمین)۔ چہرے پر داڑھی رکھنا نبی ﷺ کی سنت ہے' مونچھیں کترانا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ اب تو بالکل اہل سنت۔ یعنی داڑھی اور مونچھیں دونوں ہی مونڈ دیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ ناراض نہ ہونا' سنت پر تقریر ہے خدا ہمیں آقا ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق دے (آمین)۔

اس دور میں سنت پر عمل کون کر رہا ہے

وہ لوگ قبروں میں چلے گئے جو ہمارے قافلہ کے امیر تھے مولانا امداد اللہؒ جنکی قبر آج مکہ کے قبرستان جنت المعلی میں بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں ہے۔

مولانا امداد اللہؒ کے منہ میں اسی سال کی عمر میں دانت نہیں تھے پھر بھی سنت سمجھ کر مسواک کیا کرتے تھے۔ کسی نے کہا حضرت مسواک تو دانتوں پر کرتے ہیں۔ فرمایا میاں مسواک نہیں کر رہا محبوب ﷺ کی سنت کو زندہ کر رہا ہوں۔ (سبحان اللہ)۔

مولانا قاسم نانوتویؒ اللہ ان کی قبر پر رحمت برسائے (آمین) جنہوں نے انار کے درخت کے نیچے ایک مدرسہ کا افتتاح کیا اب تمہیں معلوم ہے کہ وہ بہت بڑا دارالعلوم ہے۔

مولانا نانوتویؒ تین دن چھپے رہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی والے تلاش کر رہے تھے وارنٹ گرفتاری تھے۔ تیسرے دن باہر آ گئے مسجد میں آئے کسی نے کہا حضرت وہ سی۔ آئی۔ ڈی والے آپ کو پکڑنے کیلئے چھاپے مار رہے ہیں آپ باہر نکل آئے ہیں۔ مسکرا کر فرمایا بھائیو۔ قاسم کو اپنی جان پیاری نہیں محبوب ﷺ کی غار والی سنت پیاری ہے۔ میرے محبوب غار میں تین دن بیٹھے تھے چوتھے دن باہر روانہ ہو گئے۔ قاسم جیل میں تو جا سکتا ہے محبوب کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہی چیز تھی کہ آقا کی ہر ادا کو سنت کہتے۔ نبی ﷺ بولنے میں مسکراتے! یہ سنت ہے۔ بیمار کی طبع پرسی کرنا' یہ سنت ہے۔ آج ہمارے اندر کوئی سنت نہیں رہی۔ ہم اگر تندرست ہیں تو بڑی یاری ہے' پیار ہے' تعلق ہے' آمدورفت ہے اگر کوئی بیمار ہے تو بس' بیزار ہے' بالکل انکار ہے۔

سنت کیا ہے

ہم اسی نبی ﷺ کے غلام ہیں جس کے بارے میں بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان یعود المرضی فی اقصی المدینہ۔ مدینے کے آخری کونے میں کوئی بیمار ہوتا تو ہمارے آقا ﷺ پیدل چل کر اس کی بیمار پرسی کرنے جاتے اس کے لئے دعا کرتے۔

اس مائی کی بھی پیغمبر ﷺ نے عیادت کی اور اس کے لئے دعا فرمائی جو روزانہ راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا حضرت آپ ام جمیل کیلئے دعا کر رہے ہیں فرمایا۔ وہ جفا کرتی ہے میں وفا کرتا ہوں' وہ دعا کرتی ہے میں دعا کرتا ہوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ام جمیل کی لڑکی نے دیکھا کہ مصطفیٰ مع جماعت اس کے گھر آ رہے ہیں تو دوڑی دوڑی اماں کے پاس گئی کہنے لگی۔ یا امی قد جاء محمد مع اصحاب مصطفیٰ جماعت لیکر ہمارے گھر کا رخ کر رہے ہیں۔ خیر نہیں۔ بے چاری ہانپنے لگی کانپنے لگی' ڈرنے لگی' لرزنے لگی' خوف زدہ ہو گئی' بے چاری پریشان ہو گئی' حیران ہو گئی' سرگردان ہو گئی' حضور نے دیکھا کہ وہ بے چاری کونے میں کانپ رہی ہے۔ فرمایا۔ علیک السکینۃ اینھا المسکینۃ مائی آرام کر۔ میں بدلہ لینے نہیں آیا۔ میں ہمسائی کیلئے دعا کرنے آیا ہوں۔

یہ سنت بھی ہے سیرت بھی ہے۔

نبی دشمنوں کیلئے دعا کرے۔ ہم اپنوں سے جفا کریں۔ اور پوچھو تو کہتے ہیں اہل سنت و الجماعت۔ اب تو یہاں دعوے کرتے ہیں اہل سنت والجماعت۔ کون ہو؟ حنفی۔ نمونے دیکھو تو منفی۔ بس یہی آپ کو بتانے آیا ہوں کہ سنت کیا ہے۔

داڑھی کو بڑھانا نبی کی سنت ہے۔ جمعہ کیدن خوشبو لگانا نبی کی سنت ہے۔ مونچھوں کو کتروانا نبی کی سنت ہے۔ بغلیں منڈوانا نبی کی سنت ہے۔ نکاح کرنا نبی کی سنت ہے۔ بچہ پیدا ہو تو عقیقہ کرنا نبی کی سنت ہے۔ بچہ پیدا ہو تو ہیجڑوں کو بلا کر طبلہ بجانا نبی کی سنت نہیں۔ بلکہ بدعت ہے۔ انکو بلاتے ہیں جن کا اپنا کچھ نہیں۔

میں آج کچھ عام تقریر کروں گا۔ میں حضور ﷺ کی عملی زندگی کی طرف بھی آؤں گا۔ صحابہ میں آقا کی سنت پر اتنا عمل تھا کہ صدیقؓ جب مدینے پہنچے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ سردار کون ہے' غلام کون ہے۔ رفیق کون ہے اور سرپرست کون ہے۔ لوگ آ کر صدیق کو ملنے لگے کہ محمد یہی ہے۔ اتنا آقا کا عکس پڑا تھا۔ نبی کی نگاہ نبوت پڑی تو صدیق کا چہرہ بھی منور ہو گیا۔

صحابہ پر حضور ﷺ کی زندگی کا اتنا نقشہ تھا کہ آنے والا نووارد اجنبی پوچھتا تھا کہ ایکم منکم محمد؟ تم میں سے محمد ﷺ کون ہے۔ سب کے سر پر پگڑی۔ سب کے سر پر ٹوپی۔ ٹوپی کے اوپر عمامہ (پگڑی) باندھنا یہ بھی سنت

ہے۔ (جو نبی ﷺ ہر وقت ٹوپی یا پگڑی سر پر باندھتے تھے وہ ننگے سر نماز کیسے پڑھتے ہوں گے! ننگے سر نماز پڑھنے والے غور کریں۔ مرتب)۔ آج کل تو ایسی ٹوپیاں آ گئی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ اللہ ہمیں سنت سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں چادر باندھی ہے شلوار کو پسند فرمایا مگر تریسٹھ سال کی زندگی میں میرے محبوب نے چادر کو پسند کیا ہے۔ یہ چادر بھی آقا کی سنت ہے۔

دوستو میں کچھ سنت پر عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

حضور ﷺ سمجھا رہے ہیں امت کو من رغب عن سنتی فلیس منی۔ جس نے میری سنت سے منہ موڑا۔ میری سنت کو چھوڑا' میری سنت سے تعلق توڑا' میں نے بھی اس سے منہ موڑا۔ جس کے پاس میری سنت نہیں۔ اس سے محمد ﷺ کو محبت نہیں۔ وہ میرا نہیں وہ یہودی یا نصرانی بن جائے۔ اللہ ہمیں کھانے پینے میں' چلنے پھرنے میں' اٹھنے بیٹھنے میں' آقا کی سنت کو اپنانے کی توفیق دے۔ (آمین)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ ﷺ سے محبت

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہ کئی ہزار احادیث کے حافظ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک ادا پر قربان ہوتے تھے۔ جس درخت کے نیچے حضور ﷺ بیٹھے یہ بھی اس درخت کے نیچے بیٹھ جاتے کہتے لوگو! مجھے ان کنکریوں سے بھی محبوب کی خوشبو آ رہی ہے۔

باہر نکل جاتے جس درخت کے نیچے حضور ﷺ نے آرام کیا۔ جہاں آقا ﷺ نے نوافل پڑھے۔ جہاں حضور ﷺ بیٹھ گئے' وہیں جا کر کہتے میں یہاں حضور ﷺ کی ایک ایک نشانی کو دیکھ رہا ہوں۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو انہوں نے چادر بچھائی اور کہا ابا جان تشریف رکھیے۔ فرمایا نہ۔ مجھے وہ کونہ دکھاؤ۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے۔ جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نوافل پڑھتے تھے۔ مجھے اس ٹکڑے سے بھی محبوب کی خوشبو آ رہی ہے۔

اور فرماتے تھے هکذا رایت رسول اللہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ ان کا گریبان کھلا ہوا تھا (قمیض کا گلہ) عرب کی دھوپ لگی تو نشان پڑ گئے۔ کسی نے کہا اتنی تیز دھوپ ہے گریبان کے بٹن کیوں نہیں لگاتے تو گریبان پکڑ کر کہا هکذا رایت رسول اللہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا یوں ہی دیکھا تھا اتنا عمل تھا صحابہ میں۔

سلام کرنے کا حکم اور سلام کی قسمیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افشوا السلام السلام علیکم کہنا یہ سنت ہے۔

اور Good Evening, Good mornig, Good noon, Good after noon, نوشتے' آداب عرض' سلوٹ نمبرون' سلوٹ نمبر ٹو' یہ سنت ہے؟ (نہیں)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ السلام قبل الکلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلموا تحابوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یسلم الراکب علی الساعی و الساعی علی الماشی و الماشی علی القائم و القائم عل القاعد و القلیل علی الکثیر۔ سبحان اللہ

السلام علیکم پر حضور کا عمل

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا کو السلام علیکم کہتے تھے۔ جن سے نکاح حرام ہے ان کو بھی السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

یہ نہیں کہ جو بس سٹاپ پر برقعے والی کھڑی دیکھو تو جا کر کہہ دو السلام علیکم
وہ پوچھے گی کون ہو تم۔ پھر جناب جیل میں گم۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ آپ ہر
ایک کو السلام علیکم کہیں۔ میں سنت بتا رہا ہوں۔ السلام علیکم کہنا دس نیکیاں۔
ورحمۃ اللہ کہنا بیس نیکیاں۔ و برکاتہ کہنا تیس نیکیاں۔ آج یہ سنت متروک ہے
میں نے ہاتھ کے اشاروں سے عجیب سلام دیکھے ہیں۔ آپ سندھ میں بھٹو گری
میں جائیں تو وہاں آپ کو سائیں مینڈا سائیں مینڈا کہیں گے یہ کوئی سلام نہیں۔

بعض دوسرے کو دیکھ کر کہہ دیتے ہیں حضرت سلام ہے۔ یہ بھی سلام نہیں
میں آپ کو آج سنت بتا رہا ہوں۔ ہنستے ہو ہنستے نہیں۔

میں کہتا ہوں باپ اولاد کو اتنا نہیں سکھاتا جتنا کملی والا امت کو سکھا گیا ہے۔

سنت کے مطابق کھانے کا طریقہ اور اس پر علماء دیوبند کا عمل

حضور ﷺ کھانا سکھا گئے بیٹھ کر کھانا' ہاتھ دھو کر کھانا' آج کل تو
کھڑے ہو کر بھی نہیں چل کر کھاتے ہیں۔ استغفراللہ

میرے مرشد حضرت لاہوریؒ نے ایک واقعہ بتایا دین پور میں' فرمایا لاہور میں
مصر کے ایک وزیر آئے انہوں نے پوچھا کوئی عالم ہے تو میرے پاس آئے۔ میں گیا
عربی میں گفتگو ہوئی۔ اس کے اعزاز میں دعوت ہوئی۔ فرمایا مجھے بھی بلایا گیا میں نے
دیکھا کہ میزیں ہیں کرسی ایک بھی نہیں ہر طرف چھری کانٹے تھے۔ حضرت
فرماتے ہیں میں نے کرسی منگوائی بسم اللہ پڑھ کر کے ہاتھ سے کھایا۔ ہاتھ سے کھانا
حضور ﷺ کی سنت ہے۔

میں نے سنا ہے کہ انگریز کانٹے سے کھا رہا تھا اچانک چھینک آئی تو کانٹا زبان پر
لگ گیا۔ بوٹی خود زبان بن گئی کہتا تھا آں' آں' مجھے ہسپتال لے چلو۔ یہ سنت کے
خلاف کرنے کی سزا ہے۔

آج اچھے اچھے علماء ــــــــــ ناراض نہ ہونا۔ ہم کشمیر گئے تو میرے ساتھ

بڑے اچھے آدمی تھے وہ چونکہ صدر کی طرف سے دعوت تھی۔ بھونے ہوئے بکرے تھے۔ سارے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ میں تو گنہگار ہوں۔ میں نے کہا عبدالحمید صاحب تیری نگاہ لندن پر پڑی ہے۔ میری نگاہ محمد ﷺ کی سنت پر پڑی ہے۔ میں آپ کا کھانا چھوڑ دوں گا۔ کھڑے ہو کر نہیں کھاؤں گا۔ میں نبی ﷺ کو ناراض نہیں کروں گا۔ ہمارے حضرت لاہوریؒ نے بتایا کہ میں بھی گیا۔ ایک میری داڑھی ماشاء اللہ کپڑے، پگڑی، ہاتھ میں عصا، بہترین خاصا اور وہ میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ یہ کون ہے یہ کیسے کھا رہے ہیں اور میں حیران تھا کہ یہ بندے ہیں یا جانور ہیں۔ ہنسو نہیں۔ آج تو دین سننا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اب تو کہتے ہیں دقیانوس This is very bad man. 'This is the old fation پرانی باتیں کرتے ہیں ہم کہتے ہیں، نئی تہذیب کھڑے ہو کر کھانا چل پھر کر کھانا، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، میں نے بعض نوجوانوں کو دیکھا ہے کہ گاڑی میں بیٹھے سفر کر رہے ہوتے ہیں صبح کو جب آنکھ کھلتی ہے تو جیب سے رومال نکال کر پہلے جوتا صاف کرتے ہیں پھر منہ صاف کرتے ہیں۔ میں نے خود آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے کہا ماشاء اللہ ہنسنے کی بات نہیں میں آپ کو مدینے کا راستہ دکھا رہا ہوں۔ باتیں پرانی ہیں مگر اسی میں نجات ہے۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں دل میں دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ آج میرے نبی ﷺ کی سنت کو غالب کر دے۔ اور دعا لاہوریؒ کی۔

حدیث میں آتا ہے۔ ان اللہ یستحی من الشیب جب سفید داڑھی والا ہاتھ اٹھائے تو خدا کی رحمت کو بھی حیا آ جاتی ہے۔ لاہوریؒ فرماتے ہیں۔

نوٹ : کسی نے چٹ لکھ دی، تو آپ نے فرمایا۔ آپ چٹیں دیتے جائیں انشاء اللہ اس وقت تک سٹیج سے نہیں اتروں گا جب تک جواب باصواب بالکل شتاب و صاف نہ مل جائے (انشاء اللہ)

فی الحال انہوں نے چار پانچ سوال لکھے ہیں۔ جو سوال لکھ رہا ہے اپنا نام بھی

لکھئے اور ایک سوال وہ کرے ایک میں کروں گا تاکہ پتہ بھی چلے کہ بات کرنے والا کون ہے۔ کوئی ڈر نہیں فاسئلوا اھل الذکران کنتم لاتعلمون۔ لہٰذا ہمیں شفاء العی السوال اللہ تعالیٰ ہمیں سوال کر کے مسائل حل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

سنت کیا ہے؟

میں سنت پر عرض کر رہا تھا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا سنت ہے۔ بسم اللہ پڑھ کے کھانا سنت ہے۔ ہاتھ دھو کر کھانا سنت ہے۔ اپنے آگے سے کھانا سنت ہے، ہم کئی دفعہ روٹی کھاتے ہیں تو ایک ہاتھ ادھر ایک ادھر ہوتا ہے۔ ہوش نہیں کہ کیسے کھا رہے۔ جس طرح بکریاں کھاتی ہیں اس طرح کھاتے ہیں یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

مہمان کیساتھ کھانا یہ بھی کملی والے کی سنت ہے یہ نہیں کہ آپ اچھی چیز کھائیں اور تھوڑے سے پکوڑے تھوڑی سی چٹنی بھیج کر مہمان کو کہیں کہ تم بھی کھا لو۔

ہاتھوں سے کھانا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ انگلیوں کو چاٹنا محمد ﷺ کی سنت ہے۔ آپ خوش ہونگے کہ میں ڈائننگ کار میں کھانا منگواؤں تو انگلیوں کو چاٹتا ہوں سب دیکھتے ہیں کہ یہ کیا ہے۔ کیونکہ آج کل عادت ہے کہ تھوڑے سے چاول کھا لئے باقی کتوں کو پھینک دیئے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں سؤر المومنین شفاء، مومن کے بچے ہوئے کھانے میں خدا نے شفاء رکھی ہے۔ یہ باتیں ہیں تو پرانی لیکن Made in Madina' ہیں۔ Made in Quran ہیں۔ یہ چیز قرآن میں ہے۔ نبی ﷺ کے فرمان میں ہے' محمد ﷺ کے دامن میں ہے۔ شکر کھانا سنت ہے۔ آج مجھے کوئی چیز دو تو ساری کھا کر ایک دو ہڈیاں بچا کر کہوں یہ تبرک ہے یہ سنت کے خلاف ہے یا تو اتنا بچاؤ کہ دوسرا کھا بھی سکے یہ نہیں کہ ہڈیاں چوس کر

دو ہڈیاں بچا کر کہو کہ کھا لیجئے تبرک۔

میرے محبوب ﷺ خود تھوڑا اور آہستہ کھاتے تھے مہمانوں کو زیادہ کھلاتے تھے۔ میرے محبوب ﷺ کے پاس دودھ آیا فرمایا پہلے اصحاب صفہ قرآن کے طلباء کو پلاؤ ان کا بچا ہوا میں مصطفےٰ پیوں گا۔ ہم تو جوٹھے سے نفرت کرتے ہیں بار بار برتن کو دھوتے ہیں وہ دودھ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیا ان کا بچا ہوا جوٹھا تمہارے پیغمبر علیہ السلام نے پیا۔

اے میرے اہل سنت و الجماعت غور کرو۔ آج میں آپ سے مخاطب ہوں۔ میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ نئے نئے اختراعات' بدعات' رسومات' روایات' فضولیات' لغویات' اغلوطات' خرافات' دن رات' غلط بات یہ بھی سنت ہیں؟ (نہیں) اللہ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

مولانا لاہوریؒ جب لاہور میں آئے تو اکیلے تھے۔ روانہ ہوئے تو لاکھوں کو قرآن پڑھا کر گئے۔ اللہ ان کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرمائے (آمین)۔

شاہ جیؒ پر علماء کا اعتماد

ہمارا ایک ایک عالم امیر کارواں تھا۔ اسی لاہور میں خدام الدین کے ایک جلسہ میں پانچ سو علماء نے حضرت لاہوریؒ کی دعوت پر عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی تھی۔ اور امیر شریعت کا لقب مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے دیا'جو چلتا پھرتا کتب خانہ تھا۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں (مولانا بنوریؒ نے بتایا) میں نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر دعا کی کہ اے اللہ میرا حافظہ حدیث کیلئے تیز کر دے فرمایا دعا اتنی قبول ہوئی کہ پانچ سو صفحے کی کتاب کو میں انور دیکھ لوں تو اٹھائیس برس تک اس کتاب کے حاشیے بھی یاد رہتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو یہ نعمت دی ہے۔ الحمدللہ

آج میں اگر پورے لاہور میں چیلنج کروں کہ مجھے کوئی ایک انور حافظ الحدیث

دکھائے۔ مجھے ایک مولانا اشرف علی تھانویؒ دکھائے مجھے ایک خطیب عالم مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ دکھائے دنیا عاجز ہے۔ پر خدا قادر ہے خدا لاکھوں پیدا کر سکتا ہے۔ بہرحال آپ کو مبارک ہو کہ جن سے آپ وابستہ ہیں وہ یقیناً" عاشق رسول تھے دنیا میں بھی مقبول تھے۔

مولانا انور شاہؒ کو دیکھ کر ہندو مسلمان ہو گیا

انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ میں ملتان اسٹیشن پر اترا تو وہاں ایک ہندو ٹکٹ کلکٹر کھڑا تھا اس نے میرے لباس کو خندہ پیشانی' چہرہ نورانی کو دیکھا تو مجھ سے کہنے لگا آپ کا نام؟ میں نے کہا انور' کہنے لگا کہاں سے آئے ہو؟ دیوبند سے' کیسے آئے ہو؟ ایک سیرت النبی ﷺ کے جلسہ پر بیان کرنے آیا ہوں' کون ہو؟ فرمایا میرا خاندان محمد رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔ اس نے ٹکٹ واپس کر کے کہا مجھے یہ ٹکٹ نہ دو مجھے اپنے نانا کے دروازے کا ٹکٹ دو (سبحان اللہ) میں تمہارے چہرے کو دیکھ کر یقین کر گیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ جب تو اتنا حسین ہے تو تیرا نانا کتنا حسین ہو گا (سبحان اللہ) خوش رہو۔ یہ اللہ نے نعمتیں تمہیں عطا کی تھیں۔

سنت پر بات کر رہا تھا کھانے کے آداب' پینے کے آداب' سونے کے آداب' جاگنے کے آداب

حضور کی عملی زندگی

میں آج حضور ﷺ کی عملی زندگی پر بھی کچھ عرض کروں گا۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم ذکر کرو۔ فاذکرونی اذکرکم بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ستر دفعہ روزانہ استغفار پڑھتے تھے۔ پیغمبر ﷺ کا کوئی لمحہ خالی نہیں تھا کہ جس میں اللہ کا ذکر نہ کرتے ہوں۔

میرے نبی ﷺ سونے لگے تو فرمایا باسمک ربی و ضعت جنبی جاگنے لگے تو فرمایا۔ الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

میرے آقا کھانا کھانے لگے تو فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کھانے سے فارغ ہوئے تو الحمدللہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین میرے نبی کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ میرے نبی ﷺ بازار گئے تو فرمایا اعوذ باللہ من شرھا و شرما فیھا میرے پیغمبر نے کسی سے ملاقات کی تو فرمایا السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میرے نبی ﷺ نے کسی کی موت کی خبر سنی تو فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون میرے نبی ﷺ نے کوئی بری خبر سنی تو فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کسی نے دعا کی تو میرے نبی نے فرمایا جزاک اللہ یہ اللہ کا ذکر ہے۔

میرے نبی باہر صحرا میں پیشاب کیلئے گئے تو فرمایا اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث جب پاخانہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا غفرانک الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعا فانی اللہ مجھے معاف کرنا میں تھوڑی دیر چپ ہو گیا تھا معافی دے دینا میں تیرے ذکر سے غافل ہو گیا تھا۔ آج تو یہ دعائیں کوئی یاد بھی نہیں کرتا کہتے ہیں یہ پرانی باتیں ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے آئینہ دیکھا تو فرمایا اللھم انت حسنت خلقی فحسن خلقی میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ آقا ﷺ کا کوئی لمحہ بغیر ذکر کے نہیں گزرتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا ان تموت و لسانک رطب بذکر اللہ میرے کلمہ خوانوں جب موت آئے تو زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔ برتنوں اور کپڑوں کو دھونے والو! لکل شی جلاء و جلاء القلوب ذکر اللہ لکل شیئی صیقلۃ و صیقلۃ القلوب ذکر اللہ ۔ ہر چیز کی صفائی کا انتظام ہوتا ہے جب دل سیاہ ہو جائے تو اس کو اللہ کے ذکر سے منور کرو۔

ذکر کی برکت

میرے مرشد حضرت لاہوریؒ فرماتے تھے۔ کہ مولانا عبد الرحمٰن حیدر آباد میں

تھے۔ ایک نیک عالم تھے جب وہ دروازے بند کر کے ذکر کرتے لا الہ الا اللہ منہ سے ایک نور کی روشنی نکلتی تو مسجد کی چھت پر پڑی ہوئی چھڑیاں بھی نظر آتی تھیں۔ (سبحان اللہ)۔ چھت کی کڑیاں اور چھڑیاں نظر آئیں۔ اتنی اللہ کے نام میں نورانیت تھی۔ مگر یہ چیز آج ختم ہو گئی اللہ چلتے پھرتے ہمیں اپنا ذکر عطا فرمائے (آمین)

سنت پر عمل کرنے کا نتیجہ

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ جب مصر کے وزیر کی دعوت میں ہم شامل ہوئے تو وہ وزیر بھی تیسرے نمبر پر تھا۔ وہ بھی کھڑا تھا اور کھڑے کھڑے کھا رہا تھا کچھ لوگ اشارے کر رہے تھے' کہ یہ کون ہے۔ سادہ پگڑی باندھی ہوئی ہے ہاتھ میں عصا۔ بیٹھ کر اور ہاتھ سے کھا رہا ہے۔ فرمایا میں نے چھری کانٹے پھینک دیئے یہ سوچ کر کہ یہ انگریز کی لعنت ہے۔ محمد ﷺ کی سنت میں رحمت ہے فرماتے ہیں کہ اچانک اس وزیر کی مجھ پر نگاہ پڑی۔ اس نے فوراً کرسی منگوائی اور بیٹھ گیا اس نے بھی چھری کانٹے پھینک دیئے اور ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ باقی بھی سارے اس کے اعزاز میں تھے۔ تقریباً ساٹھ آدمی تھے ساٹھ کے ساٹھ بیٹھ گئے۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے الحمدللہ کہا کہ یا خدایا آج محبوب کی سنت غالب آ گئی ہے۔ دوستو یہ کاروان اہلسنت ہے۔ مجلس علماء اہل سنت' سنت آقا ﷺ کے طریقے کا نام ہے' نکاح کرنا سنت ہے' اور ڈھول بجانا؟ گمراہی ہے۔ گانا بجانا' حرام ہے' گیت وغیرہ سننا؟ حرام ہیں' کنجریوں کا نچوانا' حرام ہے۔ سہرا باندھنا' حرام ہے۔ یہ تو دولہے کو اندھا کر دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کا نکاح بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے

آؤ میں آپ کو مدینے کی سیر کرواتا ہوں۔ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے۔ کنت علی ارجوحۃ میں جھولا جھول رہی تھی پتہ ہی نہیں تھا دیر تو مجھے

کھیلنے میں مشغول رکھ رہی تھی تقدیر مجھے محمد ﷺ کی حرم بنا رہی تھی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبرائیل نے آکر پہلے بتایا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجتک فی الدنیا و الاخرۃ یہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کے حرم میں داخل ہو گئی ہے۔ اور جبرائیل نے کہا کہ اللہ نے آپ کیلئے انتخاب کیا۔ یہ بات چلتے چلتے بتا دوں پیغمبر جو بیوی کرتا ہے انتخاب خود اللہ کرتا ہے۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجِکَ کملی والے جو بھی بیوی آپ کے بستر پر آئی۔ آپ کا انتخاب نہیں وہ میرا انتخاب ہے۔

فاروق فاروق تھا

فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملے بڑے پسند آئے۔ جب حضور ﷺ نے فاروق سے پوچھا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اژدحام ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بی بی اکیلی تھی ضرور دامن داغدار ہو گیا ہو گا فاروق تم بتاؤ کیا کہتے ہو فاروق نے فوری جواب دیا کملی والے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے گھر میں خود آئی یا اس نے بھیجا؟ فاروق فاروق تھا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ فاروق جیسا کوئی اور اس کا غلام پیدا کر دے (آمین)

مسٹر جیون انگریز لکھتا ہے کہ اگر فاروق خلیفہ ثانی دس سال اور خلافت کرتا تو پوری دنیا میں محمد ﷺ کے اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ ہوتا۔

فاروق نے اپنے ساڑھے دس سالہ دور میں پانچ سو قلعے فتح کیے۔ ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے اور سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے قرآن کے حافظ ہوئے ایک لاکھ قرآن کے اجزا تقسیم ہوئے۔ فاروق کے دور میں عزیز و بائیس لاکھ مربع میل میں محمد ﷺ کا اسلام پہنچ چکا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا کے سامنے عرض کی کملی والے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے نکاح آپ نے خود کیا ہے یا اللہ کا انتخاب ہے فرمایا انتخاب اللہ کا ہے عرض کی آپ پھر خاموش رہیں جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے گھر بھیجا ہے آپ کے گھر سے نکالنے کا حق بھی اسی کو ہے۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔

میں سنت بتا رہا ہوں۔ سنت کہتے ہیں رسول اللہ کے طریقہ کو۔ کسی اور کا طریقہ سنت نہیں ہوتا جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے سنت کا خلاف بدعت ہے۔ کل بدعة ضلالة کل ضلالة فی النار۔ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھورد۔ جو ہمارے دین میں نئی چیز پیدا کرے گا۔ جو مجھ سے ثابت نہ ہو۔ وہ چیز مردود ہے۔

سنت پر عمل کرنے کا ثواب

سنت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سن سنة حسنه۔ من احیا سنتی عندفساد امتی فله اجر مائة شھید آج کھڑے ہو کر توبہ کرو فرمایا جو میری سنت کو زندہ کرے گا اس وقت جب سنت مٹ رہی ہو گی۔ امت میں فساد عناد ہو گا جو اس وقت میری سنت کو زندہ کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی دلیل سنت پر عمل

آج ہر کوئی کہتا ہے کہ میں نبی کا عاشق ہوں۔ آج مجھ سے کسوٹی سن لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة جو میری سنت سے پیار کرے گا وہی میرا حب دار ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے' فرمانبردار ہے' جانثار ہے' صرف دعویٰ نہ کرے بلکہ سچا حب دار ہے خدا کی قسم جنت کا حق دار ہے۔ میں کہتا ہوں بیڑہ پار ہے۔

جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو نہ اپنائے لاکھ دعوے کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے زار ہے بلکہ فی النار ہے اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنائے (آمین)۔

سنت محمد ﷺ کے قدموں میں چمک رہی ہے۔

سنت کیا ہے؟

میں سنت بتا رہا ہوں۔ السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ بیمار کی طبع پرسی کرنا سنت ہے۔ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ ولیمہ کرنا سنت ہے۔ نکاح کرنا سنت ہے۔ اسلام میں ننگ ملائیت نہیں ہے۔ کوئی تینوں کپڑے اتار دیتا ہے۔ کوئی نیلے پیلے پہن لیتا ہے۔ اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں تین صحابہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا لا انکح منہ ابدا" میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ دوسرا کہنے لگا اصوم ولا افطر روزہ رکھوں گا افطار ہی نہیں کروں گا۔ تیسرا کہنے لگا اقوم ولا انوم ابدا" ساری رات نوافل پڑھوں گا نیند بھی نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے سن لیا۔ فرمایا تم کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت مشورہ کر رہے تھے کیا مشورہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے سنا تم کہہ رہے تھے کبھی شادی نہیں کروں گا۔ تو محمد کی سنت کو چھوڑتا ہے۔ مجھ سے زیادہ پاک ہے؟ جب تیرے نبی نے شادی کی ہے تو تیرے لئے بھی شادی کرنا محمد کی سنت ہے۔ میں محمد روزے بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں۔ کان یصوم یوما و یفطر یوما میں نیند بھی کرتا ہوں رات کو تہجد میں دس دس سپارے بھی تلاوت کرتا ہوں۔ روپے کو چمک پر کھرا کرو سونے کو کسوٹی پر کھرا کرو اپنے ہر عمل ہر قدم کو محمد ﷺ کی سنت پر کھرا کرو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہلسنت کون ہیں؟ فرمایا۔ اما اہل السنۃ الذین یتمسکون بما سنہ اللہ و رسولہ جو خدا اور رسول کے طریقہ کو زندہ کرے وہ اہلسنت ہے۔ اہلسنت وہ ہیں جو حضور ﷺ اور صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔

میں آج آپ کو ترجمہ سکھا دوں' بتا دو' جتا دوں' سنا دوں' آپ اس کو یاد

رکھیں۔ میں آپ کو ما انا علیہ واصحابی کا ترجمہ بتا دیتا ہوں۔ کرو غور ختم ہو جائے شور۔ میرے لاہور والو سن لو ما انا علیہ و اصحابی کا ترجمہ ہے۔ اہلسنّت و الجماعت۔

جو کام پیغمبر کرے وہ سنت ہے۔ جو آپ سے اور صحابہ سے ثابت نہیں وہ بدعت ہے۔

یہ قوالی کرنا سنت ہے؟ (نہیں) قبروں پر سجدے کرنا سنت ہے؟ (نہیں) مزاروں پر بڑے بڑے قبے بنانا سنت ہے؟ (نہیں) قبروں پر چادریں بچھانا سنت ہے؟ (نہیں) صحابہ نے ایسا کیا؟ (نہیں) صحابہ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا؟ (نہیں) حضور ﷺ کے روضے کا طواف کیا؟ (نہیں) میں جھگڑا کرنے نہیں آیا میں آپ کی عقل کو اپیل کرنے آیا ہوں۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ اہلسنّت نہیں۔

یہ گھوڑے نکالنا۔ یہ سینہ کوبی کرنا سنت ہے؟ (نہیں) یہ کالے جھنڈے لیکر پھرنا سنت ہے؟ (نہیں)

دین وہ نہیں جو میں بتاؤں۔ دین وہ ہے؟ جو میرا پیغمبر بتائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کام کیا وہ بھی دین بن گیا۔ آپ کہیں گے کہ نبی ﷺ کا طریقہ سنت ہے لیکن یہ بھی تو حضور ﷺ نے بتایا ہے کہ۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ جو نبی کام کرے وہ بھی سنت ہے جو نبی ﷺ کے خلفاء کام کریں وہ بھی سنت ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ کام کریں وہ بھی سنت ہے یہ الفاظ' بخاری' ترمذی' مسلم' ابوداؤد' ابن ماجہ اور مشکوۃ میں موجود ہیں۔ یہ الفاظ تمام کتب احادیث میں چمک رہے ہیں۔ ایک صحابی رکوع سے اٹھتا ہے کہتا ہے ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ نماز ہو گئی۔ آج تو کہتے ہیں کہ صحابہ معیار حق نہیں صحابہ معیار حق ہیں۔

موافقات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا کی قسم بہت ساری آیات ایسی ہیں کہ جو صحابہ فرش پر کہتے ہیں وہی خدا عرش پر کہتا ہے۔ قرآن میں سترہ آیات ہیں جو فاروق رضی اللہ عنہ فرش پر کہتا ہے خدا عرش پر کہتا ہے۔

آج جو تمہاری بہو بیٹیوں کو پردہ ملا ہے یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی غیرت ہے۔ سارا واقعہ سناؤں تو رات گذر جائے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بی بی زینب آپ باہر کیسے؟ ارجعی الی بیتک و قرن فی بیوتکن اللہ نے کہا کملی والے! تیرے فاروق کی غیرت عرش کو ہلا چکی ہے جو کچھ فاروق فرش پر کہتا ہے وہ بات میں خدا عرش سے کہتا ہوں۔ پوری امت کو پردہ مل گیا' اللہ نے فرمایا يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ

حج کے موقعہ پر جہاں جاکر آپ دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ طواف کے بعد۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى یہ عمر نے کیا ہمارے اوپر بھلا۔ یہ فاروق کا انتخاب ہے۔

یہ جو اذان دیتے ہو یہ بھی فاروق کا بھلا ہے۔ اب تو اذان کی بھی کتنی قسمیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اذان بلالی ہے کوئی اذان خیالی ہے۔ ایک اذان سنت پیغمبر ہے ایک اذان سنت سپیکر ہے۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہو)۔

شیخ سعدی نے سچ کہا۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اللہ ہمیں آقا کے ہر طریقے کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

امام مالکؒ اور سنت کا خیال

حضرت امام مالک کے سامنے تربوز آیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ چھری لیکر بیٹھ

گئے فرمایا ایھا المحدثون ایھا المتعلمون' ایھا الاحباب بینوا کیف اکل رسول اللہ مجھے بتاؤ کہ حضور نے تربوز توڑ کر کھایا یا کاٹ کر کھایا؟ سب نے کہا لا نعلم' لا ندری' لا نحفظ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا ایھا الاخ' یا ایھا المحب' وارجع الی بینک انا لا اکل ابدا" خلاف سنہ رسول اللہ میں تربوز نہیں کھاؤں گا۔ اگر میں توڑ کر کھاؤں تو ہو سکتا ہے کہ نبی نے کاٹ کر کھایا ہو۔ اگر میں کاٹ کر کھاؤں تو ہو سکتا ہے نبی ﷺ نے توڑ کر کھایا ہو۔ میں مالک خلاف سنت ہاتھ اٹھاؤں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

مرزا مظہر جاناں ؒ اور سنت کا خیال

مرزا مظہر جاناں ؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ پاخانے کیلئے آ رہے تھے جب بیت الخلاء کے پاس آئے تو اچانک دایاں پاؤں لیٹرین میں رکھ دیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ (بیت الخلاء میں) تو پہلے بایاں قدم رکھو۔ مسجد میں آؤ تو پہلے دایاں قدم رکھو۔ اللہ کے بندو تمہیں تو کچھ بھی پتہ نہیں' ناراض نہ ہونا' میں آقا کی ہر ادا کو پیش کر رہا ہوں' اللہ کو محمد ﷺ کی ہر ادا پسند ہے۔ یہ شکل جو نبی ﷺ سے ملے گی اس شکل کو بھی خدا جہنم میں نہیں بھیجے گا اللہ ہمیں آقا کی ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

تو مرزا مظہر جاناں ؒ کے بارے میں مولانا تھانوی ؒ نے ارواح ثلاثہ میں لکھا ہے کہ جلدی سے دایاں قدم بیت الخلاء میں رکھ دیا۔ وہاں ہی اللہ اکبر کہہ کر گرے دروازے پر آ کر پڑے لوگوں نے اٹھایا ٹوپی دور جا گری' بے ہوش ہو گئے۔ کافی دیر تک بے ہوشی میں رہے کسی نے ہوش آنے پر پوچھا۔ کہ حضرت کیا ہوا؟ فرمایا سنت کے خلاف قدم لیٹرین میں چلا گیا۔ بایاں پاؤں رکھنا تھا دایاں رکھ دیا میں ڈر گیا کہ کہیں خدا کا عذاب ہی نہ آ جائے خلاف سنت قدم نہیں اٹھاتے تھے۔

امام ابو یوسف ؒ اور سنت

امام ابو یوسفؒ جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے حدیث بیان ہوئی۔ کان رسول اللہ یحب الدباء۔ حضور ﷺ کو سبزیوں میں کدو پسند تھا۔ تمہیں تو پتہ نہیں تنجن مرغن غذائیں مرغ، حلوہ، المومن حلو یحب الحلو لوگوں نے ایسی حدیثیں بنائی ہیں ویسے میٹھی چیز حضور ﷺ کو مرغوب تھی میں اتنا تنگ دل اور تنگ ظرف نہیں ہوں حاضرین مکرم! امام ابو یوسف کے سامنے یہ حدیث پیش ہو رہی تھی کہ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا ایک شخص نے اپنے چہرے پر شکنیں ڈالیں اور ماتھے پر بل دے کر کہا۔ انی لا احب الدباء لا اکل ابدا"۔ میں تو کدو کبھی کھاتا ہی نہیں ہوں۔ کدو بھی کوئی چیز ہے۔ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا میں مفتی ہوں۔ فتویٰ دیتا ہوں۔ فاضرب عنق ھذا المنافق اس کو یہیں قتل کر دو اس نے محمد ﷺ کی سنت کی توہین کی ہے وہیں پر قتل کر دیا گیا۔ فرمایا یہ ویسے کہتا تو اور بات تھی۔ محمد ﷺ کی مرغوب چیز کی توہین کرنا میرے نزدیک واجب القتل ہے۔ دوستو یہ دین کا ذوق تھا صحابہ جو کام کرتے تھے وہ دین بن جاتا تھا۔

آج میں اعلان کرتا ہوں کہ صحابہ روٹی کھاتے تھے۔ تو قرآن اعلان کرتا تھا۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ محمد ﷺ تیرے جانثار خود بھوکے بیٹھے ہیں مہمانوں کو کھلا رہے ہیں۔

حضور ﷺ کے سامنے صحابی کا عمل

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب رکوع سے اٹھے تو کہا ربنا لک الحمد۔ میرے محبوب نے نماز کے بعد پوچھا ما ھذہ الکلمات من قال؟ کس نے کہے؟ سارے چپ ہو گئے ڈر گئے کہ کہیں حضور ﷺ ناراض نہ ہو جائیں آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ سبحان اللہ ستر فرشتے ان کلموں کو لیکر خدا کے دربار میں جا رہے تھے۔ یہ تو بڑے پیارے جملے ہیں ایک

صحابی کانپتا ہوا اٹھا۔ حضرت! انی قلت یہ کلمے میں نے کہے تھے۔ فرمایا! میرے یارا تیرے کلمے نبی کو اور خدا کو پسند آ گئے آئندہ امت کو کہدو کہ رکوع کے بعد یہ جملے کہیں۔ جسکو تو نے ایک بار کہا۔ میں محمد اس کو دین بنا رہا ہوں۔ (سبحان اللہ)۔

صحیح اذان بلالی ہے دوسری خیالی ہے۔

اذان کے متعلق حضور ﷺ نے صحابہ کو جمع کیا۔ مشورہ پوچھا کہ لوگوں کو کس طرح نماز کیلئے جمع کریں۔ ایک صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ حضرت نماز کے وقت تکڑی پر لکڑی ماری جائے لوگ آواز سن کر آ جائیں گے۔ دوسرے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ حضرت اس اونچے پہاڑ پر نماز کے وقت آگ جلا دی جائے لوگ دیکھ کر نماز کیلئے آ جائیں گے۔ تیسرے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ سینگ بجائیں۔ تڑو' تڑو' تڑو' آپ ﷺ نے فرمایا مجوسیوں کی علامت ہے۔ میں ان کے شعار کو پسند نہیں کرتا۔ چوتھے صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی بھیجا جائے وہ اعلان کرے الصلوۃ جامعۃ آپ ﷺ نے فرمایا کہاں کہاں بھاگتا پھرے گا۔ اسی پر بات ختم ہو گئی۔ صبح ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے۔ کہنے لگے حضرت رات میں سو رہا تھا ایک فرشتہ کھڑے ہو کر یہ جملے کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتائے۔ فرمایا عمر بلال کو یاد کرا دو جو اذان تو بتا رہا ہے قیامت تک یہی اذان بلند ہوتی رہے گی۔ اس اذان میں کچھ اور بھی چکر تھے؟ (نہیں) جو اذان بلال کو حضور ﷺ کے سامنے سکھائی گئی اس میں کچھ اور بھی تھا؟ (نہیں) ہم اذان کے دشمن نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کی سنت کو زندہ کرو۔

میں پوچھتا ہوں کہ نبی ﷺ کیساتھ حضرت بلال کو زیادہ عشق ہے یا ہمیں زیادہ عشق ہے؟ (بلال کو)۔ دس سال بلال نے اذان دی وہ صحیح ہے یا پاکستانی صحیح ہے۔ (بلال والی صحیح ہے) مدینے کی اذان صحیح ہے۔ مجھے حضور ﷺ کی حدیث ہے علماء کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ فرمایا ان الایمان لیارز الی المدینۃ

کما تارز الحیہ الی جحرھا۔ فرمایا جس طرح سانپ پر حملہ ہو تو سوراخ کیطرف دوڑتا ہے۔ ساری دنیا سے ہدایت نکل کر مدینے میں جمع ہو جائے گی۔ جس طرح سانپ سر چھپانے کیلئے سوراخ میں گم ہو جاتا ہے۔ تا کہ کوئی حملہ نہ کرے جب اسلام کے خلاف سازشیں ہونگی تو اسلام مدینے کی طرف لوٹ آئے گا۔ میرے مدینے میں قیامت تک ہدایت رہے گی۔ مرکز ہمارا وہی ہے۔ اللہ ہمیں آقا کی ہر سنت کو سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت لاہوریؒ کا واقعہ

حضرت لاہوری فرماتے ہیں لاہور میں مجھے ایک شادی پر لے گئے۔ جو دلہا تھا اسکی داڑھی تھی وہ میرے درس میں بیٹھتا تھا داڑھی رکھنا سنت ہے یا نہیں؟ (سنت ہے) یہ آقا کی سنت ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کا بھی یہی عمل ہے' اللہ ہمیں شکل میں' عمل میں' عقل میں' نقل میں' نسل میں' حضور ﷺ کی غلامی عطا فرمائے۔ یہ جسم دین کا برتن ہے اسی میں اسلام آئے گا۔

میں قرآن یاد کروں گا حافظ بن جاؤں گا' قرآن اچھا پڑھوں گا قاری بن جاؤں گا' کعبہ دیکھوں گا تو حاجی بن جاؤں گا' تقریر کروں گا تو مبلغ بن جاؤں گا۔ یہی جسم برتن ہے دعا کرو خدا اس برتن کو اسلام کے مطابق بنائے (آمین)۔

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں شادی میں پہنچا تو برات بیٹھی ہوئی تھی۔ تو لڑکی سے پوچھنے گئے کہ یہ لڑکا پسند ہے اس نے کہا کہ پہلے داڑھی منڈائے تو پھر شادی کروں گی۔ اس ملا سے شادی کروں۔ اس داڑھی والے سے شادی کروں؟

لوگو! اس دور میں داڑھی رکھنا بھی جہاد ہے۔ افضل الجہاد من یجاھد بنفسہ اپنی خواہش کو جوتے مارو اور نبی ﷺ کی سنت کو زندہ کرو یہ جہاد ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ من احیا سنتی عند فساد امتی جو میری سنت کو زندہ کرے جب میری سنت دنیا میں ختم ہو رہی ہو۔ میں محمد ﷺ اس

کو سو شہیدوں کا ثواب دلواؤنگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دور میں آقا ﷺ کی سنت سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی نے کہلا بھیجا کہ اس ملا کو کہو کہ پہلے داڑھی ختم کرے پھر قبول کروں گی ورنہ میں ملا سے نکاح نہیں کروں گی۔ حضرت لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ کیا اور غور سے سوچا تو پتہ چلا کہ وہ لڑکی کیوں اتنی بے حیا ہے پتہ چلا کہ وہ اس گھر میں رہتی ہے جہاں غذا حرام کی ہے۔ لاہوریؒ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جس کے رگ و ریشے میں حرام ہو وہ محمد ﷺ کی سنت کو قبول نہیں کر سکتی۔ میں نے کہا بیٹے تو لکھ! کہ میں تجھ جیسی بے حیا کی کو قبول نہیں کرتا میں اس کو قبول کروں گا جو بتول رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ نظر آئے گی۔ فرمایا میں واپس چلا آیا۔ میں آپ کو سنت بتانے آیا ہوں۔

اسلامی شادی

میں آپ کو اسلامی شادی بتانے والا تھا۔ ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جھولا جھول رہی تھی نہ مراثی آئے' نہ گانے بجائے گئے۔ نہ ترانے سنائے گئے۔ میری اماں آئی۔ اذا اتتنی امی فاخذ تنی بیدی - فرمایا مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ مدینے کی چند عورتیں جمع تھیں۔ کہنے لگیں۔ ہی عائشہ۔ ایک نے سرمہ لگایا' ایک نے زعفران لگایا ایک نے دوپٹہ ڈالا۔ علی خیر و برکۃ علی داع و برکۃ بارک اللہ میں حیران تھی کہ کیا کہہ رہی ہیں کہنے لگیں عائشہ تمہیں مبارک ہو تو محمد ﷺ کی بیوی بن رہی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

بی بی فرماتی ہیں کہ ادھر ابو بکر میرے پیچھے تھے۔ حضور ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آنے لگے۔ اذان رسول اللہ میں محمد ﷺ کے قریب بیٹھی تھی۔

حضور ﷺ نے کلی کر کے مجھے پانی پلایا۔ دودھ پی کر مجھے بچا کر دیا کچھ عورتیں رو رہی تھیں کہ آج صدیقہ کی خوشی میں کا کون مقابلہ کرے کہ محمد ﷺ کی بیوی بن چکی ہے۔ اس لئے ابو بکر کہتے ہیں۔ احب النظر الی وجہ رسول اللہ و ان یکون بنتی تحت رسول اللہ۔ (سبحان اللہ)۔

سید عطاء اللہ بخاری کا تاریخی جملہ

آج عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا درد انگیز جملہ سنا دوں۔ فرمایا کل ہماری اماں عائشہ حضور ﷺ کے سامنے کھڑی ہو گی کہے گی کملی والے یہ کیا ہوا جب تک ابو بکر کے گھر کھیل رہی تھی کوئی کچھ نہیں کہتا تھا جب آپ کے بستر پر آئی تو آپ کی امت لعنت کرتی تھی۔ مجھے کتی کہتی تھی۔ منافقہ کہتی تھی' کیا آقا آپ کے گھر آ کر میں خراب ہو گئی تھی' محبوب اپنی عزت کے متعلق آپ خود فرمائیں۔ فرمایا اگر نبی ﷺ نے گریبان پکڑا تو چھڑانے والا کوئی نہیں آئے گا۔

ایک دفعہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رو کر فرمایا گالیاں دینے والو! اگر تمہیں گالیاں دینے کا شوق ہے تو میں اپنی بیٹیوں کے نام بتاتا ہوں' اپنی اماں کا نام بتاتا ہوں ان کو گالیاں دے لینا۔ میری اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ نہ کہو۔ (سبحان اللہ)

بی بی بتول اور اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مناظرہ

مولانا رومی نے بڑا اچھا جملہ کہا ہے فرماتے ہیں ایک دفعہ بی بی بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عرض کی کہ اماں تیرا ابا ابو بکر ہے میرا ابا پیغمبر ہے۔ صدیقہ نے گردن جھکا کر کہا بیٹی! صدقت لاکھوں ابو بکر تیرے ابے کی جوتی کے تسمے سے وابستہ ہیں۔ ہمیں جو کچھ ملا ہے تیرے ابے کی نگاہ نبوت سے ملا ہے۔ ہم کون تھے۔ تیرے ابے کی نگاہ سے وہ صدیق بن گئے میں صدیقہ بن گئی۔ (سبحان اللہ)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ جبرئیل اللہ کا سلام

لیکر آیا ہے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رو کر کہا میرا نام لیکر سلام بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں عائشہ- جب سے تو میرے بستر پر آئی ہے عرش والے بھی تجھے پہچانتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

عزیزان محترم! یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت ہے کہ صدیقؓ کو صداقت مل گئی یہ پیغمبر کی سیرت کا عکس ہے۔

عمرؓ کی عدالت یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا عکس ہے۔

حضرت عمر خود اپنے آپ کو کہا کرتے تھے عمر ناز نہ کرنا! کہ آج بائیس لاکھ مربع میل میں تیرا ورا چلتا ہے' یہ تیرا کمال نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت کا کمال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب

میری اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بتول بنت رسول! سن لے اصول- کر لے قبول- اگر تیرے ابے جیسا ابا کوئی نہیں- تو کچھ مجھے بھی کہنے کا حق دو- میرے شوہر جیسا شوہر بھی تو کسی کا نہیں- اگر تیرا شوہر حیدر ہے تو میرا شوہر پیغمبر ہے- بتول! جو مجھے صحبت ملی ہے تمہیں تو وہ صحبت نہیں مل سکتی- اور سنو! قیامت کیدن دیکھیں گے تیرا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہو گا' میرا ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو گا- میں جنت میں تجھے دیکھوں گی' تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تخت پر ہو گی' میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر ان کے ساتھ ہوں گی-

میں کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی پیش کر رہا ہوں- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا عمل کر کے دکھایا-

حضور ﷺ کا مزدوروں سے پیار

فرمایا مزدوروں سے پیار کرو۔ خود پتھر اٹھا کے دکھائے۔ فرمایا بڑوں کا ادب کرو۔ خود ابوبکر کے والد کے ادب میں کھڑے ہو گئے فرمایا بچوں سے پیار کرو۔ خود گرمی میں بچوں کو جب پیدل چلتے دیکھا تو اپنی اونٹنی بٹھا دی' فرمایا یہ ننھی بچیاں جو ننگے پاؤں پھر رہی ہیں میرا استقبال کر رہی ہیں ان کے پاؤں جل رہے ہیں' محمد ﷺ کی رحمت ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی۔ ان بچیوں کو میرے ساتھ اونٹنی پر بٹھا دو۔ ادھر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم بچیوں کو اغواء کرتے ہیں۔ بردہ فروشی کرتے ہیں۔ اس دور میں اس ملک میں سات سات آدمیوں نے چار سال کی بچی سے زنا کیا ہے۔ ہمارے ملک میں کوئی تمیز نہیں' دعا کرو خدا ہمیں رسول اللہ کا غلام بنائے (آمین)۔

دنیا کی غلامی میں ذلت ہے۔ محمد ﷺ کی غلامی میں دو جہان کی عزت ہے۔ اللہ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

میں نام لئے بغیر کہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہمارے اندر نئے نئے فتنے' نئی نئی چیزیں ہیں کیا یہ آقا کی سنت ہے؟ (نہیں) یہ عورتوں کا قبروں پر جمع ہونا سنت ہے؟ (نہیں) کیا روضے والے نے نہیں فرمایا لعن اللہ زوارات القبور و المتخذات علیہن السرج۔ مشکوۃ میں یہ حدیث ہے۔ فرمایا جو عورتیں قبرستان جاتی ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے۔

یہ تبلیغی' اصلاحی' علمی' عملی' مذہبی' شرعی جلسہ ہے اللہ ہمیں قدم قدم میں' ہر کام میں' ہر کلام میں' صبح و شام میں مصطفےٰ کا غلام بنائے۔ فیض المرام بنائے' صاحب ایمان بنائے' صحیح مسلمان بنائے' ایک ہاتھ میں قرآن ہو' ایک ہاتھ میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہو' دل میں ایمان ہو' زبان پر ذکر نبی آخر الزمان ہو' راضی رب رحمان ہو' جنت کا سامان ہو (آمین)۔

سیرت سننی ہے تو ہم سے سنا کرو۔ لوگ تو کبھی رانجھا بناتے ہیں کبھی بخل بناتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہاں نبی تھا اوپر گیا تو ملک تھا' اوپر گیا تو خدا آپ تھا۔ ہم ایسی باتیں نہیں کہتے' ہم کلیئر سیرت بیان کرتے ہیں۔ دعا کرو مصطفےٰ کی شان بڑھتی جائے ہمارا ایمان بڑھتا جائے۔ (آمین)

جو کچھ پیغمبر ﷺ نے کیا وہ سنت ہے۔ حضور پر جمعہ کو قبرستان جاتے تھے۔ جمعہ پڑھکر جاتے تھے ساتھ صحابہ بھی ہوتے تھے' وہاں قوالی ہوتی تھی؟ (نہیں) قبروں پر سجدہ ہوتا تھا؟ (نہیں) وہاں طواف ہوتا تھا؟ (نہیں) کبھی کسی نے کہا کہ لے گوتے دے پتر؟ (نہیں) کبھی یہ کہا کہ پیارا پیارا شاہ جمال پتر دیویں رتہ لال؟ (نہیں) یہ اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ یہ جو کچھ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ یہ سنت نہیں' بدعت و شرک ہے۔ حضور کریم ﷺ کا طریقہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قبرستان کیسے جانا چاہیے۔ ایک صحابی قبرستان میں جوتا پہن کر جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا او جوتا پہننے والے! اپنا جوتا اتار کر قبرستان میں جا۔ قبر والوں کا حیا کر۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جو قبر پر ٹانگ رکھے یوں سمجھے کہ جہنم کے انگارے پر کھڑا ہے۔ ولا یقعد قبر کو نہ لتاڑو۔ وہاں جا کر کہو السلام علیکم یا اھل القبور۔ السلام علیکم دار قوم مومنین۔ اللہ ہمیں رسول اللہ کی سنت سے تعلق عطاء فرمائے (آمین)۔

فرمایا۔ زور القبور۔ قبروں میں جایا کروفانہا تذکر موتا کم۔ تمہیں موت یاد آئے گی۔ مولیٰ یہ قالینوں پر سونے والا مٹی پر سو رہا ہے۔ یہ محفلوں میں بیٹھنے والا اکیلا سو رہا ہے یہ روزانہ نہانے والا مٹی سے بھرا پڑا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ قبرستان جاتے یبکی حتی یبل لحیتہ اتنے روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ آج قبرستان میں کوئی ناچتا ہے' کوئی مٹھائیاں کھاتا ہے' کوئی قوالیاں کرتا ہے' کوئی کتے لڑاتا ہے' کوئی چینڈی

پکڑتا ہے' کوئی جیب تراشی کرتا ہے' کوئی رسہ کشی کرتا ہے۔

حضور کی دعا

نبی کی شان سننے والے مسلمانو! تمہارے دلبر نے' پیغمبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے جو فرمایا ہے وہ مجھے یاد ہے' آپ ﷺ نے فرمایا اللھم لا تجعل قبری عیدا " اللہ قیامت تک میری قبر پر میلہ نہ لگوانا۔ اللھم لا تجعل قبری و ثنا یعبد اللہ قیامت تک میری قبر کی عبادت نہ کروانا' سجدہ نہ کروانا' طواف نہ کروانا' رکوع نہ کروانا' میرے مزار پر منتیں نہ منوانا' میری قبر کو بچانا آج بچی ہوئی ہے یا نہیں؟ (بچی ہوئی ہے) میں کہتا ہوں پولیس نہیں کھڑی محمد ﷺ کی دعا قبول ہو کر کھڑی ہے۔ دنیا نارض ہو یا راضی ہو آقا کی دعا کھڑی ہے۔

میں مدینے میں گیا دیکھا ایک آدمی سجدہ کرنے لگا۔ پولیس والے کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ مارا کہا یا مشرک قم یاللہ رح کہنے گا اٹھ جا۔ میں نے اس پولیس والے کا ہاتھ چوما۔ میں نے کہا تو ڈنڈے نہیں مار رہا۔ تو محمد ﷺ کے فرمان کو پورا کر رہا ہے۔

یہ دین ہے لوگوں کے پاس ڈالڑے کا خالی ٹین ہے۔ اللہ ہمیں دین عطا فرمائے (آمین)۔ حضرت حیدر کرار کے بھی ہم غلام ہیں۔ نعرہ حیدری بھی ہمارے پاس ہے۔ نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر ہے یا کچھ اور ہے؟۔ (اللہ اکبر ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خیبر پر حملہ کیا تو کیا فرمایا؟ (اللہ اکبر)۔

نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر = نعرہ حیدری۔ اللہ اکبر)۔

جب حیدر جنگ کیلئے جانے گے تو آنکھوں میں درد تھا میرے نبی نے بلا کر آنکھوں میں لعاب ڈالا۔ جھنڈا ہاتھ میں دیا۔ تلوار ذوالفقار دی اور خدا کی قسم باوضو مڑا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا' اللھم ثبت مولی میرا پہلوان نکل رہا ہے پہاڑ

مل جائیں۔ علی کے قدموں میں لغزش نہ آئے۔ یہ محبوب کی دعا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب ڈالا تو شام کی پہاڑیاں مجھے مدینے سے نظر آ رہی تھیں فرمایا یہ میرا کمال نہیں تھا یہ برکت رسول اللہ تھی۔ ہم برکت کے قائل ہیں۔

ہم برکت کے قائل ہیں

آج مدینہ میں برکت ہے یا نہیں؟ (ہے) اللھم ان ابراھیم خلیلک نبیک دعا لمکۃ انا نبیک و حبیبک ادعو للمدینۃ اللھم بارک للمدینۃ ضعفا من مکہ آج بھی مدینے میں تم کروڑوں روپے لے جاؤ تمہارے کروڑوں روپے خرچ تو ہو سکتے ہیں میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہو سکتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپکے کرتے کی برکت

علماء بیٹھے ہیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرتا تھا جس کو آپ پہنتے تھے۔ جس کو بخار آتا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کرتے کی آستین بھگو کر نچوڑ کر اس بیمار کو دیتی اور کہتی یا اللہ یہ کرتا تیرے نبی کے جسد اطہر سے لگ چکا ہے۔ اس میں شفا بنا دے۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابھی وہ پانی پورا نہیں پیتا تھا کہ شفاء ہو جاتی تھی (سبحان اللہ)۔ برکت ہے کہ نہیں؟ (ہے)۔

یہ بیر رومہ میٹھا ہوا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے۔ یہ **جلیبیب** کا چہرہ چمکنے لگا یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی)۔ مدینے میں دجال نہیں آئے گا۔ یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی) مدینے میں قیامت تک زلزلہ نہیں آئے گا یہ کس کی برکت ہے؟ (آقا کی) ہم برکت کے قائل ہیں۔

چونے اور خوبصورتی کے عاشق

قبرستان جاؤ تو عبرت پکڑو' میں نے ملتان میں دیکھا ہے کہ سوا لاکھ ولی سو رہے

ہیں جہاں قبہ ہے۔ جہاں اونچی قبر ہے۔ جہاں قبر کے اوپر غلاف ہے۔ وہاں قوالی بھی ہے۔ عورتیں بھی ہیں اور جہاں سادہ قبر ہے وہاں سارا دن بکریاں چراتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو اولیاء کے عاشق نہیں ہو۔ سادہ قبر ہو اوپر کوئی غلاف نہ ہو اوپر جھنڈے نہ لگے ہوں، تو وہاں کوئی اس کی زیارت کو نہیں جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم چونے کے عاشق ہو شاندار اور خوبصورتی کے عاشق ہو۔ اللہ تمہیں اولیاء سے پیار عطاء فرمائے۔(آمین)

یہ باہر کچھ نہیں ہے یہ تو اسکی حفاظت ہے۔ خدا اندر کو روشن فرمائے۔ یعنی قبر کو۔ قبر کہتی ہے۔ انا بیت الظلمۃ انا بیت اللودۃ انا بیت التراب، انا بیت الغربۃ انا بیت الوحشۃ قبر کہتی ہے میں اندھیرا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں غربت و افلاس کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں۔ اللہ ہماری قبر کو روشن فرمائے۔ (آمین)

قبر پہلی منزل ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اذ رای قبرا یبکی حتی یبل لحیتہ جب قبرستان کو دیکھتے تو رو رو کر داڑھی بھیگ جاتی۔ کسی نے پوچھا۔ تذکر الجنۃ و النار فلا تبکی و تبکی من ھذا؟ فرمایا سمعت حبی رسول اللہ ان القبر اول المنازل منازل الآخرۃ فان نجا من فیھا فما بعد ذالک الا خذ فرمایا میں نے محبوب سے سنا ہے کہ قبر جنت یا جہنم کی پہلی منزل ہے۔ یہاں بچ گیا تو بچ گیا یہاں پکڑا گیا تو برباد ہو گیا۔ اللہ ہمیں قبر میں کامیابی نصیب فرمائے۔(آمین)

جب پاکستان ہندوستان تقسیم ہوا تھا اس وقت میں آٹھ نو برس کا تھا میں نے دیکھا کہ ہزاروں لاشیں پڑی ہیں نہ کوئی کفن دینے والا تھا نہ کوئی دفن کرنے والا تھا۔ اللہ ہمیں کفن دفن نصیب فرمائے۔ (آمین)

انما الاعمال بالخواتیم۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ جب قبرستان سے

گذرتے تو چار جملے فرماتے یا اہل القبور اموا لکم قسمت قبر والو! میں بتانے آیا ہوں کہ تمہارا مال تقسیم ہو گیا ہے' جس مال کیلئے تم نے دھوکا کیا' رشوت سے جمع کیا۔ سود لیکر جمع کیا' آج وہ تقسیم ہو گیا۔

حرام مال کی نحوست

آج میرے بھائیو! سن لو سیرت النبی ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا من اکل لقمۃ من سحت جس نے ایک لقمہ حرام کا کھا لیا چالیس دن تک نہ اس کی عبادت قبول ہو گی' نہ دعا قبول ہو گی۔ یہاں تو مکانوں پر لکھا ہوتا ہے ھذا من فضل ربی جو ملے لے آوبی - ہنسو نہیں اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

رشوت حرام' سود حرام' یتیم کا مال حرام' جوئے کا مال حرام' چوری کا مال حرام' ڈاکے کا مال حرام' بیوہ کا مال حرام' غلط تولنے والے کا مال حرام' دھوکے کا مال حرام' اللہ ہمیں حلال عطا فرمائے حرام سے بچائے۔ (آمین)

میں آپ کو پیار سے کہتا ہوں حلال مال کی بنی ہوئی جھونپڑی حرام کی بلڈنگ سے اچھی ہے۔ حلال کے مال کی جو کی خشک روٹی حرام کے مرغ سے بہتر ہے۔ عزیزان مکرم رزق حلال نہ کھانے کی وجہ سے آج ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا رجل مطعمہ حرام' مشربہ حرام' ملبسہ حرام' غذی بالحرام' فمد یدیہ فیقول یا رب یا رب انی یستجاب لہ۔ اس کا کھانا حرام' پینا حرام' لباس حرام' ایسا آدمی جب ہاتھ اٹھائے خدا رحمت کے دروازے بند کر کے دعا اس کے منہ پر مار دیتا ہے۔

ایک اور حدیث سن لو حضور ﷺ کے الفاظوں میں بہت برکت ہے۔ بس ہماری تقریر کا واحد راز یہی ہے کہ ہم اپنی طرف سے بات نہیں کرتے ہماری بات اللہ کے قرآن سے ہو گی محمد ﷺ کے فرمان سے ہو گی۔ انشاء اللہ

آپ ﷺ نے فرمایا رب اشعث اغبر ملفوعا بالا بواب لو اقسم علی اللہ لا برہ حضور کی شان میں آپ کی یہ تعریف بھی کر دوں:

آپ ﷺ فرماتے ہیں انا افصح العرب میں سارے عرب سے زیادہ فصاحت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انا خطیبھم اذا انصتوا قیامت کے دن سارے رسولوں اور انبیاء کو خدا کہے گا کہ سارے چپ ہو جاؤ' اب میرا محمد خطبہ دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا انما بعثت بجوامع الکلم یہ حضور ﷺ کی شان ہے یا نہیں؟ (ہے) آپ کا ایمان ہے؟ (ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے ایسے جامع الفاظ عطا کیے کہ لفظ تھوڑے مگر مقصد زیادہ ہیں۔

من ضحک ضحک' من جد وجد' من صمت نجا' من زنا زنی باھلہ آؤ سن لو لیڈرو! نوجوانو! آپ کو مدینے کا پیغام دے دوں میرا نبی فرماتا ہے کہ جس نے کسی کی لڑکی کو بری نگاہ سے پکڑا اس کی بیٹی ضرور پکڑی جائے گی۔

او بچیوں والو! بہو بیٹیو والو! تم دوسروں کی عزت بچاؤ تمہاری عزت اللہ بچائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور ﷺ کا کلام۔ افشو السلام و اطعموا الطعام وصلو الارحام و صلوا بالیل و الناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام (مشکوٰۃ/168) خیر الانام کا کلام' امت کے نام' محمد ﷺ کا پیغام یہ ہے اسلام۔ سبحان اللہ۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس کی تشریح کروں بہرحال حاضرین کرام' آج جس کے کپڑے شاندار ہوں کہتے ہیں شاید یہی جنتی ہے۔

صحابہ کا لباس اور بہادری

میں نے صحابہ کے لباس کے بارے میں پڑھا کہ بکری کے بالوں کی پگڑی' اون کا کرتا' کھجور کے پتوں کا جوتا' پینے کیلئے کچی مشک' اور برتنوں کی جگہ پتھر کا پیالہ' آج تمہارے یہ سٹیل کے برتن ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ (نہیں) ایک صحابی نبی کا خط

لیکر آ رہا ہے عبد اللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ کسریٰ کے دربار میں جا رہا ہے۔ ہم تو کسی کمشنر، گورنر کو دیکھ لیں تو کانپنے لگ جاتے ہیں کسریٰ کے دربار میں آیا تو بالکل اکیلا' ایک ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی ہے۔ دوسرے میں خط پکڑا ہوا ہے۔ ہم تو ہر ایک سے ڈرتے ہیں' سرخ ٹوپی سے ڈرتے ہیں نہ جانے کہاں کہاں ڈرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحابہ والی بہادری عطا فرمائے۔ (آمین)

کسریٰ نے صحابہ کے سامنے شیر چھوڑ دیا' تاکہ شیر ان پر حملہ کرے اور یہ ڈر جائیں گے۔ ایک صحابی نے آگے بڑھ کر ایک ہی تلوار ماری۔ یا ابن الھرة این تریند۔ او بلی کے بچے کیا بات ہے؟ صحابی کہتے ہیں کہ ایک ہی تلوار ماری اتنے زور سے ماری کہ تلوار گردن سے گزر گئی (سبحان اللہ)۔

ہم مرغی ذبح کرنے لگیں تو پانچ منٹ لگ جاتے ہیں پھر چھوڑو تو وہ بھاگنے لگ جاتی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ویسا مسلمان بنائے۔(آمین)

صحابہ کی آنکھ میں حیا

مسلمانوں جب تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے تمہارے خطوں پر دریا چلتے تھے۔ جب تم مسلمان تھے تمہاری آنکھوں میں حیا تھی۔

سر میور ولیم Life Of Muhammad میں لکھتا ہے کہ قادسیہ سے دس ہزار صحابہ گزر رہے تھے تاریخ یاد کر لو۔ لیلیٰ مجنوں کے عاشقو! آؤ میں آپ کو رحمت عالم کے صحابہ کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ دس ہزار دیوانے' پروانے قطار اندر قطار' تہجد گزار' جانثار' گھوڑوں پر سوار' ہاتھ میں تلوار' محمد کے یار' میدان کارزار' صحابہ لڑتے تھے جنگ۔ ہم کھیلتے ہیں فٹ بال' والی بال کرکٹ بیڈ منٹن یہ ہمارے کھیل ہیں وہ تلواروں سے کھیلتے تھے۔

صحابہ گذر رہے ہیں اور عورتیں ناچ رہی ہیں۔ ستر عورتیں تھیں انگریز لکھتا ہے کہ سب باریک کپڑے پہن کر ڈانس کر رہی ہیں۔ ورغلا رہی ہیں' پھسلا رہی ہیں' بہلا رہی ہیں' گیت گا رہی ہیں' اپنی طرف بلا رہی ہیں' صحابہ کے قریب آ رہی

ہیں' ایک صحابی نے کہا کہ یہ بے حیا ہیں ہماری حیا پر حملہ کرنا چاہتی ہیں' یہ محمد کے غلاموں کو پھسلانا چاہتی ہیں۔ نبی کے غلاموں! جس نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے اس کو ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔

صحابہ کے بارے میں انگریز کا خیال

خدا کی قسم باوضو ہوں انگریز لکھتا ہے کہ دس ہزار صحابہ میں سے ایک کی بھی نگاہ ان کی جانب نہیں اٹھی۔ انہوں نے ایسے دیکھنا شروع کیا جیسے کوئی چیز گم ہو چکی ہے' جیسے ان کی آنکھیں زمین سے چپٹ گئی ہیں۔ سب لڑکیاں نوجوان' عرب کی جوانی' عورتیں آپس میں کہنے لگیں یہ انسان ہیں یا کیا ہیں۔ یہ آنکھوں والے ہیں یا اندھے ہیں۔ ہم نے بڑی کوشش کی ہے' بڑے گیت گائے ہیں' ایک بھی نہیں دیکھتا دوسری کہنے لگی تمہیں پتہ ہے یہ کون ہیں؟ یہ مدینے والے محمد ﷺ کے غلام ہیں۔ (سبحان اللہ)۔ یہ کافرہ کہہ رہی ہیں۔

آج ہم بھی غلام ہیں کہ کہیں لوگوں کی ناک کاٹ رہے ہیں کہیں زنا میں پکڑے جاتے ہیں۔

تیسری کہنے لگی جب محمد ﷺ کے غلام اتنے حیا والے ہیں ان کا نبی کتنی حیا والا ہو گا۔ رو پڑیں اور وہیں سروں پہ دوپٹہ رکھ کر کہنے لگیں مدینے والو! محمد ﷺ کے کلمہ خوانو! مسلمانوں رک جاؤ! ہم بے حیاؤں کو اپنے نبی کا کلمہ پڑھا کر حیا والا بنا دو۔ ہم اپنی عیسائیت چھوڑ کے محمد ﷺ کی غلام بننا چاہتی ہیں۔

وہ لوگ اصل مسلمان تھے اللہ ہمیں ویسا ہی مسلمان بنائے (آمین)۔

آپ ﷺ نے فرمایا رب نعت میری امت میں آدمیوں کو دیکھو گے کہ بالوں میں تیل نہیں' جڑے ہوئے بال' صابن نہیں کہ نہائیں' سادے کپڑے اور ان پر چمڑے کے پیوند لگے ہونگے۔ امیروں کے پاس بیٹھنے لگے گا تو وہ کہیں گے

پیچھے ہٹ ہمارے کپڑے خراب ہوتے ہیں۔

ہنسیں گے اس وقت جب نجات کا پروانہ ملے گا

آپ لوگ بڑے ہوشیار ہیں ہر بات پر ہنستے ہو۔ ہنسو نہیں اس وقت ہنسیں گے جب بخشش کا پروانہ ملے گا۔ اس وقت ہنسیں گے' جب ہمیں قبر سے نجات مل جائے گی' محمد ﷺ کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے' اگر نبی نے کہہ دیا سحقا سحقا لمن غیر بعدی جنہوں نے میرے بعد عقیدے اور عمل بدل دیئے تھے' فرشتو! ان کے منہ پر جوتے مار کر میرے سامنے سے ہٹا دو۔

اگر خدا نے کہہ دیا وامتاز و الیوم ایھا المجرمون' مجرموں دور ہٹ جاؤ تمہاری بدبو میرے محمد ﷺ کو پریشان کر رہی ہے' تو مارے جائیں گے اس وقت ہنسیں گے' جب ہمارا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

حضور ﷺ کا خط اور کسریٰ

عبداللہ بن حذیفہ کسریٰ کے دربار میں پہنچا۔ کہتے ہیں کہ جب میں خسرو پرویز کے دربار میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ سجدہ کرواتا ہے یہ سجدہ صحیح کرواتا تھا یا غلط؟ (غلط) یہ بادشاہ مسلمان تھا یا مشرک؟ (مشرک) اس کے تخت کو لوگ چومتے تھے سجدہ کرتے تھے جب تک وہ خود نہ کہتا کہ بتاؤ کیا کام ہے؟

صحابی کہتے ہیں کہ جب میں اندر گیا تو دونوں طرف فوج کھڑی تھی عبداللہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ میری تلوار پر پرانا کپڑا تھا میں نے اس کو ہٹا کر تلوار کو ننگا کیا۔ میرے پاس جو آقا ﷺ کا خط تھا وہ ایک پتے پر لکھا ہوا تھا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

میں نے تلوار کو ننگا کر کے غالیچے میں چھبونا شروع کیا' بادشاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا نہ سجدہ کیا' نہ بوسہ دیا' نہ سلام کیا' سلام کرنا بھی کیا تھا کیونکہ وہ کافر تھا' اس لئے کافر کو سلام کرنا بھی جائز نہیں۔

حضور ﷺ کے خط کا مضمون

بادشاہ نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہے پوچھا کون ہو؟ میں عبداللہ ابن حذیفہ' کہاں سے آئے ہو؟ مدینے سے۔ کیسے آئے ہو؟ اپنے نبی ﷺ کا خط لیکر آیا ہوں۔ من محمد ابن عبد اللہ ورسولہ الی کسریٰ عظیم فارس والسلام علی من التبع الھدٰی اسلم تسلم فان تولیت فعلیک اثم المجوس۔

مان لو تو بچ جاؤ گے ورنہ سارے لشکر سمیت جہنم میں جاؤ گے۔ جاگ رہے ہو یا آہستہ آہستہ بھاگ رہے ہو۔

صحابی کہتے ہیں کوئی اتنا شاندار کلفہ نہیں تھا' پرانے کپڑے سے نکال کر میں نے دیا' اس نے میرے لباس کو دیکھا ادھر فوج کو دیکھا' کہنے لگا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا' آداب شاہی نہیں بجا لائے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بندے کو سجدہ نہیں کرتا میں رب کو سجدہ کرتا ہوں' میں اس پانی کے قطرے کو پاخانے کے تھیلے کو سجدہ نہیں کرتا' اس کو بوسہ نہیں دیتے میرا بوسہ وہاں ہوتا ہے جہاں محمد ﷺ نے لب لگائے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو کہا تھا یا حجر انی اعلم انک حجر لا تنفعنی ولا تضرنی ولا تمیتنی ولا تحییبنی' لولا رایت رسول اللہ یقبلک ما قبلتک ابدا"

اے پتھر اگر محمد ﷺ تجھے بوسہ نہ دیتا میں بھی بوسہ نہ دیتا اس لئے تجھے چوم رہا ہوں کہ محمد ﷺ کی سنت زندہ ہو جائے۔ ہر پتھر کو چومنا چاہیے یا حجر اسود کو؟ (حجر اسود کو) ہر قبر کا طواف ہے یا بیت اللہ کا طواف ہے؟ (بیت اللہ کا)۔ ہر جگہ اعتکاف ہے یا مسجد میں؟ (مسجد میں)۔ وَاَنۡتُمۡ عَاکِفُوۡنَ فِی الۡمَسَاجِدِ وَلۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ۔ {امیر پہ جب نظر پڑے تو تم ذوالجلال بن

حضرت عبداللہ کی بہادری

صحابی کہتا ہے میں اور اکڑ گیا۔ اس نے کہا مجھے جانتے ہو میں کسریٰ ہوں۔ صحابی نے کہا میں جانتا ہوں تو پاخانے کی تھیلی ہے۔ تو منی کا پلید قطرہ ہے۔ اس نے کہا میرے سامنے کیا کہہ رہے ہو۔ عبداللہ ابن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تیرے سامنے کہہ رہا ہوں خسرو نے کہا کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا صحابی نے تلوار اٹھائی اور تخت پر چڑھ گئے اور فرمایا کتے! اگر مجھے میرا محبوب نبی نہ روکتا تو میں یہیں تخت کے اوپر ہی تیرے دو ٹکڑے کر دیتا۔ فوج نے جب یہ جرأت دیکھی تو ان کو بغیر گولیوں کے جلاب شروع ہو گئے۔ کہ یہ کیسا ہے۔

بادشاہ نے نعوذباللہ حضور ﷺ کے خط کو پھاڑ دیا۔ خط کے دو ٹکڑے کر کے کہا یہ کون ہے جو اپنا نام اوپر لکھتا ہے اور میرا نام نیچے لکھتا ہے۔ مجھے نہیں جانتا کہ میں خسرو کسریٰ کا لقب رکھتا ہوں۔ یہ کون ہے؟

حضور کا نام اونچا ہے

صحابی نے اتنا کہا کہ اس کا نام تو سب سے اونچا ہے تو نے خط پھاڑا ہے اس کا نتیجہ تو دیکھے گا محمد ﷺ لاوارث نہیں اس کا وارث موجود ہے۔ میں اکیلا کھڑا [illegible] تجھے دو ٹکڑے کر دیتا میرے آقا کے خط کو دو ٹکڑے نہ کرتا۔ میں تیرا کوئی [illegible] میں [illegible] میں [illegible] رہا ہے

حضور ﷺ کے سامنے صحابی واپس آیا رو پڑا! رو کر کہنے لگا حضرت اس نے آپ کے خط کو پھاڑ دیا۔ حضور ﷺ بھی جلال میں آ گئے فرمایا اللھم مزق ملکہ کل ممزق مولیٰ جس نے محمد ﷺ کے خط کو پھاڑا ہے تو بھی اس کو پھاڑ دے اس کے ملک کو بھی ختم کر دے۔

صحابی کہتے ہیں ہم نے دیکھا کہ یہ بددعا عرش چیر کر پہنچ گئی۔

حدیث میں آتا ہے۔ کان رسول اللہ ذات السرہ۔ استنار وجھہ کانہ قطعۃ من القمر۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو معلوم ہوتا کہ چودھویں کا چاند نبی کے چہرے میں آگیا ہے۔

جب آپ ﷺ غصے میں آتے کانما عصر فی وجھہ رمان معلوم ہوتا کہ انار کو محمد ﷺ کے چہرے میں نچوڑا گیا ہے انار کے پانی سے بھی زیادہ محمد ﷺ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ (سبحان اللہ)

میں علماء کے سامنے کہتا ہوں جنت محمد ﷺ کی رضا کا نام ہے' جہنم محمد ﷺ کی ناراضگی کا نام ہے۔ (بے شک)۔

خسرو پرویز کا گورنر یمن کے نام خط

خسرو پرویز نے باذان گورنر یمن کو لکھا کہ مدینے میں ایک نبی آیا ہے وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ' نقل کفر کفر نباشد اس کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو اس نے بیس سوار مدینے روانہ کیے۔ تلواریں' ہتھیار' کمر بند' گھوڑوں پر سوار دس پندرہ دن گذرے تو حضور ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے گھوڑوں کی آواز آئی' صحابہ چوکنے ہو گئے' یہ میں آپ کے نبی ﷺ کی سیرت بیان کر رہا ہوں' دعا کرو اللہ ہمیں اسی نبی کا غلام بنائے وہ کتنے بدبخت ہیں جو نئے نبی (جھوٹ) کو مانتے ہیں' اللہ ہمیں آقا کا غلام بنائے۔

مسجد نبوی کے سامنے گھوڑوں کی آواز آئی صحابہ کے ہاتھ دستوں پر گئے اور تلواریں نکل آئیں۔ حضرت! کوئی لشکر حملہ کیلئے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پوچھا کتنے ہیں؟ حضرت بیس تیس ہیں فرمایا بیٹھ جاؤ' محمد بزدل نہیں محمد بہادر ہے' ذرا ہٹ جاؤ راستہ دے دو۔ جب وہ مسجد کے سامنے آئے گھوڑوں سے اترے۔

نبی کا رعب

نبی ﷺ نے صرف ان کی طرف دیکھا حدیث میں آتا ہے کان رسول

الله منورالوجه اذا نظر هاب فرمایا۔ نصرت بالرعب مسیرة الشهر۔
گھوڑوں پر بیٹھ جاؤ مہینے کے بعد جہاں تمہارا گھوڑا پہنچے گا وہاں محمد ﷺ کی نگہ
کا رعب پہنچے گا۔ اللہ ہمیں بھی بہادر بنائے (آمین) ہم بہادر نبی کے غلام ہیں۔

نبی بہادر ہوتا ہے

میرے آقا ﷺ نے اس دین کیلئے کشتی بھی لڑی ہے۔ رکانہ کو کہا کلمہ پڑھ لے۔ وہ نبی ﷺ سے کہتا ہے کشتی لڑلے۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے کشتی لڑنے سے تجھے جنت ملتی ہے تو میں کشتی لڑنے کیلئے بھی تیار ہوں۔ خدا کہتا ہے فرشتو دیکھو! اس پہلوان کو آپ ﷺ نے پکڑا اور گرا دیا اس نے کہا کہ میرا پاؤں پھسل گیا ہے۔ میرے ساتھ پھر کشتی لڑو۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے وقوف ہے تو پھر پکڑا تو گرا دیا کہنے لگا کہ ہاتھ تم لگاتے ہو گراتا کون ہے۔ فرمایا یہی تو ہے کہ اشارہ میرا ہوتا ہے طاقت اس کی ہوتی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

مسجد نبوی کے سامنے بیس تیس آدمی آ گئے نبی کریم ﷺ نے صرف ان کی طرف دیکھا۔ حدیث میں لکھا ہے کہ ان کے گھوڑوں کے پیشاب نکلنے لگے۔

کہنے لگے ہمارے تو وضو ٹوٹ گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ان کو بلاؤ۔

حضور ﷺ کا خلق عظیم

جب دیکھا کہ سارے ڈر گئے ہیں چہرہ زرد ہو گیا ہے فرمایا ابوہریرہ بلال! انس! جلدی ان کیلئے کوئی بچھونا بچھاؤ اور گھر میں کھانا تیار کرنے کا کہہ دو محمد ﷺ کے مہمان آ گئے ہیں۔ محمد ﷺ تیری جوتی پر قربان' پیغمبر ﷺ تیرے خلق پر قربان' فرمایا ہٹ جاؤ جا کر استقبال کرو محمد ﷺ کے مہمان آ گئے ہیں۔ قریب آئے تو پوچھا کیا حال ہے بڑی دور سے آئے ہو۔ اور پھر فرمایا جس نے تمہیں آرڈر دیا ہے کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرو اس کی لاش کو کتے چاٹ رہے ہیں' اس کی لاش گلی میں پڑی ہے ابھی مجھے جبرئیل نے بتایا ہے' تمہیں پتہ ہے کہ

میں کون ہوں؟ میں اکیلا نہیں میرا محافظ اللہ ہے۔ میرا تعلق بہت اونچا ہے۔ بادشاہ کو شاہی پہ ناز ہے۔ مجھے اللہ کی نصرت پہ ناز ہے۔

پرویز حضور ﷺ کے دشمن کا نام ہے

اس کے بیٹے کا نام شیرویہ تھا۔ وہ شیرویہ رات کو بادشاہ کے محل میں گیا جا کر تلوار ماری اور وہاں کتے کی طرح پھینک دیا۔ صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ خسرو پرویز گلی میں تڑپ رہا ہے۔ خسرو پرویز ایک کافر کا نام ہے آپ اپنے بچوں کے ایسے نام نہ رکھا کریں۔

لوگوں نے دیکھا کہ خسرو پرویز کی لاش کو کتے چاٹ رہے ہیں فرمایا تم بہت دیر سے آئے ہو جس نے محمد ﷺ کے خط کو پھاڑا خدا نے اس کو پھاڑ دیا ہے۔

جاؤ! جا کر شیرویہ سے کہو کہ تم میرے وارنٹ گرفتاری جاری کر رہے ہو۔ ہوش سے کام لے میرا محافظ اللہ ہے۔ یہ حضور ﷺ کی مجلس میں بیٹھے کھانا کھا کر اٹھے اور جا کر شیرویہ کو کہا ہم نے بڑے دربار دیکھے ہیں لیکن ایسا دربار کبھی نہیں دیکھا۔ شیرویہ نے آدمی بھیجے اور کہنے لگا میرا ابا غدار تھا۔ محمد ﷺ میں تیری جوتی کو دھو کر پیؤں گا میں سرکش نہیں۔ محمد ﷺ میں تیرا غلام بن چکا ہوں۔ (سبحان اللہ)۔ میں ابھی تقریر شروع نہیں کر سکا۔ میری تقریر کا موضوع تھا حضور ﷺ کی عملی زندگی۔ حضور ﷺ نے اخلاق' توکل' ایثار' عفو' درگذر' ذکر' نماز' روزہ' جہاد سکھلایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قبرستان جاتے تو چار جملے فرماتے ہیں۔ بس چار موتی دیکر بات ختم کرتا ہوں' حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ یا اہل القبور۔ میں پھر جنکشن میں آگیا ہوں' پھر چوک میں آگیا ہوں' بڑے چکر لگائے الحمدللہ میں پھر جنکشن پر پہنچ گیا ہوں۔

فرمایا۔ یا اہل القبور اموالکم قسمت و دیار کم سکنت ([illegible])۔

اے قبر والو! تمہارا وہ مال جس کو ہر طرح سے جمع کیا تھا آج تمہارے وارث اس مال کو تقسیم کر چکے ہیں قبر والو! جس مکان کو تم نے بنایا تا کہ اس میں زندگی گذاریں۔ آرام گاہ' تمہارا باتھ روم' بیڈ روم' آج ان میں دوسرے سو رہے ہیں' تیرے بستر پر دوسرے آرام کر رہے ہیں تیرے نام کا بستر ا خالی ہو چکا ہے۔ قبر والو! میں یہ بتانے آیا ہوں کہ جس بیوی کے کہنے پر اپنے کو بے عزت کیا تھا۔ جس بیوی کے کہنے پر اماں کے بال نوچ تھے۔ جوتے مارے تھے آج وہ تمہاری بیویاں کسی اور کے نکاح میں آکر دوسرے کے بستر کی زینت بن چکی ہیں۔

قبر والو! میں علی یہ بتانے آیا ہوں' کہ جن بچوں کیلئے تم نے ہر قسم کا مال' سود لیکر' رشوت لیکر جمع کیا تا کہ بچوں کی جائیداد بنے تمہارے وہی بیٹے آج یتیم ہو کر گلیوں میں رو رہے ہیں ان کا منہ دھونے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

یہ زبان حال سے بسطرح ہم ہوا کو کہتے ہیں۔

نسیما جانب بطحا گزر کن

ز احوالم محمد را خبر کن

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر روتے رہتے۔ یہی وقت ہر ایک پر آنے والا ہے۔

دعا کر واللہ ہمارے اس کاروان کو پورے ملک میں بلکہ اللہ اس کاروان کو مدینے تک پہنچائے۔ خدا اس کاروان کو دیوبند کے کاروان سے ملحق بنائے۔ (آمین)

تقریر نہیں کر سکا احادیث کا ترجمہ بھی نہیں کر سکا۔ مختصر موتی دیئے ہیں۔ اللہ تعالٰی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام اور خادم اسلام بنائے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین' ثم آمین)

واقول قولی هذا واستغفر الله العظیم○

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

معراج

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ' الذی اسمہ
مکتوب فی التوراة والا نجیل والآیات ناسخ الملل والا دیان' قاطع
المشرکین بالسیف والسنان' ارسله الله الی الناس بالحق بشیرا
ونذیرا داعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔ صلی الله تعالی علیه وعلی
اله واصحابه وازواجه واتباعه وسلم تسلیما کثیراً کثیراً۔ فاعوذ بالله
من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی
الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

عن ابن عباسؓ ان محمد رای ربه فی لیلة المعراج

و عن کعب ابن مالکؓ ان الله قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی

وعن عائشة الصدیقةؓ قالت نور انّٰی رای۔ و فی روایة نورانی رای

و عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اوتیت لیلة المعراج
ثلثة اشیاء اوتیت خواتیم سورة البقره والصلوات الخمس' والشفاعة
لا منی وھی نائلة انشاء الله فی یوم القیامة لمن لا یشرک بالله

وقال النبیﷺ و وصلت الی المقام الذی کنت اسمع طریف الاقلام
و قال ابراہیمؑ فی زمرة الانبیاء و المرسلین یا معشر الانبیاء بهذا فضل
علیکم محمداً" وقال ابو البشر آدمؑ مرحبا بابن الصالح مرحبا بالولد
الصالح' مرحبا بالنبی الصالح

وقال النبیﷺ لا تطرونی کما اطرئة النصاری عیسٰی
فتضلوا' انا عبده و رسو له ولکن قولو انا عبد الله و رسوله

وقال النبیﷺ احب الله فی الارض المساجد احب البلاد الی الله
المساجد' وابغض البلاد الی الله الا سواق۔ المومن فی المسجد
کسمک فی الماء و المنافق فی المسجد کطیر فی القفص

وقال النبی ﷺ من بنا للہ مسجدا بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ مثلہ

وقال النبی ﷺ اربع من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحۃ و ان یکون اولادہ بارا وان یکون خلطائہ صالحین و ان یکون رزقہ فی بلدہ

وقال ابو بکر ن الصدیق من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ

وقال امیر المؤمنین عمر ابن الخطابؓ عزالدنیا بالمال وعز الاخرۃ بصالح الاعمال

وقال عثمانؓ ہم الدنیا ظلمۃ فی القبر و ہم الآخرۃ ضیاء فی الآخرۃ

وقال علی المرتضیٰؓ من کان فی طلب العلم کانت الجنۃ فی طلبہ و من کان فی طلب الدنیا کانت النار فی طلبہ صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
اور میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفٰے سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

طلع المعارج بالولاء بلغ العلی بکمالہ
لمعت مصابیح الضیاء کشف الدجی بجمالہ
خیرلہ کل الشیم حسنت جمیع خصالہ
صلی علیہ الھنا صلوا علیہ وآلہٖ

حضرت چلے معراج پر بلغ العلیٰ بکمالہ
اندھیرا تھا اجالا ہوا کشف الدجی بجمالہ
ان کے خصائل نیک تھے حسنت جمیع

مالک نے تحفہ یہ دیا' خالق نے تحفہ یہ دیا رازق نے تحفہ یہ دیا' صلوا علیہ وآلہ

سریت من حرم الی حرم کما سری البدر فی داج من الظلم

فاق النبیین فی خلق و فی خلق فلم یدانوہ فی علم ولا کرم

و کلھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

یا رب صل وسلم دائماً ابدا

علی نبیک علی رسولک علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضور ﷺ کے در پر سب آتے ہیں

علماء کرام' مکرم صلحاء عظام' برادران اسلام' خیر الانام کے غلام' مسلسل پروگرام ہوتے ہیں۔ لیکن ان دنوں دیار حبیب میں حاضری دینے کے بعد آیا ہوں۔ وہاں حاضری دیکر آ رہا ہوں جہاں ستر ہزار فرشتے روزانہ حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں جبرئیل اکثر حاضر ہوتا تھا۔ جہاں حبشہ سے حضرت بلال آئے' روم سے صہیب آئے' فارس سے سلمان آئے' یمن سے ابو ہریرہ آئے' دوس سے عمر بن طفیل آیا' جہاں مکہ سے 113 آئے' بیت المقدس جس کے سامنے آیا' جہاں نجاشی کا جنازہ سامنے آیا' سارے انبیاء بھی ان کے لئے بیت المقدس آئے۔

اسریٰ اور معراج

معراج اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے' معراج معجزہ آقائے نامدار ہے' علمی تقریر کر سکتا ہوں' مگر وقت تھوڑا ہے' ایک لفظ اسریٰ ہے ایک معراج ہے۔

مکہ سے لے کر بیت المقدس تک کو' قرآن کی اصطلاح میں' اسلام کی اصطلاح میں' اسریٰ' کہتے ہیں۔

بیت المقدس سے وراء الوریٰ' سدرۃ المنتھیٰ' ثم دنا فتدلیٰ' فکان قاب قوسین او ادنیٰ- الی رب العلیٰ۔ اسکو معراج کہتے ہیں۔

اسریٰ کا منکر کافر ہے' معراج کا منکر' مبتدع' گمراہ ہے' معراج بھی برحق ہے اسریٰ بھی برحق ہے (سبحان اللہ)

معراج کیوں ہوا: صرف خلاصہ پیش کرنا ہے' اللہ کا منشا یہ تھا کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ جتنا اس زمین اور دھرتی سے عرش کرسی اور آسمان اونچا ہے' اتنا زمین والوں سے میرے محبوب کا شان اونچا ہے۔

معراج کیوں ہوا: مقصد یہ تھا کہ جو چیز جس کے لیے بنائی گئی ہے وہ اس کو ایک رات میں دکھا دی جائے۔

معراج کیوں ہوا: بتایا گیا ہے کہ جہاں تک میری ربوبیت ہے۔ کملی والے وہاں تک تیری نبوت ہے۔

معراج کیوں ہوا: زلیخا نے عورتوں کو جمع کیا کہ میرا یوسف دیکھو یہ ہے۔ اللہ نے پوری کائنات کے انبیاء اور فرشتوں کو جمع کیا کہ میرا محمدؐ دیکھو یہ ہے۔

معراج کیوں ہوا: معراج اس لیے ہوا کہ عرش کرسی لوح و قلم تمام آسمان سب مخلوق ہیں' جو سب سے اونچا جا رہا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے۔

معراج کیسے ہوا

معراج یوں ہوا کہ سب کو جبرئیل کے واسطے سے عطیات ملے' آج جبرئیل کو بھی کھڑا رہنے دیا' واسطہ کو ختم کر دیا۔ فرمایا جو کچھ نبوت کے لائق تھا' بلا واسطہ آج اپنے محبوب کو دے دیا۔

معراج کیوں ہوا

فرمایا مجھے کوئی بھی نہ دیکھ سکا۔ نہ دکھائے تو کوئی نبی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ میرے انوار کو دیکھ سکتا ہے تو آمنہ کا لال دیکھ سکتا ہے۔

معراج کیوں ہوا

کچھ لوگ تو آج کہتے ہیں' کہ حضور یہاں آگئے ہیں۔ لڈو کھاؤ۔ جلسہ ختم ہوا کھڑے ہو جاؤ اللہ نے فرمایا نہیں نہیں یہ عقیدہ نہ رکھو۔ میں نہ بلاؤں تو ترپن سال محبوب کو مکہ میں رکھوں' ترپن سال مکہ سے مدینے تک نہ جانے دوں' میرا ارادہ اور منشا ہو جائے' تو کنڈی ہل رہی ہے پانی چل رہا ہے ابھی رات پوری نہیں ہوئی کہ محمد سات طبق کی سیر کر کے واپس بھی پہنچ جائیں۔ جو کہتے ہیں کہ نبی ہمارے بلاوے پر آتے ہیں وہ گستاخ ہیں۔

معراج پر بلانے کا انداز

اللہ کے بلانے کا کیسا انداز ہے۔ پہلے خدا نے سواری کا انتظام کیا' ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا' جبرئیل کو آپ کے قدموں میں بھیجا۔ جنت سنواری گئی۔ جہنم کے دروازے بند ہوئے۔ قبر کا عذاب اٹھا دیا گیا' حوروں کو تعینات کیا گیا' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو استقبال کے لیے بلایا گیا۔ پوری امت کے اعمال سامنے رکھے گئے جنت و جہنم کے مناظر دکھانے کا بندوبست کیا گیا۔ یہ سارے کام رات کے مختصر وقت میں کیئے گئے' پھر رات کو محمدؐ کے انوارات کی تجلی ہونے لگی۔ نبی کو انسان نہیں بلا سکتا ہے۔ صرف رحمٰن بلا سکتا ہے۔

معراج کیوں ہوا

کچھ لوگ تو نور و بشر کے چکر میں ہیں۔ ہندوستان سے یہ وبا پھیلی (بریلی سے) کہ نبی یہاں انسان ہے آگے ملک ہے۔ فرمایا نہیں نہیں سنو! سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ میں نے بیت اللہ کا غلاف پکڑ کر۔ اصحاب صفہ کے جوتوں والی جگہ پر بیٹھ کر یہی دعا مانگی تھی کہ یا اللہ مجھے ابو ہریرہ والا حافظہ عطا فرما۔ الحمد للہ دعا قبول ہوئی۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے کہ میں نے بیت اللہ کا غلاف پکڑا اور کہا کہ اے

عرش عظیم کے مالک' میرے مصطفےٰ کے خدا مجھے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ابن تیمیہؒ ابن قیمؒ علامہ جوزیؒ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ والا حافظہ عطا کر' فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی غلاف کعبہ کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا کہ خدا نے مجھے وہ حافظہ دے دیا۔ (سبحان اللہ)

نوٹ مزید تفصیل : اکابر علماء دیو بند کے تذکرہ میں دیکھیں جلد اول۔ آخری تقریر)

معراج کیوں ہوا

اللہ فرماتے ہیں معراج اس لئے کروا رہا ہوں' کہ کوئی کسی بستی اور شہر کا امام ہے۔ میرا محمدؐ اماموں کا بھی امام ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ آخر میں نہ آئیں اگر آخر میں آئیں گے' تو حضرت علیؓ کا شان کم ہو جائے گا۔ فرمایا حق سے آنکھیں بند کرنے والو! دیکھو' میرا نبی آیا سب کے بعد ہے کھڑا سب سے آگے ہے۔ محمد خاتم الانبیاء ہیں حضرت علی خاتم الخلفاء ہیں۔ معراج کی رات آقا نے امامت کرا کر بتایا۔ جبرئیل نے کہا۔ تقدم یا محمد تشریف لائیے' قدم بڑھائیے' آگے آئیے' قرآن سنائیے' نماز پڑھائیے' معلوم ہوا جس کو جبرئیل کھڑا کرے اسے کوئی نبی نہیں ہٹا سکتا۔ جسکو محمدؐ کھڑا کرے علیؓ بھی اسے نہیں ہٹا سکتا۔

میں نے مسئلہ بتایا تھا کہ یہ نفلی نماز ہے' وہ فرض نماز ہے یہ وقتی نماز ہے وہ ہیشہ نماز ہے' یہ ایک نماز تھی۔ ابو بکر نے سترہ نمازیں حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے پڑھائیں اور تقریباً دو سال چار مہینے محمد ﷺ کے بعد بھی نماز پڑھاتے رہے ہیں۔

کوئی کہتا ہے امام حسینؓ' کوئی کہتا ہے امام حسنؓ' یہ کربلا اور وہاں کے علاقہ کے امام تھے یہ سب برحق مگر ابو بکر امام الصحابہ امام اہل بیت امام عرب' امام مدینہ' امام مصلیٰ رسول ہے۔

معراج کیوں ہوا

بس یہی معراج کی لیست' حقیقت' وجہ' باعث' سبب یہی دین کی کچھ باتیں مجھ
سے لے لو۔

معراج کیوں ہوئی

یہاں نور بشر کا جھگڑا ہے' کچھ لوگ حضورؐ کو بشریت سے نکال رہے ہیں' یہ
صحیح نہیں ہے کیونکہ نبی کا ابا عبد اللہ ہے لال آمنہ ہے' دادا عبد المطلب ہے' دس
چچے ہیں' چھ پھوپھیاں ہیں' چار بیٹیاں ہیں' چار فرزند ہیں' قریشی بنو ہاشم سے ہیں۔
بائیس پشتوں میں نوح کی اولاد ہیں۔ آدم کے فرزند ارجمند ہیں' میرے محمدؐ انبیاء کی
فہرست میں ہیں۔ تریسٹھ سال عمر ہے محمدؐ انسان ہیں۔

آسمانوں پر جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال

جبرئیل تو کئی دفعہ آتا ہے۔ سبحن اس کے لئے ہے جس کو آج بلایا گیا
ہے۔ جبرئیل تو روزانہ وحی لے کر آتا تھا۔ کمال تو اس میں ہے کہ نہ جانے والا جائے۔
(سبحان اللہ)

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے معراج کی رات پوچھا کہ محبوب تجھے کیا
پسند ہے وہ آپ کو تحفہ دوں' فرمایا مجھے "عبد" ہی رہنے دے مجھے تیری عبادت اور
عبدیت میں مزا آرہا ہے۔

میں عبد رہ جاؤں' تو معبود رہ جائے' میں عابد بن جاؤں تو معبود بن جائے۔ یا
اللہ میں تیرا شکر گزار بندہ ہو جاؤں' تو میرا رب غفار ہو جائے۔ یہ حدیث پڑھ رہا
ہوں۔ میری تقریر حدیث سے باہر نہیں ہوگی۔ الحمدللہ ہمیں کتاب و سنت کا ذوق ہے۔

معراج کیوں ہوا

لوگ کہتے ہیں کہ یہاں حضور آدم کے فرزند تھے۔ آگے گئے تو فرشتے تھے۔

اوپر گئے تو کچھ اور تھے۔ دلائل میں نہ قرآن نہ حدیث یہ سب غلط واہیات خیالات
ہیں۔

حضور ﷺ روانہ ہوئے تو سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ وہاں پہنچے تو
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ واپس آئے تو قیامت تک اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
یہ اللہ کے بندے ہیں۔

لفظ سبحان

اللہ نے ابتدا کی سبحن سے۔ یہ کہو گے کہ رات ہی رات میں گئے واپس بھی
آگئے کہو۔ سبحن مشکل ہوگئی آسان۔ سبحان خدا کی صفت ہے۔ سبحان سے آغاز
کیا تاکہ لوگ خدا رسول کو ایک ہی نہ بنا دیں۔ وہ پاک ہے۔ شریکوں سے پاک' پینے
سے پاک' کھانے سے پاک' دودھ پینے سے پاک' وضو کرنے سے پاک' براق پر سوار
ہونے سے پاک' رکوع اور سجدے جیسی عبادت سے پاک ہے' وہ در در پہ جانے سے
اور مانگنے سے پاک ہے۔

فرمایا لے جانے والا سبحان ہے۔ جانے والا نبی آخر الزمان ہے۔ گواہی دینے والا
قرآن ہے' اسی میں محمدؐ کی شان ہے۔ نبی عیب اور گناہوں سے پاک ہے جبرئیل غلطی
اور بھولنے سے پاک ہے قیامت تک قرآن تحریف و تبدیلی سے پاک ہے۔ (سبحان
اللہ)

سبحان! مجھے اس کی تشریح کے لیے بہت وقت چاہیے۔ خدا کی ذات نظر آنے
سے پاک ہے۔ کفن پہننے سے پاک ہے۔ قبر میں جانے سے پاک ہے۔ بیوی سے'
شادی سے' ماں باپ سے' اولاد سے پاک ہے۔

ابتدا اور کردی کہ لے جانے والا سبحان ہے جانے والا نبی آخر الزمان ہے۔
بلانے والا رب الافلاک ہے' جانے والا شہہ لولاک ہے۔

یہ بات عجیب ہے' بلانے والا رب حبیب و رقیب ہے جانے والا اللہ کا حبیب

ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی خدا کے بالکل قریب ہے' کتنا خوش نصیب ہے۔ (سبحان اللہ)

عربی اصطلاح میں' اسلامی اصطلاح میں سبحان اللہ وہاں کہا جاتا ہے۔ جہاں اچھی آواز ہو' اچھی صورت ہو' اچھی رنگت' اچھا لہجہ' اچھا طریقہ دیکھے تو انسان بے اختیار کہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

اللہ فرماتے ہیں کہ وہ کتنا حسین ہوگا کہ جس کو دیکھ کر قدرت بھی کہدے سبحان اللہ حضور نے سکھایا کہ جب تم کفر سے ٹکراؤ یا کسی چیز پر شکر کرو تو کہو۔ الحمد للہ۔ یہ نعرہ نہیں کہ نعرہ حیدری' نعرہ رسالت' نعرہ غوثیہ' یہ نعرے سمندر کے اس پار ہیں یہ نعرے پاکستانی ہیں۔ جو قرآنی نبوی نعرہ ہے وہ یہ ہے۔ تعجب میں کہو! سبحان اللّٰہ' شکر ادا کرو' الحمدللّٰہ دعا کرو جزاک اللّٰہ' بارک اللّٰہ کلمہ پڑھو لا الہ الا اللّٰہ' آغاز کرو تو بسم اللّٰہ قرآن شروع کرو تو اعوذ باللّٰہ موت کی خبر سنو تو انا للّٰہ' گندی خبر سنو' تو لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ' جب کام کا ارادہ کرو تو ماشاء اللّٰہ جب اگلے کام کا ارادہ ہو تو انشاء اللہ کہا کرو۔ (سبحان اللہ)

لوگو اللہ تعالیٰ تمہیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اب تو لوگ عجیب عجیب بیانات دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسلام میں پردہ نہیں میں نے کہا کہ تمہارے پاس اسلام ہی کب ہے؟

اسلام میں ہی تو پردہ ہے۔

بات تو بی بی بتولؓ کی کرتے ہو جس کا جنازہ بھی رات کو اٹھا' بات تو بی بی عائشہؓ کی کریں جس کی کبھی حجرے سے بھی آواز باہر نہیں گئی' بات تو اس نبی کی کرو جس نبیؐ نے اندھے سے پردہ کروایا۔ میں تو ان لوگوں کی غیرت پر حیران ہوں جو ایسے بیانات دیتے ہیں۔

ایسا حکمران نہیں رہے گا جس سے غلط عقائد' غلط نظریات ظاہر ہوں وہ حکمران جو گالیاں اور تبرا کرے گا انشاء اللہ وہ حکمران بھی تبدیل ہوگا۔ حکمران وہی رہے گا جس سے قرآن صحابہ اور محمدؐ کی شان کی آواز نکلے۔ (بے شک) دعا کرو اللہ سمجھ عطا

فرمائیے۔ (آمین)

معراج کیا ہے

سنئے اب میں پھر آپ کو معراج بتاؤں۔ معراج عروج سے ہے۔ جس طرح تم لفٹ کا بٹن دباتے ہو' اوپر چلی جاتی ہے۔ اس طرح خدا نے رحمت کا ہاتھ رکھا محمدؐ اوپر چلے گئے۔

معراج کیوں ہوئی' میں یہی آپ کو سنا دوں' سمجھا دوں' جھلادوں' بتا دوں' پہنچا دوں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی' ترجمہ بعد میں کریں گے۔ پہلے توحید بیان کی۔ فرمایا میرا نبی وضو کر رہا ہے۔ حضور جانے لگے تو پہلے نفل پڑھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے مکہ میں نفل پڑھے مدینہ اترے تو نفل پڑھے ۔ بیت اللحم میں نفل پڑھے۔ کوہ طور پر نفل پڑھے۔

انبیاء نے جمع ہو کر اللہ کی عبادت کی

آج ہم جمع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں آؤ تاش کھیلیں' جوا کھیلیں چائے پئیں' ریڈیو سنیں' ٹی وی دیکھیں' وی سی آر دیکھیں' بٹیرے لڑائیں۔ مرغ لڑائیں' سگریٹ پئیں۔ جب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جمع ہوئے کہنے لگے آؤ مل کر خدا کی عبادت کریں۔ (سبحان اللہ)

انبیاء کو تعارف کرو لیا گیا۔

معراج کی رات جب حضور ﷺ آئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء حضور کا استقبال کر رہے تھے۔ فرمایا میں نے جس سے عالم ارواح میں وعدہ لیا۔ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ' وہ محمد یہ ہیں۔ جن کے لیے میں نے وعدہ لیا تھا وہ یہ ہیں۔

سفر با وضو کرو

سارے انبیاء با وضو ہے۔ حضور بھی با وضو تھے۔ معلوم ہوا کہ اچھے سفر پہ جاؤ تو محمد کریم کی غلامی میں وضو کر کے جاؤ۔

نوری حضور ﷺ کے غلام ہیں

جب سدرہ کے اوپر جبرئیل کی پرواز ختم ہوئی۔ جہاں نور و بشر کا مسئلہ حل ہوا کہ جہاں سید الملائکہ جبرئیل کی پرواز کی انتہا ہے۔ نوریوں کے سردار کی انتہا ہے' وہاں محمد کی نبوت کے درجے کی ابتداء ہے۔ وہاں سید البشر کی ابتداء ہے۔ جس کو نور کہتے ہو وہ اپنے پر مل رہا ہے۔ ستر نوری نبی کریم ﷺ کے قدموں میں کھڑے ہیں۔ براق نوری۔ زین نوری۔ نور تو محمد کی غلامی میں ہے' محمد اس پر سوار ہے۔

نوری کی انتہاء بشر کی ابتداء

جس کو چاند کہتے ہو وہ ٹکڑے ہو چکا ہے۔ جس کو سورج کہتے ہو چوتھے آسمان پر کھڑا ہے۔ جس کو جبرئیل کہتے ہیں۔ اس کی پرواز کی انتہا ہے۔ جہاں نوری کی انتہا ہے وہاں سید البشر کی ابتداء ہے۔ شان انسان کی زیادہ ہے۔

ہمارا نبی انسان ہے

آج میں کھل کر کہتا ہوں کہ نبی انسان ہے۔ آمنہ کا فرزند ہے۔ عبد اللہ کا دلبر ہے۔ خدا کی قسم سعادت مند' قدر بلند۔ دل پسند۔ ارجمند' دانشمند ہے۔ میرا نبی آمنہ کا لال ہے۔ عبد اللہ کا بال ہے۔ عبد المطلب کا پوتا ہے۔ میرا نبی قریشی ہے تم اپنا نبی نوریوں میں تلاش کرو۔ میرا نبی قریشی بنو ہاشم ہے۔ انبیاء کا سردار ہے۔ محبوب رب غفار ہے۔ مجھے محمد سے پیار ہے۔

مخلوق کی قسمیں

مخلوق کی چار قسمیں ہیں ویسے اٹھارہ ہزار قسمیں ہیں مگر مخلوق کی چار قسمیں

مشہور ہیں۔ نوری، ناری، خاکی، آبی۔ ناری کو نبوت نہیں ملی توجہ کرو، دکاندارو ایمان
دارو ناری جنات، جنوں کو نبوت نہیں ملی۔ دوسری نوری مخلوق ہے، جبرئیل، میکائیل،
ہیائیل، حورائل، اسرافیل، دردائیل یہ تمام فرشتے ہیں ان نوریوں کو بھی نبوت نہیں
ملی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بارش نازل ہوتی ہے تو ہر قطرے کے
ساتھ چھ نوری نازل ہوتے ہیں۔ جب میرا امتی پیدا ہوتا ہے تو دو نوری خادم ہوتے
ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں جب میں آسمان پر گیا۔ ما رایت فیھا موضع
اصبع الا و ملک واضع جبھتہ یقولون سبوح قدوس ربنا رب الملائکۃ
ایک انگشت برابر جگہ خالی نہیں تھی کہ جہاں نوری خدا کی تسبیح نہ پڑھ رہے ہوں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ستر ہزار فرشتے نوری روزانہ میرے روضے پر
درود پڑھیں گے۔ قیامت تک پہلے ٹولے کی باری نہیں آئے گی۔ ستر ہزار نوری
روزانہ اتر کر محمد ﷺ کے روضے پر درود پڑھتے ہیں۔ نوری کو بھی نبوت نہیں
ملی۔ ناری کو بھی نبوت نہیں ملی۔ آبی کو بھی نبوت نہیں ملی، یہ مچھلیاں، یہ مینڈک، یہ
سانپ، یہ جتنی چیزیں سمندر میں ہیں ان کو بھی نبوت نہیں ملی۔

جبرئیل نور ہیں ان کی اولاد ہے؟ (نہیں) بیوی ہے؟ بیٹے ہیں۔ جبرئیل کی عمر
کتنی ہے؟ جبرئیل اللہ کے حکم سے ایسے ہی پیدا ہوا۔ جبرائیل اب تک ہے۔

جب حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسجد نبوی کے کونے سے رونے کی آواز سنی اور کہہ
رہا تھا یا اصحاب محمد ھذا اخر نزولی الی الارض مدینے والو! میں جا رہا
ہوں، یہ آخری مرتبہ میرا آنا تھا جب میرا محبوب جا رہا ہے تو میں جبرئیل بھی رو رو کر
محمد کی جدائی میں جا رہا ہوں۔ صحابہ نے یہ آواز سنی (سبحان اللہ)

میں آپ کا بھائی ہوں سمجھانے آیا ہوں مدینہ میں بھی اسی عقیدہ کے علماء ملتے ہیں۔ کہیں مولانا حسین احمد مدنیؒ کی جگہ نظر آتی ہے۔ جہاں اس نے ستر سال بیٹھ کر درس حدیث دیا۔ کہیں وہ جگہ نظر آئی جہاں مولانا زکریاؒ باب الصدیق سے آتے تھے۔ کہیں قاری فتح محمد پانی پتی نظر آئے جو عصر کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھتے تھے اور روزانہ چار سپارے محمد کے روضے کے سامنے بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتے تھے (سبحان اللہ)۔

نوٹ۔ قاری فتح محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی فوت ہو چکے ہیں مزار جنت البقیع میں ہے' (مرتب)

دوسروں کو دیکھا کہ چھپتے پھرتے تھے۔ خدا کی قسم وہاں اس کو مقام ملتا ہے جو محمد کا مقام پہچانتا ہے۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں تعصب سے بچائے۔ (آمین)

معراج کی رات انبیاء حضور ﷺ کے منتظر تھے

وہاں مدینہ میں آج بھی وہی بلال والی اذان گونج رہی ہے۔ میں آپ کو بتا دوں' جگاؤں۔ جب معراج کی رات تمام انبیاء انتظار میں تھے۔ انبیاء منتظر تھے۔ ایک وقت تھا کہ جب حضور ﷺ عمر کا انتظار کر رہے تھے آج انبیاء مدنی کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضور آئے تو انبیاء نے خوشی منائی عمر آئے تو مدنی نے خوشی منائی۔ (سبحان اللہ)

مدینے میں نہ کالے جھنڈے ہیں نہ اس قسم کے نعرے ہیں نہ اس قسم کی انگوٹھیاں ہیں۔ خدا کی قسم نہ وہاں بھنگ ہے' نہ کوئی ملنگ ہے' وہاں نظر آتے ہیں' تو مسلمان نظر آتے ہیں۔ وہاں نظر آتے ہیں' تو اہل اسلام نظر آتے ہیں۔ محمد کے غلام نظر آتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

جس کو دیکھو پاس ہے' نقشہ خاص ہے' عربی لباس ہے۔

چولال ہے' اوپر شاندار رومال ہے' اوپر عقال ہے۔ سامنے روضے میں آمنہ

کا کل ہے۔ (سبحان اللہ)

لومر طواف ہوتا ہے۔ لومر گناہ معاف ہوتا ہے۔ پاؤں ہے طواف ہے۔ ہاتھ ہے غلاف ہے۔ گناہ ہے معاف ہے۔ نہ جھگڑا ہے نہ اختلاف ہے۔ دل ہے صاف ہے لومر رحمت کا فوارہ ہے' شاندار نظارہ ہے' نقشہ بڑا پیارا ہے' اللہ کی قسم ہماری آنکھیں ہیں' محمد کی رحمت کا فوارہ ہے' اللہ ہم سب کو وہاں لے جائے۔ (آمین)

وقت تھوڑا ہے۔ چار موتی مجھ سے لے لو۔

حضور کی پہلی پرواز بیت المقدس تھی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے استقبال کیا۔ ایسا استقبال نہیں جو ہمارے معاشرے میں کیا جاتا ہے۔ ریڑیاں' گدھے' سائیکل' گھوڑے' کوئی سگریٹ پی رہا ہے۔ کوئی ناچ رہا ہے۔ وہاں یہ تماشا نہیں تھا۔ ہر نبی کھڑا رہا اور کہا مرحبا بالاخ الصالح ہمارا بھائی محمد آگیا ہے۔

حضرت آدمؑ نے استقبال کیا

آدمؑ جن کا ساٹھ ہاتھ قد تھا' آگے بڑھ کر کہنے لگے مرحبا بابن الصالح' آج والد بھی بیٹے کا استقبال کر رہا ہے۔ مجھے ناز ہے کہ اللہ نے میری اولاد میں ایسا محمد پیدا کیا۔ (سبحان اللہ) جبرئیل نے میرے نبی سے کہا' ھذا ابوک آدمؑ مشکوۃ سنا رہا ہوں۔ یہ تیرا ابا آدم ہے۔ حضورؐ ادب سے آگے بڑھے۔ آدم آ کر نبی کریم ﷺ کو گلے ملے اور رو کر کہنے لگے۔ آج کتنا خوش نصیب ہوں' کہ جس کا تذکرہ میں نے عرش پر پڑھا تھا' آج وہی محمد مجھ سے ملاقات کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

وہاں اذان دی گئی۔ وہاں اذان جھنگ والی نہیں تھی۔ شاہ جیونہ والی نہیں تھی۔ لکھنؤ والی نہیں تھی۔ ایران والی نہیں تھی۔ وہاں اذان تھی کالے بلال والی۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کو امام الانبیاء بنایا گیا

اذان دلوانے کا مقصد یہ تھا کہ آج میرا محمد ﷺ امام الانبیاء بن گئے امام

المرسلین بنے گا۔ مصلیٰ بچھایا گیا' جبرئیل نے اذان دی۔ جبرئیل بھی حضرت بلال کا مقلد ہے' فرمایا جبرئیل وہی اذان دے جو میرا بلال دیتا ہے۔

حضرت بلالؓ کا مقام

مجھے معراج سے یہ موتی ملا' محبوب فرماتے ہیں کہ جنت کا منظر مجھے دکھلایا وہاں جوتی سمیت مجھے بلال ملایا گیا۔ (سبحان اللہ) میں نے پوچھا یہ کون پھر رہا ہے' فرمایا دنیا اس کو کہتی ہے کہ کالا ہے۔ یہ فضل حق تعالیٰ ہے یہ تیرا متوالا ہے۔ دیکھو اس کا شان بالا ہے۔ یہ بلال ہے یہ بھی محمدؐ دے نال ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں سرمہ لگائیں' شاندار قسم کا پوڈر لگائیں صبح صبح شیو بنائیں زلفوں کو سجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اوبھورہو ابو لہب بھورا فی النار ہے بلال کالا ہے' بیڑا پار ہے۔ آج امریکہ کالوں سے نفرت کرتا ہے۔ کالوں کی ٹیکسیوں میں نہیں بیٹھتا۔ کالوں کو قتل کرواتا ہے۔ سیاہ فام' سوڈان 'یوگنڈا' افریقہ والوں کا دشمن ہے انکو ہوٹل میں نہیں ٹھہرنے دیتا۔ میں نے مصطفیٰ کو دیکھا کہ جس صف میں خود کھڑے ہیں کالا بلال ساتھ کھڑا ہے۔ میں نے آقا کو دیکھا۔ معراج سننے والو۔ پہلے دودھ بلال نے پیا اس کا بچا ہوا آمنہ کے لال نے پیا۔ (سبحان اللہ) بلال تیری تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔ میں جرات سے بات کر رہا ہوں۔ حضور سفر سے آرہے ہیں بلال نے دیکھا تو دوڑ کر آئے۔ عرض کی محبوب میں آپ کے قدموں میں چلوں گا۔ آقا نے فرمایا بلال! گرمی کا وقت ہے' مدینہ دور ہے' آیئے میرے ساتھ سوار ہو جایئے' لوکب معی میری اونٹنی پر بیٹھ جاؤ۔ بلال نے کہا ادب ملحوظ ہے' عزت محفوظ ہے۔ آپ کی لونٹنی کی دھول میرے لئے نجات بن جائے گی۔ الفاظ سنو! ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ اونٹنی بٹھا دی فرمایا بلال تیری تکلیف میں برداشت نہیں کرتا۔ تو سوار ہوگا تو میں بھی سوار ہو جاؤں گا' تو پیدل چلے گا تو محمدؐ بھی اپنے غلام کے ساتھ پیدل چلے گا۔ (سبحان اللہ)

فتح مکہ کے موقع پر اذان

میں نے دیکھا کہ جب مکہ فتح ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلال! بی آمنہ کے لال۔ کرو خوشحال' سارے مکہ کو کرو مالا مال' آؤ نی الحال' اللہ کے گھر کی چھت پر کھڑے ہو جاؤ' جہاں' لات' منات' عزیٰ' ہبل' ود' سواع' یعوق' یغوث' نسر وغیرہ بتوں کے نعرے لگتے تھے' آج چھت پر کھڑے ہو کر کہو اللہ اکبر' اللہ اکبر' وہی اذان جو میں نے مدینے میں تمہیں سکھائی اور نعرہ بلند کرو۔ بتکدوں کو بتا دو کہ آج کے بعد بتوں کا نعرہ نہیں لگے گا' قیامت تک محمد کے خدا کا نعرہ لگے گا۔ اب اذان بدل کر تم مسلمان ہو؟ تم کون ہو اذان کو بدلنے والے۔ اذان میں الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر خدا کو دوسرا نمبر دیتے ہو۔ اذان کی ابتداء سلام سے نہیں' اذان کی ابتداء اللہ اکبر سے ہے۔ نبوت کا دوسرا نمبر ہے خدا پہلا نمبر ہے۔ تم دوسرا نمبر دے کر خدا کی گستاخی کرتے ہو۔ اذان میں بھی پہلا نمبر اللہ کا ہے۔ تکبیر میں پہلا اللہ کا نمبر ہے۔ لا الہ الا اللہ کلمہ میں بھی پہلا نمبر ہے۔ بچہ پیدا ہو تو اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اللہ کا پہلا نمبر۔ کان اللہ ولم یکن شیاء خدا تھا' جب کچھ نہیں تھا۔ (سبحان اللہ)

شیعہ سنی بھائی بھائی

کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے شیعہ سنی بھائی بھائی' مجھے سمجھ آج آئی۔ ایک اذان کے درمیان میں بڑھاتا ہے ایک شروع میں بڑھاتا ہے۔ ایک تعزیہ پرست ہے' ایک قبر پرست ہے' وہ صحابہ پر تبرا کرتے ہیں یہ علماء پر تبرا کرتے ہیں۔ وہ روضے کے دشمن ہیں' یہ مصلیٰ رسول کے دشمن ہیں۔ شیعہ سنی بھائی بھائی سمجھ مجھے آج آئی۔ یہ واقعتاً بھائی بھائی ہیں وہ بھی عالم الغیب کہتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں' وہ بھی علماء کے دشمن' یہ بھی دشمن ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا دونوں کو ہدایت دے۔ (آمین)

نبی نے فرمایا جس طرح سنار کی بھٹی میں کھرا سونا رہے گا کھوٹ جل جائے گا۔ مدینہ بھٹی ہے۔ مدینہ میں کھرا مومن رہ سکتا ہے' منافق کبھی مدینہ سے نہیں رہ سکتا کور

نہیں رہے گا۔ وہاں کھرا آدمی رہ سکتا ہے۔ وہاں حسین احمد گیا تو مدنی بن گیا امداد اللہ گیا تو مکی بن جاتا ہے مکی بھی ہم ہیں مدنی بھی ہم ہیں۔

میں لڑانے نہیں آیا' حکومت ناراض ہو جاتی ہے کہ آپ فرقہ واریت پھیلاتے ہیں۔ تفرقہ بازی وہی کر رہے ہیں جنہوں نے کلمہ بدلا اذان بدلی۔ درود بدلا' شکل بدلی' نسل بدلی' عقل بدلی' وہ بدل گئے ہیں' ہم نہیں بدلے۔ ہم نے چودہ سو سال سے آقا کی سنت کو زندہ رکھا ہے۔ ہم چودہ سو سال سے قرآن کو تیس پارے مانتے ہیں ہم وہی اذان دیتے ہیں جو محمد ﷺ کا بلال نبی کے سامنے دیتا تھا۔ ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو علیؓ نے پڑھا جو بتولؓ نے پڑھا' حسنؓ نے پڑھا' حسینؓ نے پڑھا' جس کلمہ کو مصطفےٰ نے پہنچایا ہم نے وہی کلمہ سنایا۔ (سبحان اللہ) میں آپ کا خیر خواہ ہوں' خدا ہدایت بخشے۔ (آمین)

ہمارا مشن

ہم ہر حال میں حق کہتے ہیں' ہم بخاری کے مشن کو زندہ کریں گے' مفتی محمود کے نام کو روشن کریں گے' ہم نے اسمبلیوں میں حق کہا اور کہتے رہیں گے' ہم نے وزارتوں کو ٹھوکریں ماری محمد ﷺ کی اطاعت کو نہیں چھوڑا ہماری یہ روایت ہے۔ اور نظام مصطفیٰ کے کھوکھلے نعرے لگانے والو! تم صرف نظام مصطفیٰ کی کاغذی کارروائی کر رہے ہو۔ ہم نے نو مہینے پورے سرحد میں نظام مصطفیٰ جاری کر کے دکھا دیا۔ مفتی محمودؒ کے دور میں سرحد سے شراب بند ہو گئی تھی۔ کالجوں' سکولوں میں قرآن کی تعلیم لازمی ہو گئی تھی' چکلے بند ہو گئے تھے۔ دفعہ 144 کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ ہر طرف امن ہی امن تھا۔

یہ کہتے ہیں (شیعہ) اسلام میں پردہ نہیں تمہارے پاس اسلام ہی کب ہے۔ جو قرآن کو بکری کے حوالہ کرے۔ کلمے کو تبدیل کر لے حدیث کا انکار کرے یاد رکھو پردہ کنجروں میں نہیں ہے۔ فاطمہؓ کی بیٹیوں میں پردہ ہے۔ عائشہؓ کے ماننے والوں میں پردہ

ہے' محمد کے خاندان میں پردہ ہے

حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اندھے سے پردہ کرو

میں اس نبی کا غلام ہوں جو دیکھتا ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم نابینا آرہا ہے' بی بی حفصہ بی بی زینب حضور ﷺ کو ملنے کے لیے مسجد نبوی میں آئیں حضورؐ نے فرمایا اِحتجبا' اِحتجبا' حفصہ نے کہا انه اعمی وہ تو نابینا ہے۔ لاٹھی کی کھٹ کھٹاہٹ سے آواز آرہی ہے۔ حضور نے فرمایا هو اعمی انتما لیس با عمیاوان وہ اندھا ہے تم تو اندھی نہیں ہو۔ محمد کی حرم پاک! اندھے سے بھی پردہ کرو۔ (سبحان اللہ)

فاطمہ کا مثالی پردہ

بی بی بتول نے حضرت علیؓ سے کہا میرا جنازہ رات کو اٹھانا۔ لائٹ ساتھ نہ ہو' میرے جنازے پر چھڑیاں ڈال کر چادر ڈالنا' فلاں گلی سے لے جانا' کسی غیر کو اطلاع نہ دینا کہیں غیر مرد بتول کے قد کو نہ دیکھ لے کہیں کوئی غیر مرد بتول کے کفن کے رنگ کو نہ دیکھ لے کہیں محمد ﷺ کی بیٹی کی عزت پر بے پردگی کا دھبہ نہ آجائے۔ ہم اسی بتول کے غلام ہیں۔ پردہ فرض ہے۔

حفاظت عزت و عصمت

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اتنی کچے گوشت کی حفاظت نہ کرو' کہ کتا آئے گا اٹھا لے جائے گا' اس سے زیادہ اپنی عزت کی حفاظت کرو۔ دعا کرو اللہ ہمیں شریعت کا غلام بنائے۔ (آمین)

جو باتیں بھی کرو پوچھتا کوئی نہیں' کوئی کہتا ہے کلمہ صحیح نہیں۔ کوئی حدیث کا انکار کرتا ہے ۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح اسلام کی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

مخلوق کی چار قسمیں بیان کی تھیں' نوری' ناری' آبی' خاکی' ان چاروں میں سے اگر نبوت ملی ہے تو خاکی کو ملی ہے۔ تمام صحابہ کون ہیں؟ (خاکی) اہل بیت کون

ہیں؟(خاکی) خود مصطفےٰ کون ہے؟(خاکی) نوری' ناری' آپ کو تو نبوت ملی نہیں لہٰذا پھر پتا
کون ہوتا ہے؟ عزیزو نبی انسان ہوتا ہے مگر صاحب شان ہوتا ہے۔

خصائل نبوت

نبی اشارہ کرے' تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ نبی اشارہ کرے' بارش شروع ہو جاتی ہے۔ نبی اشارہ کرے تو جلیبیب چمکنے لگ جاتا ہے۔ نبی دعا کرے' تو عمر فاروق کو اسلام مل جاتا ہے' پیغمبر سجدہ کرے تو امت بخشی جاتی ہے۔ نبی سیر کرے' تو معراج بن جاتی ہے۔ نبی گفتگو کرے' تو حدیث بن جاتی ہے۔ جو نبی کے نکاح میں آئے وہ مومنوں کی ماں بن جاتی ہے۔ نبی پیدا ہو تو مکہ مکرمہ بن جاتا ہے۔ نبی' ہجرت کرے تو مدینہ منورہ بن جاتا ہے' نبی کے جھنڈے کے نیچے آئے' تو غازی بن جاتا ہے۔ مسجد آئے' تو نمازی بن جاتا ہے۔ کلام قرآن پڑھے تو قاری بن جاتا ہے' میدان میں نکلے تو غازی بن جاتا ہے' کعبے کا طواف کرے تو حاجی بن جاتا ہے' کوئی کلمہ پڑھ کر محمد کا چہرہ دیکھے تو قیامت تک محمد کا صحابی بن جاتا ہے۔(سبحان اللہ)

معراج سے سبق

واقعہ معراج سے یہ پتہ چلا کہ وہاں راکٹ' سیارے' جیٹ طیارے' سائنس کی دوربین تمہاری جتنی ریسرچ تحقیق' روس امریکہ کی تحقیق اور راکٹ وہاں نہیں پہنچے جہاں محمد کے کالے بلال کی جوتی پہنچی ہے۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ روس کو الٹا پڑھو تو سور بن جاتا ہے۔ امریکہ کا وزن نکالو تو جہنم کا ٹھیک۔ یہ ٹھیکے دار کہتے تھے کہ ان کا نبی کیسے گیا تمہارے راکٹ جاسکتے ہیں۔ تمہارے پاس مشین کی طاقت ہے۔ محمد کے پاس رب العالمین کی طاقت ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ آسمانوں پر گئے اور پل میں گئے' اور کیسے گئے کہ وہ سبحان مشکل ہوگئی آسان۔

آقا نے بلال کو دیکھا۔ لوگو! دنیا دار بادشاہوں کی غلامی میں خدا کی قسم ذلت ہے' بے قراری اور بے عزتی ہے' محمد کی غلامی میں دو جہانوں کی عزت ہے۔

بلال نبوت کی نظر میں

ایک دفعہ میرے آقا نے حضرت بلال حبشیؓ کو دیکھ کر فرمایا سید الحبش بلال حبشے کی ساری قوم کا سردار میرا بلال ہے۔

بلال عمر کی نظر میں

حضرت عمر فاروقؓ کی عادت تھی کہ جب حضرت بلال عمرؓ کے دور میں آتے تو حضرت عمرؓ مسند چھوڑ دیتے با ادب کھڑے ہو جاتے' سامنے دو زانوں بیٹھ جاتے۔ فرماتے میری مسند پر بیٹھ جاؤ۔ بلال کانپ کر کہتے حضرت! آپ امیر المومنین جانشین رحمتہ العالمین' مراد پیغمبر' خسر پیغمبر' داماد حیدر ہو' اونچے شان والے ہو' عمر فاروقؓ فرماتے جن کو محمد منبر پر اونچا بٹھائے اس کو عمر کیسے نیچے بٹھائے۔

یہ جملہ کہتے جاؤ سیدنا واعتق سیدنا۔ میرا سردار آگیا۔ جس کو میرے سردار نے آزاد کیا' میں اس کو سردار کہتا ہوں۔ میرے محبوب نے اس کو پورے حبشے کا سردار کہہ دیا تھا۔ (سبحان اللہ)

جو بلال نے اذان دی وہی اصل اذان ہے۔ ڈیرہ اسماعیل والوں نے اچھا کیا جب شیعوں نے اذان دی۔ اشھدان امیر المومنین و امام المتقین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفتہ بلا فصل۔ ہمارے سنیوں نے بھی سپیکر لگا دیا۔ کہا اشھد ان امیر المومنین خال المسلمین فاتح قبرص و شام امیر المومنین معاویۃ ابن ابی سفیان پھر سارے کمشنر کے پاس بھاگے ہوئے گئے۔ کمشنر نے آکر کہا کہ یہ کیا ہے؟ ہمارے سنی بھائیوں نے کہا اگر یہ اذان نہیں تو وہ جو تم شیعہ دیتے ہو وہ کیا ہے۔ کمشنر نے کہا کہ یہ اذان بند کرو۔ ہمارے سنیوں نے کہا کہ یہ بھی بند کریں۔ اس نے کہا کہ نہ اذان یہ دیں نہ وہ دیں۔ اذان وہی دیں جو کلا بلال دیا

کرتا تھا۔ (سبحان اللہ)

تمام صحابہ سے ہمیں تعلق ہے

شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں میرا ابا حضرت حسنؓ کی اولاد ہے۔ اماں حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہیں۔ حسنی بھی ہم ہیں' حسینی بھی ہیں' صدیقی بھی ہم ہیں' فاروقی بھی ہم ہیں' عثمانی بھی ہم ہیں' علوی بھی ہم ہیں حضرت علی بھی ہمارے ہیں علماء کیلئے بات کہہ رہا ہوں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صدیقی ہیں' مولانا اشرف علی تھانویؒ فاروقی ہیں علامہ شبیر احمدؒ عثمانی ہیں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حسنی حسینی ہیں۔ حضرت علیؓ داڑھی کٹواتے تھے؟ (نہیں) مونچھیں بڑھاتے تھے؟ (نہیں) نعرہ حیدری۔ یا علی مدد لگاتے تھے؟ (نہیں) ایمان بگاڑہ بناتے تھے؟ (نہیں) بزدلی دکھاتے تھے؟ (نہیں) ہاتھ چھوڑ کر نماز ادا فرماتے تھے؟ (نہیں) ہم حیدری ہیں۔ میں حضرت علیؓ کی مسجد دیکھ آیا' بی بی بتول کا مزار دیکھ آیا' بی بی عائشہ اور بتول کا گھر اکٹھے ہیں ادھر بتول کا گھر' ادھر زوجہ رسول کا گھر' ادھر مادر ہے۔ ادھر دختر ہے' درمیان میں کھڑکی ہے' عائشہ تحفے دیتی ہے فاطمہ تحفے لیتی ہے۔

قبریں بھی ساتھ ساتھ ہیں جہاں بی بی بتول سو رہی وہاں حسنؓ بھی سو رہے ہیں۔ امام جعفرؒ سو رہے ہیں۔ امام باقرؒ سو رہے ہیں۔ خدا کی قسم جہاں فاطمہ سو رہی ہے وہیں عائشہؓ سو رہی ہے۔ تم لڑ رہے ہو ان کی تو قبریں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کے مکان بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ جس صف میں ابو بکرؓ ہیں ساتھ علیؓ بھی ہیں۔ جس میں' میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ جس جھنڈے کے نیچے ابو بکرؓ کھڑے ہیں ساتھ حیدر کھڑے ہیں۔ مدینے میں مسجد ابو بکر بھی ہے مسجد علی بھی ہے۔ (سبحان اللہ) اب سنئے دین پوری سے کعبہ کی چھت پر بلال نے اذان دی۔ وہ اذان نہ بریلی والی تھی' نہ لکھنؤ والی تھی' نہ ایران والی تھی' وہی اذان تھی جو محمد کریم ﷺ کے منبر والی تھی۔

بلال والی اذان قیامت تک رہے گی

حضرت علیؓ بھی کھڑے ہیں دس ہزار قطار اندر قطار' تابعدار جانثار حضور ﷺ کے حب دار' نبی کے رضا کار خود آقائے نامدار' نبیوں کے سردار' یا بیار' بلال شاباش' بلال کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ جو اذان بیت اللہ کی چھت سے چمکی تھی وہی اذان قیامت تک ہمارے پاس رہے گی اذان نہیں بدلے گی جو کلمہ بدلے ان کی امت بھی بدل گئی۔ ان کا دین بھی بدلا گیا۔ کلمہ نہیں بدلا جائے گا لا تبدیل لکلمات اللہ' لا مبدل لکلماتہ اب بات کو سمیٹتا ہوں پھر کبھی اس موضوع پر مفصل بات کروں گا۔

تو حضرت جبرئیل نے اذان دی تکبیر کہی' سب با وضو تھے' سب نبی انتظار کرنے لگے کہ نماز کون پڑھائے گا' اللہ کے حکم سے سید الملا ئکہ نے کہا تقدم یا محمد صل بالانبیاء' حضرت آپ آگے آئیں آپ امام الحرمین ہیں' امام القبلتین ہیں' آج آپ امام الانبیاء بننے والے ہیں۔

معراج کی رات آپ ﷺ کی امامت سے اشارہ

میں آپ کو ایک موتی دے دوں حضور کی اذان' پیغمبر کی اقامت حضور کا قرآن' نماز میں طریقہ محمد والا' اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت آج منسوخ ہے' قیامت تک شریعت محمد کی رہے گی۔ سبحان اللہ ایک نکتہ اور دیتا ہوں' جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع تھے ان میں یہ قادیانی تھا؟ (نہیں) یہ کانا کہیں تھا؟ (نہیں) یہ اس فہرست میں تھا؟ (نہیں) جب قیامت کے دن ساری امت آدم سے عیسیٰ تک روتی ہوئی جائے گی یہ ان میں ہو گا؟ (نہیں) اگر قبر میں پوچھا جائے کہ من نبیک؟ کوئی کہے کہ میرا نبی غلام احمد قادیانی ہے۔ "کانا" تو نجات ہو جائے گی؟ (نہیں)

نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ

ایک اور نکتہ دیتا ہوں۔ جب حضور ﷺ نے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی تو آقا نے فاتحہ پڑھی سارے انبیاء کو فاتحہ آتی تھی؟ (نہیں) وہ قرآن پڑھے

ہوئے تھے؟؟(نہیں) سارے چپ کرکے کھڑے رہے' حضورؐ پڑھتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سورۃ فاتحہ چپ کرکے سنتے رہیں پڑھیں نہ اگر انبیاء کی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے تو حنفیوں کی نماز بھی ہو جاتی ہے۔ (سبحان اللہ)

معراج کی رات انبیاء میں حضور ﷺ کا تعارف

حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تمام انبیاء بیٹھ گئے۔ آدمؑ نے تعارف کروایا' نوحؑ نے تعارف کروایا' ابراہیمؑ نے تعارف کروایا آخر میں میرا محبوب اٹھا انا خاتم النبیین بیدی لواء الحمد' وانا شفیع المذنبین انا رحمۃ للعالمین و امتی آخر الامم' ولی حوض کوثر' میری امت سید الامم' میں سید الرسل' مجھے حوض کوثر ملا حضرت ابراہیمؑ اٹھے۔ اٹھ کر حضورؐ کا ہاتھ پکڑا اور کہا یا معشر الانبیاء لھذا فضل محمدا نبیوں کی جماعت جو شان مصطفےٰ کی ہے کسی کی نہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ تمام رسولوں سے افضل محمدؐ کی ذات ہے۔ (سبحان اللہ)

سدرہ پہ جبرئیل نے کہا معراج کی تصدیق صدیق کرے گا

حضور فرماتے ہیں کہ جب میں سدرہ سے اوپر گیا علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں اور علامہ غزالی نے اور تمام مفسرین' تمام محققین نے لکھا ہے کہ پیغمبرؐ نے جبرئیل کو جاتے جاتے فرمایا کہ تیری پرواز بھی ختم ہو گئی' تیری بھی انتہاء ہو گئی۔ میں تو آگے جا رہا ہوں۔ جبرئیل تو مجھے رات کو لیکر آیا ہے۔ بتاؤ جبرئیل' ابوجہل' ابولہب' عتبہ' جیبہ' شیبہ' ابن دغنہ' عقبہ ابن معیط' نذر بن حارث وغیرہ سارے مخالف ہیں' میرا کون اقرار کرے گا۔ رب ذوالجلال کی قسم جبرئیل نے آقا کا دامن پکڑ کر کہا۔ ان قومک یکذبک ابو بکر یصدقک وھو صدیق کملی والے آپ نہ گھبرائیں جب سارا مکہ تکذیب کرے گا تیرا دیوانہ ابو بکرؓ تصدیق کرے گا۔

معراج جسمانی تھی

وقت نہیں ورنہ میں آپ کو بتاؤں کہ معراج جسمانی ہوا۔ لوگو مجھے بتاؤ معراج

کی رات حضور نے دودھ پیا۔ دودھ روح پیتی ہے یا جسم؟ (جسم) حضورؐ نے نماز پڑھی نماز روح پڑھتی ہے یا جسم؟ (جسم) سارے انبیاء بھی اللہ نے اجساد سے ظاہر کئے۔ نبی فرماتے ہیں کہ یوسف بڑے حسین تھے' داؤد کی آنکھیں چمکدار تھیں' حضور فرماتے ہیں کہ موسیٰ پر جلال تھا' آدم کا ساٹھ ہاتھ قد تھا' حضور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ نما کر کھڑے تھے' ابراہیم کی شکل ایسے تھی جیسے تمہارے محمد کی ہے۔ (سبحان اللہ)

وقت نہیں ورنہ میں موتی دوں' یہ میں بخاری' ترمذی' مسلم' ابوداؤد' مشکوۃ نسائی پڑھ کر سنا رہا ہوں' پیغمبر کی شان بڑھ رہی ہے ہمارا ایمان بڑھ رہا ہے۔

ابو جہل کو صبح بتایا۔ بی بی ام ہانی نے کہا حضرت نہ بتائیں آپ نے فرمایا میں حق کو نہیں چھپا سکتا' رات اللہ نے بلایا' سیر کی' بیت المعمور دیکھا' رفرف دیکھا' جنت دیکھی' جہنم کے منظر دیکھے' امت کے احوال دیکھے' میں نے کیا دیکھا خود خدا دیکھا۔

حضور ﷺ نے معراج کی رات اللہ کو دیکھا

کچھ لوگ کہتے ہیں حضور اللہ کو کیسے دیکھ سکتے ہیں' اگر جنت میں تمہاری آنکھ اللہ کو دیکھ سکتی ہے تو محمد کی آنکھ جنت سے بھی افضل ہے اس نے خدا کو دیکھا ہے۔

ابو ذر غفاریؓ کی روایت ہے انی اری مالا ترون حضور ﷺ فرماتے ہیں جو میری آنکھ دیکھ سکتی ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا' حضور ﷺ نے قبر میں عذاب دیکھا' حضور ﷺ نے فرشتوں کو دیکھا' حضور نے جبرئیل کو اصل شکل میں دیکھا' حضور ﷺ نے فتنوں کو اترتے ہوئے دیکھا' حضور ﷺ نے ستاروں کا جھمکا دیکھا' حضور ﷺ نے نماز میں پچھلی صفوں کو دیکھا' حضور ﷺ نے اندھیرے میں دیکھا' حضور ﷺ نے نجاشی کا جنازہ دیکھا اور پیغمبر نے بیت المقدس کو دیکھا حضور ﷺ نے جنت' جہنم ساتوں آسمانوں کو دیکھا۔ محمد نے کیا دیکھا۔ محمد نے خدا دیکھا۔ (سبحان اللہ)

ابو بکرؓ حضور ﷺ کے یار

حضور ﷺ واپس آئے ابو جہل کو بتایا ابو جہل کی آنکھیں الو کی طرح ہو گئیں لمبے لمبے قدم بھرتا ہوا حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا کہنے لگا ابو بکر سنو! کوئی آدمی رات و رات ساتوں آسمانوں پر جا سکتا ہے۔؟ آج تک کوئی گیا ہے؟ ابو بکر نے پوچھا کون کہتا ہے۔؟ اس نے کہا سنا ہے' تیرا یار کہتا ہے' میں رات و رات آسمانوں پر گیا ہوں۔ ابو جہل بھی کہتا ہے کہ ابو بکر محمدؐ کا یار ہے۔ مگر آج دشمنوں کو انکار ہے۔ ان پر خدا کی مار ہے۔ ابو جہل نے کہا تیرا یار کہتا ہے جس کا تو کلمہ پڑھتا ہے وہ کہتا ہے۔

ایک موتی رہتا ہوں۔ ابو بکرؓ نے کہا تیری بات پر اقرار کروں تو کافر ہو جاؤں گا محمد ﷺ کے کہنے پر یقین نہ کروں تو پھر کافر ہو جاؤں گا۔ ابو جہل میری بات سن لے۔ میرا یار کہتا ہے ناں؟ ہاں۔ ہاتھ اٹھا کر کہا تو بکواس کرتا ہے جھوٹا ہے۔ میرا یار سچا ہے۔ میں اس سے سن کر جنت جہنم ہر چیز مان چکا ہوں پر سب جان چکا ہوں۔ ابو جہل تیری عقل غلط ہے۔ بکواس ہے۔ محمد کی بات سچی ہے جب حضورؐ کو اطلاع ملی کہ میرا یار ابو جہل سے سن کر اقرار کر رہا ہے تو حضور نے فرمایا انت صدیق' یہیں سے ابو بکر کو صدیق کا لقب ملا جب تک معراج کی بات ہوتی رہے گی صدیق کی صداقت ظاہر ہوتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ نے جنت میں حضرت عمر کا گھر دیکھا

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں جنت سے گزرا تو مجھے ایک گھر دکھایا گیا مجھ سے سن لو جو پیغمبر پر جھوٹ کہے وہ جہنمی ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار جو محمد کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے وہ جہنمی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں نے آنکھوں سے سب سے بہترین عمارت' دیکھی اور بھی بڑے بلنگلے تھے' لیکن ایک عمارت بڑی شاندار چمکدار بہترین تھی میں نے پوچھا جبرئیل کس کا گھر ہے فرمایا۔ یارسول اللہ آپ کی مراد عمر کا گھر ہے اندر حوریں وضو کر رہی تھیں۔ میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیوں؟ بتایا کہ عمر نے کعبے کا در کھولا عمر آپ کی مراد بن کر

یہ جس کو آپ نے پسند کیا اس کو خدا نے پسند کیا۔ حضور جنت میں عمر کا گھر دیکھ آئے ہیں۔ آج دنیا عمر کے ایمان کا سوال کرتی ہے۔ انکا دماغ خراب ہے

حضور نے تین تحفے پیش کئے اللہ نے تین تحفے دیئے ایک سورۃ بقرہ کا آخری رکوع دوسرا پانچ نمازیں دیں اب تشریح کا وقت نہیں ہاتھ کھڑے کر کے کہو پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ ہاتھ چھوڑ کر پڑھو گے یا ہاتھ باندھ کر؟ (ہاتھ باندھ کر) مسجد میں یا گھر میں؟ (مسجد میں) نبی ﷺ نے فرمایا جو نماز نہ پڑھے جہنم میں جائے گا۔ نبی فرماتے ہیں جو گھر میں نماز پڑھے مسجد میں نہ جائے۔ محمد کا دل چاہتا ہے کہ ان کے گھر کو آگ لگا دوں۔

حضور فرماتے ہیں جو بالکل نماز نہ پڑھے قیامت کے دن قارون' فرعون' ھامان' شداد کیساتھ جہنم جائے گا۔ جو نماز ادا کرے قیامت کے دن ابو بکر و عمر عثمان و علی اور محمد کیساتھ جنت جائے گا۔

حضور فرماتے ہیں جو ایک نماز چھوڑ دے اس کو ستر ڈبکیاں جہنم الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ میں دی جائیں گے۔ جو نماز پڑھے مومن ہے جو چھوڑ دے کفر کے قریب ہے۔ بتاؤ نماز پڑھو گے؟ انشاء اللہ ۔ تیسرا تحفہ آپکی امت کا جو شخص شرک نہ کرے گا اس کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔

جو بلانے والا ہے اس کا راج ہے جو جانے والا ہے اسکی معراج ہے۔

وہ سبحان ہے یہ نبی آخر الزمان ہے۔ وہ اللہ ہے یہ رسول اللہ ہیں۔ وہ بلانے والا ہے یہ جانے والے ہیں۔ نہ جانے دے' تو ترپن سال نہ جانے دے جانے دے تو ایک رات میں سات آسمانوں کو سیر کروا دے۔ محمد اس وقت تک نہیں جاتے جب تک خدا نے نہیں بلانا۔

اللہ ہمیں آقا کی ہر شان پر ایمان نصیب فرمائے (آمین)

حضورؐ کی معراج کا آغاز بھی مسجد سے اور اختتام بھی مسجد میں ہوتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

چار چیزیں

بعض داناؤں نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو بعض لوگوں سے تو اچھی معلوم ہوتی ہیں، مگر کچھ لوگوں سے بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں جن میں سے

(۱) ایک شرم و حیا ہے۔ یہ چیز مردوں میں پائی جائے تو واقعی اچھی ہے، لیکن اگر وہ عورتوں میں ہو تو اس کی خوبی درجۂ کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

(۲) دوسری چیز انصاف ہے۔ کون ایسا ہے جس میں عدل و انصاف پایا جائے اور اُس کی مدح و ثنا نہ ہوتی ہو لیکن یہ خوبی اُمرا میں پائی جائے تو اس کی جلالتِ شان میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔

(۳) تیسری چیز توبہ ہے، کوئی بوڑھے میاں گناہوں سے توبہ کریں تو واقعی بھلی بات ہے، لیکن کوئی نوجوان اگر عین عالمِ شباب میں معصیتوں سے توبہ کر لے تو اُس کے دامنِ تقدس کو چار چاند لگ جائیں گے۔

(۴) چوتھی چیز جود و سخا ہے۔ یہ خوبی اگر مالداروں میں پائی جائے تو قابلِ تعریف ہے لیکن اگر غریبوں میں موجود ہو تو وہ نہ صرف قابلِ تعریف ہے بلکہ وہ ہاتھ چوم لینے کے لائق ہیں جو محنت سے کچھ حاصل کرتے ہوں اور پھر اپنا پیٹ کاٹ کر اللہ کے راستے میں لٹا دیتے ہوں اور اس میں انہیں روحانی کیف و سرور نصیب ہوتا ہو۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد مترجم، ص: ۸۷تا۹۹)

فضائل

خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ
ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا
مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا ورسولنا ومولانا واولانا وافضلنا
محمدا عبدہ ورسولہ- ارسلہ اللہ الی الناس بشیراً و نذیرًا و داعیًا الی
اللہ باذ نہ و سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ
وسلم تسلیما کثیراً کثیرا- اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم
اللہ الرحمٰن الرحیم وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ
وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ ایاکم ومحد
ثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وفی روایہ کل
ضلالۃ فی النار-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر وعمر

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم وحبونی
لحب اللہ واحبوا لاھل بیتی لحبی-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن
الخطاب رضی اللہ عنہ-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماضر عثمان ما عمل بعد ھذا
الیوم-

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی المرتضیٰ انت اخی فی الد

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاءً عثمان واقضاھم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تفاسدوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تکابروا وکونوا عباد اللّٰہ اخوانا وانا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علی شرکم۔ لا تسبوا اصحابی فواللہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا۔ مابلغ مدّ احدھم ولا نصیفہ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا صلت خمسھا واطاعت بعلھا وصامت شھرھا واحصنت فرجھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

یاالٰہی آج تو صدیقؓ سا ایمان پیدا کر
عمر فاروقؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے کم حیا ہو وہاں عثمانؓ پیدا کر
علی المرتضیٰ شیرخدا کی آن پیدا کر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے
محمدؐ را خدا وا دست لشکر
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

یارب مجھ پہ کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زبان پہ جو دل پہ اثر کرے
اب کہتا ہے اسلام فریاد کر کے
مجھے کب چھوڑو گے آزاد کر کے
بے کسے شد دین احمد ہیچ باز یار نیست
ہر کسے باکار خود بادین احمد کار نیست
اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا
گلے میں ڈال لو طوق محمدؐ کی غلامی کا

محبت سے درود شریف پڑھ لیجئے۔

اکابرین و علماء کرام برادران اسلام ابھی سنہری مسجد میں رفیق نبوت' محافظ نبوت' پہرے دار نبوت' صداقت کا ہیرو' جانشین رسول مقبول' خلیفہ اول' خلیفہ بلافصل کی صداقت کو اجاگر کیا۔ نوجوانوں کے جذبات بھی سنے' نوجوان قابل صد مبارک باد ہیں جنہوں نے خلافت راشدہ کانفرنس منعقد کی تاکہ یاران مصطفیٰؐ وفاداران مصطفیٰؐ' تابعداران مصطفیٰؐ' جانثاران مصطفیٰؐ' باغ رسالت کے مہکتے ہوئے' چمکتے ہوئے پھول' ان کا تذکرہ ہو۔ ہمارے بخاری صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ صحابہ حضورؐ کے چشم دید گواہ ہیں اور چشم دید گواہ کو کبھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

صحابہ مصطفیٰؐ کی فوج

میں کہتا ہوں کہ صحابہ' مصطفیٰؐ کی ملٹری ہے' جو ملٹری کے خلاف کہے وہ باغی ہے۔ جس طرح آج بھی ملک کی فوج کے خلاف کچھ کہو تو ملک کے باغی تصور کیے جاؤ گے' اسی طرح جو محمدؐ کی فوج کے خلاف الزام تراشی کرے وہ بھی اسلام کا باغی ہے۔

صحابہ چاند نبوت کے ستارے ہیں۔ صحابہ مصطفیٰؐ کو پیارے ہیں۔ نبی شمع ہے تو صحابہ پروانے ہیں' مصطفیٰؐ کے دیوانے ہیں' دنیا سے بیگانے ہیں' توحید کے فرزانے ہیں۔ (سبحان اللہ)

مصطفیؐ امام ہیں' صحابہ مقتدی ہیں' حضورؐ مرشد ہیں' یہ مرید ہیں' نبیؐ واعظ ہیں' یہ سامعین ہیں' نبیؐ خوشخبری دیتے ہیں' یہ مستحق ہیں' پیغمبر سپہ سالار ہے' یہ مصطفیؐ کا لشکر جرار ہے۔ نبیؐ استاد ہیں' صحابہ شاگرد ہیں۔

خلافت راشدہ کا دور

خلافت راشدہ میں صدیق اکبرؓ سے لے کر حضرت حسنؓ کا زمانہ بھی آتا ہے۔ یہ صدیق اکبر نے بتایا **الائمۃ من قریش**۔ حضورؐ کے بعد جو جانشین ہو گا وہ قریش سے ہو گا۔

حضورؐ نے فرمایا **الخلافۃ ثلثون سنۃ**۔ تیس سال تک جو حکومت آئے گی وہ مصطفیؐ کے جانشین ہوں گے۔ حضورؐ کا طریقہ کار دنیا کو پیش کیا جائے گا اور یہی ہوا۔ حضور پاکؐ نے صحابہ کے متعلق فرمایا **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ میرے طریقے اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے پر چلو۔

عمل صحابہ بھی سنت ہے

مسلمانو' نوجوانو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیغمبر کا کام ہے' وہ بھی سنت ہے اور جس چیز کو صحابہ جاری کریں وہ بھی سنت ہے۔

صحابہ نے جو کام کیا اس کو بھی سنت کا لقب دیا گیا۔ ہمارے لیے صحابہ کی زندگی مشعل راہ ہے۔ ہمیں صداقت ملتی ہے' ہمیں عدالت ملتی ہے' ہمیں سخاوت ملتی ہے' ہمیں شجاعت ملتی ہے۔ یہ سب کچھ مصطفیؐ کی جماعت سے ملتا ہے۔ آج تک پھر ہمیں اس طریقے کی حکومت نہیں ملی جیسے صحابہ نے حکومت کی۔ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں خلافت راشدہ کے دور کی جھلک دکھائے۔ (آمین)

فقہ جعفریہ والے خلافت راشدہ کے منکر ہیں

کچھ لوگ فقہ جعفریہ کی بات کر رہے ہیں' حقیقت میں وہ صحیح اسلام کو برداشت نہیں کر رہے۔ وہ خلافت راشدہ کو برداشت نہیں کر رہے' وہ اپنی فقہ منانا

چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک حضرت جعفرؓ کے عقائد بھی صحابہ کی طرح کے عقائد تھے ان کے عقائد کوئی مختلف نہیں تھے۔ جو عقیدہ صحابہ کا ہے وہ عقیدہ محمدؐ کے اہل بیت کا ہے' دونوں کا عقیدہ ایک ہے۔ جن کا قرآن ایک ہے' حدیث ایک' اسلام ایک ہے' ان کی فقہ بھی ایک ہوگی' ہم علیحدگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میرے نوجوانوں نے خلافت راشدہ کانفرنس منعقد کر کے عوام کو اس طرف متوجہ کیا ہے اور حکومت کو خبردار کیا ہے کہ ہم اس ملک میں وہ دور دیکھنا چاہتے ہیں جو حضورؐ کے بعد مصطفیٰ کے یاروں نے دکھایا تھا۔ (انشاء اللہ)

حاکم کیسا ہو

ہم ایسا خلیفہ چاہتے ہیں کہ جو حاکم بھی ہو' مزدور بھی ہو۔ حاکم بھی ہو' مہمان نواز بھی ہو' حاکم بھی ہو' امام بھی ہو' محمدؐ کا غلام بھی ہو۔ آج تو ہمیں ایسے حاکم ملتے ہیں کہ سب کچھ ہیں مگر مصلیٰ رسولؐ پر ان فٹ ہیں۔ دو رکعت نماز پڑھانے کے قابل نہیں۔

کچھ لوگ آئے تو لوگوں نے کہا کہ چور دروازہ' چور دروازہ' جب وہ چلے گئے تو آپ چپ ہوگئے۔ صرف اگر دشمنی تھی تو رسول اللہ کی سنت سے تھی۔ دعا کرو اللہ ہمیں رسول اللہ کی سنت سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین) صحابہ کی حضورؐ نے تربیت کی تھی۔

جنت کے آٹھوں دروازوں کی پکار

خلیفہ بلا فصل' خلیفہ اول' دنیا کچھ بھی کہے' ماتم کرے' سینہ کوبی کرے' ہائے ہائے کرے' وائے وائے کرے' کچھ نہیں ہوگا۔ جس کو پیغمبر مصلیٰ دے گئے ہیں' حضورؐ جس کو مصلیٰ امامت دے گئے ہیں' وہی امام ہے' وہی خلیفہ اول' خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

ابوبکر صدیقؓ کوئی معمولی آدمی نہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ہر دروازے سے لوگوں کو بلایا جائے گا۔ (باب الصلوٰۃ' باب الحج' باب

الصدقہ' باب الجہاد' باب الریان) یہ جنت کے دروازوں کے نام ہیں۔ حضرت صدیقؓ نے پوچھا "یارسول اللہ! کوئی ایسا ہے جو آٹھ دروازوں سے بلایا جائے؟" میرے مصطفیؐ کی زبان فیض ترجمان' گوہر فشاں سے اعلان نکلا۔ فرمایا **انت ھو یا صدیق** وہ ابوبکر آپ ہی ہیں جس کو فرشتے جنت کے آٹھ دروازوں سے بلائیں گے۔ حضورؐ کے الفاظ ہیں۔ نبی پر جھوٹ کہنا معمولی بات نہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں **من کذب علی متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ فی النار** جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے' اس کو کہو کہ جہنم کا ٹکٹ لے کر آئے۔ یہ پکا جہنمی ہے۔

اس سٹیج پر اللہ ہمیں ہوش سے بات کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضورؐ کی صداقت پر ابوجہل کی گواہی

خلیفہ اول حضرت صدیق حضورؐ کے جانشین' پیغمبر نے جو سکھایا' سمجھایا' صحابہ نے اس پر چل کر دکھایا۔

حضورؐ سچے تھے۔ صدیق کو صداقت دی۔ حضورؐ نے ہمیشہ سچ کہا۔ ابوجہل جیسا ضدی' معاند' دشمن اسلام کہتا ہے **ما رأیت مثل محمد صادقًا فی العرب** میں نے سارے عرب میں اس کملی والے جیسا سچا نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ مصطفیؐ کی امت کو بھی صداقت عطا کرے۔ (آمین)

صحابہ سچے تھے

یہ جھوٹ ہے کہ صحابہ باغ کھا گئے۔ یہ جھوٹ ہے کہ خلافت چھین گئے' یہ جھوٹ ہے کہ غاصب تھے' یہ جھوٹ ہے کہ منافق تھے' یہ جھوٹ ہے کہ گھر کو آگ لگائی' یہ جھوٹ ہے کہ خائن تھے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ صحابہ سچے تھے۔

علماء حق پر الزام

یہ بھی جھوٹ ہے کہ علماء حق حضورؐ کو نہیں مانتے۔ حضورؐ کو اپنے جیسا کہتے

ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ یہ الزام تراشی کے لیے قانون بن رہا ہے۔ خدا کرے یہ نافذ ہو۔ (آمین)

صحابہ کو دیکھنے والے پر بھی جہنم حرام

صحابی کہتے ہی اس کو ہیں' جس کو آقا کی صحبت' پیغمبر کی معیت' مصطفی کی رفاقت ملی ہو۔

میں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے مجھے دیکھا۔ آپ نے عبدالشکور کو دیکھا۔ صحابہ نے حضور کو دیکھا۔ سبحان اللہ۔ نبی کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں **لا تمس النار مسلما** فرمایا جس مسلمان نے اپنی آنکھوں سے میرے چہرے کو دیکھا' اس کو جہنم کی آگ کا دھواں بھی نہیں آئے گا اور فرمایا **رائی من رائی** فرمایا جس نے میرے دیکھنے والے کا چہرہ دیکھا' اس کو بھی جہنم کا سیک نہیں پہنچے گا۔

امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں

قرآن نے بھی کہا ہے **وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** فرمایا جو پہلے پہلے نبیؐ کی خدمت میں آئے اور جو صحابہ کے نقش قدم پر چلے' ان سے خدا راضی ہے۔ وہ تابعی ہیں۔ حضرت ابو حنیفہ نے سات صحابہ کی زیارت کی ہے' جس میں حضرت انسؓ بھی ہیں' زید بن ارقمؓ بھی ہیں۔ حضرت ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ یہ بھی تابعی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد' حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جو بڑے فقیہ ہیں' کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جو حضرت عمرؓ کے نواسے تھے' ان کی شان کا کیا فرق ہے؟ کون معاویہ' جو کاتب وحی ہے' حضورؐ کا صحابی ہے' فضل حق تعالیٰ ہے۔

حضرت معاویہ کی بہن ام حبیبہؓ ہماری اماں ہیں' حضورؐ کی عزت ہیں۔ مصطفیٰ کی حرم ہیں۔ یہ وہ اماں ہیں' جنہوں نے اپنے باپ کو حضورؐ کے بستر پر نہیں بیٹھنے دیا تھا۔ کیونکہ اس وقت ابو سفیان نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہ فرما کر بستر

اکٹھا کر دیا کہ آپ سے کفر کی بو آتی ہے۔ محمدؐ کے پاک بستر پر کہیں پلید کافر نہ بیٹھ جائے۔ آپ آئیں یا نہ آئیں' یہ آپ کی مرضی۔ ابھی میں آپ کو کچھ نہیں سمجھتی۔ جب آپ کلمہ پڑھو گے تو پھر عزت کے لائق ہو جاؤ گے۔ ایک یہاں نکتہ نکلا کہ اللہ نے اپنے نبی کے بستر کو بھی پاک رکھا۔

نبی کے جوتے کو بھی اللہ نے پاک رکھا

ایک دفعہ حضورؐ مدینے کی کسی گلی میں جا رہے تھے کہ تھوڑا سا کسی جانور کا گوبر آپ کے جوتے مبارک کو لگ گیا تو جبرئیل آئے۔ کہنے لگے حضرت جوتی اتار کر صاف کیجئے۔ خدا برداشت نہیں کرتا کہ محمدؐ کی جوتی کو گوبر لگ جائے۔ اللہ نے محمدؐ کی جوتی کو بھی پاک رکھا ہے۔

نبی کی ساری جماعت پاک ہے

آپ قرآن پڑھیں۔ **يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ** محمدؐ اپنے ماحول کو پاک رکھو۔ پیغمبر کا سارا ماحول پاک ہے۔ نبی کی جماعت پاک ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پنجتن پاک۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ میں متعصب نہیں ہوں۔ حضور پاکؐ نے ان پر چادر دے کر فرمایا **اللھم ھولاء اھل بیتی لطہرھم** یہ بھی پاک ہیں۔ سنو قرآن **فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ** مدنی! جو مسجد میں رہتے ہیں' یہ طہارت کو پسند کرتے ہیں۔ خدا ان پاک لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔ محمدؐ کی جماعت بھی پاک ہے۔ نبی کے حرم بھی پاک ہیں۔ **الطیبات لطیبین** میری تقریر اہل علم کے لیے ہے۔

نبی کی بیویوں کا کردار بھی صحیح ہوتا ہے

اَلطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ قرآن نے کہا کہ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔

نوحؑ کی بیوی جہنم میں گئی۔ لوطؑ کی بیوی جہنم میں گئی۔ کیونکہ عقیدہ غلط تھا

اور ایک نکتہ بتا دوں؟ نبی کی بیوی کا عقیدہ غلط ہو سکتا ہے' کردار غلط نہیں ہو سکتا۔ نبی کی بیوی کو خدا زنا کی غلطی سے پاک رکھتا ہے۔ اس لیے بی بی عائشہؓ کے متعلق فرمایا اُولٰئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ جو کچھ دنیا بھونک رہی ہے' کہہ رہی ہے' میرے پیارے تیری بیوی اس سے پاک ہے۔

حضورؐ نے صحابہ کو ہر طرح سے پاک کیا

میں صحابہ کے بارے میں کچھ عرض کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ نبی کریمؐ کی ساری جماعت پاک ہے۔ اللہ نے فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ محمد ان کو پاک کرتا ہے۔ یزکی کا معنی پاک کرنا۔ حضور نے حسد سے' نفاق سے' اشتقاق سے' حرص سے' طمع سے' لالچ سے' تکبر سے' کبر سے' خود سری سے' تمام برائیوں سے بے حیائیوں سے صحابہ کو پاک کر دیا۔ ویزکیھم یہ پیغمبر کی صفت تب پوری ہوگی جب صحابہ کو پاک مانو گے۔ کہو صحابہ پاک ہوگئے۔ بت پرست' حق پرست بن گئے۔ راہزن' راہبر بن گئے۔ ظالم' عادل بن گئے۔ بے نمازی' نمازی بن گئے۔ بکریاں اور اونٹ چرانے والے' دنیا کے بادشاہ بن گئے۔

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

علماء کی ملٹری

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اسی آیت کی کچھ تشریح سنیں اور خلافت راشدہ کے دور کی کچھ جھلکیاں دوں گا۔ نوجوانوں کے جذبات اچھے ہیں۔ دعا کرو خدا ان نوجوانوں کے خون میں ہر ہر رگ میں اسلام کی محبت عطا فرمائے۔ (آمین) خدا ان کی عقل میں' شکل میں' نقل میں' نسل میں اسلام عطا فرمائے۔ (آمین)

الحمدللہ یہ نوجوان علماء کے خادم ہیں' علماء ان سے پیار رکھتے ہیں۔ یہ نوجوان ہمارے رضاکار ہیں' ہمارے مجاہد ہیں۔ یہ علماء کی ملٹری ہے' اللہ تعالیٰ ان کو ہر میدان میں کامیاب فرمائے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ یہ رضاکار ہیں' بڑے ہوشیار ہیں' بڑے بیدار ہیں' بڑے خبردار ہیں' دین کے وفادار ہیں' ہر وقت میدان میں تیار ہیں۔ محمدؐ کے جو غلام ہیں وہ طلباء اسلام ہیں' یہ بات برسرعام ہے' اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کا سچا شیدائی بنائے۔ (آمین)

خلیفہ وقت کے کام

آج تو ہمیں غریب بادشاہ نظر نہیں آتے۔ اب تو رات کو بادشاہوں کا پولیس پہرہ دیتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہمیں خلافت راشدہ میں بادشاہ ملے تھے' رعیت سو رہی ہے' بادشاہ پہرہ دے رہا ہے۔ غریب کی بکری گم ہو گئی ہے' تو خود حاکم وقت تلاش کر رہا ہے۔ بیت المال کا اونٹ گم ہوگیا ہے' تو حاکم خود تلاش کر رہا ہے۔ فوجی بارڈر پر لڑائی لڑ رہے ہیں' وہ ڈاک ایک ایک کے گھر پہنچا رہا ہے' سودے ان کے گھر خود پہنچا رہا ہے۔ رات کو بچے رو رہے ہیں' تو خود بہلا رہا ہے۔ بیواؤں کے گھر راشن پہنچا رہا ہے۔ بوڑھی اور اندھی بیوہ نظر آتی ہے تو اس کی انگلی پکڑ کر اس کے گھر پہنچا رہا ہے۔ یہ بادشاہ کا کام تھا۔

عمر فاروقؓ کا کرتا

حضرت فاروقؓ پر خلافت کے زمانہ میں ایسا وقت بھی آیا کہ بدن پر جو کرتا تھا اس پر سترہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہی آدمی باغ کھا گیا' یہ حضرت عمرؓ پر بہتان ہے یا کہ نہیں؟ (بہتان ہے)

عمر فاروقؓ کے دل میں رعایا کا درد

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بی بی بتول کا باغ کھا گیا۔ یہ لوگ ہمارا دماغ کھا گئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ باغ کھا گیا جو خشک روٹی اور زیتون کھاتے تھے۔

ایک دفعہ غلام نے شربت پیش کیا تو گلاس دیکھ کر رو پڑے۔ شہد کا شربت تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم مجھے شربت دے رہے ہو' کیا ملک کا ہر یتیم بچہ بھی شربت پیتا ہے؟ بیوہ کو بھی شربت ملتا ہے؟ غلام اسلم رو پڑا۔ کہنے لگا' حضرت یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا عمر اس وقت تک شربت نہیں پیئے گا جب تک ہر یتیم کو شربت نہ ملے گا۔ (سبحان اللہ)

(نوشہ کسی نے نعرہ رسالت لگایا تو مولانا نے فرمایا کہ) کوئی ڈر نہیں اگر کوئی اپنے عقیدے کے مطابق نعرہ لگائے۔ ان کا عقیدہ یہی ہے تو ناراض نہ ہوا کریں۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ دین پوری کی اتنی بہترین تقریر ہے کہ وہ بھی خوش ہو رہے ہیں جو ہمیں کہتے تھے کہ نبی کو نہیں مانتے وہ بھی ہماری تقریر سن کر نعرے لگا رہے ہیں۔ اپنا اپنا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ سے سچی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمانوں کا صدر جس کے گھر صرف ایک مرتبہ حلوہ پکایا گیا

وہ خلفاء حقیقت میں صدر ہوا کرتے تھے۔ ایک تمہیں ایسا صدر ملا ہے جس کے گھر صرف ایک دفعہ حلوہ تیار ہوا۔ آج تو مرغن غذائیں ہوتی ہیں۔ خود چرتے' کھانے کو چرتے۔ (نعوذ باللہ)

ہمیں عجیب عجیب وزیر ملے ہیں۔ ایک وزیر ہمیں ایسا بھی ملا تھا جو آپ بھی ناچتا تھا' بہو کو بھی نچواتا تھا۔ عجیب لوگ ہمیں ملے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اچھے حاکم عطا فرمائے۔ (آمین)

جیسے اعمال ویسے حاکم

حضورؐ فرماتے ہیں **اعمالکم عمالکم**۔ تمہارے حاکم تمہارے عمل ہوں گے جب ہم اچھے تھے تو ہمیں حاکم فاروق ملا تھا' جب ہم ناچنے والے بن گئے تو ہمیں حاکم بھی اس طرح کے ملے۔ یہ ہمارے اعمال تھے۔ تم نے خود تلوار پر مہر لگائی تو تلوار تم پر آئی۔ پھر بڑے پریشان ہوئے۔

میں کہتا ہوں دین تلوار سے نہیں آیا' دین محمدؐ کے پیار سے آیا ہے' دین کردار سے آیا ہے۔ یہی ہماری کوشش ہے کہ اس ملک میں پھر وہی دور آ ئے۔

صدر کے کندھے پر اونٹنی کی مہار

ہم نے اسلام میں ایسے حاکم بھی دیکھے کہ غلام اونٹنی پر سوار ہے' صدر کے کندھے پے مہار ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ یہی صدر ہے جو اونٹنی پر ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کمانڈر انچیف کہتے ہیں کہ صدر یہ نہیں جو سوار ہے۔ صدر وہ ہے جس کے کندھے پر مہار ہے' یہی محمدؐ کا تابعدار ہے' یہی امیرالمومنین ہے' یہی مدنی کا جانشین ہے۔

عمرؓ کی سادگی کو دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا

خدا کی قسم باوضو ہوں۔ جب ایک نصرانی حضرت عمرؓ کو دیکھنے آیا کہ دیکھوں صدر ہاؤس کہاں ہے؟ پوچھا صدر صاحب کہاں ہیں؟ کسی نے بتایا کہ وہ سامنے پتھر کا سرہانہ' ذرا سامنے رکھا ہوا' زلفیں بکھری ہوئی سو رہا ہے' یہ ہمارا صدر ہے۔ اس نے یہی کچھ دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسلمانوں کا صدر یہ ہے تو میں بھی اس محمدؐ کا غلام ہوتا ہوں۔

عمر فاروقؓ کا اپنے ضمیر کو جھنجوڑنا

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ اپنے گریبان کو پکڑا۔ خدا کی قسم حقائق بیان کر رہا ہوں۔ پکڑ کر زور سے کھینچا۔ غلام اسلم ساتھ تھا۔ اپنے آپ کو کہنے لگے' عمر! عمر! پھر رونے لگ گئے۔ عمر یاد ہے؟ تو اونٹ چراتا تھا۔ عمر! یاد ہے؟ تجھے باپ نے رسوں سے مارا' یاد ہے تو اونٹوں کو تیل ملتا تھا۔ یاد ہے؟ تجھے لوگ عمیر کہتے تھے۔ یاد ہے؟ تو اونٹوں والوں سے پانی مانگتا تھا وہ تجھے پانی نہیں دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے تو کون ہے۔ آج تیرے خطوں پر دریا چلتے ہیں۔ یہ باتیں خود عمر اپنے آپ سے کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عمر تجھے نہ مانیں تو بندے نہ مانیں' مانیں تو جنگل کے درندے بھی مانیں۔

اربعہ عناصر میں عمر فاروقؓ کی کرامت ظاہر ہوئی

عمر تجھے نہ پہچانیں تو کربلا گائے شاہ والے نہ پہچانیں اور تجھے پہچانیں تو خدا کی قسم ہوا بھی تیری آواز کو پہچانے۔ دریا تیرے خط کو پہچانے' فاروق تیرے خطوں پر میں نے دریاؤں کو چلتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ہوا کو تیری آواز اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے تیرے درے پر زلزلے کو ختم ہوتے دیکھا۔ عمر کے درے کو پہاڑ مانتے ہیں یہ لوگ (شیعہ) نہیں مانتے۔ پتہ نہیں ان کو کیا ہو گیا ہے۔

عمر تیری چادر کو آگ مانتی ہے۔ ایک کنویں سے آگ نکلی تو فاروق نے کہا' جاؤ عبدالرحمٰن! اس آگ کو میرا سلام دو اور کہو کہ محمدؐ کو دیکھنے والے تو جہنم کی آگ سے بھی محفوظ ہیں تو کہاں سے آ گئی' واپس چلی جا۔ عمر کی چادر پہنچی تو آگ ایسے دوڑی جیسے کوئی جانور ڈر کے مارے اپنے سوراخ کو دوڑتا ہے۔ پھر کبھی نہیں نکلی۔

اربعہ عناصر میں حضرت عمرؓ کی کرامت ہے۔ آگ' ہوا' پانی' مٹی' چاروں میں حضرت عمر فاروقؓ کی اللہ نے کرامت ظاہر کی ہے۔ یہ خلفا گزرے ہیں۔ آج کے حکمران تو ایسے ہیں کہ لیٹرین بہت بہترین' پورا شوقین' لیٹرین پر چالیس چالیس ہزار' سارا بے کار۔

حلوے پر من گھڑت حدیث

ایک حاکم گزرا ہے کہ جس کے گھر ایک مرتبہ حلوہ پکا۔ آج تو حلوے کی دیگیں پکائی جا رہی ہیں۔ حلوہ ہر جگہ جلوہ' عموم بلوہ' من اور سلویٰ۔ آج کل لوگوں نے حلوے پر حدیثیں بنائی ہیں۔ **من حلوا ملاء اللہ بیوتہ کان رسول اللہ یحب الحلوہ۔** یہ حدیث نہیں' یہ یاروں نے بنائی ہے کہ حلوہ کھلا دو تو گھر تمہارا بھر جائے گا۔

شاہ جی کا جواب

عطاء اللہ شاہ کو کسی نے کہا کہ حلوہ کھانا سنت ہے۔ فرمایا' اگر حلوہ کھانا

سنت ہے تو دانت تڑوانا بھی سنت ہے۔ پتھر کھانا بھی سنت ہے۔ دین کے لیے مار کھانا بھی سنت ہے۔ دین کے لیے وطن چھوڑنا بھی سنت ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حلوہ سامنے آنے پر ابوبکرؓ کا بیوی کو جواب

ہمارا ایک صدر گزرا ہے جس کے گھر حلوہ تیار ہوا۔ حلوہ ہماری طرح کا نہیں تھا۔ یہ خالص گھی' بادام' کشمش یہ چیزیں نہیں تھیں۔ زیتون کا تیل اور کھجوریں وغیرہ تھیں۔ یہ سوجی بھی عرب میں نہیں تھی۔ ابوبکرؓ کی بیوی نے حلوہ تیار کیا۔ جب تھالی سامنے رکھی تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ فرمایا میں نے اتنا اتنا آٹا ہر ہفتے بچا کر رکھا تھا' جتنا راشن گھر میں آتا تھا میں اس سے آدھی چھٹانک بچا کر رکھتی تھی۔ ہفتے کے بعد وہ آٹا سیر ہوگیا' میں نے کہا آج میٹھا کھاتے ہیں۔ فرمایا اچھا! یتیم بچے رو رہے ہیں اور ابوبکرؓ حلوے کھا رہا ہے۔ غلام عامر بن فہیرہ کو بلاؤ اس کو کہو کہ حلوہ لے جا کر کسی بیوہ یا یتیموں میں تقسیم کرے اور بیت المال میں اعلان کر دو کہ آئندہ ابوبکرؓ کے راشن سے آدھی چھٹانک آٹا کم کر دیا جائے۔ ابوبکرؓ کے راشن میں آدھی چھٹانک کم ہو تو پھر بھی گزارا ہو جاتا ہے۔ جس نے اتنا آٹا بھی نہیں کھایا' اس کے بارے میں کہتے ہو کہ بی بی کا باغ کھا گیا۔ عقل سے کام لو۔

نجی مجلس کے لیے عمرؓ نے بیت المال کا چراغ بجھا دیا

میں نے ایک حاکم دیکھا ہے جو صدر ہے۔ حضرت علیؓ اس کو ملنے آئے۔ پتہ نہیں لوگ یہ باتیں کیوں نہیں بتاتے۔ حضرت علیؓ آئے۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ کون ہے؟ میں علی المرتضیٰؓ آپ کا بھائی ہوں۔ **تعال' تقدم' تشرف' جزاک اللہ تعال**۔ صدر نے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں؟ ملکی کام ہے یا نجی کام ہے؟ حیدر کرار' شیر جرار' صاحب ذوالفقار نے فرمایا کہ نجی بات ہے' کوئی مشورہ کرنا ہے۔ چراغ کو پھونک مار کر بجھا دیا۔ حضرت علیؓ نے کہا حضرت اندھیرے میں بیٹھیں گے؟ پھر دوسرا دیا جلایا۔ حیدر کرار پوچھنے لگے وہ بجھایا کیوں اور یہ جلایا کیوں؟ ذرا لفظ سنئے

اور موتی چنئے۔ صدارت کو دیکھئے' ٹھنڈی سانس لے کر فرمانے لگے' پہلے جو جل رہا تھا وہ بیت المال کا تھا اور میں ملکی حساب لکھ رہا تھا اور یہ دوسرا جل رہا ہے میرے گھر کا تیل ہے اور میں نے اپنی جیب سے لے کر رکھا ہے۔ حضرات کرام آپ جانتے ہیں کہ خدا قہار ہے اور ایک ایک چیز کا حساب لے گا۔ حساب میں جو پکڑا گیا وہ مارا گیا۔ میں تیل قوم کا جلاؤں اور باتیں ذاتی کروں' فاروق کو ڈر لگتا ہے کہ خدائے قہار کو حساب کیسے دوں گا۔ دو پیسے کا تیل استعمال نہیں کرتے۔ آج تو گاڑیاں گم ہو جاتی ہیں' انجن نہیں ملتے گم ہو جاتے ہیں۔ (نوٹ: بھٹو دور میں دو انجن ریلوے کے گم ہو گئے تھے' ان کی طرف اشارہ ہے۔ مرتب) دعا کرو خدا ہمیں دیانت عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کے جانشین امیر المومنین کا تذکرہ کرتا ہوں۔ دعا کرو خدا وہی دور ہمیں دکھائے۔ (آمین)

بدو کی دینی غیرت

عمرؓ کے زمانے میں اتنی جمہوریت تھی کہ حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ اگر میں کوئی خلاف شریعت آرڈی نینس جاری کروں تو تسلیم کر لو گے؟ ایک بدو نے تلوار اٹھا کر کہا کہ ذرا اسلام کے خلاف اعلان کرو' میں منبر سے آپ کو نہیں اترنے دوں گا' گردن یہیں اتار دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا' D.P.R. کرو گرفتار' دم مست قلندر' کرو اس کو اندر۔ حضرت عمرؓ نے کہا' جزاک اللہ' انشاء اللہ اب فاروق غلط قدم نہیں اٹھا سکتا کہ محمدؐ کے غیور سپاہی زندہ ہیں اور منبر سے اتر کر سربسجود ہو کر کہا کہ مولیٰ! فاروق کو راہ راست عطا کر۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

خلافت راشدہ مصطفیٰ کے اسلام کا ایک نقشہ ہے۔ ایسا دور پھر مسلمانوں کو نہیں ملا۔ دعا کرو خدا پھر اسی دور کی جھلک عطا فرمائے۔ (آمین)

اب فاروق نہیں آئے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اب صحابی کوئی نہیں آئے گا۔ صحابہ' [illegible]' [illegible]' حفاظ' حجاج' علماء' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء' عباد' اتقیا' ابدال آ سکیں

گے مگر صحابی نہیں آئے گے۔ اب آنکھیں تو موجود ہیں مگر وہ چہرہ کہاں سے لاؤ گے جن پر صدیقؓ اور بلال حبشیؓ کی نگاہ پڑتی تھی۔

صحابیہ کا جذبہ ایمانی

میری ماؤ، بہنو، سنو! جن عورتوں نے حضورؐ کو دیکھا وہ صحابیات ہیں۔ عورتوں کو جو حضورؐ سے دینی محبت تھی وہ بھی کمال ہے۔ حضورؐ نے ایک دفعہ دین کے لیے چندہ مانگا، تو ایک عورت جو انصار مدینہ سے ہے، اپنا بچہ لے آئی۔ کہنے لگی **تقبل منی یارسول اللہ**۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ہے؟ کہنے لگی میں انصاری ہوں، میرا خاوند شہید ہوگیا۔ پتہ نہیں بچے کی زندگی کتنی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ بچہ آپ کے قدموں میں شہید ہو جائے۔ فرمایا اچھا ہے، عقیدہ آپ کا سچا ہے، لیکن بچہ ابھی عمر کا کچا ہے۔ یہ کیا کرے گا نہ تلوار نہ ہتھیار، وہاں تو میدان کارزار، لشکر کفار، بچہ تو وہاں بے کار ہے۔ بی بی کے جملے سنئے۔ کہنے لگی حضرت جس صحابی کے پاس تلوار ہو اور ڈھال نہ ہو، اس کو کہو میرے بچے کو ڈھال بنا لے۔ میری ماؤں، بہنو! یہ تمہاری ہسٹری تھی۔ اب تو تمہیں میک اپ سے فرصت نہیں ملتی۔

بی بی عائشہؓ اور بی بی بتولؓ کا زیور

بی بی عائشہؓ نے غالباً ایک دفعہ کنگن پہنے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، میں تیرے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح بتولؓ نے ایک دفعہ ہار پہنا تو آپؐ نے فرمایا، بیٹی ہار اتار دو۔ محمد کیا کہے گا کہ اس کی بیٹی ہار پہن کر آئی۔ تو بتولؓ ہے، تیرا ابا خدا کا رسول ہے۔ مجھے دنیا سے تعلق نہیں۔ حضور کریمؐ ان کو جو زیور دیتے تھے وہ اسلام کا زیور ہوتا تھا۔

آقاؐ کے گھر تین تین مہینے آگ نہ جلتی

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں **کنا راینا ثلث ہلال وما اوقد فی بیوت النبی نارا**۔ ہم تین تین چاند دیکھتے تھے، محمدؐ کے گھر آگ نہیں جلتی تھی۔ **ولا طعامنا**

الا الماء والتمر۔ ہم کھجوریں کھا کر پانی پی لیتے تھے۔

عورت اپنی عزت بچاتے ہوئے جان دے دے تو شہادت کی موت ہے

میری ماؤ، بہنو! تمہاری زینت زیور نہیں، تمہارا زیور حیا ہے، غیرت ہے، عصمت ہے، عفت ہے۔ میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تمہاری عزت کی قیمت تمہاری جان سے زیادہ ہے۔ اگر تم اکیلی ہو تو کوئی بے غیرت، لوفر، کوئی دس نمبریا تمہاری عزت پر حملہ کرے اور تم مقابلہ کر کے اپنے آپ کو ختم کر ڈالو، چھلانگ لگا دو، چھری سے پیٹ پھاڑ دو، دریا میں چھلانگ لگا دو، اور غنڈے کو قریب نہ آنے دو، تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تیری یہ موت حرام نہیں، تیری یہ موت شہادت کی موت ہوگی۔ دعا کرو خدا پھر ان کی گود میں محمد بن قاسم تیار کرے، ان کی گود میں خدا خالدؓ بن ولید تیار کرے، ان کی گود میں خدا حیدرؓ کرار کے غلام تیار کرے۔

آج کی ماں کیا لوری دیتی ہے

اب تو ماں لوری دیتی ہے تو کہتی ہے، بیٹا چپ کر بلی آگئی، چھوٹی سی کوئی رسی دکھا کر کہتی ہے، دیکھو سانپ آگیا ہے، چپ کر جا۔ بیٹا ایسا بہادر ہے کہ چارپائی پر پیشاب کر دیتا ہے۔

میں آپ کو واقعہ سناتا ہوں، آپ حیران ہوں گے۔ درمیان میں بات آگئی ہے کچھ ان کو بھی سنا دوں۔

(نوٹ: عورتیں بھی جلسہ میں شریک تھیں)

عورتیں بہادر گزری ہیں۔ حضرت علیؓ بھی کسی اماں کا دودھ پی کر آئے تھے۔ ام تمیم خالد بن ولیدؓ کی زوجہ مکرمہ تھیں۔ خالد بن ولیدؓ کے پاس ایک ٹوپی تھی، اس میں حضورؐ کے سر مبارک کے بال تھے۔ ہم حضورؐ کی برکت کے قائل ہیں۔ آج بھی مدینے میں برکت ہے۔ تمہارے سارے پاکستان کا خزانہ ختم ہو جائے گا، میرے محبوب کے شہر کی کھجوریں ختم نہیں ہوں گی، سرمہ ختم نہیں ہوگا، محمدؐ کے شہر کی تسبیح ختم نہیں ہوگی۔

علیؓ اور معاویہؓ کا آپس میں پیار تھا

آج حضرت معاویہؓ کو دنیا گالیاں دیتی ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میرا اور معاویہ کا خدا ایک ہے' مصطفیٰؐ ایک ہے۔ ہم بھائی بھائی ہیں۔

ایک رومی بادشاہ نے کہا کہ علی اور معاویہ میں اختلاف ہوگیا ہے' حضرت علیؓ پر حملہ کردو۔ حضرت معاویہؓ نے کہا' او رومی کتے! تیری آنکھیں نکال دوں گا' تیرے ہاتھ توڑ دوں گا' اگر تم نے علی المرتضیٰؓ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو وہ آنکھ بھی نکال دوں گا۔ تو کیا سمجھتا ہے کہ ہمارے اختلاف سے فائدہ اٹھائے گا۔ او رومی کتے! اگر تو نے علی المرتضیٰ پر حملہ کیا تو سب سے پہلے علی المرتضیٰ کا سپاہی میں ہوں گا جو تیرا مقابلہ کروں گا۔ دعا کرو خدا ہمیں وہ اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں چار یاروں پر چار موتی اور اپنی بہنوں کو کچھ دین کے تحفے دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو ان کی گود میں' دین کی فضا' دین کی ادا اور دین کا نقشہ پیدا فرمائے۔ (آمین)

حضرت معاویہؓ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد کی نظر میں

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد حضرت عبداللہ ابن مبارک' جو بڑے فقیہ تھے' سے کسی نے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ جو عمرؓ کے نواسے ہیں' ان میں کیا فرق ہے۔ حضرت معاویہؓ صحابی ہیں وہ تابعی ہیں' ان کی شان کا کتنا فرق ہے۔ عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ گھوڑے پر بیٹھیں اور گھوڑا دوڑائیں' حضرت معاویہ صحابی' کاتب وحی' سالا رسولؐ کے گھوڑے کے پاؤں سے جو مٹی اور گرد و غبار گھوڑے کے نتھنوں میں پڑ رہی ہے' ستر عمر بن عبدالعزیز اس مٹی اور دھول کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ (سبحان اللہ)

میری پینتالیس سالہ زندگی بلالؓ کی ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی

پیران پیرؒ کا میں نے ایک قول پڑھا ہے' ہم بھی قادری سلسلہ کے ہیں۔

حضرت لاہوری بھی قادری تھے، مولانا اسحٰق بھی قادری ہیں، ہم قادری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیران پیر کے نقش قدم پر چلائے۔

پیران پیرؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت بلالؓ کو آپ کیا سمجھتے ہیں۔ فرمایا جب حضرت بلالؓ منبر پر کھڑے ہو کر اذان شروع کرتے اور اس کی جو نگاہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر اٹھتی تھی میری پینتالیس سال کی عبادت، ساری دین کی خدمت ایک طرف، بلال حبشیؓ کی مدنی کے چہرے پر نگاہ ایک طرف۔ میری زندگی اس کی ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

گڑھ مہاراجہ میں صحابہ کی توہین

آج ٹکے کا آدمی چرس پی کر کہتا ہے کہ صحابہ مومن نہیں تھے۔ صحابہ کو منافق کہتے ہیں، گڑھ مہاراجہ میں صحابہ کو گدھے کہا گیا۔ وہ کیسٹ مولانا حق نواز کے پاس موجود ہے۔

(کسی نے لعنت کے الفاظ کہے تو مولانا نے فرمایا کہ) تم لعنت نہ کرو جن کی آمد لعنت کی ہے، نکال بھی لعنت کی ہے۔ ہمیں آمد رحمت کی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا **انی لم ابعث لعانا**۔ میں محمد لعنت کرنے کے لیے نہیں آیا، میں محمد دعا کرنے کے لیے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ)

عورت کو حضورؐ نے عزت عطا کی

میری ماؤ، بہنو! محمدؐ نے تمہارا حق مہر مقرر کر کے مسجد میں نکاح اور گواہ مقرر کر کے تمہاری عزت کی حفاظت کی ہے۔ یہ سب حضورؐ کی برکت ہے۔

عورتیں اچھی بھی گزری ہیں

مریمؑ گزری ہے جو جبرئیل سے بھی پردہ کرتی ہے۔ رابعہ گزری ہے جو دو رکعتوں میں قرآن پڑھتی ہے۔ بی بی فاطمہؓ گزری ہے جو چکی پر ساری رات قرآن پڑھتی تھی۔ عائشہؓ گزری ہے جس کو دو ہزار دو سو دس محمدؐ کی احادیث یاد ہو چکی

نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو بھی نیک بنائے۔ (آمین) خدا انہیں صالحات، عابدات، ساجدات میں شامل فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ کی غلامی کی برکت

اسلام میں روٹی بھی ہے، ہم جو اسلام کے خادم ہیں، ہم آپ سے کمزور نہیں۔ ہم آپ سے اچھا کھاتے ہیں۔ روزانہ مرغے، شربت، مچھلی اور بکرے کھاتے ہیں۔ مگر یہ جو کچھ مل رہا ہے، ہمارا کمال نہیں، یہ محمدؐ کے اسلام اور غلامی کی برکت ہے۔ تم نے ایک ایک حج کیا ہوگا، مولانا احمد علیؒ نے سات حج، تیرہ عمرے کیے تھے۔ مولانا لاہوری کی یہاں کوئی جائیداد نہیں تھی، مکان مل گیا۔ یہ سب حضورؐ کی غلامی کی برکت ہے۔ قاسم العلوم مدرسہ مل گیا۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔ بنوری کی مرلہ زمین نہیں تھی، بائیس حج کر چکا ہے۔ اٹھارہ سال بنوری اعتکاف محمدؐ کی مسجد میں بیٹھا ہے۔ مولانا درخواستی نے حج کیے ہیں، عمرے کیے ہیں۔ اسلام میں روٹی بھی ہے۔ اسلام میں کپڑا بھی ہے۔ پیغمبرؐ کے غلام بن جاؤ، خدا کی قسم حلال ملے گا۔ آج لوگ حرام کھاتے ہیں۔ میرے نزدیک ایک آدمی حرام، رشوت اور سود کے پیسوں سے بھنے ہوئے مرغے کھائے اور ایک آدمی حلال کے پیسوں کی لسی پی لے، سوکھی روٹی کھائے، یہ روٹی اندر نور پیدا کرے گی۔ وہ حرام غذا اندر بھی ظلمت پیدا کرے گی۔ اللہ مجھے اور آپ کو رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

پیٹ کی خاطر ہم کیا کر رہے ہیں

آج پیٹ کے لیے تو سب کچھ کر رہے ہیں، کوئی چوری کرتا ہے، کوئی ڈاکے مارتا ہے، کوئی سود لیتا ہے، کوئی رشوت لیتا ہے۔ یہ سب پیٹ کا مسئلہ ہے۔ دعا کرو خدا اس تنور کو بھر دے، یہ نامراد بھرتا ہی نہیں۔ ایک کنجری دس روپے لے کر زنا کرواتی ہے، تو اس پیٹ کے لیے اپنی عزت دے دیتی ہے، اس پیٹ کو بھرنے کے لیے۔ خدا تعالیٰ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام میں ہمسائے اور غریب کا حق ہے

نبی پاکؐ نے فرمایا' **من اطعم مسلما علی جوع**۔ جو بھوکے مسلمان کو کھلائے اللہ اس کو جنت کے میوے کھلائیں گے۔

حضورؐ فرماتے ہیں' **لا یومن احدکم والجار جائع فی جنبہ**۔ تمہارا ایمان قبول نہیں اگر ہمسایہ بھوکا بیٹھا ہے۔

نبیؐ فرماتے ہیں' **ولا توذ جارک بقدر کہ** اے میرے امتی گوشت بھون کر نہ کھا' کہیں بیوہ کے بچے نہ رو پڑیں۔ بیوہ پریشان نہ ہو جائے' یتیم نہ چیخیں' کہیں خدا تم سے یہ نعمت چھین کر در در کا بھکاری نہ بنا دے۔ اسلام نے غریب کا حصہ ملایا ہے۔ تمہاری فصل ہو تو عشر تقسیم کرو' پیسہ ہو تو زکوۃ دو۔ شادی ہو تو ولیمہ کرو۔ بچہ ہو تو عقیقہ کرو۔ یہ غریب کو کھانا کھلانا ہے۔ روزے رکھو تو آخر میں فطرانہ دو۔ عید ہو تو قربانی کے گوشت کا تیسرا حصہ تقسیم کرو۔ چمڑوں کے پیسے غریبوں کو دو۔ یہ غریبوں کو حق دیا جا رہا ہے۔

اسلام میں روٹی بھی ہے

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک کھجور تھی۔ دو غریب آئے' آدھی محمدؐ نے ایک کو دے دی' آدھی دوسرے کو دے دی۔ نبیؐ مصلے پر کھڑے ہیں' تکبیر ہو رہی ہے۔ نبیؐ نے مصلیٰ چھوڑ دیا' اندر آ گئے۔ صحابی نے کہا' حضرت تکبیر ہو رہی تھی آپ نے مصلیٰ ہی چھوڑ دیا۔ فرمایا میرے گھر سونا رکھا تھا اور مجھے پتہ چلا کہ فلاں بیوہ کے گھر فاقہ ہے۔ میں نے کہا' اللہ! تیری عبادت بعد میں کروں گا پہلے اجڑے گھر کو آباد کروں گا۔ یہ اسلام ہے۔

آج ایک غریب چیخ رہا ہے' ہوٹل کے سامنے پڑا ہے۔ ہم اس کے سامنے بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھاتے ہیں۔ اسلام نے کہا ہے کہ اس بھوکے کا بھی خیال کرو۔ **من اطعم مسلما علی جوع**۔ جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے خدا اس کو جنت کے میوے عطا کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اسلام میں کپڑا بھی ہے

من کسی مسلما علی عرا جو ننگے مسلمان کو کپڑے دے' خدا اس کو جنت کا لباس عطا کریں گے۔ یہ اسلام ہے۔ اسلام میں مکان بھی ہے۔

ابوبکر صدیقؓ کا خلیفہ بننے کے بعد مزدوری کرنا

خلافت راشدہ کا دور عجیب گزرا ہے۔ خلافت راشدہ کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پہلے دن جب صدیق اکبرؓ نے بیعت کی اور چوک میں آئے تو کسی نے کہا' **الاجیر' الاجیر' الاجیر**۔ کوئی مزدور' کوئی مزدور' کوئی مزدور۔ ابوبکر نے کہا' **انا الاجیر** میں مزدور ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابھی تو آپ خلیفہ رسول اللہ بنے ہیں۔ فاروقؓ جیسے آپ کی بیعت کر رہے تھے' خالدؓ جنہوں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ فرمایا آج گھر میں آٹا نہیں جو کچھ تھا مدنی کی جوتی پر قربان کر چکا ہوں۔
بیت المال سے ایک دونی بھی شوریٰ کی اجازت کے بغیر نہیں لوں گا۔ شام کو گھر میں کیا لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میرا یہ دنبہ لنگڑا ہے' اس کو اٹھاؤ مزدوری دوں گا۔ دنبہ اٹھا کر بازار میں لے جا رہے ہیں۔ لوگ دوڑے امیر المومنین آپ نے دنبہ اٹھایا ہوا ہے۔ فرمایا دنبہ نہیں اٹھا رہا' اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہوں۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

عمر فاروقؓ کا اپنی بیوی کو مشک نہ تولنے دینا

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے پاس مشک آیا تو بیوی نے کہا' حضرت میں تول دوں' ترازو ہے۔ فرمایا تو تولے گی تو جو مشک تو اٹھائے گی تیرے ہاتھوں کو لگے گا۔ پھر تو نے اگر کپڑوں کو وہ ہاتھ لگا لیے' اور قیامت کے دن خدا نے حساب لیا کہ تو نے بغیر پوچھے مشک استعمال کیوں کیا تو عمر جواب کیا دے گا۔ یہ خلافت راشدہ ہے۔

خلافت راشدہ سنہری دور کا نام ہے

حضورؐ نے فرمایا' **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ قرآن نے

کہا' اُولٰئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ۔ محمدؐ کا ہر یار راہ راست پر ہے۔
صدیقؓ کا دور' فاروقؓ کا دور' عثمانؓ کا دور' حیدر کرارؓ کا دور' سارے سنہری دور ہیں۔

حضرت علیؓ کا زمانہ اختلاف میں رہ گیا مگر ان کے فیصلے مشہور ہیں۔ حضرت علیؓ کی بہادری مشہور ہے۔ ضرب المثل ہے ہماری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں' ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں خلافت راشدہ کا دور دکھائے۔ (آمین)

حضرت عمر فاروقؓ کے کارنامے

حضرت عمر فاروقؓ نے دس سال جو حکومت کی ہے وہ کمال کیا ہے۔ بائیس لاکھ مربع میل میں حضرت عمرؓ کے دور میں محمدؐ کا اسلام پھیلا ہے۔

کہتے ہیں کہ عمر نے کیا کیا؟ فاروق نے پانچ ہزار مساجد تعمیر کروائیں۔ میرے بھائیو! نو سو جامع مساجد' ہر مسجد میں قرآن کا قاری اور حافظ' ہر مسجد میں درس' ہر مسجد میں مؤذن و امام باتنخواہ' صرف حضرت عمرؓ کے دور میں سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے قرآن کے قاری و حافظ بنے۔ (سبحان اللہ)

یہ باتیں سب ہضم کر گئے ہیں' ناراض نہ ہونا۔ حیدر نے ایک خیبر کا قلعہ فتح کیا' فاروق نے پانچ سو قلعوں پر اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ ان پانچ سو کا نام بھی کوئی نہیں لیتا۔ سات سو فوجی قرآن کے حافظ بنے۔ لاکھ کے قریب قرآن کے مختلف اجزا لکھ کر سارے ملک میں قرآن کو پھیلایا۔

سٹالن (انگریز) کے حضرت عمرؓ کے بارے میں الفاظ

مولانا سندھی نے فرمایا کہ میں نے روس میں اسلام پیش کیا' تو سٹالن نے کہا کہ آپ کون سا نظریہ پیش کرنا چاہتے ہیں' کس طرح کا اسلام پیش کرو گے' کیا نقشہ دکھاؤ گے؟ میں نے حضرت عمرؓ کا دور بتایا۔ اس نے کہا افسوس مجھے قوم گولی مار دے گی ورنہ عمر جیسا کوئی حاکم ملک میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ انگریز کہتا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ سے بدظنی سے بچائے۔ (آمین)

بدظنی سے بچو- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ **اللہ اللہ فی اصحابی**- خدا کے قہر سے ڈرو- صحابہ کے بارے میں بدگمانی نہ کرو-

ایک نعرہ سیکھ لو

دنیا صداقت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو صدیقؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیا عدالت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو فاروقؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیا سخاوت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو عثمانؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیا شجاعت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو حیدرؓ تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیا شہادت میں تیرا نام رہے گا جواب میں کہو حسنینؓ تمہارے نام سے اسلام رہے گا
یہ اچھے الفاظ ہیں-

صحابہؓ کے کام اللہ کو پسند ہیں

حضورؑ نے فرمایا **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشد ین المھد ین** اللہ نے فرمایا' **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ**- فرمایا لوگ کچھ بھی کہیں کملی والے تیرے یاروں کا ایمان مجھے پسند آگیا ہے- صحابہ کا ایمان کس کو پسند ہے؟ (اللہ کو) صحابہ کی خدمات کس کو پسند ہیں؟ (اللہ کو) صحابہ کے جذبات کس کو پسند ہیں؟ (اللہ کو) صحابہ کی دین سے محبت کس کو پسند ہے؟ (اللہ کو) یہ نہیں مانیں گے- (شیعہ) حضورؑ نے پہلے ہی فرما دیا- ایک حدیث سن لو' **ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واحبابا واصہارا فاجعلنی منھم مھاجرا و انصارا**- فرمایا اللہ نے مجھے چنا' میرے لیے میرے یار چنے- کچھ لوگ آئیں گے ان سے بغض رکھیں گے' لعنت کریں گے- **الا فلا تواکلھم**- خبردار! ان لوگوں کے ساتھ کھانا نہ کھانا- لمبی حدیث ہے- **علو اصم من القوا** صم میں ہے- پیران پیرؒ نے اس حدیث کو "غنیۃ الطالبین" میں نقل کیا ہے- "سوانک محرکہ" میں یہ حدیث ہے- علامہ سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" میں لکھا ہے- دعا کرو اللہ ہمیں ان کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق دے' جو صحابہ کے ساتھ محبت کرتے ہیں- وہ حضورؑ سے محبت کی

وجہ سے محبت کرتے ہیں۔

قرآن میں صحابہؓ کی شان

میں نے جہاں تک قرآن کو دیکھا ہے' ایک ہزار آیت ہے جس میں صحابہ کی تعریف ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ۔ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ۔

فرمایا جو مومن ہیں' مہاجر ہیں' مجاہد ہیں' صحابہ مومن تھے یا نہیں؟ (تھے) مہاجر تھے یا نہیں؟ (تھے) مجاہد تھے یا نہیں؟ (تھے) صحابہ مومن ہیں' مہاجر ہیں' مجاہد ہیں' تمغے بھی تین ہیں۔ خدا ان کو مبارک دیتا ہے کہ ان پر رحمت ہوگی۔ جہاں رحمت نازل ہو وہاں لعنت جا سکتی ہے؟ (نہیں)

ورضوان۔ جن سے خدا راضی ہوا' ساری دنیا ناراض ہو تو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ (نہیں)

وجنت۔ جن کو خدا جنت دے دے' وہ جہنم کی طرف جا سکتے ہیں؟ (نہیں)

فرمایا' ان کے مراتب بھی تین ہیں ان کے تمغے بھی تین ہیں۔ یہ صحابہ ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ سب سے پہلے جو آئے وہ مہاجرین و انصار۔ **وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ**۔ ان سے خدا راضی ہے۔ قرآن میں محمدؐ کے یاروں کی تعریف موجود ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ۔ اے کملی والے کے یارو! تمہارا ایمان مجھے پسند ہے۔

آپ جہاں سے بھی قرآن کا مطالعہ کریں۔ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ**۔ یہ کون ہیں؟ (صحابہ ہیں) اللہ نے احسان مومنوں پر کیا۔ یہ مومن کون ہیں؟ (صحابہ)

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یہ کون ہیں؟ (صحابہ)

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ الَّذِيْ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ- یہ کون ہیں؟ (صحابہ)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ- ایمان ایسا لاؤ جیسا محمدؐ کے صحابہؓ ایمان لائے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ویسا ایمان نصیب کرے (آمین) صحابہ معیار ہیں۔

صحابہ کی استقامت

یا اللہ میری ماؤں بہنوں کو سمیہ جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) بی بی زنیرہ' بی بی لبیدہ' بی بی عاتکہ' جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) ان کی آنکھیں نکال دی گئیں' ایمان میں فرق نہیں آیا۔ سمیہ کو چیر دیا گیا مگر ایمان میں فرق نہیں آیا۔

یا اللہ ہمیں بلالؓ جیسا ایمان عطا کر۔ (آمین) سینے پر پتھر ہے' نیچے ریت ہے' ہاتھوں میں میخیں ہیں' گردن میں رسا ہے۔ امیہ کی مار ہے' برسر بازار ہے' بڑا اضطرار ہے' بڑا بے قرار ہے' پھر بھی اقرار ہے' محمدؐ سے پیار ہے' پھر بھی ملال ہے' مدنی کا خیال ہے' رحمت سے مالا مال ہے' بالکل خوشحال ہے' خدا کی قسم فضل ذوالجلال ہے' یہ آمنہ کے لال کا کمال ہے۔ (سبحان اللہ)

کوئی دوسرا نظام کامیاب نہیں

اس ملک میں اگر کوئی نظام آ سکتا ہے تو وہ نظام خلافت راشدہ ہے۔ اس میں حیدر کرارؓ بھی آ جائیں گے۔ یہ آقا کے الفاظ ہیں' **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین**۔ قرآن نے کہا' **اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ**۔ یہی ہدایت پر ہیں۔ اور حضورؐ نے فرمایا' **الخلافۃ ثلثون سنۃ**۔ نبی نے فرمایا' **الائمۃ من قریش**۔ آپؐ نے فرمایا' **خیر القرون**۔ زمانہ میرا اچھا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ قرنی کا زمانہ حضرت علیؓ تک آتا ہے۔ یہ محمدؐ کا زمانہ ہے۔ قرنی میں "ق" صدیقؓ کا ہے۔ "ر" عمرؓ کی ہے۔ "ن" عثمانؓ کا ہے۔ "ی" علیؓ کی ہے۔

حاکم وقت کی بیوی دائی اور خود ایک بدو کے ساتھ بیٹھا نظر آتا ہے

یا اللہ ایسا حاکم دکھا جس کی بیوی دائی نظر آتی ہو۔ ہمارا ایسا صدر گزرا ہے' آج تو بیگم صاحبہ اپنے برتن نہیں دھوتی۔ پتہ نہیں اپنا منہ بھی دھوتی ہے یا نہیں۔ بچوں کو بھی دوسروں کے حوالے کر دیتی ہے۔ مگر ایک وہ دور تھا کہ صدر کی حرم محترم دائی بن کر آ رہی ہے اور عمرؓ بدو کے ساتھ ایک سادہ آدمی بن کر بیٹھے ہیں۔ اللہ کی قسم ایسا صدر دیکھا گیا ہے۔

ایک بدو مدینے میں پھر رہا ہے' ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں ابھی آیا ہوں۔ میری بیوی کو وضع حمل کی تکلیف ہے۔ بچہ پیدا ہونے کا وقت ہے۔ میں باہر کا آدمی ہوں' مدینے کی گلیاں نہیں جانتا' دائی کی تلاش ہے۔ بیوی کی بھی فکر ہے دائی کی بھی فکر ہے۔ فرمایا تو آرام کر تیری بیوی کہاں ہے۔ اس خیمے میں ہے۔ فرمایا دائی' ابھی آئی' ہوگی تمہارے ساتھ بھلائی۔ یہ بی بی ام کلثوم ہے۔ حضرت علیؓ کی بیٹی ہے۔ فاروقؓ کی حرم ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے داماد تھے۔ حضرت عمرؓ بھی قریشی ہیں اور خدا کی قسم فاروقؓ جیسا کسی ماں نے جنم نہیں دیا۔ دنیا آج بھی کہتی ہے کہ کوئی فاروقؓ جیسا مائیں بچہ جنم دیں تو دیکھیں۔ جو بھی حاکم بن کر آئے گا' وہ فاروقؓ کا غلام بنے گا تو پھر حکومت چلے گی۔

حضرت عمرؓ نے بیوی کو آٹا' گھی اور سامان دیا اور فرمایا کہ جاؤ اندر۔ خود بدو کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ کہنے لگا ٹھیک ہے۔ کیسے آئے ہو؟ کہنے لگا کہ مدینہ میں آیا ہوں۔ یہاں بچہ پیدا ہو تاکہ اس کا وظیفہ مقرر ہو جائے۔ پوچھا بتاؤ عمر کیسا ہے؟ کہنے لگا بڑا سخت ہے۔ اس کا درا وضو توڑ دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ کا کوڑا تو پہاڑوں کو ٹھیک کر دیتا تھا۔ پہاڑ میں زلزلہ آیا تو کوڑا مارا' پہاڑ کا زلزلہ ختم ہوگیا۔ عربی میں درہ کہتے ہیں' اردو میں کوڑا کہتے ہیں۔

اس نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا کوڑا بڑا سخت ہے۔ ادھر اندر سے آواز آئی' **یاامیر المومنین ان لاخیک ولدا ھنیئالک یا امیر المومنین۔** امیر المومنین مبارک ہو' تیرے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ تو پیدا ہوا' جب اس نے امیر المومنین کا لفظ سنا تو اس کی حالت خراب' سراسر اضطراب۔ اس نے کہا کہ

جس کو میں کہہ رہا تھا کہ اس کا درہ سخت ہے' وہ تو یہی ہے۔ بے چارہ ہانپنے لگا۔ نتیجہ کانپنے لگا' لرزنے لگا' ڈرنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا' بھائی! **ما ھو الا مسلم سید القوم خاد مھم**۔ مجھے آج ناز ہے کہ تیری خدمت کا موقعہ مل گیا ہے۔ ڈرتے کیوں ہو' جاؤ اپنے بچے کا نام بیت المال میں لکھاؤ۔ اپنا نام بھی لکھاؤ۔ تمہیں بھی راشن ملے گا' بچے کا وظیفہ بھی ملے گا۔

بچہ پیدا ہوتے ہی وظیفہ مقرر ہو جاتا

بچہ پیدا ہوتا تھا تو وظیفہ مقرر ہو جاتا تھا۔ آج تو لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں جاؤ تو بیس ہزار جرائم پیشہ پڑے ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ڈسٹرکٹ جیل میں چار قیدی تھے۔ اتنا امن تھا' اتنی خوشحالی تھی کہ لوگ دیناروں کی جھولیاں بھر کر آتے تھے۔ زکوٰۃ دینے والے ہوتے تھے' لینے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اسلام میں یہ دور گزرا ہے۔

مال کی فراوانی کی حالت

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے پاس ناک صاف کرنے کے لیے ریشم کا رومال تھا۔ اللہ نے عرب کو اتنا نوازا مگر فاروق کا حال وہی تھا۔

جب حضرت عمرؓ بیت المقدس کے قریب پہنچے تو گورنر نے کپڑے پیش کیے تو پہننے سے انکار کر دیا۔

چار قسم کی تقریر

مولانا تاج محمود امروٹیؒ دین پور آئے۔ خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ نے قرآن پاک سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ آج تقریر کریں۔ ہمیں کیا پتہ ہے کہ ہم کیا بولتے ہیں۔ فرمایا حضرت تقریر کریں۔

خدا کی قسم تقریر چار قسم کی ہے۔ قولی' قلمی' قدمی' قلبی۔ دل سے بھی دعا نکلے' دل میں درد پیدا ہو تو دین کا اثر ہوتا ہے۔

اللہ والے کی نظر اور دعا

خلیفہ عبدالمالک نے بتایا کہ لاہور اسٹیشن پر غلام حسن سواداں والے بزرگ کھڑے تھے کہ ایک سکھ بڑے شاندار کپڑوں میں ملبوس تھا۔ حضرت غلام حسن نے کہا عبدالمالک نقشبندی یہ ایسی شکل والا سکھ جہنم کے قابل نہیں۔ کاش کہ خدا اسے محمدؐ کی غلامی عطا کرے۔ کعبے کی طرف منہ کر کے دعا کی اور پھر اس کی طرف دیکھا اور کہا اللہ حضرت عمرؓ کو بھی تو نے اسلام عطا کیا۔ اس بچے سکھ کو بھی محمدؐ کا غلام بنا دے۔ تھوڑی دیر گزری سکھ سامنے آیا اور امرتسر کی ٹکٹ ہاتھ میں تھی۔ کہنے لگا اس ٹکٹ کو پھاڑ دو اور محمدؐ کے دروازے کی ٹکٹ دے دو۔ میرے دماغ میں اسلام جاگزین ہوگیا ہے۔ پگڑی اتار کر کہا میرے بال بھی ایسے بنا دو' جیسے آپ یاروں کے ہیں۔ میری مونچھیں بھی کاٹ دو۔ میری شکل بھی درست کر دو۔ اب میں گرو نانک کو نہیں مانتا۔ اب میں حسینؓ کے نانے کو مانتا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ بھی تبلیغ ہے۔

ایک بار امرتسر میں بخاری مرحوم نے قرآن پڑھا تو کئی سکھ کھڑے ہوگئے۔ یہ گھڑیاں پھینک دیں اور رو کر کہا کہ بخاری خدا کا قرآن پڑھتا جا اور محمدؐ کا غلام بناتا جا۔

یہ سادہ لوگ ہیں..... چٹائیوں پر بیٹھنے والے

یہ سادے جو چٹائی پر بیٹھتے ہیں' ان کی زندگی اچھی ہے۔ انشاء اللہ آپ داغ دار نہیں دیکھیں گے۔ یہی ہمارے سادے لوگ ہیں **ھولاء اباء ی فجئنی مثلھم اذا جمعتنا یا جریر المجامع** یہی ہمارے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

خلافت راشدہ بنا رہا تھا۔ حضرت عمر جب بیت المقدس جا رہے تھے تو ایک غلام ساتھ ہے۔ ہمارے وزیر جائیں تو اسی اسی آدمی ساتھ ہوتے ہیں۔

(کسی نے چٹ دی کہ حضور کے زمانہ میں برقعہ نہیں تھا)

الجواب : عرب میں چادر اس طرح پہنتی تھیں یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ پہلے عورتوں کو حکم ہے کہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ پھر حکم ہے وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ان کو کہو کہ گھر میں رہیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ ان کی آواز پر پابندی ہے۔ ایما امراۃ خرجت بیتھا دلیلھا تتصوف لا خیر فیھا حضورؐ فرماتے ہیں کہ جو عورت ایسا زیور پہن کے نکلتی ہے جو زیور چھن چھن کرتا ہے' ایک ایک قدم پر سات سات شیطان ناچتے ہیں اور ایک ایک قدم پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

عورت خوشبو نہ لگائے

حضورؐ فرماتے ہیں ایما امراۃ خرجت معطرۃ لعنتہ الملائکۃ حتی تعود الی البیت جو عورت گھر سے خوشبو لگا کر نکلتی ہے تاکہ لوگ خوشبو کو سونگھ کر میری طرف دیکھیں' فرمایا فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے ہیں' جب تک وہ عورت اپنے گھر میں واپس نہ آ جائے۔

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کنا متلفعات بمروطھن لم یعرفن من الغلس انہوں نے سوال کیا ہے کہ برقعہ اس وقت نہیں تھا۔ بہرحال اس وقت اس قسم کی لمبی چادر ہوتی تھی۔ عورت کے ہاتھ اگر کپڑے سے نکلیں تو اجازت ہے۔ احرام میں منہ نکالنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ جگہ ہی ایسی ہے کہ وہاں کسی کی نگاہ کسی کی عورت پر نہیں ہوتی۔ وہاں نگاہ کعبے کے جلال پر ہوتی ہے۔

مومنات کو پردے کا حکم

فرمایا مومنات کو کہو کہ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اپنے دوپٹے سے اپنے آپ کو چھپا لو۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم صبح کو اس طرح دوپٹے لے کر بیٹھتی تھیں کہ لم یعرفن من الغلس اندھیرا بھی ہوتا تھا اور ہم اس طرح دوپٹے میں

لیٹی ہوتی تھیں کہ پاس بیٹھی ہوئی عورت بھی پہچان نہیں سکتی تھی۔

آج بھی عرب میں بدو عورتیں ایک خاص قسم کا برقعہ پہنتی ہیں' جن سے صرف آنکھیں ظاہر ہوتی ہیں اور کوئی وجود ظاہر نہیں ہوتا۔

اسلام نے یہی کہا ہے **وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ** اپنے خاوند کے سوا کسی اپنی زیب و زینت کو ظاہر نہ کرو۔ اسلام نے ان کی آواز پر' ان کی آنکھ پر' ان کی خوشبو پر کنٹرول کیا ہے۔ بغیر ضرورت کے باہر نہ نکلیں۔

پیران پیر کے والد کا واقعہ

پیران پیر کے والد کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے لڑکی پیش کی کہ آپ اس سے نکاح کریں۔ کہنے لگا آنکھوں سے اندھی ہے' کانوں سے بہری ہے' ہاتھوں سے لولی ہے' پاؤں سے لنگڑی ہے' زبان سے گونگی ہے۔ قبول کر لو گے؟ میں نے کہا کر لوں گا۔ ہم ہوتے تو فوراً انکار کر دیتے۔ اس نے کہا میں ایسی لڑکی سے شادی کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ جب وہ لڑکی نکاح میں آئی۔ میرے گھر آئی تو میں اندر گیا تو دیکھا کہ وہ تو چاند کا ٹکڑا ہے۔ میں تو باہر آ گیا۔ میں نے کہا یہ وہ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو کہتا تھا کہ اندھی ہے' بہری ہے۔ یہ تو ماشاء اللہ ٹھیک ہے۔

اس کے باپ نے کہا حضرت اندھی ہے۔ جب سے بالغ ہوئی ہے' غیر مرد کو اس نے نہیں دیکھا۔ یہ ہاتھوں سے لولی ہے۔ اس نے کسی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ پاؤں سے لنگڑی ہے' یہ کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی۔ حضرت یہ بہری اس طرح ہے کہ کسی غیر مرد کی آواز اس نے نہیں سنی۔ میں نے اس لیے اس کو لنگڑا' لولہا' اندھا کہا اور میں نے آپ جیسے بندے کا انتخاب کیا' جو اس لڑکی کے قابل ہو سکتا ہے۔

نیک بیوی کا خاوند پر بھی اثر ہوتا ہے

میری بہنیں نیک ہوں تو خاوند پر اثر ہوتا ہے۔ اگر میری کوئی بہن غلطی کرے' قدم پھسل جائے تو سارے خاندان پر اثر ہوتا ہے۔ دعا کرو خدا ان کو بھی

صالحات بنائے۔ (آمین)

یہ برقعہ جو ہاتھی کی سونڈ ہے' یہ تو کہیں نہیں۔ اس میں تو سارے بال بھی نظر آتے ہیں' کان بھی نظر آتے ہیں' چہرہ بھی پورا نظر آتا ہے۔

فیشنی برقعہ بے حیائی پھیلاتا ہے

ایک شخص اپنی بیوی کو بٹھا کر گیا۔ جب وہ اِدھر اُدھر جائے تو وہ برقعہ چہرے سے ہٹا لے۔ جب خاوند پاس آئے تو فوراً برقعہ اوپر ڈال لے۔ اس نے کہا کتی! تو پردہ مجھ سے کر رہی ہے۔ اس نے برقعہ پکڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ جب میں آتا ہوں تو پردہ ڈال لیتی ہو۔ میں چلا جاتا ہوں تو پردہ اتر جاتا ہے۔ یہ برقعہ تو ایک فیشن ہے' جس سے ہاتھ اور کان نظر آئیں۔ خدا کی قسم! یہ اور گناہ کی دعوت دیتا ہے۔ یہ برقعہ نہیں' یہ تو بے حیائی ہے۔ دوسرا برقعہ اپنے گھروں میں لاؤ' جو پاؤں تک ہوتا ہے۔ (ٹوپی والا برقعہ)

کمانڈر انچیف نے عمر کو لباس پیش کیا تو پہننے سے انکار کر دیا

میں بات ختم کر رہا ہوں۔ ایسا صدر گزرا ہے' کہ ایک غلام ساتھ ہے۔ عزیزو' واقرتمیزو' بھائیو' مسلمانو! جب وہ بیت المقدس کے قریب پہنچے تو نوکر سوار تھا۔ سوار کے کندھے پر مہار تھی۔ پادریوں نے پوچھا یہی ہے آپ کا حاکم امیرالمومنین؟ حضرت سعدؓ نے کہا حاکم وہ نہیں جو اونٹنی پر سوار ہے۔ حاکم وہ ہے جس کے کندھے پر مہار ہے۔ غلام اسلم نے کہا کہ حضرت استقبال ہو رہا ہے۔ نعرۂ تکبیر ہے' مجمع کثیر ہے' جم غفیر ہے۔ وہ دیکھو وزیر ہے' وہ دیکھو مشیر ہے۔ مجھے بے عزت کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مدینے تو واپس چلا جاؤں گا' عدل کے خلاف نہیں کروں گا۔ اب سواری کی باری تیری ہے۔

حضرت سعدؓ اکیلے ملے۔ کہنے لگے عمرؓ! کپڑے میلے' بال اجڑے ہوئے' کپڑا کھلا ہے۔ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ ہی جانشین رسول اللہؐ ہے۔ مدینے کا خلیفہ ہے

بڑے بڑے حاکم آئے ہوئے ہیں' پادری آئے ہوئے ہیں۔ حضرت سعد نے لباس پیش کیا اور کہا حضرت یہ کمربند باندھ لو۔ کرتہ پہن لو۔ پگڑی باندھ لو' تلوار ہاتھ میں لے لو۔ پتہ چلے کہ امیرالمومنین آ رہا ہے۔ مدنی کا جانشین آ رہا ہے۔

حضرت عمرؓ کہنے لگے **اعزنا اللہ بالاسلام** ہماری عزت کپڑوں میں نہیں' ہماری عزت اسلام میں ہے۔ اس نے کرتہ زور سے پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کرتہ پہنا ہی تھا کہ نیند آ گئی۔ نیند میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ نبی کریمؐ کھڑے ہیں اور دیکھ کر فرماتے ہیں عمر! بادشاہ بن گیا ہے؟ محمدؐ کی فقیری بھول گئی؟ شاہی دماغ آ گیا؟ عمر برکت اسی لباس میں ہے۔ اتنی بات ہوئی' جاگ آ گئی۔ عمر نے کرتے کو پکڑا' ادھر پھینک دیا۔ وہ سارے حیران ہو گئے کہ کیا ہو گیا ہے۔ وہی سترہ پیوند والا کرتہ پہنا اور فرمایا تم مجھے رسول اللہ کا نافرمان بنانا چاہتے ہو۔ محمدؐ مجھے لباس بدلنے ہی نہیں دیتے۔ یہی کرتہ پہن کر یہ صدر قلعے پر آیا۔ وہ پادری اپنی کتابیں تورات' انجیل لائے اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم چمڑے کا ایک ایک پیوند تورات میں لکھا ہوا ہے۔ یہی شخص فاتح بیت المقدس ہے۔ اس سے مقابلہ کرنا موت کو پیغام دینا ہے۔ چابیاں لے کر قدموں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ بیت المقدس تیرے حوالے ہے۔ یہاں نماز پڑھو' نعرے لگاؤ' جو مرضی کرو۔ ہم جا رہے ہیں۔ تجھ سے مقابلہ کرنا موت کو پیغام دینا ہے۔ تو امیرالمومنین ہے' تو محمدؐ کا جانشین ہے۔ یہ پادری کہہ رہے ہیں۔ ایک دور تھا کہ تمہارے کردار اور صورت کو دیکھ کر علاقے فتح ہو جاتے تھے۔ (بے شک) دعا کرو خدا وہی فاروقی دور عطا کرے۔ (آمین) وہی خلیفہ عطا کرے کہ جس کی بیوی دائی نظر آتی ہو' خود بدو کا خادم نظر آتا ہو۔

دعا کرو خدا ہمارے نقشے مردوں والے بنائے۔ (آمین) اسلام نے مرد کو داڑھی دی ہے۔ یہ زینت ہے۔ عورت کے سر پر بال یہ سنت بتول ہے۔ مسلمان کے منہ پر داڑھی یہ سنت رسول ہے۔ اللہ ہماری ماؤں' بہنوں کو سنت بتول کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ ہمیں سنت رسول کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) دعا کرو

دونوں چیزیں مل جائیں۔ (آمین)

نبی کے یاروں کا ایمان اللہ کو پسند ہے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ اے کملی والے میں بتا رہا ہوں کہ تیرے یاروں کا ایمان مجھے پسند ہے۔ **وَزَيَّنَهٗ فِىْ قُلُوْبِكُمْ** محمد کے یارو! یہ اللہ کا دیا ہوا ایمان' جو تمہارے دلوں میں ہے' یہ خوبصورت لگ رہا ہے۔ جس طرح شہد کا شربت' کلائی پر گھڑی' سر پر ٹوپی' زلفیں اچھی لگتی ہیں۔ فرمایا ان کے دلوں میں ایسا شاندار ایمان ہے کہ ان کے دل چمک رہے ہیں۔ **وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ** کفران کے لیے خراب چیز ہے **وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ** گناہ اور عصیان ان کے لیے گندی چیز ہے' مکروہ ہے' حرام ہے **اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ** محبوب تیری ساری جماعت ہدایت پر ہے۔ یہ قرآن ہے۔

خلفاء راشدین کا عمل بھی سنت بن گیا

نبیؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین** میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلو۔ یہ جو آج امام کے سامنے اذان دی جاتی ہے' امام خطبے کے لیے بیٹھتا ہے' یہ حضرت عثمان کے دور میں شروع ہوئی۔ یہ سنت ہو گئی۔

تین طلاقوں کا مسئلہ فاروق کے دور میں آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیں تو عمرؓ نے فرمایا تینوں واقع ہو گئی ہیں۔

یہ جو صفا مروہ میں دوڑتے ہیں اور تین مرتبہ کعبے کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے ہو' یہ صحابہ کی غلامی ہے۔ یہ رکوع کے بعد کہتے ہو **ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ** یہ ایک صحابی کا قول ہے۔

بلال صبح کو حضورؐ کے پاس آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے۔ نماز کو دیر ہو رہی تھی۔ **الصلوۃ خیر من النوم** حضرت نیند سے نماز

بہتر ہے۔ یہ نہیں کہا کہ اٹھو۔ نبی کریمؐ باہر نکلے۔ فرمایا **ما احسن کلمۃ قلت اجعلوھا اذان الفجر** آئندہ اذان میں کہا کرو تاکہ بلال کی آواز قیامت تک گونجتی رہے۔ سبحان اللہ! یہ دین بن گیا۔

دور فاروقی سے لے کر آج تک مکہ و مدینہ میں بیس تراویح ادا کی جاتی ہیں

یہ تراویح باقاعدہ باجماعت حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کر کے کہا کہ تراویح پڑھی جائیں اور کم از کم بیس رکعتیں ہوں تاکہ لوگ آرام سے پڑھیں اور سارا قرآن پورے ماہ رمضان میں پڑھا جائے۔ یہ فاروق کے دور میں شروع ہوا۔ آج تک مکہ مدینہ میں بیس رکعتیں تراویح پڑھی جاتی ہیں' جس پر حضرت عمرؓ نے مہر خلافت ثبت کی۔ تمام صحابہ نے تائید کی۔ قیامت تک وہ تراویح رہے گی۔ حافظ آتے رہیں گے' قرآن سناتے رہیں گے۔ یہ صحابہ کا طریقہ ہے۔ **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین** میرے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر چلو۔ **تمسکوا بھا** ہاتھ سے پکڑو۔ **عضوا علیھا بالنواجذ** جس طرح داڑھوں سے کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑا جاتا ہے۔ اس طرح مضبوطی سے پکڑو۔ دین میں نئی چیز داخل نہ کرو۔ ہر نئی چیز بدعت ہے۔ بدعت جہنم میں لے جانے والی ہے۔ اللہ ہمیں دین میں داخلت سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت سے بچی محبت عطا کرے۔ (آمین)

خلافت راشدہ بتا رہا ہوں (حیائے عثمانؓ)

حضرت عثمان! یہ اللہ کا وہ بندہ ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تمام صحابہ آ رہے ہیں۔ کملی والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب یہ حضورؐ کا یار وفادار تابعدار آیا' آپ نے چادر کو درست کیا۔ ویسے **کان رسول اللہ احی من العذرا** بی بی صدیقہ فرماتی ہیں کہ عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھوں میں اتنی حیا نہیں تھی' جتنی مصطفیٰ عربی کی آنکھ میں حیا تھی۔ لڑکیوں کی نگاہ نبی کے چہرے پر اٹھ جاتی مگر پیغمبر کی نگاہ کبھی نہیں اٹھتی تھی۔ حیا بڑی چیز ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں بزرگوں

کا حیاء عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت و حیا عطا فرمائے (آمین) **اذا لم تستحی فاصنع ماشئت** جب حیا نہ ہو تو بندہ بے حیا ہو جاتا ہے۔ عورت حیادار ہو تو پردہ دار ہے۔ بے حیا ہو تو چکلے کی کنجری ہے۔ اللہ ہمیں حیا عطا فرمائے۔ **الحیاء شعبۃ من الایمان** وقت نہیں ورنہ میں صرف حیا پر تقریر کروں کہ حیا کیا ہے۔

حاضرین مکرم! نبی معظم نبی محترم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ صحابہ آ رہے ہیں۔ آپ کی چادر مبارک صرف پنڈلی تک ہے۔ اس کو بھی سنبھال کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ بن ٹھن کے ایک صحابی نے پوچھا حضرت ابوبکر صدیق آئے' فاروق آئے' حیدر کرار عبداللہ بن مسعود سارے آئے۔ آپ بے تکلف بیٹھے رہے۔ یہ عثمان غنیؓ آئے تو آپ کا انداز بدل گیا تو پیغمبر کی زبان فیض ترجمان گوہر فشاں سے اعلان و بیان بر سر میدان جاری ہوا۔ فرمایا **اما استحی من رجل تستحی منہ الملائکہ** اس اللہ کے بندے سے مصطفیٰ حیا نہ کرے' جس سے عرش کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ (سبحان اللہ) حضرت عثمان غنیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں۔ فرمایا جب سے میں نے حد بلوغ میں قدم رکھا ہے' میں نے کسی کی لڑکی کو میلی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا کہ صاحب حیا کیسے ہو۔ فرمایا میں غسل خانے میں بھی نہاتا ہوں تو کپڑا باندھ کر تاکہ خدا کے فرشتے بھی مجھے ننگا نہ دیکھیں۔ (سبحان اللہ)

پوچھا گیا کہ آپ صاحب حیا کیسے ہیں۔ فرمایا جب سے اس ہاتھ کو پیغمبر کے ہاتھ پہ رکھا ہے' نہ اس سے کسی کو تھپڑ مارا' نہ کسی کو ایذا دی۔ نہ کبھی اس ہاتھ سے مکروہ جگہ پر کھجلی کی۔ محمدؐ کو دیے ہوئے ہاتھ کی حیا اور لاج رکھی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ میں یہ صفات تھیں۔ حضور پاک اس لیے فرماتے ہیں **لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمانؓ** ہر نبی کے ساتھ جنت میں ایک ساتھی جائے گا۔ فرمایا ہجرت کی رات ابوبکر ساتھی تھا۔ معراج کی رات جبرئیل ساتھی تھا' جنت میں عثمانؓ ساتھی ہو گا۔

میرے صحابہ پر نکتہ چینی کرنے والے کے عمل برباد ہو جائیں گے

حضورؒ فرماتے ہیں جب عثمان غنیؓ غزوۂ تبوک میں تشریح نہیں کر رہا ہوں، صرف آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ حضرت حسینؓ کربلا میں مظلوم تھے، عثمان غنیؓ آج تک مظلوم ہے۔ آج تک دنیا کہتی ہے غاصب تھے، خلافت کے لائق نہیں تھے۔ دنیا آج بھی کہتی ہے کہ وہ صحیح نہیں تھے۔ ان پر الزامات صحیح تھے۔ نعوذ باللہ دنیا منافق اور یہودیوں سے متاثر ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں یاران مصطفیٰ کے لیے ہمارے دل کو صاف فرما دے۔ لاہور کے در و دیوار و میرے پیارو! حضور نے فرمایا **اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی** خدا کے عذاب اور قہر سے ڈرنا۔ میرے صحابہ کے خلاف کوئی بات زبان سے نہ نکلے۔ میرے صحابہ کے بارے میں کوئی نکتہ چینی نہ کرنا، گلہ نہ کرنا، اعتراض نہ کرنا۔ اگر اعتراض کیا تو تمہارے اعمال کی خیر نہیں ہے۔ اللہ ہمیں تمام صحابہ سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

عثمان تیرے جنت میں جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں

عثمان غنیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت و تبلیغ پر مسلمان ہوئے۔ صدیق اکبرؓ نے جب دکان کھولی اور قرآن مجید شروع کیا تو تیرہ انسانوں نے صدیق کا قرآن سن کر محمدؐ کا اسلام قبول کیا۔ ان میں حضرت عثمان غنیؓ بھی ہے۔ غالباً بتیس سال یا انتیس سال عمر ہے اور جب شہید ہوئے ہیں تو بیاسی سال کی عمر ہے تو حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق حضور نے فرمایا ایک دفعہ انہوں نے دس ہزار کی تھیلی پیش کی اور حضور پاکؐ کو غزوۂ تبوک میں تقریباً تہائی حصہ لشکر کا خرچہ اسی اللہ کے بندے نے عطا کیا۔ ایک ہزار گھوڑا اور کئی اونٹ۔

حضور پاکؐ نے تھیلی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا **ماضر عثمان ما عمل بعد هذا الیوم** عثمان! آج تو نے جہاد کے لیے جو چندہ دیا اور جیش کے لیے تعاون کیا، میں نبی اعلان کرتا ہوں اب جنت کے داخلے تک کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہ

آقا کے الفاظ ہیں۔

مصطفٰی ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل

خلافت راشدہ کے آخری تاجدار کی بات کر کے ختم کرتا ہوں

یا علی کہنا گستاخی ہے

جو لوگ یا علی کہتے ہیں وہ بھی علی کے گستاخ ہیں۔ اس لیے کہ رضی اللہ عنہ نہیں کہتے۔ ہم حیدر کے بھی غلام ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ان کی گردن میں رسہ ڈال کر گھسیٹا گیا۔ یہ ان کی توہین ہے۔ جو شیر ہو' اس کو گھسیٹا نہیں جا سکتا۔ جنگل کا شیر بھی کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ خدا کی قسم خدا کا شیر خدا کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔

تم فقط کہتے ہو یا علی۔ ہم کہتے ہیں حیدر ہے' شیر ببر ہے' فاتح خیبر ہے' قاتل انصر ہے' ذی قدر ہے' ابوطالب کا پسر ہے' حسین کا پدر ہے' بتول کا شوہر ہے' محمد کا برادر ہے' نڈر ہے' بہادر ہے' ذی قدر ہے۔ تم کہتے ہو یا علی مدد۔ ہم کہتے ہیں حیدر کرار ہے' شیر جرار ہے' صاحب ذوالفقار ہے' ہاتھوں میں تلوار ہے' لشکر کفار ہے' علی کا وار ہے' گرچہ کافروں کی قطار ہے' لاکھوں ہے یا ہزار ہیں' جہاں سے نکلے علی کا بیڑا پار ہے' جانثار ہے' صحابہ کا وفادار ہے' محمد کا تابعدار ہے۔ اس لیے ہمیں علی سے پیار ہے۔ علی کی داڑھی یہاں تک تھی' (اشارہ ناف تک۔)

نعرۂ حیدری جو حیدر نے خیبر میں لگایا تھا' علی کے بازوؤں میں جس نے قوت دی' وہ کون ہے؟ (اللہ) میرے نبی کے سر پر جس نے تاج رکھا' وہ کون ہے (اللہ)

پیغمبر ہاتھ اٹھائے فاروق پہنچ جائے۔ پہنچانے والا کون ہے؟ (اللہ) ایک رات میں جس نے محبوب کو سیر کروائی' وہ کون ہے؟ (اللہ) نبی اشارہ کرے چاند کو دو ٹکڑے کر دے' وہ کون ہے؟ (اللہ) پیغمبر سجدہ کرے' امت بخشی جائے۔ بخشنے والا کون ہے؟ (اللہ) نبی مانگتا رہے گا' خدا دیتا رہے گا۔

صحابہ کے منکر دین کے منکر ہیں

آج مولوی عبدالشکور کہتا ہے' جنہوں نے صحابہ کو چھوڑ دیا' صحابہ کی شان کو چھوڑ دیا' خدا کی قسم! انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔

ان کے پاس قرآن ہے؟ (نہیں) قاری ہیں؟ (نہیں) مدرسے ہیں؟ (نہیں) رمضان کی تراویح ہیں؟ (نہیں) قرآن مجید کے مدرسے ہیں؟ (نہیں) نہ ان کے پاس قرآن ہے' نہ نبی کا فرمان ہے' نہ نبی کا کلمہ ہے' نہ مدینے کی اذان ہے۔ مہربانی کرو۔ مجھے سمجھاؤ۔ میں نے کئی دفعہ مکہ بھی دیکھا' مدینہ بھی دیکھا۔ دین کتاب و سنت میں ہے۔ دین مکہ مدینہ میں ہے۔ دین صحابہ و اہل بیت میں ہے۔

چلو میں میدان میں نکلتا ہوں۔

مدینے میں تعزیے ہیں؟ (نہیں۔

وہاں بی بی بتول سو رہی ہے' حسن پاک کی قبر بھی وہاں ہے' حسین کا سر مبارک بھی وہاں ہے۔ حیدر کی مسجد بھی وہاں ہے' بتول کا گھر بھی وہاں ہے۔

وہاں ماتم ہے؟ (نہیں) تعزیے ہیں؟ (نہیں) یہ ذاکر ہیں؟ (نہیں) یہ مرثیے ہیں؟ (نہیں) یہ ملنگ ہیں؟ (نہیں) امام باڑے ہیں؟ (نہیں) نعرۂ حیدری ہے؟ (نہیں)

دوسری طرف آئیں۔

مکہ اور مدینہ میں گیارہویں شریف ہے؟ (نہیں) قوالی شریف؟ (نہیں) عرس شریف؟ (نہیں) جمعراتاں ہیں؟ (نہیں) یہ میلے ہیں؟ (نہیں) قبروں پر چڑھاوے ہیں؟ (نہیں) یہ قبے ہیں؟ (نہیں) یہ نعرۂ رسالت ہے؟ (نہیں)

عزیزو! عقیدۂ پاکستان والا نہ عقیدہ قرآن والا۔ نبی کے فرمان والا' اللہ کے گھر والا' محمد کے در والا۔

صحابہ کرام اہل بیت عظام' حیدری نعرہ بھی میرے پاس ہے۔ نعرۂ حیدری اللہ اکبر' حیدر مدد کرتا ہے۔ یا خدا مدد کرتا ہے؟ (خدا مدد کرتا) حیدر کے پاس چالیس آدمیوں کی طاقت ہوگی۔ خدا کے پاس ساری کائنات کی طاقت ہے۔

حضرت حیدر نے جو فرمایا میرے دل کا سرور ہے' عبدالشکور مجبور ہے۔

(سبحان اللہ)

حیدر میرا ہے' حیدر کی داڑھی مبارک ناف تک تھی۔ حیدر سنت' مبارک بناتے تھے' مونچھیں کتراتے تھے۔ حیدر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے۔ حیدر مسجد نبوی میں نماز پڑھتے تھے۔ حیدر کی اذان بھی یہی تھی' حیدر کا قرآن بھی یہی تھا۔ حیدر کا وہی کلمہ تھا' جو صدیق پڑھتا تھا۔ ان کا فرق نہیں تھا۔ حیدر کی مسجد بھی دیکھ آیا ہوں۔ حیدر بہادر تھے۔ تمہارے حیدر کے گلے میں رسہ اور گھسیٹ رہے ہو میں تو حیران ہوں تم کیا کر رہے ہو۔ بتول کو کھجوروں کے لیے بے پردہ کر رہے ہو۔ ظالمو! تم تو دشمن ہو۔ یعنی قرآن بکری کھا گئی۔ حدیث پر اعتبار نہیں۔ صحابہ منافق تھے۔ اہل بیت تقیہ باز' مومن آپ ہیں؟ میں تو حیران بیٹھا ہوں۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آؤ مل کے چلیں کے۔ اگر تمہیں ضرورت ہے نعروں کی تو تمہیں نعرے بھی سنا دوں گا۔ تمہیں بیت اللہ بھی لے چلوں گا۔ وہاں اور نعرہ نہیں لبیک اللھم لبیک وہاں نعرہ یہی ہے۔

حضرت علی کو جو ملا حضورؐ کی برکت سے ملا

اللہ تمہیں ہدایت بخشے۔ صحابہ سب برحق ہیں۔ صدیق کی صداقت ہے' فاروق کی عدالت ہے۔ عثمان کی سخاوت ہے' حیدر کی شجاعت ہے۔ محمد کی غلامی میں برکت ہے۔

حیدر کو جو برکت ملی' حضورؐ سے ملی۔ حیدر ایک بچہ تھا' کھیل رہا تھا۔ کلمہ پڑھا' مسلمان ہوگیا۔ بیٹی دی' داماد رسولؐ بن گیا۔ آنکھوں میں لعاب لگایا تو آنکھوں کو شفا ہوگئی۔ پیغمبر نے سوتے کو جگایا تو ابوتراب بن گیا۔ جھنڈا دیا صاحب لوا بن گیا۔ حضور نے تلوار دی' صاحب ذوالفقار بن گیا۔ پیغمبر نے بہادری دی تو حیدر بن گیا۔ بتول کا شوہر بن گیا' حضور نے سینے پر ہاتھ مارا تو فاتح خیبر بن گیا۔ یہ حضورؐ کی برکت ہے۔ یہ کہتے ہیں جبرئیل بھول گیا۔ آنا تو حضرت علیؑ کے پاس تھا۔ ستائیس سال بھولتا رہا۔ یعنی علی نبی ہوتا۔ نبی نبیؐ ہوتا؟ کروڑوں حیدر نبیؐ کے غلام ہیں۔ محمد سید

الانبیاء ہیں۔

حضرت حیدر کی آنکھوں میں درد ہے' آنکھ نہیں کھل رہی۔ حضورؐ خیبر پر بھیجنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے کہا **لی عینی رمد یارسول اللہ** محبوب میری آنکھوں میں درد ہے۔ فرمایا **اللھم۔ شفعینی علی** مولا میرے علی کی آنکھوں کو تو شفا عطا فرما۔ پیغمبر کا لعاب لگا تو آنکھیں روشن ہو گئیں۔ حیدر نے کہا درد ہے فرمایا **اللھم ثبتہ** مولی میرے حیدر کو پہاڑوں سے زیادہ ثابت قدم رکھنا۔ محمدؐ کا ہاتھ لگا تو حیدر فاتح خیبر بن گیا۔

اللہ کو اسلام پسند ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دین اللہ کے نزدیک جو مقبول ہے' نہ شیعیت ہے' نہ رافضیت ہے' نہ دیو بندیت' نہ وہابیت نہ بریلویت' نہ بدعت دین اسلام ہے۔ اسلام کا کون سا کلمہ ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اسلام میں اذان بلالی ہے یا خیالی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا میرے مدینے میں گمراہی نہیں آئے گی۔ قرآن کہتا ہے **اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ** تمام کائنات کی ہدایت کا مرکز مکہ ہے۔ قرآن بھی مکہ والا۔ تمہارا قرآن بکری کھا گئی۔ بکری کو تم کھا گئے۔ قرآن کل صحیح تھا' آج بھی صحیح ہے۔ کسی صدر کو بھی جرات نہیں کہ زیر' زبر میں فرق کرے۔ کرے تو سپاہی بھی پکڑے گا۔ گورنر کو بھی جرات نہیں۔ دعا کرو خدا ہمیں قرآن والے گورنر عطا کرے۔ قرآن رہے گا' جھگڑے چھوڑو۔ دین وہی ہے جو مکہ سے اٹھا' مدینے میں چمکا' قرآن میں پہنچا۔ حدیث میں آیا' مصطفیٰ نے بتایا' خلفاء راشدین نے اس کو چلا کر دکھایا۔

حضور کے الفاظ **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین** پیغمبر فرماتے ہیں جو میں کام کروں' وہ بھی سنت ہے' جو میرے جانشین کریں' وہ بھی سنت ہے۔

ترتیب نبوی

ترتیب وہی رہے گی جو قرآن اور پیغمبر نے دی۔ **ابوبکر فی الجنۃ' عمر فی الجنۃ' عثمان فی الجنۃ' علی فی الجنۃ** حضرت علی کا کتنا نمبر ہے؟ (چوتھا)

یہ ترتیب میں دے رہا ہوں یا مصطفیٰ دے رہے ہیں؟ (مصطفیٰ دے رہے ہیں)

حضورؐ نے فرمایا **رحم اللہ ابا بکر ارحم امتی بامتی ابوبکر اشد ھم فی امر اللہ عمر۔ اصدقھم حیاءً عثمان اقضاھم** علی کتنا نمبر ہے؟

(چوتھا) یہ کون دے رہا ہے؟ (حضور)

قرآن کی طرف آتا ہوں۔ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ (صدیقؓ) اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ (عمرؓ) رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (عثمانؓ) تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا (حیدر کرارؓ)** جو قرآن کہتا ہے' وہی نبی کا فرمان کہتا ہے۔ یہی میرا بیان کہتا ہے۔

نبی کے وارث علماء اور مراثیوں کے وارث مرثیے پڑھنے والے

حدیث سناؤں یا مرثیے سناؤں؟ (حدیث سناؤ) میں مراثی نہیں' نہ مراثی کا بیٹا ہوں۔ مجھے مرثیے نہیں آتے۔ میں حسینؓ ڈھکو نہیں۔ نبی کریمؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے وارث ذاکر ہیں۔ **العلماء ورثۃ الانبیاء بامر الناس اعلمکم اکرمو العلماء انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء زورُ العلماءُ** قرآن و حدیث میں علماء کا ذکر ہے **فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد** میرے مصلے پر کوئی چیئرمین' ایم۔ این اے کھڑا نہ ہو' ذاکر کھڑا نہ ہو۔ وہی آئے' جس کے سینے میں محمد کے دین کا علم ہو۔ علماء وارث ہیں' ذاکر وارث نہیں۔

حضورؐ نہ مرثیے پڑھتے تھے' نہ سنتے تھے۔ پیغمبر کے دور میں نہ قوالی تھی' نہ سوز خانی تھی۔ کبھی علیؓ نے قوالی کی؟ حضرت حسنؓ و حسینؓ کے دور میں ہوئی۔ یہ تمہاری اپنی باتیں ہیں۔ آج بھی مسجد نبوی میں قوالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دوسرے موقع پر) ارشاد فرمایا: میری اُمت پر ایک ایسا دور نافرجام بھی آئے گا جب کہ میری اُمت کے لوگ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے جن سے محبت نہیں کرنی چاہیئے اور ایسی پانچ چیزوں کو ذاموش کر دیں گے جنھیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) دنیا سے دوں کو تو بے طرح چاہیں گے اور آخرت کو دل سے بھلا دیں گے۔
(۲) اپنے فانی مکانات سے لو لگائیں گے اور قبر کی وحشتوں کو بھول جائیں گے۔
(۳) مال و دولت پر بُری طرح ریجھیں گے اور قیامت کے حساب کتاب کو یاد نہ رکھیں گے۔
(۴) اپنے بال بچوں سے والہانہ محبت کریں گے اور فردوسِ بریں کی حورانِ جمیل کو فراموش کر دیں گے۔
(۵) اپنی ذات سے عشق کریں گے مگر بھولے سے بھی خدا کا نام نہ لیں گے ایسے بدبخت مجھ سے الگ ہیں اور میں اُن سے بیزار و دُور ہوں، اُن سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا اور وہ ہر جگہ ناکام و نامراد رہیں گے۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد مترجم، ص: ۱۱۲ تا ۱۱۴)

فضائل شب براۃ

اور

احترام والدین

الحمدللّٰہ وکفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہٗ صاحب التاج و المعراج الذی اسمہٗ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل و الادیان قاطع المشرکین بالسیف و السنان۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیراً و نذیراً وداعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و علٰی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تسلیما کثیراً کثیرا۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اموالکم و فی روایۃ ولا الی انسابکم ولکن اللّٰہ ینظر الی قلوبکم و اعمالکم و فی روایۃ و نیا تکم۔

وقال النبی ﷺ الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ

وقال النبی ﷺ الدنیا دارالعمل والاٰخرۃ دارالجزاء۔

وقال النبی ﷺ الیوم عمل و غدا حسابا ولا عمل۔

وقال النبی ﷺ من دخل القبر بلازاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ۔

وقال النبی ﷺ اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ و ولد صالح یدعولہ او علم ینتفع بہ۔

وقال النبی ﷺ کل عین باکیۃ یوم القیامۃ الا عین ثلاث عین بکت من خشیۃ اللّٰہ و عین باتت حرست فی سبیل اللّٰہ وعین غضت عن محارم اللّٰہ او کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

وقال النبی ﷺ ینزل ربنا فی اخر لیلۃ من نصف شعبان

فینادی منادٍ من السماء هل من مستغفر یغفرلهٗ هل من تائب یتاب لهٗ هل من مسترزق یسترزق له رجب شهراللهٗ و شعبان شهری و رمضان لامتی

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الحج الی الحج و رمضان الی رمضانٗ و الجمعة الی الجمعة و الصلوة الی الصلوة کفارات لما بینهنٗ

وقال النبی ﷺ نوم الصائم عبادة و صمته تسبیح ودعائه مستجاب و عمله مضاعف و ذنبه مغفور او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب له التوبة النادمة او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ اتق المحارم تکن اعبد الناس و احسن الی جارک تکن مؤمنا و احب لاخیک ما تحب لنفسک تکن مسلما و لا تکثر الضحک فان کثرة الضحک تمیت القلب او کما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ مدارسة العلم خیر من الدنیا و ما فیهاٗ المومن فی المسجد کسمک فی الماء و المنافق فی المسجد کطیر فی القفس او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ اربع من سعادة المرء ان یکون زوجتهٗ صالحا و ان یکون اولاده بارا و ان یکون خلطاءه صالحین و ان یکون رزقه فی بلده او کمال قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ یداللّٰه علی الجماعة من شذ شذ فی النار ایاکم و الفرقة فانما هی الهالکة

وقال النبی ﷺ ایها الناس انه لا نبی بعدی و ان ربکم واحد و نبیکم واحد و قبلتکم واحد و دینکم واحد و اباکم واحد او کما قال

النبی ﷺ

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

سید و سرور و محمد نور جہاں
بہتر و مہتر و شفیع مجرماں

بہترین و بہترین انبیاء
جز محمد نیست در ارض و سماء

نمی گویند چناں یا چنیں
بہر صورت تسر الناظرین

زسرتا پا ز پاتا سر کہ بینم
حسینی دلنشینی نازنینی

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافرو گبرو بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

جب میں کہتا ہوں کہ یااللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

عصیاں سے روسیاہ ہیں مجرم پرخطا ہیں
کھوٹے ہیں بے حیا ہیں لائق صد سزا ہیں

در پہ تیرے آگئے ہیں

ظلمت ہماری مٹا دے ظلمت مٹانے والے
بگڑی ہماری بنا دے بگڑی بنانے والے

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

فاق النبیین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

و کلھم من رسول اللّٰہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

یا رب صل وسلم دائما" ابدا"
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی نرجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف پڑھ لیں۔

علماء امت' حاضرین خلقت' مجلس با برکت' مکرم حاضرین' محترم سامعین' بزرگان دین' اصاغرین و اکابرین' علماء کرام کی تقاریر' دلپزیر' پر تاثیر' دلائل فضائل' خصائل' شمائل' مسائل سے بھرپور ہوتی ہیں۔ اللہ نے ان علماء کو خطابت بھی دی ہے۔ اور یہ ادیب بھی ہیں اور پھر یہ قریب بھی' زہے نصب بھی۔ یہ علماء آپ کے باوفا۔ الحمدللہ ان علماء نے آپ کو کتاب و سنت کی روشنی میں ہر جمعہ بلکہ ہر صبح کو دین کے مسائل و فضائل سے روشناس کرایا۔ اللہ تعالٰی ان کے بیان میں ان کی زبان میں' زیادہ سے زیادہ برکت اور زیادہ سے زیادہ حق گوئی کی صفت عطا فرمائے (آمین)۔

آج جلوے کی رات

آج رات بابرکت ہے' اصل تو یہ جلوے کی رات ہے' کچھ لوگوں نے اس کو جلوے کی رات بنا لیا' ادھر سرفرازی کی رات ہے' یہاں آتش بازی کی رات ہے۔ خدا رحمت برسا رہا ہے۔ ہمارا یار پٹاخے چلا رہا ہے۔ (بدبختی) کہ ہمیں انوار کی ضرورت نہیں نار کی ضرورت ہے۔

فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ جو فضول خرچی کرتے ہیں وہ شیطان کے بھائی ہیں۔

لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ آج آسمانوں پر تمہاری تقدیر کے فیصلے ہو رہے ہیں' اور یہاں شیطانی اور ویرانی کے فیصلے ہو رہے ہیں' ہمیں نعوذ باللہ' اللہ کے فیصلے پر یقین نہیں رہا۔ اچھی خاصی قوم اس بیماری میں مبتلا ہے جو کچھ آج ہو رہا ہے' پریشانی کی بات ہے۔

آج ہر چیز کا نام الٹ رکھ دیا گیا۔ ناچ گانا' ثقافت بن گیا اور ساری رات سینما میں گذارنا' اس کا نام راحت زندگی' اور وقتی عیش و عشرت رکھ دیا گیا ہے' اور رشوت کا نام چائے پانی رکھ دیا گیا ہے۔ زنا کا نام محبت اور عشق رکھ دیا گیا ہے۔ یہ اس قوم کی تباہی و بربادی کے دن ہیں۔

اس رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جاگتے تھے

آج کی رات بہت بڑی عجیب رات ہے۔ اس رات ہمارے حضور بھی جاگتے تھے آقا نے اس رات کی طرف بہت متوجہ فرمایا۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اتنی جنت' اتنا کعبہ' اتنا عرش' اتنا سید الملائکہ بھی پاک نہیں جتنی نبوت پاک ہے۔

کعبے کو حضور ﷺ نے پاک کیا ہے۔ جنت تو نبیؐ کی گلی میں کھڑی ہے'
مابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة

جنت ماں کے قدموں میں

جنت تو حضور ﷺ نے ہمیں ماں کے قدموں میں بتا دی۔ الا ان الجنة تحت اقدام الا مہات۔
جنت تو حضور ﷺ کو ایمان کی نظر سے دیکھنے سے بھی مل جاتی ہے' حضور جبرئیل سے بھی زیادہ پاک ہیں۔ آپؐ مطہر ہیں مگر اس رات حضورؐ نے بھی آنسو بہائے اور آپ قبرستان بھی گئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا قبرستان جایا کرو

آج ہم نے قبرستان کو بھی تماشا بنا رکھا ہے۔ میلے ہوتے ہیں' ناچ ہوتے ہیں' گانے بجانے ہوتے ہیں' مذاکرے ہوتے ہیں' جیب تراشی ہوتی ہے' عیاشی ہوتی ہے' فحاشی ہوتی ہے' بلکہ بدمعاشی ہوتی ہے' جو غنڈے ہیں وہ وہاں ہوتے ہیں۔
آقا نے فرمایا زوروالقبور فانہا تذکر موتا کم۔ کبھی کبھار قبرستان جایا کرو تمہیں موت یاد رہے۔
جاؤ! جا کر قبرستان میں دیکھو۔ سوئے ہیں تو اٹھتے نہیں' چپ ہیں تو بولتے نہیں' گئے ہیں تو واپس آتے نہیں' ایسے کفن پہن کے سوئے ہیں کہ ان کو نہلانے والا بھی کوئی نہیں۔ اصل گھر وہی ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ بلڈنگیں تو خالی ہو جائیں گی۔
حضرت علیؓ قبرستان میں جا کر فرمایا کرتے تھے قبر والو! جس بیوی کیلئے تم نے باپ کو جوتے مارے' اماں کو کہا! او بوڑھی بھونکتی کیوں ہے؟۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔

اطاع الرجل امراتہ۔ اس امت پر ایک وقت آئے گا' کہ آدمی بیوی کو خوش کرے گا اور اماں کے منہ پر جوتے اور تھپڑ مارے گا۔ برصلیقہ و جفا اباہ۔ دوست سے دوستی نبھائے گا باپ کے حکم کا انکار کرے گا۔(باب علامۃ الساعۃ)

ابوھریرہؓ کی روایت ہے۔ ابوھریرہؓ وہ صحابی ہے جس کو پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث یاد تھیں۔ یہ یمن کے رہنے والے ہیں۔ 9 برس حضورؐ کی خدمت اقدس میں رہے ان کا نام عبدالرحمٰن تھا۔

ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ آقاؐ نے فرمایا۔ اطاع الرجل امراتہ' وبر صدیقہ و جفا اباہ' دوستوں کی دوستی میں خوب وقت گذارے گا۔ یار کو خوش کرے گا اور باپ کی داڑھی نوچے گا۔ کہے گا او بوڑھے مرتا نہیں ہر وقت کھانستا رہتا ہے۔ ہر وقت ہائے ہائے کرتا ہے۔ میرے یار آ کر تنگ ہوتے ہیں۔

میں نے پاکستان کے اخباروں میں چھ ایسی خبریں پڑھیں ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔

سندھ میں میں ایک جگہ گیا وہاں مجھے بتایا گیا کہ بیٹے نے باپ کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے قتل کر دیا اور سوتیلی ماں سے زنا کیا۔ استغفراللہ۔ مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں' بالکل وہی دور آج آگیا ہے۔

اس رات مسجد نبوی بھر جاتی ہے

عزیزان مکرم' یہ رات رحمت کی برسات' اس رات انوارات و تجلیات' فیوضات' یہ رات تو بڑی عجیب رات ہے۔

اس رات کو مسجد نبوی کھچا کھچ بھر جاتی تھی اور آج بھی مدینہ میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ صحابہ کی عادت تھی۔ انا کان بالمدینۃ حدیث پڑھ رہا ہوں۔ صحابہ کہتے ہیں جب مدینے میں دہشت ہوتی' کوئی خطرناک' کوئی ہیبت ناک' کوئی دشمن کا خطرہ' کوئی دشمن کا حملہ' کوئی بادل کی گرج' کوئی بجلی کی کڑک' کوئی بارش وغیرہ زیادہ دیر

کھڑی ہو جاتی' کسی دشمن کے خطرے کے آثار نمودار ہوتے' تو ہم ادھر ادھر قبروں
پر نہیں جاتے تھے۔ مذہب الی المساجد اور اہل صدیقہ' پیغمبرؐ کی رفیقہ' ازواج
میں نیتہ' اخلاق میں خلیقہ' کائنات میں باسلیقہ' شان میں عجیبہ' نہایت خوش نصیبہ'
نبوت کے قریبہ' باغ نبوت کی عندلیب' حبیب خدا کی حبیبہ۔

جس کو پیغمبر نے طیبہ فرمایا' طاہرہ فرمایا' حمیرا فرمایا' صدیقہ فرمایا' بنت صدیق
فرمایا محبت میں حبیبہ فرمایا۔ (سبحان اللہ)۔

جسکے بارے میں آقا نے بی بی فاطمہؓ سے فرمایا یا بنتی اما ترضی
انہا حبیبۃ حبیب اللہ' میری بیٹی تو اس پر راضی نہیں ہوتی کہ عائشہؓ وہ ہے جو
محبوب خدا کی محبوبہ ہے۔

صحابہ کو کہا لا تو ذونی فی اھلی' خبردار کوئی میری بیوی کے متعلق شکایت
نہ لائے عائشہؓ کی شکایت سے محمدؐ کا دل دکھتا ہے۔

وہ عائشہؓ جو پیغمبر کے قریب ہے جس نے نو برس قریب سے حضور انورؐ کی
رفتار کو' گفتار کو' کردار کو' لیل و نہار کو' حضورؐ کی عادات کو' ہر بات کو' جذبات کو'
دن رات کو' خیالات کو' واقعات کو' ہدایات کو' انوارات کو۔

جس نے پیغمبرؐ کے افعال کو' اقوال کو' چال کو' خیال کو' ہر حال کو دیکھا' جتنا
اس نے قریب سے دیکھا نہ علیؓ نے دیکھا نہ بتولؓ نے دیکھا' جتنا زوجہ رسول نے
دیکھا۔

بی بی فرماتی ہیں کہ میرے محبوب مکرم' نبی معظم' روح دو عالم' فخر دو عالم'
شان دو عالم' آن دو عالم' رحمت دو عالم' رہبر دو عالم ﷺ کی عادت مبارک
تھی کہ جب مدینہ میں کچھ ایسے آثار' ایسے حالات نظر آتے تو' وضو کر کے مسجد
میں جا کر سجدہ ریز ہو جاتے' میں حجرے سے دیکھتی کہ پیغمبرؐ کے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں
اور آنسو بہا رہے ہیں' فرماتے مولی امت کے گناہوں کو نہ دیکھنا۔ محمد کی روتی ہوئی
دعاؤں کو دیکھنا' حضورؐ کا یہ ہمارے لئے سبق ہے ہم آج اس سبق کو بھلا چکے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو قبرستان جاتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبرستان کے متعلق بھی آداب سکھائے۔ فرمایا قبرستان جاؤ تو جوتا اتار کر جاؤ۔ حضورؐ ہر جمعہ کو جاتے تھے' کبھی کبھی صحابہ بھی ساتھ چلے جاتے تھے' نعلین اتار کر جاؤ' باوضو جاؤ' اور وہاں جا کر عبرت حاصل کرو' اور جاتے ہی السلام علیکم یا اھل القبور کہو۔ السلام علیکم دار قوم مؤمنین' وہاں جا کر طواف نہ کرو۔ طواف کعبے کا حق ہے۔ سجدہ کعبے کا حق ہے' تمہارے پاؤں ہوں طواف ہو' ہاتھ ہوں غلاف ہو' دل ہو صاف ہو' گناہ ہوں معاف ہوں۔

(سبحان اللہ)

میں حیران ہوں کہ آپ نے یہاں کی فضا بھی خراب کر دی ہے۔ اللہ جانے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟۔ ہمارے سامنے اللہ کا قرآن ہے نبیؐ کا فرمان ہے پیغمبر کا بیان ہے۔ صحابہ کی پوری زندگی ہمارے سامنے موجود ہے' مکہ بھی موجود ہے' مدینہ بھی موجود ہے" کتاب بھی موجود ہے' سنت بھی موجود ہے' ہمارے نزدیک اللہ کا قرآن بھی موجود ہے' محمدؐ کا فرمان بھی موجود ہے۔

بابرکت راتیں

اس رات کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہوں' لیلتہ القدر بھی رات ہے۔ لیلتہ البرات بھی رات ہے۔ ہجرت بھی رات کو ہے' معراج بھی رات کو ہے۔ کچھ راتیں ایسی ہیں کہ بڑی بابرکت راتیں ہیں۔ جمعہ کی رات' عید کی رات' ہر رات میں عجیب بات ہے' جس رات کو دیکھو رحمت کی برسات ہے' راضی خدا کی ذات ہے' یہی تو بچی بات ہے' اللہ ہمیں اسلام کی برکات سے مستفیض فرمائے (آمین)۔

یہ رات بھاگنے کی نہیں' جاگنے کی رات ہے' یہ رات فساد کی نہیں' اللہ کی یاد کی رات ہے۔ یہ رات پٹاخے اور آتش بازی کی نہیں' یہ رات سرفرازی کی ہے' رحمت کی نمازی کی ہے' یہ رات اللہ کے ذکر کیلئے ہے' آخرت کے فکر کیلئے

ہے اس طرح رات گزارو جس طرح محبوب نے رات گزاری ہے۔

اس رات حضور ﷺ جنت البقیع گئے۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہے قام رسول اللہ رویدا فتح الباب رویدا و اغلق الباب رویدا حتی ذہب الی جنۃ البقیع کنت فی ان الرسول انقطرت حتی سمعت من رسول اللہ

حضور حجرے کا دروازہ کھولتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری دنیا پر اتنی رحمت نہیں برس رہی' جتنی صدیقہ کے حجرے پر برس رہی ہے۔ کسی نے کہا ہے۔

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بطاہر ارض پہ ٹکڑا یہی ہے جنت کا
اس میں رحمت اللعالمین رہتے تھے رہتے ہیں
یہی ٹکڑا ہے جسے گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اس سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے
تنہا نہیں اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے

بی بی عائشہؓ کا حجرہ جنت کا ٹکڑا

اس حجرے کے متعلق حضورؐ نے فرمایا۔ مابین منبری و بیتی' مابین منبری و حجرتی' روضۃ من ریاض الجنۃ حضور کے منبر اور حجرے کے درمیان جو ٹکڑا ہے وہ بھی جنت ہے۔ اللہ ہمارے دلوں میں اس حجرے کی عظمت بٹھا دے۔ (آمین)۔

ستر ہزار فرشتہ روزانہ وہاں درود پڑھ رہا ہے۔ اس حجرے کی اتنی عظمت ہے کہ من زار قبری و جبت لہ شفاعتی۔ جو حجرے کو آنکھوں سے دیکھ لے۔ اس کو بھی جنت کی ٹکٹ مل جاتی ہے۔ من زار قبری۔ فرمایا میرے مزار کی زیارت کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

جو حجرے والے کو دیکھے وہ صحابی ہے جو حجرے کو دیکھے وہ شفاعت کا ٹکٹ

حاصل کر چکا ہے' اللہ ہمیں آقا کے دربار کی زیارت نصیب فرمائے (آمین)۔

میں کہتا ہوں کہ کعبے اور عرش پر اتنی رحمت نہیں برستی جتنی مصطفیٰ کے حجرے مبارک پر برس رہی۔ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آقا کی گلیوں کے ذروں سے' ہواؤں سے' اداؤں سے' فضاؤں سے بھی محبت عطا کرے۔ (آمین)۔

اس رات کا نام

تقریر اس رات پر کر رہا ہوں۔ کچھ آپ کو فضائل بتانے ہیں۔ اس رات کا نام لیلۃ البرات بھی ہے' لیلۃ الرضوان بھی ہے۔ لیلۃ المبارکہ بھی ہے۔ لیلۃ المغفرت بھی ہے' یہ بخشش کی رات ہے' یہ بیزن کی رات ہے' یہ رحمت لوٹنے کی رات ہے' آج کی رات جنت کے ٹکٹ کی تقسیم کی رات ہے' اس رات تقدیر لکھی جاتی ہے۔ اور تقدیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

پانچ چیزوں کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا

قرآن تو کہتا ہے کہ تمہیں کل کا بھی پتہ نہیں۔ آپ کو کل کا پتہ ہے کہ حالات کہاں ہوں گے؟ (نہیں) (1)إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ قیامت کا علم کس کو ہے؟ (اللہ کو) میں آپ کو لڑانے نہیں آیا صرف قرآن سے کچھ سمجھانے' جگانے' بتانے' سنانے آیا ہوں' خدا آپ کو صحیح سوچ عطا فرمائے (آمین)۔

قیامت کا علم کس کو ہے؟ (اللہ کو) (2)وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ بارش کب ہو گی' کہاں ہو گی' کتنی ہو گی' کہاں برس رہی ہے' کتنا نفع دے گی' کہاں نقصان دے گی برسنی ہے نہیں برسنی' اب کہاں کہاں برس رہی ہے یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)۔

(3)۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ جتنی عورتیں' جتنی چیزیں ہیں ان کے بارے میں اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وہی ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے۔ حمل اٹھانے والیوں میں کتی ہے' بلی ہے' گیدڑی ہے' لومڑی ہے' ریچھنی ہے' بکری ہے' گائے ہے' بھینس ہے' اونٹنی ہے جتنی چیزیں حاملہ ہیں' ان سب کے

پیٹ کے اندر ایک ہے دو ہیں' بچے ہیں' بچیاں ہیں' کچے ہیں' سچے ہیں' کالے ہیں' گورے ہیں' پورے ہیں' ادھورے ہیں یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)۔

رحم کے اندر جو کچھ ہے' فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ' تین اندھیروں میں جو نقشہ بن رہا ہے اور جو کچھ بن رہا ہے یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو)

(4)۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا۔ کل تم زندہ ہو گے مردہ ہو گے۔ ٹھیک ہو گے یا مبتلا درد گردہ ہو گے' افسردہ ہو گے' بیٹھے ہو گے یا پھرتے ہو گے۔ یہاں ہو گے' وہاں ہو گے' کہاں ہو گے' آباد ہو گے' برباد ہو گے' خوش ہو گے پریشان ہو گے' حیران ہو گے' ویران ہو گے' آپ زندہ ہونگے یا فوت ہو جائیں گے' تندرست ہونگے یا بیمار ہونگے' کل آپ کا کیا حال ہو گا' کیا خیال ہو گا' کیا کمال ہو گا' کیا سوال ہو گا' یہ کس کو پتہ ہے؟ (اللہ کو) خدا کہتا ہے کہ تمہیں کل کا پتہ نہیں۔ تم کہتے ہو کہ علی بھی غیب دان ہے۔ (خانپوری تمہاری نیت بری یہ نذر خانپور کی ہے' مرتب) کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں۔ کسی بڑے کو کسی چھوٹے کو پتہ نہیں ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ۔ تم نے نعرہ لگایا جانے یا علی۔ قرآن نے کہا غلط نہ کہو۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ۔ نہ علی جانتا ہے نہ ولی جانتا ہے۔ جانتا وہی ہے جو تمہارا خالق ہے ہمارے حالات کون جانتا ہے؟ (اللہ) ہمارے ماں باپ قبر میں ہیں ان کے حالات کون جانتا ہے؟ (اللہ) میں یہاں بیٹھا ہوں میرے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ) میری قبر کہاں بنے گی۔ میری موت کہاں آئے گی۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ) میرا جنازہ کون پڑھائے گا۔ مجھے کفن کہاں سے ملے گا۔ میرا خاتمہ کیسا ہو گا۔ کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

ایک حدیث میں نے پڑھی ہے نبیؐ فرماتے ہیں کہ جب انسان ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اللہ کے حکم سے جب پانی کے قطرہ پر نقشہ بنتا ہے تو فرشتوں سے خدا کہتا ہے۔ واکتب رزقہ' و عملہ و عمرہ۔ ابھی ہم ماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں' ہماری زندگی وہاں ہی لکھ دی جاتی ہے کہ یہ کتنے دن زندہ رہے گا'

موت اس کو کہاں آئے گی۔

(5)وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ جتنے تم بیٹھے ہو تمہیں موت کب آئے گی قبر کہاں بنے گی' جنازہ کون پڑھے گا' کفن کون دے گا' عمر کتنی ہو گی کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

تمہیں پتہ ہے کہ کب موت آئے گی؟ (نہیں) جس کو اپنی موت کا پتہ نہیں وہ دوسروں کی موت کا کیا بتائے گا۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ ہم سب کو اپنی کتاب قرآن پر نبی کے فرمان پر 'کتاب پر' اور پیغمبر کے خطاب پر یقین عطا فرمائے۔ (آمین)۔

میں سمجھانے آیا ہوں' مہربانی کرو' صحیح رہو' ہمارے پاس دو چیزیں ہیں اللہ کا قرآن ہے۔ کملی والے کا فرمان ہے۔ جو اقرار کرے مسلمان ہے' جو انکار کرے بے ایمان ہے۔

جنت کی گلی

یہ رات عجیب رات ہے اس رات کی برکت سے بھی آپ مستفیض ہوں۔ میرے محبوب نے اس رات کیا فرمایا۔ میری اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ۔ فکان رسول اللہ رویدا۔ حضور انورﷺ میرے حجرے سے اٹھے جنت البقیع میں بہشتی گلی آج بھی ہے۔ باب جبرئیل سے ایک گلی جاتی ہے اس کا نام جنت کی گلی ہے۔ اس گلی کا نام بھی جنت ہے جہاں حضورؐ کے قدم آ گئے' وہ گلی آج بھی ہے اس گلی سے گزرو تو آج بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ جہاں سے کملی والے گزرے تھے۔ (مسجد نبوی شریف کی جنت البقیع تک توسیع کی وجہ سے وہ راستے سارے ختم کر دیئے ہیں۔ جنت البقیع اور مسجد کے درمیان فاصلہ ختم ہو گیا ہے۔ مرتب)

حضورﷺ کا ادب

وہ گلی بھی عجیب ہے' اس گلی میں امام مالکؒ نے سترہ برس جوتی نہیں پہنی'

وہاں مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی جوتی اتار دی' وہاں حضرت مدنیؒ نے بھی سترہ برس جوتی نہیں پہنی' کہنے لگے یہ وہ گلی ہے جہاں محبوب کے قدم آئے ہیں' اللہ ہمیں بھی آقا کا صحیح ادب عطا فرمائے (آمین)

حضور ﷺ کا قبرستان بھی جنت

حضور جنت البقیع میں تشریف لے گئے آج بھی جنت البقیع میں دس ہزار صحابہ کی قبریں ہیں جو میں نے مطالعہ کیا۔ معالم دارالہجرہ' آثار المدینہ' روض الانف' وفا الوفا' قاضی یا شفا' میں نے مکہ اور مدینہ میں مطالعہ کیا مجھے یہی چیز ملیں کہ دس ہزار پیغمبر کے صحابہ دفن ہیں' حضورؐ کی چھ پھوپھیاں وہاں سو رہی ہیں' گیارہ نبی کی حرم پاک ہماری مائیں سو رہی ہیں۔ حضرت حسنؓ بی بی بتولؓ اور حضرت حسینؓ کا سر مبارک اور امام جعفر صادقؓ۔ اماں حلیمہؓ۔ حضرت عثمانؓ بھی وہاں سو رہے ہیں یہی وہ قبرستان ہے کہ جس کا نام بھی جنت ہے۔ نبی کے شہر کا قبرستان بھی جنت ہے۔

ایک حدیث آپ کو سنا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں صدیق و عمر کو لیکر روضہ مبارک سے یوں اٹھوں گا۔ کہ ادھر ابو بکر ادھر عمر درمیان میں پیغمبر' دو غلاموں میں آقا' دو بہادروں میں سردار' دو صحابہ میں پیغمبر' دو وفاداروں میں آقا' دو پروانوں میں شمع' دو ستاروں میں چاند نکلے گا۔

آقا نے فرمایا ستر ہزار جنت البقیع سے میرے اصحاب اور وہ لوگ جو اپنے گھربار چھوڑ کر مدینے کی گلیوں میں رہے اور یہیں دفن ہو گئے۔ ستر ہزار میرے ہمسائے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکیں گے (سبحان اللہ) خدا پوچھیں گے کہ یہ کون آ رہے ہیں۔ آقا فرمائیں گے کہ یہ وہی ہیں جنھوں نے میرے عشق میں اپنے گھربار کو چھوڑ کر بال بچوں کو چھوڑ تعلق توڑ کر سب سے منہ موڑ کر مجھ سے محبت جوڑ کر یہاں زندگی گذاری ہے۔

مدینہ کی تکالیف برداشت کر کے مدینہ میں رہنے والا جنتی ہے

حضورؐ فرماتے ہیں۔ من صبر علی لاوائها و شدتها فله الجنة جو مدینے کی ہر تکلیف برداشت کرے۔ نبی کے شہر کو نہ چھوڑے یہ جنتی ہے۔

حضورؐ فرماتے ہیں من دفن فی مدینتی فهو من جواری جو مدینے میں دفن ہو گیا قیامت تک وہ میرا پڑوسی بن گیا' اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔ جس کو مدینے میں قبر مل گئی قیامت تک میرا ہمسایہ بن گیا۔ اللہ ہمیں وہاں کی قبر نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

ستر ہزار بلاحساب جنت ہیں

فرمایا ستر ہزار قطار اندر قطار چہرے چمکدار۔ میرے رضاکار اٹھیں گے' میں کھڑے ہو کر ان کا انتظار کروں گا' تو آواز آئے گی کیف هولاء لا حساب علیهم محبوب مکرم' آپ کے ہمسائے آپ کے عشق میں۔ آپ کے شہر میں' آپ کی گلی میں' آپ کی مسجد میں نماز پڑھتے رہے' آپ کے امتی ہیں ان سے کیا حساب لینا ہے' میں نے ان ستر ہزار کو آپ کے طفیل بلا حساب جنت میں بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اللہ ہمیں وہاں کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

بات لمبی نہیں کرنی' کچھ آپ کو وظائف سمجھانے ہیں۔ اماں صدیقہ فرماتی ہیں' باپ صدیقؓ ہے' بیٹی صدیقہ ہے' مجھ سے موتی لے لو میں اسی دروازے کا زیادہ غلام ہوں۔ (صحابہ کا) اور کئی سالوں سے اسی مشن پر چل رہا ہوں۔ غار میں صدیق کی گود آباد ہے۔ حجرے میں صدیقہؓ کی گود آباد ہے۔ ہجرت کا سفر ہے تو صدیقؓ کی گود ہے آخرت کا سفر ہے تو صدیقہؓ کی گود ہے۔ باپ صدیق ہے۔ بیٹی صدیقہ ہے' یہ لقب کسی کو نہیں ملا۔ (اس عنوان پر مزید تفصیل فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جلد اول میں دیکھیں)۔

بی بی فرماتی ہیں کہ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے

بڑا لمبا سجدہ کیا۔ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے دربار میں) قبر کو سجدہ ہے؟ (نہیں)۔ اللہ تمہیں عبد الغفور بنائے۔ تم تو عبد القبور بن گئے ہو۔ قبر کی زیارت ہے۔

مکے جائیں تو کیا کریں' مدینے جائیں تو کیا کریں

آج ایک نکتہ بتاتا ہوں میرے مصطفےٰؐ کے روضے کی بھی زیارت ہے۔ میں نے پوچھا محبوب آپ کے روضے پر آیا ہوں کیا کروں؟ فرمایا من زار قبری۔

آقا میں مکے جا رہا ہوں وہاں جا کر کیا کروں؟ فرمایا۔ فلیعبدوا رب ھذا البیت' توجہ کرنا۔ فرمایا بیت اللہ والے کی عبادت کرنا' طواف عبادت ہے۔ لبیک کہنا؟ (عبادت ہے) غلاف کو پکڑ کر رونا؟ (عبادت ہے) سجدہ کرنا؟ (عبادت ہے)۔ حجرا سود کو چومنا؟ (عبادت ہے)۔ فرمایا وہاں جانا تو عبادت کرنا۔ میرے روضے پے آنا۔ تو میرے روضے کی زیارت کرنا' میں لڑانے نہیں آیا' سمجھانے آیا' ہوں۔ الجھانے نہیں آیا' سلجھانے آیا ہوں۔ بگاڑنے نہیں آیا' بنانے آیا ہوں۔ سلانے نہیں آیا' جگانے آیا ہوں۔ (سبحان اللہ) ہمیں وقت نہیں ملتا ہمیں تو چاہئے کہ کونے کونے میں جا کر آپ لوگوں کو جگائیں۔ بہرحال آپ کا ہم پر حق ہے۔ فرمایا۔ من حج البیت و لم یزرنی فقد جفانی۔ جو کعبے آئے اور میری زیارت نہ کرے فقد جفانی۔ یہ بے وفا ہے یہ زیادتی کر رہا ہے۔ یہ مصطفےٰ سے دور ہے۔ یہ ظالم ہے۔ مصطفےٰ کا حق ہے کہ زیارت کرو۔ اللہ کا حق ہے کہ اس کی عبادت کرو۔ اللہ کی عبادت ہے' کملی والے کی اطاعت ہے۔

ایک موتی آپ کو دوں۔ اطاعت میں عبادت ہے۔ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اطاعت مصطفےٰؐ کی ہے اور عبادت خدا کی ہے۔

میں طواف کروں تو اطاعت مصطفےٰؐ کی ہے اور عبادت خدا کی ہے۔ یہ بھی محمدؐ کی اطاعت ہے۔ پیغمبر کا حق اطاعت ہے۔ خدا کا حق عبادت ہے۔ پیغمبر کا حق زیارت ہے۔ خدا کا حق عبادت ہے۔

فلیعبدوا رب ھذا البیت۔ یایھا الناس اعبدوا ربکم۔ فاعبد ربک۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ تیری عبادت کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں مدد مانگتے رہیں گے۔

تو پھر یا علی مدد کیا ہے۔ یا بہاؤ الحق بیڑہ تھک کیا ہے؟ یا فرید کیا ہے؟ میرا بھائی ناراض نہ ہونا یہ گرداب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی۔ مدد کس کی ہے؟ (اللہ کی)

اللہ کے سامنے حضور ﷺ کی حالت

اماں صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنکھوں سے دیکھا کہ پیغمبر کے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہیں زلفیں بکھری ہوئی ہیں پیغمبر کا سر نیچے جھکا، میرا پیغمبر، چشم تر، سجدے میں اثر، جس کے سامنے سجدہ کیا جا رہا ہے، وہ رب اکبر، یہ ہے عائشہ کی خبر۔ (سبحان اللہ) غلط کہوں خدا میرا علم چھین لے۔ بخاری پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ خدا آپ کا بخار ختم کر دے۔ آپ کو بخار ہے آپ بیمار ہیں خدا آپ کو شفا عطا کرے (آمین)۔ آج ایک مسئلہ بتا دوں حضورؐ فرماتے ہیں۔ ولا تصلوا فی المقابر قبرستان میں اللہ کی نماز نہ پڑھو۔ اتقوا مواضع التہم۔ جہاں دین پر توحید پر تہمت آتی ہوں وہاں خدا کی عبادت بھی نہ کرو۔ جب قبر سامنے ہو تو وہاں نماز بھی؟ (نہ پڑھو)۔ ولا تصلوا فی الطریق۔ ولا تصلوا فی مواطن الابل۔ راستے میں نماز پڑھو گے کار گذر جائے گی جناب ہسپتال، ایکسیڈنٹ ہو جائے گا یا سڑک چھوڑ یا دانت توڑ۔ اونٹ سامنے ہوں تو نماز نہ پڑھو اونٹ آپس میں لڑ پڑتے ہیں کہیں نیچے نہ آ جاؤ۔ میں ایک جملہ کہوں آپ مجھے دعا دیں گے۔ اتنا والدین شفیق نہیں جتنی نبوت امت پر شفیق ہے۔

حضور ﷺ کی امت کو تعلیم

ایک حدیث سنو فرمایا صبح کو جوتا جھاڑ کر پہنا کرو کہیں میرے امتی کو سانپ یا

بچھو ڈس نہ لے۔ جوتی جھاڑ لیا کرو۔ بستر بند ہو تو تھوڑا سا بستر کو جھاڑ لیا کرو' اندر کوئی بچھو' کوئی سانپ' یا کوئی موذی چیز نہ بیٹھی ہو کہیں میرے امتی کو ایذا نہ پہنچ جائے۔ (سبحان اللہ)۔ جب رات کا وقت ہو جائے تو واغلقوا ابوابکم غطوا انیتکم و اطفؤا سرجکم۔ کفوا صبیانکم۔ محمدؐ میں تیری جوتی پر قربان پیغمبر تیرے روضے پر رحمتوں کی بارش ہو۔ (آمین) محبوب تیرے روضے پر ستاروں سے زیادہ رحمت برسے (آمین) اتنا ماں باپ اپنی اولاد کو نہیں سکھا سکے جتنا کملی والا اپنی امت کو سکھا گیا۔

راستے میں تین کام کرنے کا حکم

فرمایا راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ میرے دلبر نے سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے' انبیاء کے افسر نے' محبوب رب اکبر نے' میرے پیغمبر نے فرمایا کہ جب راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ اذا مررتم بالطریق فاعطوا الطریق حقہ۔ غض البصر و اماطۃ الاذی عن الطریق' والسلام علی من عرفت اولم تعرف' عربی سنو! دین عربی میں ہے' ادھر تو سارا درود بھی اردو میں ہے۔ اردو والا درود فرشتے نہیں لے جاتے' درود عربی میں ہے۔
جب ان اللہ و ملئکتہ قرآن کی آیت اتری تو صحابہ نے پوچھا کیف نصلی۔ پیغمبر پر جھوٹ نہیں کہوں گا منبر پر بیٹھا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو نماز میں درود پڑھتے ہو مجھ پر وہی درود پڑھو۔ اگر یہ اردو والا درود نماز میں پڑھو تو نماز نہیں ہو گی' جو نماز میں جائز نہیں باہر کیسے جائز ہے۔ (سبحان اللہ)۔ کیا کر رہے ہو اللہ تمہیں ہدایت دے۔ (آمین)۔

راستے میں چلو تو تین کام کرو۔ (1) نگاہ نیچے رکھو۔ ایسی نیچی نہ کرو کہ کہیں ایکسیڈنٹ ہو جائے۔ نگاہوں میں حیا ہو۔ عجیب وفا ہو' اللہ کی رضا ہو' یعنی کملی والے کی ادا ہو۔ جھکی ہوئی نگاہ ہو' اس طرح چلو کہ جس طرح باحیا چلتے ہیں۔

یا علی! یہ حضورؐ کے الفاظ ہیں۔ لا تتبع النظر النظر میرا حیدر ایک نگاہ پڑ گئی خیر۔ تو نے بھی غور سے کسی کو دیکھا تو تیری آنکھ بھی پکڑی جائے گی۔ راستے میں چلو تو نگاہ نیچے رکھو۔ راستے میں تکلیف دینے والی کوئی چیز بھی ہو اس کو راستے سے ہٹا دو۔ ہم تو کیلے کے چھلکے ڈال دیتے ہیں۔ کینوں کے چھلکے ڈالتے ہیں۔ حتیٰ کے بچوں کو بھیج دیتے ہیں کہ جاؤ جا کر گند سڑک پر ڈال آؤ۔ حضورﷺ نے فرمایا راستے کو صاف کیا کرو۔

بخشش کیلئے رحمت حق بہانا تلاش کرتی ہے

امرء مر علی الطریق ورای غصنا ذات شوکة فنحی عن الطریق فشکر اللہ فغفر اللہ۔ میرے دلبر نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے سے گذرا راستے میں خاردار لکڑی کو دیکھا اس نے اس لکڑی کو ہٹایا تا کہ کسی کو کانٹا نہ لگ جائے اللہ کو یہ چیز پسند آ گئی اللہ نے فرمایا فرشتو! اس نے مخلوق کو تکلیف دینے والی خاردار لکڑی ہٹائی میں نے اس کے گناہ معاف کر کے جنت کا ٹکٹ دے دیا۔

"رحمت حق بہانہ می جوید بہانہ نمی جوید" اللہ کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے۔ ایک آدمی نے چالیس سال کے بعد کہہ دیا' یا صمد۔ اسے بھی بخش دیا۔

ایک نکتہ بتاتا ہوں آپ خوش ہو جائیں گے۔ فرشتوں نے کہا یا اللہ اس کو جواب کیوں دیا۔ فرمایا صنم وہ ہے جو چالیس سال تک کبھی جواب نہ دے' صمد وہ ہے جسے بھول کر بلاؤ تو وہ جواب دے دے۔ فرمایا اس لئے جواب دے رہا ہوں کہ یہ بندہ عبدیت سے نکل چکا تھا میں رب "ربوبیت" سے نہیں نکلا۔ یہ بندہ مجھے نہیں پہچان رہا تھا۔ یہ بندہ "بندہ" نہیں بنا۔ میں رب تو پھر بھی رب تھا۔ اس نے صنم صنم کہہ کر مجھے نہیں پہچانا یہ بندہ میری عبدیت سے نکل چکا تھا میں اب ان کی ربوبیت سے نہیں نکلا تھا یہ بندہ میرا نہیں بنا تھا میں رب اس کا بن چکا تھا۔ (سبحان اللہ) سمجھ آ رہی ہے (خانپوری بغل میں اتنی لمبی چھری) راستے میں تین کام

کرو۔ غض البصر اماطة الاذى عن الطريق والسلام على من عرفت اولم نعرف۔

سلام کی سنت پھیلاؤ' حضورصلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام امت کے نام

السلام علیکم کی سنت کو زندہ کرو' ہم تو اور ہی طرح کے اشارے کرتے ہیں۔

Good Noon Good afternoon Good morning Good evening

آداب عرض' نمستے' سلوٹ نمبر1' سلوٹ نمبر2' میں میں' توں تو۔ کوئی رومال اٹھا کر سلام کرتا ہے۔

حضورؐ نے سلام سکھلا فرمایا۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ السلام علیکم۔ کہو تو دس نیکیاں۔ ورحمتہ اللہ پر بیس نیکیاں' برکاتہ' پر تیس نیکیاں' الفاظ بڑھاتے جاؤ رحمت کماتے جاؤ (سبحان اللہ)۔

السلام قبل الكلام۔ افشوا السلام۔ واطعموا الطعام' وصلوا بالليل والناس نيام' وصلوا الارحام' تدخلوا الجنة بسلام' پیغمبر کا کلام حضور کا پیغام امت کے نام۔ سنو خاص و عام۔ (سبحان اللہ)۔

(1) رات کو چار کام کرو۔ واغلقوا ابوابكم۔ دروازے بند رکھو۔ کوئی ڈاکو نہ آ جائے۔ کوئی بدمعاش نہ آ جائے' کوئی دشمن نہ آ جائے۔ کوئی چور اندر داخل نہ ہو جائے کوئی آپ کا قاتل بن کر نہ آ جائے' خیال کرو دروازے بند رکھو' حویلی کا گیٹ' گھر کا گیٹ بند رکھو۔ حضورؐ نے فرمایا دروازے کھلے نہ رکھو' کہیں تمہارا دشمن آ کر تمہاری جان کا نقصان نہ کر دے تمہارے مال کو نقصان نہ پہنچا دے۔

كفوا صبيانكم۔ باہر گڑھے ہیں گٹر ہیں۔ کھلے ہوئے مین ہول ہیں' تو بچوں کو رات کو باہر جانے سے روکو کہیں اندھیرے میں باہر نکلیں۔ نہر سامنے ہو۔ کنواں کھلا ہوا ہو۔ بارش کا پانی جمع ہو کہیں بچے اندھیرے میں اس پانی میں ڈوب نہ

جائیں۔ رات کو کبھی لائٹ بند بھی ہو جاتی ہے' کہیں اندھیرے میں گر نہ جائیں' ان کو باہر نکلنے سے روکو' چھوٹے بچوں کو رات کے وقت مت نکلنے دو کہیں زندگی بھر روتے نہ رہو۔ اور یہ اکثر رات کو نقصان ہوتے ہیں۔

(3) وغطوا انیتکم برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو۔ کہیں بلی' کتا' یا کوئی زہر دار چیز' کوئی حرام چیز آ کر منہ نہ مار جائے۔ پلید نہ ہو جائے بچہ اس میں ہاتھ نہ ڈبو دے۔ کتے آ کر منہ مارے اور تمہارا سارا دودھ خراب ہو جائے۔ برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اس میں برکت بھی ہو گی چیز محفوظ بھی ہو گی۔

(4)۔ اطفؤا سرجکم بجلی بند کر دیا کرو۔ چراغ لائٹ وغیرہ بجھا دیا کرو' ایسا نہ ہو کہ کہیں بجلی شاٹ ہو جائے۔ یا کوئی چوہا آپ کی موم بتی کو گرا دے۔ یا بلی چوہے کے پیچھے بھاگے اور وہ لائٹ گر پڑے تم نیند میں ہو۔ کہیں آگ نہ لگ جائے تم تو حقہ پیتے ہوئے سوتے ہو' کئی آدمی بمعہ حقے کے ختم ہو جاتے ہیں' فرمایا رات کو روشنی بند کر کے سویا کرو' اس میں سکون بھی ملے گا' تمہارا سامان بھی بچ جائے گا' تمہاری جان بھی بچ جائے گی۔

اس رات کرنے والے کام.....

عزیزو! اس رات کو قبرستان بھی جانا چاہئے۔ رات کو تو آپ نہیں جائیں گے' کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ رات کو آپ گئے تو آپ کا ہارٹ فیل ہو جائے گا آپ کا جنازہ اٹھانا پڑے گا۔ صبح چلے جانا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔ ہر مہینے کی تیرہ چودہ پندرہ کو آقا روزہ رکھتے تھے جب رمضان شریف آیا تو آقا نے ان روزوں کو سنت بنا دیا اور رمضان کو فرض بنا دیا۔ (سبحان اللہ)۔

اس صبح کو روزہ رکھنا سنت ہے' اور اس رات کو ساری رات استغفار میں وقت گزارنا چاہئے۔ جس طرح اس رات کو گزارو گے سارا سال تمہارا اسی حالت میں گزرے گا۔ جس طرح اس رات کو گزارو گے اسی طرح سارا سال تمہارے

بھر اللہ میں رحمت ہی رحمت مغفرت ہی مغفرت لکھی جائے گی۔ یہ رات جاگنے کی ہے' بھاگنے کی نہیں۔ یہ رات خمار کی نہیں' بیدار ہونے کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایک رات میں سال کا روٹھا ہوا رب راضی ہو جائے تو سودا سستا ہے۔

برادری ناراض ہو جائے تو مہینوں تک راضی نہیں ہوتی۔ لیکن اس رات اعلان ہوتا ہے۔ کہ ھل من مستغفر خود خدا رحمت کا دروازہ کھول کر ساتوں آسمانوں پر توجہ کرتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا تو آئے۔ آج تمہارا روٹھا ہوا رب خود راضی ہونے کیلئے تیار بیٹھا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ من لقینی بقراب الارض خطیئة لا یشرک بی شیئا لقیته بمثلها مغفرة و رحمة۔ اگر کوئی زمین جتنے گناہ لے کر آئے۔ کوئی مت تمہارا گناہ' جرم سے خالی نہ ہو پھر بھی اگر شرمندہ ہو کر' سر جھکا کر' آنسو بہا کر' ہاتھ اٹھا کر' سر سجدہ میں ڈال کر آئے۔ خدا کے سامنے رو۔ ابھی تو سر زمین سے نہیں اٹھائے گا کہ میں زمین و آسمان کی دگنی رحمت لیکر تجھے بخشنے کیلئے آ جاؤں گا۔ (سبحان اللہ)۔

حدیث قدسی

ایک حدیث مجھے یاد ہے۔ من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا۔ تو میری طرف ایک بالشت آ۔ میں تیری طرف ایک ہاتھ آؤں گا۔ من تقرب الی ذراعا" تقربت الیه باعا۔ تو گھر سے نکل کر' گھر بار کو' کاروبار کو' آرام کو' سکون کو' بستر کو' فرش کو چھوڑ کر' عرش والے سے تعلق جوڑ' تو بالشت آ۔ میں تیری طرف ہاتھ آؤں گا۔ تو ہاتھ آ۔ میں تیری طرف ایک گز آؤں گا۔ تو میری طرف چل کر آ۔ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ تو خالی آ۔ میں تیری طرف رحمت کا دریا لیکر آؤں گا' تو سجدے کر میں قبول کروں گا۔ تو دعا کر میں تیری دعا کو

سنوں گا۔ تو میرا بن۔ میں تیرا بنوں گا' تو منہ کالا لیکر آ۔ میں تیرے منہ کو روشن کر دوں گا۔ تو میرے سامنے رو' میں تیرے آنسوؤں کی قدر کروں گا۔ تو توبہ کر' میں پاک کر دوں گا' تو بھی آ۔ میں بھی آؤں گا۔ تو گناہ لیکر آ میں رحمت کی ادا لیکر آؤں گا۔ (سبحان اللہ)۔

یہ حدیث ساتھ ملا لو۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ تو میرا بن جا' میں تیرا بن جاؤں گا۔ حدیث کو تو لوگ پڑھتے ہی نہیں۔

صد بار پڑھ چکا ہے تو دیوان فرید کو
غافل کبھی پڑھا ہے قرآن مجید کو

دیوان فرید مخلوق کی کلام ہے۔ قرآن خالق کی کلام ہے۔ (سبحان اللہ) خالق کی کلام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ (انشاء اللہ) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً۔ نزلنا ہ۔ بقص علیک بالحق۔ یہ قرآن بھی سچا۔ جس پر نازل ہوا وہ بھی سچا۔ دیوان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ قرآن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایمان قرآن پر رکھو۔ جو کچھ خواجہ غلام فریدؒ کو ملا ہے اس قرآن سے ملا ہے۔ (بے شک) اللہ ہمیں قرآن پر ایمان عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ اس رات میں جنت البقیع میں موجود' گوہر مقصود' مدنی سربسجود' محمدؐ کا بھی خدا معبود۔ (سبحان اللہ)

قبرستان والوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

پیغمبرؐ کا سر' نیچے پتھر' کوئی مصلیٰ نہیں۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں خوش نصیب ہو گئی' محبوب کو دیکھ کر میری حالت عجیب ہو گئی' پھر محمدؐ کے قریب ہو گئی۔ (سبحان اللہ) رحمت کا فوارہ دیکھا' عجیب نظارہ دیکھا' اپنا محمدؐ پیارا دیکھا۔ آواز یہ سنی۔ اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔ یہ کس سے مانگ رہے ہیں؟ (اللہ سے) اللہ سے قبرستان والوں کو بخش دے۔ (آمین) حضورؐ کے الفاظ' پیغمبر کی زبان' فیض

زبان، گوہر فشان، مدنی کا بیان، پیغمبر کا اعلان، جنت کا سامان، مان لو تو مسلمان، نہ مانو تو بے ایمان۔

فرمایا۔ اللھم اغفر اللہ اس قبرستان والوں کے گناہوں کو نہ دیکھنا، محمدؐ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ (سبحان اللہ)

خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے

آنسو بہہ رہے تھے، ایک جملہ کہہ دوں؟ بچہ روئے تو ماں بہلاتی ہے۔ جب محمدؐ کا امتی روئے تو رحمت خدا بہلاتی ہے۔ (سبحان اللہ) میں نے ایک حدیث پڑھی ہے۔ میرے محبوبؐ فرماتے ہیں کہ جب ننھا بچہ رونے لگے، ادھر اس کی ماں کسی کام میں مصروف ہوتی ہے۔ روٹی پکا رہی ہوتی ہے۔ چکی پیس رہی ہوتی ہے، جھاڑو دے رہی ہوتی ہے، ادھر اندر سویا ہوا بچہ جاگ پڑتا ہے۔ اندر چیخنے لگتا ہے۔ ماں دور ہوتی ہے۔ بچے کی آواز بھی نہیں سن رہی۔ مگر پھر بھی کہتی ہے میری بہن یہ ذرا تم چکی پیسو۔ میری جگہ جھاڑو دو۔ میرا دودھ ابلنے لگا ہے، دودھ بہنے لگا ہے، دودھ میں کچھ اثر پیدا ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرا بچہ جاگ گیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ بچہ روئے تو دودھ بے قرار ہوتا ہے، گنہگار رو پڑے تو عرش والے کی رحمت بے قرار ہو جاتی ہے۔

ننھا بچہ رو پڑے تو ماں کا دودھ ابلنے لگتا ہے۔ گنہگار رو پڑے تو اللہ کی رحمت اترنے لگتی ہے۔ (سبحان اللہ)۔

کبھی اس کے سامنے رو پڑا کرو۔ جو نیکی کر کے بھی خدا کے سامنے روتا ہے وہ ہنستا ہوا جنت میں جائیگا۔ ایک حدیث سن لو۔ من عمل صالحا وھو یبکی ادخله اللہ الجنة و ھو یضحک جو نیکی کر کے روتا ہے۔ دعا مانگتا ہے۔ پھر چیخیں نکل جاتی ہیں۔ جو رو رو کر دعا کرتا ہے، رو رو کر نماز پڑھتا ہے، رو رو کر ذکر کرتا ہے، رو رو کر قرآن پڑھتا ہے، وہ جنت میں ہنستا ہوا جائے گا۔ حدیث پڑھ رہا ہوں۔

فرمایا جو ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے' کسی کی لڑکی کو پکڑا' میں نے فلاں سے ہاری لگا لی ہے' فلاں کی لڑکی میں نے اٹھا لی' میں نے فلاں کی چوری کر لی' آج میں نے اتنی جیب تراشی کر لی' آج میں نے تولتے ہوئے یوں ڈنڈی ماری' میں نے اس طرح اتنا کما لیا' فلاں کو میں نے دھوکا دیا' فلاں کو میں نے لڑا دیا۔ فلاں پر میں نے کیس کر دیا' میں مقدمہ جیت گیا' نبیؐ نے فرمایا' جو گناہ کر کے خوش ہوتا ہے جہنم میں چیختا ہوا جائے گا۔ وہاں کوئی قریب نہیں ہو گا۔ جب وہاں یہ چیخے گا' سننے والا کوئی نہیں ہو گا۔

گناہ کر کے ہنسنے والو! کل ایسے چیخو گے کہ تمہیں کوئی ہمدرد نظر نہیں آئے گا۔

آج رونے والو!

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

اللہ کے سامنے رونے کا فائدہ

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے ڈر سے جو قطرہ نکل پڑتا ہے جہاں جہاں لگ جاتا ہے وہاں پر جہنم کا دھواں بھی نہیں لگے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ کو جب رونا آتا تھا تو آنسو سارے منہ پر مل لیتے تھے' کسی نے پوچھا ابو ہریرہ یہ پانی کیوں مل لیتے ہو۔ کیا یہ زمزم کا پانی ہے؟ فرمایا میں نے محبوب سے سنا ہے کہ جہاں اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے نکلنے والا پانی لگے وہاں جہنم کا دھواں اور سیک بھی نہیں آئے گا۔ اپنے منہ کو جہنم سے بچانے کی فکر کر رہا ہوں۔

خشیت الٰہی سے نکلے ہوئے آنسوؤں کا کمال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے۔ قیامت کے دن جبرئیل ایک پیالہ حضورؐ کے سامنے لائیں گے۔ جبرئیل' سلام علیک' و علیکم السلام' ما فی یدک

قدح۔ حضرت پیالہ ہے' ایش فی اس میں کیا ہے' جبرئیل کہیں گے۔ فیہ دموع بماءٍ من امتک فی وقت النوبۃ۔ جب آپ کی امت نے توبہ کی اور روتی رہی۔ رو رو کر تجھے راضی کیا۔ گناہ کو یاد کر کے' وہی آنسو آج پیالے میں لایا ہوں' حضورؐ فرمائیں گے اس میں کیا ہے۔ جبرئیل کہیں گے کہ رب نے کہا ہے کہ محبوب سے پوچھو اگر وہ اجازت دیں' اگر یہ پیالہ جہنم میں ڈال دیں تو اس میں اتنی بہت اور خدا کا خوف ہے کہ پوری جہنم کی آگ بھی بجھ سکتی ہے۔

حضور ﷺ بھی اللہ کے سامنے روتے تھے

اللہ ہمیں اپنے دروازے پر رونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) حضور کریمؐ کے رونے کیوجہ سے چہرے پر نشان پڑ گئے تھے۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ جہاں حضورؐ تہجد پڑھتے تھے۔ صبح کو بھی اٹھ کر دیکھتی تو وہ جگہ بھیگی ہوتی۔ میں کہتی حضرت گرمی تو نہیں تھی' پسینہ آگیا؟۔ وہ جگہ بھیگی ہوئی ہے۔ فرمایا صدیقہ! سجدہ بھی کرتا ہوں رو رو کر روٹھے رب کو مناتا بھی ہوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک رات آقا اسی آیت پر روتے رہے' اور ساری رات کھڑے رہے' اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ مولی اگر تو عذاب دے تو' تو جان اور تیرے بندے جانیں تیری مخلوق ہے تیری مرضی جو تو ان سے معاملہ کرے۔ اگر تو بخش دے تجھ سے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رات کو کھڑے ہوئے۔ تین دفعہ میں بیدار ہوئی اور آقا کی طرف دیکھا۔ نہ مدنی کے آنسو ختم ہوئے' نہ قیام ختم ہوا' نہ تلاوت ختم ہوئی۔ نہ محمدؐ کا رونا ختم ہوا۔

اللہ ہمیں اپنے دروازے پر رونے کی توفیق دے (آمین) اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس رات حضور انورؐ سجدے میں تھے۔ سجدہ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے دربار میں)۔

مانگنا اللہ سے چاہیے

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان میں سو رہے ہیں۔ ایک بات بہت اچھی فرمائی۔ کہنے لگے کملی والے جب آپ کے گنبد میں پہنچوں تو آپ کے گنبد خضریٰ کی رونق کو' بہار کو' آپ کے گنبد کے فیوضات کو' انوارات کو' وہاں کی رونق کو دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ یہیں سجدہ کروں' یہی سجدے کی جگہ ہے' مکان بھی حسین ہے' محبوب بھی حسین ہے۔ مگر جب آپؐ کے مزار پر پہنچا' تو میں نے جب آپ کی زندگی کو پڑھا۔ تو میں نے دیکھا کہ جب سارے سو رہے تھے۔ تو آپ خدا کے دربار میں سجدہ کر رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسجود کوئی اور ہے۔ جس کے سامنے آپؐ بھی جھکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہوا کہ آپؐ سے بیٹا بیٹی مانگوں' نفع نقصان مانگوں۔ میں نے ہر وقت دیکھا کہ کبھی آپؐ اللہ سے فاروق کو مانگ رہے ہیں۔ کبھی جمعہ پر آپ بارش مانگ رہے ہیں' کبھی دیکھا کہ جابر کی کھجوروں کیلئے برکت مانگ رہے ہیں' کبھی دیکھا کہ سلمان فارسی کیلئے آپ دعا مانگ رہے ہیں۔ ابوھریرہ کی اماں کیلئے ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ کبھی میں نے دیکھا کہ آپ میدان بدر میں نصرت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ کبھی طائف میں امت کیلئے ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ میرا دل چاہا کہ آپ سے مانگو۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آپ خود سائل ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مانگنا اسی سے چاہئے جس سے محمدؐ آپ بھی مانگ رہے ہیں۔

کس سے مانگنا چاہئے؟ (اللہ سے) حضورؐ کس سے مانگتے تھے؟ (اللہ سے) قیامت کے دن حضورؐ پوری امت کیلئے شفاعت و بخشش کس سے مانگیں گے؟ (اللہ سے)

قیامت کے دن حضور ﷺ کی سفارش

حضورؐ فرماتے ہیں کہ سجدہ کروں گا تین دن تک ایک حدیث میں آتا ہے سات دن تک سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ پھر آواز آئے گی۔ ارفع راسک' سل' تعطہ

قل تسمع' اشفع تشفع' سوال کر پورا کرتا ہوں بلا جواب دیتا ہوں' دعا کر منظور کرتا ہوں' اور آنسوؤں کی قدر کرتا ہوں۔ سفارش کر۔ پوری کرتا ہوں اشارہ کر جنت کے در کھولتا ہوں۔ اب مولویوں سے وہ تقریر سنو جو اللہ کے قرآن سے نکلے محمدؐ کے فرمان سے نکلے۔ اگر کوئی اودھر اودھر کی بات کرے تو اسے کہو سٹیج سے اتر آؤ۔ آپ منبر رسول کے وارث ہیں۔ العلماء ورثة الانبیاء تب بنو گے جب بات پیغمبر کی کرو گے۔ (بے شک)

سب کے حال کو جاننے والا اللہ ہے

یہ رات لیلتہ البرات۔ برات کی رات ہے اس رات سارے سال کی تقدیر لکھی جاتی ہے کہ اس سال کتنے آدمی مریں گے۔ کتنے پیدا ہوں گے کتنوں کو نفع' کتنوں کو نقصان ہو گا' کتنے آباد ہونگے' کتنے برباد ہونگے' کتنوں کا خاتمہ بالخیر ہو گا' کتنوں کا خاتمہ مردار ہو گا' کتنے تندرست ہونگے' کتنے بیمار ہونگے' کتنے خوش ہونگے' کتنے پریشان حال' پورے سال کا حال کون جانتا ہے؟ (اللہ) ہمیں تو کل کا بھی پتہ نہیں۔ کسی مولوی کو پتہ ہے؟ (نہیں) کسی پیر کو پتہ ہے؟ (نہیں) کل کا بھی کسی کو پتہ نہیں۔ کسی کا کیا پتہ ہو گا' سب کے حال کو کون جانتا ہے؟ (اللہ)۔

فرمایا اس رات تقدیر لکھی جاتی ہے آج رات جیسی گذارو گے۔ رحمت کو جوش آگیا تو سارا سال تمہاری تقدیر میں بھلائی ہی بھلائی لکھی جائے گی۔ اللہ کی رفتار لکھی جائے گی دلبر کی وفا لکھی جائے گی۔

شرک کی تعریف مشرک کی بخشش نہ ہونے کا اعلان

صبح کو روزہ رکھنا ہے۔ اس رات کو مشرک کی بخشش نہیں ہو گی۔ شرک کیا ہے؟ خدا کا حق مخلوق کو دینا۔ بیٹا بیٹی دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) زندگی موت دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) آباد برباد کرنا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) رزق دینا نہ دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) عزت ذلت دینا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) نفع نقصان دینا

کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) مالک ہونا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) یہ حقوق کسی انسان کو دیئے جائیں یہی شرک ہے۔

خدا کا حق مخلوق کو دینا' خدا کے حق میں مخلوق کو شریک کرنا یہ شرک ہے۔

خدا سب سے زیادہ غیرت مند ہے

جس طرح میری بیوی کو اگر میرا والد آ کر یا میرا بھائی آ کر غلط ہاتھ لگائے' یا ہاتھ کاٹ دوں گا یا بیوی کو طلاق دے دوں گا یا بھائی کو قتل کر دوں گا' غیرت کی وجہ سے۔ خدا کہتا ہے جس طرح تو اپنی عزت میں اپنے بھائی کو برداشت نہیں کرتا۔ اسی طرح میں اپنی توحید اور اپنے حق میں کسی نبی ولی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔

اور حدیث میں ہے۔ انا اغیر ولد ادم واللّٰہ اغیر منی۔ میں ساری دنیا سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ میرا خدا غیرت کا خالق ہے۔ (سبحان اللہ)۔

لا دین لمن لا غیرۃ لہ' لا ید خل الجنۃ الدیوث۔ آقا آپؐ کی جوتی پر میں قربان۔

اللہ کہتا ہے پیشانی میں دوں اور جھکے کسی کے در پر' زبان میں دوں اور پکارو کسی اور کو۔ ہاتھ میں دوں پھیلیں کسی اور کے سامنے پیدا میں کروں اور شکر کسی اور کا ادا کرو۔ ان الجن والانسان فی نباء عظیم' اخلق و یعبد غیری۔ ارزق و یشکر غیری۔ مجھے ایک حدیث ملی ہے۔ من لم یرض بقضائی وقدری فلیلتمس ربا غیری۔ جو میرے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا اسے کوئی اور رب تلاش کرے میں اس کا رب بنتا ہی نہیں۔ جائے کتا جہاں جاتا ہے۔ اگر مجھ سے نہیں مانگتا تو اسی کے در پر جائے جس سے مانگتا ہے۔ میں اس کا خدا ہی نہیں بنتا۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے۔ (آمین)

میں کسی کی تردید کرنے نہیں بیٹھا۔ آپ کو سمجھانے بیٹھا ہوں اللہ مجھے حق کہنے کی توفیق دے (آمین)۔

مشرک کی بخشش نہیں

عزیزو! مشرک کی بخشش نہیں ہو گی' قرآن کی تین آیات مجھے بڑی سخت ملی ہیں۔ (1) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَن یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ رب کا اٹل فیصلہ ہے کہ جس کو چاہوں گا بخش دوں گا۔ مشرک کو نہیں بخشوں گا۔

(2) اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ جس نے میری ذات و صفات میں کسی انسان کو شریک کیا اس پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔

(3) لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ۔ مشرک کو کہو۔ جتنی تو نے نمازیں پڑھیں' جتنے روزے رکھے۔ شرک کرنے کی وجہ سے سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ جہنم لازم ہو جائے گی۔

ایک حدیث اور سن لو۔ نبیؐ فرماتے ہیں میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ وھی نائلة ان شاء اللّٰہ فی یوم القیامة لمن لا یشرک باللّٰہ میں محمدؐ اس کی سفارش کروں گا جو خدا سے شرک نہیں کرے گا۔ جو خدا کے ساتھ عقیدے میں شرک کرے گا' میں مصطفےٰ بھی اس کی سفارش نہیں کروں گا۔

نوحؑ کچھ کرنے لگے۔ ان کا بیٹا مشرک تھا۔ نوحؑ نے اللہ سے کہا ان ابنی من اھلی۔ یہ میرا ہے' اللہ نے فرمایا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ۔ چپ کر۔ میں نے اس مشرک کو تیرے خاندان سے ہی نکال دیا ہے۔ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔ خبردار پھر بات نہ کرنا۔ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ میں ڈرتا ہوں ترجمہ نہیں کرتا۔

جس کو خدا پکڑے اس کو کوئی نہیں چھڑا سکتا۔

نوحؑ! اب بات نہ کرنا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا ہے اب چھڑانے والا نہ تو ہے نہ کوئی اور ہے۔ میں مشرک بیٹے کو معاف نہیں کروں گا اس کے متعلق سوال نہ کرنا' میں تیرے ساتھ بھی ناراض ہو جاؤں گا۔ اب میں پکڑ چکا ہوں چھڑانے والا کوئی

نہیں آئے گا۔ اللہ ہمیں بچائے۔ (آمین)۔

ریا بھی شرک ہے۔ قرآن نے اس پر بڑا زور دیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ آسمان پھٹ جائے زمین چیری جائے اگر خدا سے کوئی شرک کرے۔ بار بار شرک سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

حج کے موقعہ پر یہی سمجھایا گیا۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مولیٰ میں طواف کر رہا ہوں۔ میرے اس طواف کرنے میں' لا شریک۔ میرے اس احرام باندھنے میں' لا شریک۔ غلاف کعبہ پکڑنے میں' لا شریک۔ تم نے تو ہر جگہ غلاف رکھ دیئے ہیں۔ حجر اسود چومنے میں' لا شریک۔ سجدہ کرنے میں' لا شریک۔ لبیک کہنے میں' لا شریک۔ اس حطیم پر سجدہ کرنے میں' لا شریک۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک۔ مولیٰ! جو کچھ کعبے پر معاملہ ہو رہا ہے۔ اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان الحمد والنعمة لک و الملک لا شریک لک۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ۔ اسی پر زور دیا گیا ہے کہ کلمہ توحید میں بھی کہو لہ شریک لہ۔ عرب والے یہی کہتے تھے۔ لبیک اللھم لبیک۔ لا شریک لک الا شریک ھو تملکہ وما ملک۔ مگر میرے آقا نے فرمایا لا شریک۔ حج کرنے والے! اگر گھر جا کر اسی طرح کا معاملہ کیا جس طرح کعبے والے کے ساتھ کیا ہے تو حج تیرے منہ پر مار دیا جائے گا' جو یہاں کہہ رہے ہو گھر میں بھی وہی عقیدہ بیان کرنا ہو گا۔ اللہ ہمیں شرک سے بچائے (آمین)۔ اس رات متکبر کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ حاسد کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ ماں باپ کے نافرمان کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔ فرمایا وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوا لدین احسانا اللہ ہمیں اپنے حقوق کے بعد ماں باپ کے حقوق کا حکم دیتے ہیں۔

جس سے والدین راضی اللہ بھی راضی

ایک صحابی نے میرے محبوب سے پوچھا کہ محبوب مکرم' نبی معظم' روح دو

بالم بتائے۔ ماں باپ کا کیا حق ہے فرمایا۔ ھما جنتک و نارک۔ تیرے ماں باپ تیرے ساتھ راضی ہیں تو' تو جنتی ہے اگر تیرے ماں باپ تجھ سے ناراض ہیں تو' تو جہنمی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ طاعة اللّٰه فی اطاعة الوالدین۔ سخط اللّٰه فی سخط الوالدین۔ رضی اللّٰه فی رضی الوالدین۔ غضب اللّٰه فی غضب الوالدین۔ جس سے ماں باپ راضی ہیں اس سے اللہ بھی راضی ہیں۔ (سبحان اللہ)۔

ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون خدمت کا زیادہ حق دار ہے آپ' نے فرمایا۔ صل امک' صل امک' صل امک' ثم اباک۔ ماں کی قدر' ماں کی خدمت' ماں کو راضی کرنا' چوتھی دفعہ فرمایا باپ کا بھی خیال کرنا' حضور ﷺ نے فرمایا ماں کا تین حصے حق زیادہ ہے۔

جنت ماں کے قدموں میں ایک دکھی ماں کا واقعہ

آقا ﷺ نے فرمایا الا ان الجنة تحت اقدام الامہات' جنت باپ کے قدموں میں نہیں جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ میں نے کئی عورتوں کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔

میں نے لاہور بادامی باغ میں ایک بڑھیا کانپتی ہوئی' بالکل کمزور' ضعیف' نحیف' عاجزہ' کی نے پوچھا اماں تم اس عمر میں بھیک مانگ رہی ہو؟ جب کہ تیرے پوتے اور نواسے جوان ہونگے' اس بے چاری کی چیخ نکل گئی۔ کہنے لگی مولانا میرے پاس بیٹھ جاؤ آپ اچھے معلوم ہوئے ہیں۔ کہنے لگی میں وہ عورت ہوں جس نے لوگوں کی چکیاں پیسیں' میں نے لوگوں کے گھروں میں جھاڑو دیئے۔ میں نے چرخے کات کات کر کچھ پیسے جمع کئے۔ اپنے بیٹے کی شادی کی۔ میں بہو لائی' خوشی منائی' کچھ دن گزر جانے کے بعد میرے بیٹے نے بہو کے کہنے پر مجھے بالوں سے پکڑ کر دھکے

دیکر گھر سے نکال دیا- میں وہ بد قسمت عورت ہوں-

اب میں دوپٹہ اٹھا کر کہتی ہوں- مولیٰ! جس نے مجھے دھکے دیئے اس کی قبر کو جہنم کی آگ سے بھر دے- عرش والے! جس نے بوڑھی اماں کو ذلیل کیا اس کے کو ذلیل کر- میں اس بوڑھی ماں کے الفاظ سن کر سمجھ رہا تھا کہ اس کے بیٹے کیلئے جہنم کے دروازے کھل چکے ہیں' اس بوڑھی کی چیخیں عرش پر پہنچ رہی ہیں' اللہ ہمیں ماں باپ کی قدر دانی نصیب فرمائے- (آمین)-

حضرت علقمہؓ صحابی جب فوت ہونے لگے تو حضور ﷺ سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں سکرات شروع ہے' زبان نکلی ہوئی ہے' کلمہ زبان پر جاری نہیں ہوتا' سرہانے تشریف فرمائیں! آقا کلمہ پڑھتے ہیں مگر اس کی آواز نہیں نکلتی' آنکھیں پتھرا گئیں' منہ کھل گیا' صحابہ حیران' حضورؐ نے فرمایا میں نبوت کی نگاہ سے' بصیرت سے سمجھ گیا ہوں اس کی اماں کی بددعا نے اس کی قبر کو جہنم کے انگاروں سے بھر دیا ہے' ماں کو بلاؤ' زندہ ہے؟ جی زندہ ہے' جب وہ آئی تو فرمایا مائی! میں تیرے اس بیٹے کو آگ لگاتا ہوں- اس نے کہا حضرت آپ آگ لگائیں گے تو کون بچائے گا- فرمایا میں جلاتا ہوں' اس نے کہا حضرت آپ جلائیں گے؟ فرمایا ہاں- حضور ﷺ نے فرمایا کہ جل تو رہا ہے میں اور جلاتا ہوں اس نے کہا حضرت یہ کیسے جل رہا ہے- فرمایا تو اس کے ساتھ ناراض ہے اس کا خاتمہ مردار پر ہو رہا ہے- اس کی زبان دیکھ لے- اس کا چہرہ دیکھ لے' چہرہ سیاہ ہے- اس نے کہا حضرت میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کلمہ پڑھتی ہوں' میں واقعی اس کے ساتھ ناراض تھی اس نے مجھے بہت تنگ کیا تھا اب میں قسم اٹھا کر آپ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں بیٹے سے راضی ہوں- ابھی یہ جملہ پورا نہیں نکلا تھا کہ علقمہؓ کا چہرہ چمکنے لگا اور کلمہ زبان پے جاری ہو گیا- (سبحان اللہ)-

نبی کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا فرمایا مائی مبارک ہو- تیری رضا نے تیرے بیٹے کو جہنم سے بچایا ہے-

نگاہ نبوت

ایک عورت دور سے آ رہی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضور ﷺ قریب بھی دیکھتے تھے۔ دور بھی دیکھتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے روشنی میں بھی دیکھتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نماز میں سامنے بھی دیکھ لیتے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ (بغیر پیچھے کو رخ موڑنے کے) اللہ نے یہ طاقت دی تھی۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کو فرمایا کہ یہ ثریا ستارے یہ گچھا یہ کتنے ہیں' صحابہ نے کہا حضرت یہ ایک گچھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ گیارہ ستارے ہیں۔ محمد مدینے سے ان کو گن رہا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ جو پیغمبر دیکھتا ہے کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا کہ انهما ليعذبان وما يعذبان فى كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول و اما الاخر فكان يمشى بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز فى كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا ؟ فقال لعله ان يخفف عنهما مالم ييبسا۔

ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ میں محمد دیکھ رہا ہوں اور وجہ بھی کوئی بڑی نہیں ایک اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ دوسرا چغل خور تھا۔ سارے صحابہ کھڑے ہیں جو حضور ﷺ دیکھ رہے ہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔

جب کافروں نے پوچھا کہ بیت المقدس کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تو بیت المقدس پورا اٹھا کر اللہ نے میرے در پر رکھ دیا۔ اللہ نے حبشہ کے بادشاہ کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ ساری دنیا نبی کے در پر جاتی ہے۔ یہ کہتے ہیں نبی یہاں آتا ہے۔ یہ انکی بیوقوفی ہے۔ جبرئیل نبی کے در پر' 113 صحابہ مکہ چھوڑ کر نبی کے در پر' قرآن عرش سے اتر کر نبی کے در

پر' بلال حبشے سے نکل کر نبی کے در پر' سلمان فارس سے نکل کر نبی کے در پر' ابو ہریرہ یمن سے نکل کر نبی کے در پر' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اپنے مقامات سے نکل کر نبی کے در پر' حلیمہ سعدیہ طائف سے نکل کر نبی کے در پر' حضور ﷺ مدینے آئے تو مکے والے مکے سے نکل کر نبی کے در پر' ساری دنیا نبی کے در پر اور نبی خدا کے در پر۔ (سبحان اللہ)۔

نبی کو کون بلا سکتا ہے؟ (اللہ)۔ تمہارے پاس براق ہے؟ (نہیں) ستر ہزار فرشتے ہیں؟ (نہیں) قبر کا عذاب ہٹا سکتے ہو؟ (نہیں) جہنم کے دروازے بند کر سکتے ہو؟ (نہیں) جنت کو سنوار سکتے ہو؟ (نہیں) حوروں کو ایک جگہ جمع کر سکتے ہو؟ (نہیں) تمام دروازوں پر فرشتے مقرر کر سکتے ہو؟ (نہیں) یہ کام وہی کر سکتا ہے جو محمدؐ کو بلا سکتا ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)۔ اگر حضور ﷺ یہاں ہوتے تو میں کرسی پر ہوتا؟ (نہیں) یہاں حضورؐ ہوتے تو میں زور سے بولتا؟ (نہیں) حضورؐ یہاں ہوتے تو یہاں خوشبو نہ ہوتی؟ (ہوتی) حضورؐ یہاں ہوتے تو یہ پٹاخے ہوتے؟ (نہیں) جہاں محمد ﷺ ہوتے ہیں وہاں دین کے خلاف بات نہیں ہوتی وہاں رحمت ہی رحمت ہوتی ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ایک علمی بات تھی۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے (آمین) خدا ہم سب کو حضور ﷺ سے سچی محبت عطا کرے۔ (آمین)

بوڑھی عورت دور سے آ رہی تھی حضور ﷺ نے دور سے دیکھا چہرہ چمکنے لگا' جب آپ کا چہرہ چمکتا تو ایسے معلوم ہوتا کہ مصطفےٰ ابھی جنت سے نہا کر نکلے ہیں۔ پیغمبر کی شان بڑھے ہمارا ایمان بڑھے۔ چہرہ چمکنے لگا مسکراہٹ پھیل گئی' نبی مسکرا دے تو جنت کا منظر بن جاتا ہے' نبی غصے میں آ جائے تو جہنم کا منظر بن جاتا ہے۔ نبی کی رضا جنت ہے' نبی کی ناراضگی جہنم ہے' ابو بکر سے نبی راضی ہیں

تو بیڑا پار ہے۔ ابو جہل سے ناراض ہیں تو فی النار ہے۔ ابو بکر نے اقرار کیا تو بیڑا پار ہو گیا۔ ابو جہل نے انکار کیا تو فی النار ہو گیا۔ ابو بکر نے اقرار کیا تو صدیق بن گیا' ابو جہل نے انکار کیا تو قیامت تک زندیق بن گیا۔

آقا نے دور سے اس اونٹنی کی طرف دیکھا کہ کمزور' اس پر ایک برقعہ پوش' بالکل خاموش' مگر پیغمبر کے چہرے میں محبت کا جوش' حضور ﷺ خود جلدی سے کھڑے ہو گئے' کچھ دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' رضاکار' محمد ﷺ کے یار چلنے لگے۔ آپ نے فرمایا علی رسلکم میرے یارو' جانثارو' تابعدارو ٹھہر جاؤ' کوئی نہ آئے' میرا حق ہے میں ادا کروں گا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ دور تک حضور ﷺ گئے۔ ہم نے انداز دیکھا جو نبیوں کا سردار ہے' اس کے کندھے پر اونٹنی کی مہار ہے' وہ بوڑھی اس طرح سوار ہے' ایک نقشہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو اونٹنی بیٹھنے لگی تو پیغمبر نے اپنا کندھا پیش کیا۔ جس طرح بوڑھا آدمی ٹیک لگا کر اترتا ہے وہ بوڑھی اس طرح پیغمبر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اترنے لگی ابھی بوڑھی اتری ہی تھی کہ محمد ﷺ نے اپنی چادر اس کے پاؤں میں بچھا دی۔ جس کو ہم مڈ یا مزمل کہتے ہیں' جس کو اپنی زبان میں کملی کہتے ہیں۔ کمبل۔

صحابہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اس کے سامنے یوں بیٹھے جس طرح بیٹا اپنی ماں کے سامنے ادب سے بیٹھتا ہے' جس طرح شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے' دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ باتیں ہوئیں۔ حضور ﷺ کچھ دیر کے بعد گھر جا رہے ہیں' پانی لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے پانی مانگا آقا پانی لا رہے

ہیں۔ حضور ﷺ نے اس سے کچھ فرمایا تو دیکھا کہ بوڑھی اٹھی۔ کافی بوڑھیا تھی۔ دیکھا کہ بڑھیا آگے چل رہی ہے۔ نبوت ساتھ ساتھ پیچھے چل رہی ہے۔ صحابہ خاموش' آنکھوں سے آنسو' اور یہ منظر دیکھ رہے ہیں کہ جہاں جبرئیل دو زانوں بیٹھتا ہے' جہاں آ کر جبرئیل پر ملتا ہے' جہاں فرشتے روزانہ نبی کی خدمت میں آتے ہیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ معراج اس لئے ہوا تاکہ پتہ چل جائے کہ میرا محبوب یہ ہے۔ جس طرح زلیخا نے عورتوں کو جمع کیا اور بتایا کہ میرا یوسف یہ ہے اللہ نے تمام انبیاء رسولوں اور حوروں کو جمع کیا کہ میرا محبوب یہ ہے' آؤ زرا دیکھو کہ میرا محبوب یہ ہے۔ جس کو میں نے رحمتہ العالمین' شفیع المذنبین' اما المرسلین راحت العاشقین' مرادالمشتاقین' خاتم النبین' کائنات میں بہترین' محبوب رب العالمین' شریفوں میں اشرف' حسینوں میں احسن' جمیلوں میں اجمل' کاملوں میں اکمل' نبیوں میں افضل یہ ہے۔

اس بڑھیا کے ساتھ اندر گئے' عائشہ' حفصہ' ام سلمہ' جویریہ' میمونہ' ام حبیبہ' زینب' سودہ! جی حضور ﷺ۔ فرمایا جلدی آؤ' آپ نے سب کو تعارف کروایا' فرمایا میرا دودھ کہاں ہے وہ گرم کر کے لاؤ' میرا کھانا لاؤ' میری فاطمہ' زینب' رقیہ' اور کلثوم کو بلاؤ' سارے آؤ' آ کر خدمت کرو۔ اس کی خدمت میں بڑا ثواب ہے' صحابہ باہر ہیں اندر یہ عجیب منظر ہے' ایک دو دن کے بعد وہی بڑھیا نکلی تو بڑھیا آگے اور محمد ﷺ کے کندھے پر اس کی گٹھڑی تھی۔ (سبحان اللہ) کچھ کھجوریں' کچھ ستو' کچھ تحفے' کچھ تحائف' ساتھ ساتھ حسن رضی اللہ عنہ و حسین

ﷺ کھیلتے جا رہے ہیں' آقا کا چہرہ چمک رہا ہے' اونٹنی بٹھائی گئی اس کا بند ھا گیا' نکیل سنبھالی گئی' بڑھیا سوار پیغمبر کا ہاتھ رکاب میں' وہ اونٹنی اٹھی تو حضور ﷺ نے مہار اپنے ہاتھ سے تھامی' آپ واپس آئے تو آنکھوں میں کچھ آنسو نظر آئے' صحابہ نے عرض کیا حضرت یہ کیا انتظام' کیا اہتمام' کیا پروگرام' اتنا استقبال' اتنے خوشحال' عجیب حال ہم حیران ہیں کہ بڑھیا کون تھی؟ فرمایا یہ وہی حلیمہ تھی جس نے بچپن میں محمد کو دودھ پلایا۔ میں چھوٹا تھا تو اماں حلیمہ نے خدمت کی' اماں آئی تو محمد نے استقبال کیا۔ (سبحان اللہ)۔ ماں باپ کی دعاؤں میں سب کچھ ہے۔

والدین کیلئے دعا کا حکم

اسلام نے کہا ہے کہ جب بھی تم نماز پڑھو تو کہو۔ رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاء۔ ربنا اغفرلی ولوالدی۔ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا۔ قرآن کہتا ہے۔ لا تقل لھما اف ولا تنھرھما۔ خبردار او مولویو! او پیرو! او چیئرمینوں اگر تم نے اپنی اماں کو کہا او بوڑھی' او بڈھی' تو نے اپنی اماں کو اوئے کیا۔ میں تیرے سارے عمل برباد کر دوں گا' ماں باپ کے آگے زور سے نہ بولو۔ باپ کے آگے نہ چلو' باپ بات کرے تو اس کی بات کو نہ کاٹو' باپ کہدے کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اگرچہ کوئی قصور نہ ہو۔ پھر بھی ان کے حکم پر گھر اجاڑ دو۔ باپ کے حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ یہ اسلام ہے' اللہ ہمیں اسلام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) آج تو ہم کہتے ہیں کہ

بوڑھی مرتی کیوں نہیں۔ دھوپ میں پڑی ہو تو سائے میں نہیں بٹھاتے' جائیداد اس

نی' اور گل چھرے تم اڑا رہے ہو۔ پانی مانگے تو نہیں دیتے۔ لو ظالمو!

ماں کی نافرمانی کا عبرتناک واقعہ

میں چیچہ وطنی سے تقریر کر کے جا رہا تھا کچھ ساتھی میرے ساتھ تھے۔ ایک آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مکھیاں اس کے پاس بھنبھنا رہی تھیں' عجیب حالت تھی' چہرہ زرد ہے' غبار د گرد ہے' عجیب درد ہے' نہ اس کا کوئی ہمدرد ہے' پریشان' حیران گردان ہے' چارپائی ہے' نہ بھلائی ہے' مجھے سمجھ نہ آئی کہ یہ کون ہے' میں قریب آیا تو کہنے لگا لو مولانا! ادھر تشریف لائیں' پیلے دانت' ہڈیوں کا ڈھانچہ کمزور سانچہ' قابل غور' عجیب شور' اس کے پاؤں پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا مجھے عبرت سے دیکھو۔ میں کون ہوں۔ میں ایک شیر تھا۔ مجھے دیکھ لو' مولانا! ابھی آپ کی تقریر کی آواز یہاں آ رہی تھی' کہنے لگا یہ مکان میرا تھا' دکان میری تھی' اب بھیک مانگتا ہوں' مجھے کوئی بھیک بھی نہیں دیتا بلکہ میرے اوپر لعنت کرتے ہیں۔

ذرا غور سے سننا یہ عبرت کی بات بتا رہا ہوں۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک روتا رہا' کہنے لگا میں وہ ہوں جس نے اماں کے منہ پر جوتے مارے تھے۔ (استغفراللہ) میں رات کو سینما دیکھنے گیا۔ غنڈوں کے ساتھ ساری رات میں آوارہ گردی کرتا تھا۔ دیر سے آیا۔ میں نے ماں سے روٹی مانگی' اماں نے کہا شرم نہیں آتی ساری رات آوارہ گردی کرتے ہو۔ کبھی پولیس تمہیں پکڑ لیتی ہے۔ نہ تمہارا ابا ایسا تھا' نہ تیری اماں ایسی ہے۔ تم کن غنڈوں میں پھنس گئے۔ شرم کرو' تمہیں روٹی دیکر روٹی حرام کروں' کچھ ناراض ہوئی' مجھے غصہ آیا میں نے جوتا اتار کر ماں کو مارنا شروع کر دیا۔ دو جوتے منہ پر مارے۔ ماں کے منہ سے اتنا سنا کہ عرش

والے! اس لئے بچہ دیا تھا کہ آج میں جوتے کھا رہی ہوں' مجھے موت دے دے میں بیٹے کے قابل نہیں ہوں' مولیٰ! جو بے عزتی ہوئی ہو چکی' مجھے اپنے پاس بلا لے' میں اب زیادہ جوتے نہیں کھا سکتی' عرش والے! جس نے ماں کی توہین کی ہے اس کتے کو دنیا و آخرت میں برباد کر دے۔

کہنے لگا اس وقت تو میں سو گیا' رات کو پاؤں میں ایک ٹیس اٹھی' درد اٹھا' پاؤں لرزنے لگا' صبح کو پاؤں سوجھ کر اتنا موٹا ہو گیا۔ ڈاکٹر کو دکھایا' لاہور گیا۔ ملتان نشتر ہسپتال گیا۔ انہوں نے آپریشن کیا۔ پاؤں کاٹتے گئے' کاٹتے گئے' اس نے اپنے پاؤں سے کپڑا اٹھایا تو پیپ بہہ رہی تھی۔ کہنے لگا یہ زخم نہیں' یہ ماں کی بددعا ہے' خدا کا قہر ہے' ماں ایک ہفتہ رو رو کر مر گئی' کھانا تک نہ کھایا' کہتی تھی میں سمجھتی تھی کہ بیٹا خدمت کرے گا میں اس عمر میں جوتے کھا رہی ہوں' مجھے اپنے بیٹے کی ضرورت نہیں ماں رو رو کر اسی غم میں ختم ہو گئی۔ ماں کی آہیں عرش پر پہنچیں' تارے سنیں' مجھ پر خدا کا قہر نازل ہوا' جائیداد گئی' مکان بکا' دکان بکی' بیوی گئی' بیٹے گئے' چار سال سے یہاں پڑا ہوں' پیپ بہہ رہی ہے' ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کتے کاٹ رہے ہیں' نیند نہیں آتی۔ مکھیاں بھنبھناتی رہتی ہیں۔ گذرنے والے کہتے ہیں یہ وہ لعنتی ہے' جس نے ماں کو جوتے مارے تھے۔ دنیا مجھے عبرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے' کتے کی طرح میرے سامنے روٹی پھینک جاتے ہیں۔ میرا ہاتھ پکڑ کر عجیب چیخ ماری اور گر پڑا کہنے لگا حضرت یہ دنیا کی ذلت ہے پتہ نہیں میری آخرت کا کیا حال ہو گا اتنا کہا پھر گر پڑا روتا رہا۔ پھر اس نے آنکھ نہ کھولی۔ کہنے لگا مولانا مجھے روٹھا رب راضی کروا دو۔ معلوم ہوتا ہے جس سے ماں ناراض ہے خدا بھی اس کیلئے قہار بن جاتا ہے۔ میں اجڑ گیا ہوں بیٹے آتے ہیں' بلاتا ہوں۔ بیٹے مجھے ابا نہیں کہتے' میری دنیا برباد ہو گئی ہے' اندھیرا چھا گیا ہے' دنیا کی لعنت برس رہی ہے' ماں کے ایک لفظ نے خدا کے قہر سے مجھے برباد کر دیا۔ خدا کی قسم یہ میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اللہ ہمیں ماں باپ کی بددعاؤں سے بچائے۔ (آمین)۔

ماں باپ اولاد کیلئے بددعا نہ کریں

میں ماؤں سے کہوں گا کہ کبھی جوش میں یوں نہ کہا کرو' کہ تو برباد ہو' خدا خراب کرے' تو لولا ہو جائے' لنگڑا بن جائے' ایسے نہ کہا کرو' کہیں تیرے یہ جملے عرش پر نہ پہنچ جائیں۔ کہیں تیرے بیٹے کے دونوں جہان برباد نہ ہو جائیں۔ کہیں خدا بڑھیا کی سن نہ لے۔ اللہ ہمیں اپنے والدین کی قدر دانی عطا فرمائے۔ (آمین)۔

ماں باپ نہ ہوں تو ہم یتیم ہیں' ماں باپ نہ ہوں تو رشتہ کون دے' ہمیں کون پہچانے' ہمارا تعارف ماں باپ کی وجہ سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تربیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جملہ بتا دوں' فرمایا تجھے اسہال تھے' تو چیخ رہا تھا' تجھے اسہال پانی کی طرح تھے' تو درد سے تڑپ رہا تھا' ماں لیکر کھڑی تھی۔ ساری رات سوئی نہیں۔ تیری پریشانی کو دیکھ کر ماں پریشان رہی۔ تیرے کپڑے بدلتی رہی' تیرا پیشاب نکلتا رہا۔ ماں پریشان ہوتی رہی' فرمایا تو ساری زندگی ماں کا شکریہ ادا کرے تو اس ایک رات کا شکریہ اور اس کا حق ادا نہیں کر سکتا جو اس نے پریشانی میں کھڑے ہو کر گذار دی تھی۔

اس رات کون کون نہیں بخشا جائے گا

ماں باپ کا نافرمان بھی اس رات نہیں بخشا جائے گا۔ متکبر نہیں بخشا جائے گا۔ زانی نہیں بخشا جائے گا۔ ایاکم والزنا فان فیھا اربعۃ خصال وقت نہیں کیا کیا بیان کروں ایک جملہ کہہ دیتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' من زنا زنی باھلھا مدینے کا پیغام' بر سر عام' حضور کا ارشاد کر لو یاد' ورنہ برباد' حضورؐ نے فرمایا جو کسی کی عزت برباد کرتا ہے خدا اس کی عزت برباد کرائے گا۔

دوسروں کی بیٹیوں کو بلانے والو! بازیاں لگا کر برباد کرنے والو! او بچیوں والو! تم نے کسی کی بچی سے زنا کیا' تیری بچی سے خدا انتقام لے گا' دوسروں کو رلانے والو! تم ذلیل ہوتے نظر آؤ گے۔ دوسروں کی عزت سے کھیلنے والو۔ تمہاری عزت برباد ہو کر رہے گی۔ تم سب جھوٹے ہو سکتے ہو مصطفےٰ ﷺ سچے ہیں۔

سوچ لو! تم نے اگر کسی کا گھر برباد کیا تو تمہارا گھر برباد ہو گا۔ مجھے مصطفےٰ پر یقین ہے۔ ساری دنیا جھوٹی ہو سکتی ہے میرا محمد ﷺ سچا ہے۔ (بے شک)

یہ حدیث یاد کر لو۔ من زنا زنی با هلها۔ کسی کی بیوی سے منہ کالا کرنے والو! نہ تمہاری بیٹی بچے گی نہ تمہاری بہن بچے گی۔ دوسروں کو برباد کرنے والو برباد ہو جاؤ گے۔ دوسروں کی عزت سے کھیلنے والو! تمہاری عزت یقیناً برباد ہو گی۔

تم دوسروں کی عزت بچاؤ' تمہاری عزت اللہ بچائے گا۔

تبلیغی دوست کا واقعہ

حافظ غلام سرور میرا دوست ہے۔ تبلیغی جماعت کا واقعہ ہے۔ کہنے لگا میں نے نئی شادی کی۔ میرا گھر شہر کے قریب ہیں ایک بوڑھی ماں اور ایک چھوٹی بہن۔ گھر میں گھر سے تبلیغ کی نیت سے نکلا تو کہا۔ اللھم انت خلیفتی فی اھلی ورفیقی فی سفری یہ دعا آقا ﷺ نے سکھائی ہے۔ اللہ میرے گھر کا وارث بھی تو' میرے گھر میں میرے پیچھے اس کا محافظ بھی تو' میرے سفر کا ساتھ بھی تو' میرے ساتھ بھی تو' کہنے لگا میں نے آیت الکرسی پڑھی اور کہا یا اللہ یہ گھر اب تیرے حوالے۔ نوجوان بیوی تیرے حوالے۔ میری عزت بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ دعا کر کے چلا گیا' کچھ غنڈوں کو پتہ چلا کہ مولوی تو چلے پر چلا گیا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ مولوی جاتے ہیں بیویاں کہاں چھوڑ جاتے ہیں؟ یہ کس کے سہارے پر چھوڑ جاتے ہیں۔ (اللہ کے) کہنے لگا میری تشکیل ہو گئی۔ کئی دنوں کے بعد ایک غنڈہ جو بڑا مشہور تھا' وہ رات کو مسلح ہو کر آیا اس

نے کہا کہ بڑھیا کا گلا گھونٹ دوں گا لڑکی نوجوان ہے اس کو اغواء کروں گا۔ جب مولوی آئے گا اس وقت تک میں سارا کام تمام کر جاؤں گا۔

اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ کوئی اور قوت بھی موجود ہے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا۔ بھی موجود ہے میرے مصطفےٰ کو بچانے والا کون؟ (اللہ) ہماری حفاظت کرنے والا کون؟ (اللہ) ہماری نگرانی کرنے والا کون؟ (اللہ)

اس غنڈے نے منصوبہ بنایا کہ اندر جا کر بوڑھی کے منہ میں کپڑا ٹھونسوں گا بڑی تیاری کی' ابھی دیوار ہی پھلانگی کہ دونوں گھٹنوں سے ٹانگیں ٹوٹ گئیں اتنا درد ہوا کہ چیخا' ہائے' ہائے' لوگ اکٹھے ہوئے تو دیکھا کہ شہر کا غنڈہ ہے۔ بہت بڑا بہادر' لوگوں نے دیکھ کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگا دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں اور یہ سمجھ لو کہ یہ میری چھلانگ سے نہیں ٹوٹیں یہ خدائے قہار کے عذاب سے ٹوٹی ہیں۔ اللہ نے توڑ دی ہیں۔ اس طرح ٹوٹ گئیں کہ جڑ نہ سکیں' مجھے لے جاؤ' برے میں ارادے سے آیا تھا' میں سمجھ گیا ہوں کہ جن کو خدا بچائے اس کی بے عزتی کوئی نہیں کر سکتا ہسپتال میں لے گئے۔ کوشش کی۔ پلستر چڑھائے اب تک ٹانگیں صحیح نہیں ہوئیں۔ جوانی گئی سب کچھ گیا۔ اللہ نے بتا دیا کہ انت خلیفتی کہنے والا تو تبلیغ کر تیری عزت کو میں خود بچاؤں گا۔ (سبحان اللہ) خدا آج بھی ہے۔ (بیشک)

عزیزو! آج رات صلوۃ التسبیح پڑھو۔ بڑا لمبا سجدہ کرو۔ اتنا لمبا سجدہ کرو کہ سر اس وقت اٹھاؤ جب رب راضی ہو جائے۔ اولاد کیلئے مانگو مسلمانوں کیلئے مانگو۔ اپنے لئے مانگو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی حضور ﷺ کے قریب بیٹھا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ اللھم ارحم علی و علی محمد ولا تشرک بنا احداً۔ یا اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ رحم کر کسی اور پر نہ۔ حضور ﷺ ہنس پڑے۔ اس کو بلا کر فرمایا اچھا اتنی بڑی رحمت کو تو نے بند کر دیا۔ اور کسی پر نہ ہو' صرف

ہمارے اوپر رحمت ہو؟فرمایا! ساری امت کیلئے دعا کر' ان کی برکت سے تجھ پر بھی رحمت ہو گی۔ آج ساری امت کیلئے دعا کرو۔ اپنے لئے بھی۔ یا اللہ ہم سب کو ہدایت دے' ہم سب کو نمازی بنا' پورے ملک کو' پوری دنیا کو ہدایت نصیب فرما۔

ہمارا نبی رحمتہ اللعالمین ہے' ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ ہمارا کعبہ ھدی ا للعالمین ہے' ہمارا قرآن ذکر اللعالمین ہے' پوری دنیا کیلئے دعا کرو اللہ پوری دنیا کو مصطفےٰ ﷺ کا غلام بنائے۔ (آمین) پوری دنیا کو ایک کلمہ' ایک اذان' ایک قرآن' ایک دین' ایک مذہب' ایک مسلک' ایک مشرب' ایک توحید' ایک عقیدہ' ایک اسلام پر ایک کر دے (آمین) پوری دنیا کو اپنے گھر اور مصطفےٰ کے در کی زیارت کروا۔ ایسی دعائیں کریں انشاء اللہ قبول ہوں گی۔ بیمار ہو تو دعا کرو۔ حج کا ارادہ ہے تو دعا کرو کہ مولیٰ آج کی رات ہمارے لئے راستہ آسان کر دے۔ اپنا گھر بھی دکھا دے' دلبر کا در بھی دکھا دے بیماروں کیلئے دعا کرو' فوت ہو جانے والوں کیلئے دعا کرو۔ عاجز بن کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو' اللہ ان کی قبر کو بھی روشن کر دے گا۔ آج والدین کیلئے' اولاد کیلئے بیماروں کیلئے خوب مانگو۔

خدا سے مانگو کہ یااللہ تو رازق ہے۔ میں محتاج ہوں۔ مولیٰ اتنا رزق دے کہ کسی کا محتاج نہ رکھ۔ آج خدا سے مانگ کر دیکھو' آج دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ آج اعلانؒ ہو رہا ہے کہ کوئی لینے والا آئے۔ دینے والا موجود ہے۔ مانگنے والا آئے۔ خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ ذرا بھیک مانگ کر دیکھو کہ گود بھرتا ہے کہ نہیں بھرتا۔ اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ (آمین)۔

صبح کو روزہ رکھنا سنت ہے۔ آج ساری رات عبادت کرو۔ اپنی بیوی بچوں کو بھی عبادت پر لگاؤ۔ کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ۔ ہر شخص چرواہا ہے۔ ہر شخص سے اس کے غلہ کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی بچیوں کو اپنی بہنوں کو بھی دین کی طرف متوجہ کرو۔ ان کو بھی صلوۃ التسبیح سکھاؤ۔

صلوٰۃ التسبیح کا فائدہ

سب سے بڑی شاندار نماز صلوٰۃ التسبیح ہے۔ اگر ایک دفعہ زندگی میں پڑھ لی تو چھوٹے گناہ اور چھپے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ اتنا صابن کپڑوں کو صاف نہیں کرے گا۔ جتنا سیاہ دلوں کو یہ نماز صاف کر دے گی۔

توبہ۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔ جس کی توبہ قبول ہو گئی گویا اس کے گناہ ہی نہ تھے۔

آج رات بڑی رحمت کی رات ہے' جشن کی رات ہے جس طرح بادشاہ خوشی میں قیدیوں کو رہا کرتا ہے۔ خدا رحمت کی خوشی میں محمد ﷺ کی امت کو رہا کرتا ہے۔ آج جشن رحمت ہے۔ (سبحان اللہ)۔

اس رات کا نام لیلتہ الرضوان ہے۔ اس رات کا نام لیلتہ البرکت ہے۔ اس رات کا نام لیلتہ القبولت ہے' اس رات کا نام لیلتہ المبارکہ ہے' حدیث میں اس کے بہت سارے نام آتے ہیں۔

آپ میرے لئے دعا کریں میں آپ کیلئے دعا کروں گا' پورے ملک کیلئے دعا کریں اللہ ہمارے ملک کو اسلام کا گہوارہ بنائے۔ (آمین)

ہمارے ملک کے حالات عجیب ہیں' سیاسی بھی اور دوسرے بھی' ہمارے ملک میں اسلام کا نام ہے مگر کام نہیں' دعا کرو خدا خلافت راشدہ کا نظام آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

یہ ملک تب کامیاب ہو گا کہ یہاں یاران پیغمبر' وفاداران پیغمبر' تابعداران پیغمبر' صدیق سے لیکر حیدر کرار تک جو دور تھا وہ آئے۔ خدا اس دور کی جھلک آنکھوں کے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ڈیڑھ گھنٹہ بول چکا ہوں' موتی رول چکا ہوں' حقیقت کھول چکا ہوں' میں آپ کو جگا چکا ہوں' دین پہنچا چکا ہوں' تمہیں سمجھا چکا ہوں' بہرحال میں آ چکا ہوں۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ یہ ہے۔ نیت کرتا ہوں نماز کی چار رکعت نماز صلوٰۃ التسبیح
نفل' بعد ثناء' اللہ اکبر' سبحانک اللہم پوری' پھر الحمد للہ پوری پھر کوئی
سورت بھی پڑھیں۔ ہاتھ باندھے رہیں۔ اور پندرہ دفعہ' سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر انگوٹھے سے انگلی کو
دبا کر گن لے تو گننے میں آسانی ہو گی۔ پھر رکوع کرے۔ سبحان ربی العظیم
تین دفعہ پڑھ کر پھر دس دفعہ کلمہ پڑھے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد
کہہ کر دس دفعہ پھر سجدے میں سبحان ربی الاعلی کے بعد' دس دفعہ پھر
سجدے سے اٹھ کر دس دفعہ' پھر دوسرے سجدے میں سبحان ربی الاعلی کے
بعد دس دفعہ' پھر سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھ کر دس دفعہ پڑھ لے۔

دوسری رکعت میں

سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پندرہ دفعہ باقی اس طرح جس طرح پہلی رکعت میں
پڑھا تھا۔ ایک رکعت میں پچھتر دفعہ پڑھنا ہے۔ کل تین سو دفعہ ہو گا۔
التحیات میں پہلے کلمہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔ اس کے بعد سلام پھیرے۔ آخر
میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دے' رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنائے' لائٹ بند کر دے
اور آنکھوں سے مینہ برسائے' رو کر خدا کے سامنے ہاتھ اٹھائے' ابھی آنسو نہیں
نکلیں گے کہ رحمت جوش میں آ جائے گی' آج یہاں رو پڑو گے تو کل نہیں رونا
پڑے گا۔ جس طرح روتے بچے کو ماں بہلاتی ہے اس طرح خدا کی رحمت اتر کر
تمہیں بہلائے۔

پتہ نہیں آئندہ سال ہم زندہ رہیں یا نہ رہیں' کل کا پتہ نہیں' حضور
ﷺ نے ایک ایسی حدیث فرما دی کہ ہمیں تو کل تک کا بھی یقین نہ رہا' اذا
اصبحت فلا تنتظر المساء واذا امسیت فلا تنتظر الصباح پھر صبح کرو تو

شام کا انتظار نہ کرو' شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صبح سے پہلے جنازہ اٹھ نہ جائے۔

جامع دعائیں

صلوۃ التسبیح کے علاوہ صرف سجدہ کر کے۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار' اور بڑی بڑی جامع دعائیں ہیں۔ حضرت عمروالی دعاء اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلدحبیبک ﷺ' اللھم اغفرلنا و لجمیع المسلمین۔ ایسی دعائیں کرو جس میں پوری امت شامل ہو جائے'۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم الخ یہ بھی ایک دعا ہے۔ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجدیہ بھی دعا ہے۔ اور کچھ نہ آئے تو کہے یااللہ تو عرش پے راضی ہو جا مصطفٰے ﷺ کو فرش پر راضی فرما۔ اپنی خلقت میں داخل فرما محمد ﷺ سے امت میں داخل فرما۔ پچھلے گناہ معاف کر دے آئندہ جنت کا راستہ صاف کر دے۔ (آمین)۔

یا اللہ میرے گناہوں کو نہ دیکھ' اپنی عطاؤں کو دیکھ غفار بن۔ قہار نہ بن' رحم کر' قہر نہ کر۔ چھوڑ دے' پکڑ نہ کر۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔

یا اللہ میں گنہگار' تو غفار' میں منگتا' تو داتا۔ میں بھکاری' تو غنی' جو انداز بھی آئے اسی میں مانگے۔

وہ ایک پٹھان کعبے کا غلاف پکڑ کر کہہ رہا تھا میں تیرے کعبے کا غلاف نہیں چھوڑوں گا جب تک تو بخشے گا نہیں' خدایا بخش! کتنا دور سے سفر کر کے آیا ہوں تیرا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ تو بخشے گا تو پھر چھوڑوں گا۔ اللہ کو یہ ادا بھی اس کی پسند آگئی۔

جب وہ بخشنے پہ آتا ہے تو حدیث میں ہے کہ ایک مسافر اونٹ پر اپنا سامان لادے جنگل سے گزر رہا تھا کہ دوپہر کے وقت آرام کی غرض سے لیٹ گیا اور اونٹ کو وہیں چھوڑ دیا۔ جب بیدار ہوا تو اونٹ اپنا گم دیکھ کر خداگم ہو گیا۔ تلاش بسیار کے بعد پھر لیٹ گیا اور جب آنکھ کھلی تو خوشی سے زبان پر یہ جملے آتے ہیں۔ اللھم انت عبدی و انا ربک۔ مولیٰ تو میری مخلوق ہے' میں تیرا خالق' میں تیرا خدا ہوں' تو میرا بندہ ہے فرشتوں نے کہا یا اللہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ فرمایا اس کو کچھ نہ کہو۔ ٹھیک ہے جو کچھ کہہ رہا ہے یہ خوشی میں مست ہو گیا ہے اس کی دعا سب سے پہلے قبول کروں گا' اس غریب کو پتہ بھی نہ چلا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ کہتا ہے تو میرا بندہ ہے میں تیرا خدا ہوں فرمایا اس کو مواخذا نہ کرو اسی جملے پر میں اس کو بخش دوں گا۔ جب وہ بخشنے پر آتا ہے تو اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔

حدیث میں ننانوے قتل کرنے والے کا واقعہ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے ننانوے قتل کیے۔ ایک راہب سے پوچھا کہ میں بخشا جاؤں گا؟ اس نے کہا بے حیا' قاتل' ظالم' جابر' جہنمی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ قاتل نے کہا اچھا اگر نہیں ہو سکتا' تو میری سنچری ہونے میں ایک کم ہے' تم بھی چلو' اس نے حضرت کو بھی ختم کر دیا۔ مفتی بھی ختم ہو گیا۔ پھر اس کے دل میں آیا کہ اللہ تو کہتا ہے' انی لغفارلمن تاب و آمن و عمل صالحا۔ میری بخشش کا بھی ضرور کوئی راستہ ہو گا۔ کسی اللہ والے سے اس نے پوچھا کہ کوئی طریقہ' کوئی سلیقہ' اللہ کو منانے کا ہے؟ اللہ والے نے فرمایا کہ بالکل ہے تو اس بستی کو چھوڑ' فلاں بستی میں اللہ والوں کی جماعت ہے وہاں چلا جا وہ اس کی طرف چل دیا' راستہ میں موت آ گئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ قتل والا علاقہ قریب تھا اور وہ بزرگوں کی بستی دور تھی۔ جب وہ چلنے لگا راستے میں موت آ گئی۔ جب جہنم والے دونوں فرشتے آ

گئے۔ جنت والے کہنے لگے ضرور جنت میں لے جائیں گے۔ جہنمی کہنے لگے جہنم میں لے جائیں گے۔ رب نے کہا جلدی نہ کرو۔ ماپ لو۔ اگر یہ اللہ والوں کے قریب ہے تو اس کو جنت میں لے جاؤ۔ اگر یہ قتل والی جگہ کے قریب ہے تو جہنم میں ڈال دو۔ حدیث میں آتا ہے کہ قتل والا علاقہ قریب تھا۔ ولی کا علاقہ دور تھا۔ خدا نے زمین کو کہا ذرا تو سکڑ جا۔ قتل والا علاقہ دور کر دے ولی قریب کر دے' میں بخشنے پہ آیا ہوں مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں' اسی پر بخشا گیا۔

بخشش کا ایک اور واقعہ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص مرنے لگا تو کہنے لگا میرے بیٹو! جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ لگا دینا۔ آگ لگا کر میری ہڈیاں تک جلا دینا' راکھ جو بچے اس کو ہوا میں اڑا دینا تاکہ کل خدا کو منہ نہ دکھا سکوں۔ اتنا شرمندہ ہوں' مجھے ختم ہی کر دینا۔ اللہ کو جمع کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ حدیث میں آتا ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ کن فیکون بن گیا۔ خدا نے پوچھا یہ کیا کیا؟ کہنے لگا یااللہ تیرے ڈر کی وجہ سے۔ یااللہ میں اتنا گنہگار تھا کہ تیرے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں تھا فرمایا اگر میرے ڈر کی وجہ سے ہے تو جا۔ میں نے تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

آج رات اللہ کے سامنے ایسے روئیں کہ جس سے آنسو نکل پڑیں۔ مکر کا رونا نہ ہو' جہنم کا منظر سامنے کرو۔

موت کا مراقبہ

مولانا تھانویؒ نے مراقبہ موت لکھا ہے' کہ بیٹھ جاؤ اور سمجھو کہ میں مر رہا ہوں۔ پھر سمجھو میں مر گیا ہوں پھر سمجھو لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ کپڑے اتار رہے ہیں' غسل کروا رہے ہیں' کفن پہنا رہے ہیں' جنازہ لے جا رہے ہیں' قبر کھودی جا رہی ہے' مجھے اندر سلا رہے ہیں' دروازہ بند ہو رہا ہے' لوگ جا رہے ہیں' من

کہ ما دینک؟ من نبیکہ یہ مجھ سے سوال ہو رہے ہیں۔ پتہ نہیں جنت کی
کی کھلی ہے۔ یا جہنم کی کھلتی ہے' پتہ نہیں حساب کیسا ہوتا ہے' اس طرح تصور
رے گویا خدا کے حضور پیش ہو گیا' فرمایا یہ تصور کرے تو انشاء اللہ قیامت کا منظر
اس کے سامنے آ جائے گا' اور آخرت اس کی کامیاب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم
ب کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

بہت خوشی ہوئی کہ کافی حضرات پٹھانوں کو چھوڑ کر مسجد میں آ گئے۔ کتاب و
نت کے سیکھنے کیلئے اللہ ان کو اپنے دروازے پر لے آیا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت ازوشناس کہ بخدمت بروداشت

یہ آپ کا کمال نہیں یہ اس کی مہربانی ہے کہ اپنے دروازے پر بلا لیا۔ شاید اس
رات کی برکت سے قبر کی رات' حشر کی رات اچھی ہو جائے۔ اور اس رات کی
برکت سے روٹھا رب راضی ہو جائے۔ پچھلے گناہوں پر لکیر پھیر دے ایک ہی رات
میں۔

یک دم غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہ کند آگاہ نہ باشی

تجھے پتہ بھی نہ چلے۔ اور تیرا نام جنتیوں کی فہرست میں لکھا جائے۔ اس کی
رحمت میں دیر نہیں ہے' میں آپ کیلئے آپ میرے لئے دعا کریں۔

ہم زیادہ محتاج ہیں۔ ہمیں زیادہ خطرہ ہے۔ اگر ہم نے حق نہ کہا تو خطرہ ہے'
اگر ہم نے چاپلوسی کی تو خطرہ ہے۔ اگر ہم نے دین چھپایا تو خطرہ ہے۔ اشد
الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینتفع بعلمہ من سئل بعلم فکتمہ الجم
یوم القیامۃ بلجام من النار۔ جس مولوی نے حق نہ کہا اس مولوی کو جہنم کی
لگام ڈالی جائے گی۔ جہنم کا گدھا بنایا جائے گا۔ ہمیں آپ لوگوں سے بھی زیادہ خطرہ
ہے کہ ہم نے اگر خوشامد کی تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ اللہ ہمیں یہاں سے لیکر تختہ

دار تک حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین)۔

(نوٹ۔ پولیس والوں نے روکا تھا اور مجبور کیا کہ پہلے اجازت لو۔ اس پر مولانا نے فرمایا) مجھے افسوس ہوا کہ پولیس والوں نے روکا۔ پٹاخے نہیں روکے جاتے تبلیغ کو روکا جاتا ہے۔

ان پٹاخوں کو قانونی حیثیت دے دیتے ہیں' ان کے نزدیک آتش بازی ٹھیک ہے' قرآن حدیث پڑھنا غلط ہے۔

تمہیں حکومت مبارک ہو' ہمیں نبوت مبارک ہو۔ یہ مسجد اللہ کی ہے ہم اللہ والے ہیں یہاں سے ہمیں کون روکے یہ مسجد خدا کا گھر ہے خدا کے گھر میں خدا و مصطفےٰ ﷺ کا ذکر ہو گا۔ (انشاء اللہ) دین گھر گھر پھیلے گا' تم راستہ روکو گے' تم ہمارے ہاتھ کاٹو گے' زبانیں روکو گے تو ہم آنکھوں سے بھی محمد ﷺ کے دین کا اشارہ کریں گے۔ (انشاء اللہ)۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو ہدایت بخشے اور توبہ کی توفیق دے (آمین) خدا کے ہاں کسی کی کوئی ویلیو نہیں صرف محمد ﷺ کے غلاموں کی ویلیو ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت بخشے (آمین)۔

دعا

اللّٰھم صل علیٰ محمد الخ۔ یا اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرما۔ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کا سچا غلام بنا۔ ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ اپنی عطاؤں کو دیکھ' غفار بن قہار نہ بن' مانگنا نہیں آتا' بھیک مانگنے کا سلیقہ سکھا دے' طریقہ سکھا دے' گھر گھر کو رسول اللہ کی غلامی کا مرکز بنا دے۔ منہ کالے ہیں تو منور کر دے۔ گناہوں کی گٹھڑیاں لیکر آئے ہیں گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں ہماری یہ گٹھڑیاں اتار دے۔ یا اللہ تو خود کہتا ہے کہ جب سفید داڑھی سے کوئی مانگے تو میری رحمت کو حیا آ جاتی ہے یا اللہ تو نے کہا ہے کہ جب کھرے کھوٹے سب مل کر آئیں تو

کمزوروں کو کے طفیل سے کھوٹوں کی دعا بھی قبول کرتا ہوں۔ یہ تیرا قانون ہے' یا اللہ تیری عادت ہے کہ جب رات کو سارے سو جائیں تو تیری رحمت متوجہ ہو جاتی ہے جب کوئی نہ سنے تو' تو سنتا ہے' جب سب افسروں کے دروازے بند ہو جائیں تو تیری رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ آج تیرے دروازے پر آئے ہیں اپنے گلے دروازے یعنی کعبے اور نبی کے دروازے تک بھی ہم کو پہنچا دے' یہ امت بخشے آئی ہے' تجھے منانے آئی ہے' یا اللہ دیکھ محمد ﷺ کی برادری جمع ہو گئی ہے۔ سارے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ جب برادری چل کر آ جائے تو ساری قوم فیصلہ مان لیتی ہے یا اللہ یہ ساری برادری آ گئی ہے اس برادری کے طفیل سب کے گناہ معاف فرما دے۔ اس رات کی برکت سے رحمت کی گھٹا برسا دے۔ سب کو رسول اللہ کا سچا غلام بنا۔ مدت سے لڑ رہے ہیں وہ کہتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں اللہ سب کو عاشق رسول بنا۔ سب کو محب رسول بنا' سب کو غلام رسول بنا دے' سب کو غلام نبی بنا دے' سب کو تابع رسول بنا دے' ہمیں ہدایت سے ہمکنار فرما' تمام بیماروں کو شفا عطا فرما۔ کمزوروں کو طاقتور بنا' عاجزوں کو طاقت والا بنا۔ ظلم سے بچا بے حیائی سے بچا۔ حرام خوری سے بچا' چوری سے بچا' سینہ زوری سے بچا' بے وفائی سے بچا' یااللہ رذیلوں کو شرافت دے۔ گمراہوں کو ہدایت دے۔ بخیلوں کو سخاوت دے۔ مال میں برکت دے۔ گھر گھر میں رحمت دے' سب کو جنت دے' اپنا ذکر دے مدنی کا فکر دے' اپنا ذوق دے محمد ﷺ کے دین کا شوق دے' اپنی عبادت دے' مدنی کی اطاعت دے۔ اپنی خلقت میں مدنی کی امت میں شامل فرما۔ محمد ﷺ کی شفاعت ملے' تیری مغفرت ملے۔ یا اللہ جن کو دولت دی ہے شریعت بھی دے۔ زمین دی ہے دین بھی دے' شکل دی ہے' عمل بھی دے' مکان دیا ہے ایمان بھی دے' دنیا دی ہے' آخرت بھی دے' ان سب کا آنا بیٹھنا منظور کر' برائی سے دور کر' گناہوں سے نفور کر' رحمت سے بھرپور کر' دین سے معمور کر' دعا عبدالشکور کرے۔ قبول رب غفور کرے۔

و صلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد و علی الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

عورت کا مقام

بزبان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- ایمان کے بعد دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے — الحدیث
- عورت کی پاسداری تم پر لازم ہے کیونکہ ان کے دل بلور کی سراحی کی شکل ہیں — الحدیث
- میری امت میں مردوں کے لئے سب سے بڑی آزمائش عورت ہے — الحدیث
- نیک عورت ایمان کی مددگار ہے — الحدیث
- صاحب اولاد سیاہ فام خوب صورت بانجھ سے بہتر — الحدیث
- عورتوں کی دین داری کے مقابلہ میں ان کے حسن کو ترجیح نہ دو — الحدیث
- سب سے برا شوہر وہ جو عورت کو تنگ کریں — الحدیث
- بد ترین مخلوق وہ عورت ہے جو خلوت کی باتیں دوسروں کو بتائے — الحدیث
- عورت کو ڈھیل دو گے تو وہ حد سے گزر جائے گی پھر تدارک دشوار ہوگا — الحدیث
- وہ عورت جہنمی ہے جس کی زبان سے پڑوسی ایذا اٹھائیں — الحدیث
- اپنی عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو — الحدیث
- غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو عورتوں کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کریں — الحدیث
- اگر کوئی عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنتی ہے — الحدیث

روزہ کیا ہے

الحمدلله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له،ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا نظيرله ولا وزيرله ولا مشيرله ونشهد ان سيدنا ونبينا ورسولنا وحبيبنا وحبيب ربنا، وطبيبنا وطبيب قلوبنا، ومولانا واولانا وافضلنا ومتاعنا وامامنا وامام الهدى وامام الانبياء وامام المرسلين عبده ورسوله صلى الله عليه وسلم وعلى خلفاءه الراشدين المهديين الذين هم هداة الدين وعلى اله الطيبين الطاهرين المحسنين وعلى من تبعهم اجمعين الى يوم الدين فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ اَلَّذِيْنَ إِن مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔(النور)

وعن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت كلما دخل رمضان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم شد ميزره و ايقظ اهله و احيا ليله۔

وكان رسول الله، اجود الناس، وكان اجود فى رمضان من الريح المرسله۔

قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم الحج الى الحج ورمضان الى رمضان والجمعة الى الجمعة والصلوة الى الصلوة كفارات لما بينهن۔

وينادى مناد من السماء فى كل ليلة من شهر

رمضان یا طالب الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر۔(ترمذی)

وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔(متفق علیہ)

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوم الصائم عبادة وصمتہ تسبیح ودعاؤہ مستجاب وعملہ مضاعف وذنبہ مغفور۔ ثلثة لا ترد دعوتہم دعوة الحاج حتی یرجع، دعوة الغازی حتی یعود ودعوة الصائم حتی یفطر ومن فطر صائما علی مذقة لبن او علی شربة ماء او علی شق تمرة فلہ اجر الصائم لا ینتقص من اجرہ شی۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا الہ الا اللہ وشہادة ان محمدا رسول اللہ واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم رمضان و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة بابا یقال لہ ریان لا یدخل منہ الا الصائمون۔

وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنة بعشر امثالہا الی سبعمائة ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطرہ وفرحة عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنة واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم۔

اربع من سعادة المرء ان یکون زوجته صالحة، ان یکون ولده بارا، وان یکون خلطاءه صالحین وان یکون رزقه فی بلده۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم وفی روایۃ ونیّتکم۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او الی امراۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتھلک۔

الجھل موت الاحیاء۔

صدق اللہ مولنا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین۔

احب الصالحین ولست منھم   لعل اللہ یرزقنی صلاحا

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ   حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

یا الٰہی تو ہمیں اہل قرآن کر دے   پھر نئے سرے سے مسلم کو مسلماں کر دے

وہ پیغمبر جسے [illegible] رسول کہتے ہیں   اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے

گر تو می خواہی مسلماں زیستن   نیست ممکن جز بقرآن زیستن

[illegible] ملے گا تمہیں [illegible]   اور ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

رکھ حنت گرامی سے ہے شرف آپ کی غلامی سے

بن کوئی تابع رسول نہیں اگر اطاعت کرے قبول نہیں

ما ان مدحت محمدا بمقالتی ولکن مدحت مقالتی بمحمد

لنا شمس وللآفاق شمس وشمسی خیر من شمس السماء

فان ہذا الشمس تطلع بعد فجر وشمسی تطلع بعد العشاء

محمد کی آمد بشیراً نذیرا فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

سارے حضرات محبت کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔

زمین میں مبارک جگہ مسجد ہے

حاضرین کرام جمعہ کا دن ہے۔ مبارک جگہ مسجد ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جس کے لیے آقا ﷺ نے خود مزدوروں میں شامل ہو کر پتھر اٹھائے۔

رمضان رحمت کا خزینہ

یہ مہینہ' رحمت کا خزینہ' برکات کا گنجینہ' رمضان کا مہینہ' ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی امت کو ایسا ہدیہ نہیں ملا جو کملی والے کی طفیل اس امت کو ملا ہے۔ اگر امت کو پتہ چل جائے کہ اس مہینہ میں کتنی برکات' کتنی عنایات' کتنے درجات' کتنے انوارات' کتنے فیوضات' کتنی رحمت کی برسات دن رات ہے تو اللہ سے تمنا کرتی کہ سارا سال رمضان بنا دے تاکہ ہم پر رحمت برستی رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کون تھیں

ہماری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا آقا کی رفیقہ' ازواج میں لیقہ' صدیقہ بنت صدیق جس کو ہمارے محبوب نے پیار میں حبیبہ' طیبہ' طاہرہ' صدیقہ بنت صدیق' حمیرا فرمایا۔

یہ نو برس حضور ﷺ کے حجرے میں قیام پذیر رہیں۔ جن کا حجرہ پیغمبر کا

گنبد خضریٰ بن چکا ہے۔ جس کے بستر ے پر جبرئیل علیہ اسلام قرآن لے کر وحی لے کر آئے تھے۔ جن کو اللہ کا سلام آیا۔ جن کا دوپٹہ میدان بدر میں حضور ﷺ نے جھنڈا بنا کر لہرایا۔ وہ بی بی جس کی برات کے لیے سترہ آیتیں قرآن میں نازل ہوئیں۔ خود قرآن وکیل صفائی بنا۔ جن کی گود میں' جن کے حجرے میں' جن کی باری میں حضور کریم ﷺ دنیا سے عالم جاوداں کو تشریف لے گئے۔ یہ وہ بی بی ہے جن کو حضور کریم ﷺ نے صدیقہ بنت صدیق بھی پیار میں فرمایا۔

رمضان میں حضور ﷺ کیا کرتے تھے

بی بی فرماتی ہیں کہ میں اپنے پیغمبر کا طریقہ اور انداز بتاتی ہوں کہ رمضان میں آپ کیا کرتے تھے۔ آج تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ آیا بھی نہیں۔ اسی طرح گانے بجانے کی آوازیں آتی ہیں۔ قتل ہو رہے ہیں' چوریاں ہو رہی ہیں۔ پتہ نہیں کہ رحمت برس رہی ہے اور امت کے برتن اوندھے ہیں۔ ڈپو کھل چکے ہیں اور رحمت لینے کے لیے کوئی نہیں پہنچا۔ ٹکٹ گھر کھلا ہے اور ٹکٹ لینے والا کوئی نہیں۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے۔

ہماری اماں فرماتی ہیں کلما دخل رمضان جب رمضان کا چاند دکھائی دیتا اور رمضان شریف اپنی برکتیں' رحمتیں' عنایتیں' فضیلتیں لے کر آجاتا تو ہمارے پیغمبر کی عادت شریفہ یہ تھی کہ شد میزرہ۔ حضور ﷺ مخلوق خدا کی خدمت کے لیے کمربستہ ہو جاتے۔ مدینے کی بیوہ' مدینے کے مسکین' مدینے کے یتامیٰ' مدینے کے بوڑھے' مدینے کے نابینے' مدینے کے غرباء حضور ﷺ کے لنگر سے عام فیض حاصل کرتے اور ہر ایک مسکین کی حضور ﷺ خبر گیری فرمایا کرتے تھے۔

یتیموں سے حضور ﷺ کا برتاؤ

ویسے پیغمبر ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ روتے ہوئے یتیم کو دیکھا تو فرمایا نہ رو بیٹے! صدیقہ تیری اماں بن چکی ہے' مصطفیٰ تیرا ابا بن چکا ہے۔ کسی بیوہ کو

آپ دیکھتے کسی نابینا کو' معذور و مجبور و محصور و ضعیف نحیفہ کو تو اس کی لاٹھی پکڑ کر اس کو گھر پہنچاتے۔ اس کی گٹھڑی اٹھاتے۔ ابتداء ہی سے مصطفےٰ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر مسکینہ اور ہر غریب کی خدمت فرماتے۔

اس مہینے میں حضور ﷺ شد میزرہ۔ آقا میں' اللہ نے فطرتاً خدمت خلق کا جذبہ بھر دیا۔ کسی کی تکلیف ناقابل برداشت ہوتی تھی۔

فرمایا لا یومن احدکم والجار جائع فی جنبہ۔ وہ مومن نہیں ہے جس کا ہمسایہ بھوکا بیٹھا ہے۔ بڑے بڑے پنے' بڑی عبادتیں کرے' بڑی تسبیحیں پڑھے' پھر بھی مومن نہیں ہو سکتا۔ مومن اس وقت ہوگا جب اپنے ہمسائے کا خیال رکھے گا۔

آپ ﷺ اس مہینہ میں تین کام کرتے تھے

حضور ﷺ اس مہینے میں تین کام کرتے تھے۔ آؤ مسلمانو' بزرگو' نوجوانو' دین کے پروانو' قرآن کے مستانو' توحید کے فرزانو' پیغمبر کے دیوانو اپنے آقا ﷺ کی عادات پر' اپنے آقا ﷺ کے دن رات پر' ہر بات پر قربانی دو اور اپنے اندر پیغمبر کی غلامی' تابعداری' جانثاری' وفاداری' حب داری پیدا کرو۔

اس مہینے میں رحمت سستی ہو جاتی ہے۔ آپ کے سیزن کے موسم پہ گندم وغیرہ سستی ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں خدا کی رحمت عام ہو جاتی ہے۔

رمضان کی ہر رات میں اعلان

ہر رات اعلان ہوتا ہے یا طالب الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر۔ خود قدرت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ گنہگارو آؤ' سیاہ کارو آؤ' مجھے راضی کرنے والو آؤ' یا طالب الخیر' اے رحمت' آخرت' جنت' مغفرت تلاش کرنے والو آؤ' ذرا دامن تو پھیلاؤ' ذرا سر تو جھکاؤ' ذرا ہاتھ تو اٹھاؤ' ذرا آنسو تو بہاؤ' ذرا لو تو لگاؤ' ذرا مجھے تو بلاؤ' یا طالب الخیر' اے جنت اور رحمت و خدا اور رسول کو تلاش کرنے والے ادھر آ' یہ میرا در کھل چکا ہے۔

ایک آواز اور آتی ہے۔ یا باغی الشر' او غدار' او ناہنجار' او بدکار' او دین سے بیزار' اس مہینے میں میری غداری نہ کر۔ اس مہینے میں میری اور میرے محبوب کی نافرمانی نہ کر۔ تکبر نہ کر' جھوٹ مت بول' غلط نگاہ مت اٹھا' حرام نہ کھا' غلط اقدام نہ اٹھا۔ یا باغی الشر اقصر' چوری نہ کر' ڈاکہ نہ مار' غلط گواہی نہ دے' حرام نہ کھا۔ اگر تو اس مہینے میں بھی جرات سے گناہ میں پھنس گیا اور میری رحمت کی پرواہ نہ کی تو سوچ لینا کہ میں غفار بھی ہوں' میں قہار بھی ہوں' مجھے پکڑنا بھی آتا ہے' مجھے چھوڑنا بھی آتا ہے۔

اگر اس مہینے میں جبکہ میری رحمت کا بازار کھلا ہوا ہے' تو پھر بھی نہ آیا' پھر جب میں نے پکڑا' میرا عذاب آیا' میں نے قہاریت کا اپنا منظر دکھایا تو پھر تمہیں چھڑانے والا' بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کی سیرت

آؤ اپنے پیغمبر کی سیرت کو ذرا دیکھیں۔ ہماری اماں کہتی ہیں کان رسول الله اجود الناس۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کان رسول الله اورع الناس اجود الناس' ازهد الناس' اعبد الناس اسخی الناس' اشجع الناس' احسن الناس۔ ایک حدیث بیان کرنا چاہے تو سارا دن انسان بیٹھا رہے۔

حضور ﷺ تمام صفات میں ممتاز

حضور ﷺ ساری دنیا سے زیادہ سخی تھے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا پیغمبر ہر صفت میں' حسن میں' جمال میں' نسب میں' خصال میں' اتصال میں' صورت میں' سیرت میں' کردار میں' رفتار میں' گفتار میں' عادات میں' برکات میں' عنایات میں' درجات میں پورے انبیاء اور رسل میں بھی ممتاز تھے۔

حضور ﷺ ساری کائنات سے زیادہ سخی تھے۔ سخاوت اچھی صفت ہے۔ السخی حبیب الله نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ السخی

قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ۔ والبخیل بعید من اللہ وبعید من الناس وبعید من الجنۃ وقریب النار۔ سخی اللہ ' رسول اور نیکوں کے اور جنت کے قریب ہے۔ بخیل۔۔۔ اللہ سے دور ' رسول اللہ سے دور ' نیکوں سے دور ' جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔ آج ہمارے اندر بخل ہے۔

حاتم طائی کا پوتا اور حضرت حسینؓ کا فرمان

حاتم طائی کے پوتے نے کہا ' میں اس دادے کا پوتا ہوں جس کے دس دروازے تھے۔ ہر دروازے پر کوئی آتا تو میرا دادا اس کی حاجت روائی کرتا۔ کہیں چاول ملتے ' کہیں گھی ملتا ' کہیں میٹھا ملتا ' کہیں کھانا ملتا ' کہیں کپڑے ملتے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بھی کوئی سخاوت ہے؟ کہ سارا دن مانگنے والا دس دروازے پھرتا رہے۔ میں اس نانے کا نواسہ ہوں کہ جو ایک دفعہ اس کے دروازے پر آیا ' اس کو کسی دوسرے کے دروازے پر جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

حضور ﷺ سخی تھے۔ حضور انور ﷺ میں ہر صفت بدرجہ اتم موجود تھی۔ متقیوں میں اتقی تھے ' پرہیزگاروں میں پرہیزگار تھے ' بہادروں میں سب سے زیادہ بہادر تھے ' حسینوں میں احسن تھے ' جمیلوں میں اجمل تھے ' کاملوں میں اکمل تھے ' رسولوں میں افضل تھے۔ وکان رسول اللہ اجود الناس۔ حضور ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ وکان اجود فی رمضان من الریح المرسلہ جس طرح یہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ گلی گلی ' کوچے کوچے ' کونے کونے ' قریہ قریہ ' گھر گھر ' بستی بستی پہنچتی ہے ' بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ رمضان میں مصطفےٰ ﷺ کی سخاوت پورے مدینے کی ہر گلی کوچے میں پہنچ جاتی تھی۔

آؤ پیغمبر ﷺ کی عادات کو ' حضور انور ﷺ کے کردار کو اپناؤ ' جیتے

ست لگاؤ۔

حضور ﷺ کے تین کام

حضور ﷺ تین کام کرتے تھے۔ ایک شد میزرہ' ہر مسکین' ہر غریب کی خدمت کرتے۔ کسی لنگڑے کو دیکھا' کسی اندھے کو دیکھا' کسی یتیم کو دیکھا' کسی بیوہ کو دیکھا تو اس کی خدمت شروع کر دی۔ ہم کسی نابینا کو دیکھیں تو اور دھکا دیتے ہیں۔ اگر یتیم رو رہا ہے تو اس کو اور تھپڑ مارتے ہیں۔ بیوہ کے گھر آگ نہ جلے تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمارے گھر آٹھ آٹھ کھانے پک رہے ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی کو اپناؤ۔

میرے عزیزو' روپے کو چلنک پر کھرا کرو۔ سونے کو کسوٹی پر کھرا کرو۔ اپنی آزاد زندگی کو مصطفےٰ ﷺ کی سیرت پر کھرا کرو۔ حضور ﷺ کی سیرت کو آئینہ بناؤ۔

بی بی فرماتی ہیں شد میزرہ و ایقظ اھلہ۔ اپنے حرم پاک کو حضور ﷺ جگاتے۔ ہم نماز کے لیے جاتے ہیں۔ بیوی سوری ہوتی ہے' بچیاں سوری ہوتی ہیں' بچے سو رہے ہوتے ہیں' ہم روزہ رکھتے ہیں اور ہمارے گھر میں روزہ نہیں ہوتا۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ بیٹے کو ملازمت تو دلائی' ورکشاپ میں تو لگوایا تھا' بیٹے کو جائیداد تو دی تھی' بیٹی کو روزانہ کار پر سکول چھوڑ کر آتے تھے' یہ بتاؤ کبھی دین کے متعلق بھی ان کو پوچھا تھا؟

بیوی کو یہ تو پوچھتے ہو کہ چائے پکائی ہے؟ بستر بچھایا ہے؟ ایئر کنڈیشنر چلایا ہے؟ جھاڑو دیا ہے؟ برتن دھوئے ہیں؟ یہ تو پوچھتے ہو کبھی بیوی سے یہ بھی پوچھا کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ تلاوت کتنی کی؟ درود کتنا پڑھا؟ ذکر کتنا کیا؟ یہ ہم نہیں پوچھتے۔ اس کے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔

قیامت کے دن دنیادار پیر پکڑے جائیں گے

قیامت کے دن بیوی کہے گی کہ میرے خاوند کو پکڑو' یہ دنیاوی باتوں میں بڑا سخت تھا۔ دین کا اس کو بالکل خیال نہیں تھا۔ اولاد کہے گی میرے ابو کو پکڑو' مجھے اس نے بچپن میں لندن بھیج دیا' افریقہ بھیج دیا' ورکشاپ میں لگوا دیا' بچپن سے مجھے تجارت پہ لگا دیا' کاروبار میں لگا دیا' دین کی طرف متوجہ نہیں کیا۔ اولاد تمہارے خلاف ہوگی' بیوی خاوند کے خلاف ہوگی' نوکر اپنے آقا کے خلاف ہوگا' مرید مرشد کے خلاف ہوگا' کہے گا کہ پیر سائیں' آپ مجھ سے نذرانے اور چندے تو وصول کرتے تھے مگر کبھی مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ قرآن بھی پڑھا ہے؟ نماز بھی پڑھی ہے؟ تیرے گھر دین بھی ہے؟ تیرے گھر پردہ بھی ہے؟ یہ آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ قیامت کے دن ایسے پیر سائیں پکڑے جائیں گے۔ قرآن و حدیث پیش کر رہا ہوں۔

ہماری اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کان رسول الله كلما دخل رمضان. شد میزره وایقظ اهله واحيا اهله

عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ رمضان کے پانچ حروف ہیں: ر' م' ض' ا' ن۔ الراء رحمت من الله' والميم محابات بالله' والضاد ضمان من الله' والالف الفة من الله' والنون نور من الله۔ ہر لفظ میں رحمت نظر آتی ہے۔ رمضان کی "ر" کہتی ہے کہ رحمت برس رہی ہے۔ "م" کہتا ہے خدا سے محبت رکھو' رسول اللہ سے محبت رکھو' قرآن اور مسجد سے محبت رکھو۔ "ض" کہتا ہے آؤ رمضان کے بن جاؤ۔ جہنم سے ضمانت والا مہینہ ضامن بن کر آیا ہوں۔ "الف" کہتی ہے اللہ سے الفت رکھو۔ غیروں کو چھوڑو' خدا سے الفت جوڑو۔ "ن" کہتا ہے اندر کو کھانے پینے سے پاک کرو' خدا تمہارے دل کو انوارات سے بھر دے گا۔

حضور ﷺ کن تاریخوں میں روزہ رکھتے تھے

وقت نہیں ورنہ ایک گھنٹہ اس پر تقریر کرتا کہ روزہ کیا ہے۔ میری تقریر کا

خلاصہ یہ ہے کہ روزہ اللہ کی رضا ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔ اللہ راضی ہوتا ہے اور یہ (روزہ) حضور ﷺ کی ادا ہے۔

آج تو لوگ رمضان کے روزے نہیں رکھتے' حضور ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے۔ شعبان میں اکثر روزے رکھتے تھے۔ دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے۔ پندرہ شعبان کو حضور ﷺ روزہ رکھتے تھے۔ نو ذی الحج کو حضور ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

ہماری اماں کہتی ہیں **کان یصوم حتی نقول لا یفطر۔** روزہ رکھنے پہ آتے تو لگاتار روزے رکھتے۔

جب حضور ﷺ گھر آتے' سنو مسلمانو! گھر آکر پوچھتے **ھل عندک شئی عائشۃ!** گھر میں کوئی چیز ہے۔ میں کہتی' حضرت آپ نے سخاوت سکھائی ہے' جو کچھ گھر میں تھا غریبوں میں دے دیا۔ فرمایا **انی صائم۔** صدیقہ پریشان نہ ہو۔ میں (محمد) نے روزے کی نیت کرلی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روزہ اللہ کی رضا ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔

روزہ قہر علی النفس ہے

نفس کہتا ہے شربت ہو' فروٹ ہوں' شاندار ملائی ہو' دودھ ہو' بوتلیں ہوں' روح افزا ہو' ثمر قند ہو۔ نفس کہتا ہے کھانا پینا ہو' شاندار قسم کی چیزیں ہوں۔ کھائیں' پئیں۔ نفس کو جوتا مارو' نفس کی خواہشات کو توڑو' خواہشات کو ختم کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو سینے سے لگاؤ۔ اپنے نفس کے خلاف کرو' نفس کی بات نہ مانو! اللہ اور رسول کی بات مانو روزہ قہر علی النفس ہے۔

روزہ جہاد ہے

توجہ کرو! اسلام کی ہر بات میں حکمت ہے۔ **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔**

میں بھی آپ کو بتاؤں گا کہ نماز کیا ہے' حج کیا ہے' جہاد کیا ہے' روزہ کیا

ہے' روزے کا ایک فلسفہ ہے' ایک روح ہے' ایک حقیقت ہے' ایک لمیت ہے۔ روزے کی ایک ماہیّت ہے' روزے کا ایک عکس ہے' ایک نقشہ ہے۔ روزہ کیا ہے؟ روزہ جہاد کی تیاری ہے۔ اگر آپ کو جہاد میں کھانا نہ ملے' پانی نہ ملے' کافر کو کھانا پینا نہ ملے تو وہ پریشان ہو گا کیونکہ کھانے پینے کے لیے وہاں جاتا ہے۔ مسلمان کو پہلے ٹریننگ دی جاتی ہے' تجربہ کروایا جاتا ہے' آزمائش میں ڈالا جاتا ہے' کھانا نہ ملے' پانی نہ ملے تو' ہاں میدان میں پہلے سے ہی قوت برداشت ہو کہ بغیر کھانے پینے کے کفر سے جہاد کرتا رہے۔

روزہ نفس سے جہاد ہے۔ نفس کہتا ہے مجھے سب کچھ دو' نفس کی نہ مانو' اللہ اور اس کے رسول کی مانو۔

افضل الجهاد من يجاهد بنفسه. بہترین جہاد نفس کے خلاف ہے۔ نفس کہتا ہے سینما دیکھیں' ناچ دیکھیں' شراب پئیں' حرام کھائیں۔ نفس کہتا ہے اسٹیشن پر جاکر ان عورتوں کو دیکھیں۔ نفس کہتا ہے ریڈیو سرہانے ہو' ہاتھ میں ریڈیو ہو' بغل میں ریڈیو ہو' کیمرہ ہو' تاش ہو۔ نفس کی خواہشات کو ختم کرو۔ خدا اور رسول کے حکم کو سینے سے لگاؤ۔ یہ بڑا جہاد ہے۔ روزہ کیا ہے۔ قہر علی النفس ہے۔ روزہ کیا ہے؟ غریبوں کی ہمدردی کا نام ہے۔ جن غریبوں کے گھر کئی کئی مہینے آگ نہیں جلتی' ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ امیرو! تم بھی صبح سے شام تک فاقہ سے رہو! تاکہ تمہیں بھی پتہ چلے کہ غربت کیا ہے۔ تمہیں خود بھوک لگے گی تو غریب کے فاقہ کا پتہ چلے گا اور تم امیر' غریبوں کے قریب ہو جاؤ گے۔

روزہ ملکیت پیدا کرتا ہے

روزہ کیا ہے؟ فرمایا تم میں ملکیت پیدا کرتا ہے۔ کھانا' پینا' پیشاب' پاخانہ' یہ بہیمیت ہے' یہ حیوانیت ہے۔ یہ بکریاں' یہ گائیں' یہ بھیڑیں' سارا دن کھاتی پیتی اور مینگنیاں کرتی ہیں۔ تم نے گیارہ مہینے حیوانیت کو' بہیمیت کو پالا ہے۔ کھانے پینے میں' آرام میں گزارا۔ اگر کھانے پینے میں بڑھ گئے تو جانوروں سے بڑھ گئے۔

عبادت و ذکرو درود میں بڑھ گئے تو فرشتوں سے بڑھ گئے کیونکہ فرشتوں کا کام اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ ایک سیکنڈ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہو سکتے۔ روزے کا مقصد تمہارے اندر ملکیت پیدا کرنا ہے اور بہیمیت کو ختم کرنا ہے۔ اندر کو کھانے پینے سے خالی کرو تاکہ انوارات تمہارے اندر پیدا ہوں۔

روزہ قہر علی النفس ہے' جہاد کی ٹریننگ ہے' غریبوں کی ہمدردی ہے۔ صبر سکھاتا ہے روزہ اللہ کے اتنے حکم ماننے کا نام ہے کہ خدا خود کہہ دے کہ میرے بندے نے میرے حکم پر کھانا پینا بھی چھوڑ دیا ہے۔ روزے کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ کی رضا ہے۔ خدا اسی میں راضی ہے' پیغمبر کی ادا ہے۔ آقا ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ایک دفعہ حضور ﷺ دعا فرما رہے تھے کہ یا اللہ مجھے روزے کی حالت میں بلا لینا تاکہ افطار تیرے دربار میں کروں۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو امتی روزے کی حالت میں رخصت ہو گا' اس کو کہو گھبرا مت۔ حوض کوثر پر محمد تمہیں خود افطاری کروائے گا۔ سب کہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

عبادت کی تین قسمیں

عبادت تین قسم کی ہے۔ رات دن میں پانچ دفعہ جس کا حکم ہے' وہ نماز ہے۔ سال میں ایک دفعہ امیر و غریب' مرد و عورت پر ماہ رمضان میں روزے رکھنا فرض ہیں۔ ساری عمر میں ایک دفعہ جو فرض ہے' وہ حج ہے۔

پھر عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ عبادت بدنی ہے' عبادت مالی ہے' عبادت مرکب ہے۔

بدنی' نماز روزہ ہے' مالی زکوٰۃ و صدقات' فطرانہ ہے۔ مرکب حج ہے جس میں مال اور جان دونوں خرچ کرنے ہوتے ہیں۔ رات دن میں پانچ مرتبہ نماز فرض عین ہے۔ سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ امیروں پر' روزہ امیر و غریب سب پر' ساری

عمر میں ایک مرتبہ عبادت فرض ہے' وہ حج ہے۔ کہ اتنی دیر موت نہ آئے جب تک اللہ کے گھر کو نہ دیکھو۔ محمد ﷺ کے در کو نہ دیکھو۔ مرکز کو دیکھو اگر استطاعت ہو) روزے میں ملکیت کو بنایا گیا' حیوانیت کو مٹایا گیا۔ اس میں ایک حقیقت ہے۔

روزہ صبح سے شام تک بھوکا رہنے کو نہیں کہتے

روزہ میں اسلام کی روح ہے۔ روزہ اس کو نہیں کہتے کہ صبح سے شام تک کھانا پینا چھوڑ دو۔ ہسپتال میں تین تین دن نہیں کھاتے۔ بیمار آدمی کئی دن نہیں کھاتا۔ بے ہوش نہیں کھاتا۔ کچھ لوگ بھوک ہڑتال کر کے نہیں کھاتے۔

بھوک ہڑتال اسلام میں نہیں ہے۔ اگر بھوک ہڑتال میں مرگیا تو حرام موت ہے کیونکہ اس نے خدا کے رزق کو استعمال نہیں کیا' خود بخود اپنے اوپر قہر کیا ہے۔ خدا اور رسول نے اس بات کا حکم نہیں دیا۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام میں بھوک ہڑتال کوئی چیز نہیں ہے۔

روزہ کیا ہے؟ سحور کو اٹھنا ہے۔ سحور کو اٹھو تاکہ تمہیں تہجد میں اٹھنے کی عادت پڑ جائے۔ تراویح پڑھو تاکہ نوافل پڑھنے کی عادت پڑجائے۔ تم تو دو رکعتیں نہیں پڑھتے۔ بیس رکعتیں پڑھو تاکہ نوافل پڑھنے کی عادت اور نوافل سے پیار ہو۔ رات کو نماز پڑھنے کی آپ کو عادت پڑ جائے۔ سحور کو اٹھو' شام کو افطار کرو۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

صرف خود افطار نہ کرو' من فطر صائما علی مذقة لبن او شربة ماء او علی شق تمرة فله اجر صائم. ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شربت کا گلاس بنایا' آدھا خود پیا' آدھا کسی مسکین غریب کو پلایا۔ کسی مسافر کو دے دیا۔ دودھ ایک پاؤ لیا' آدھا خود پیا' آدھے سے مسکین کو افطاری کروادی۔ دو کھجوریں تھیں۔ ایک خود کھائی' ایک غریب کو دے دی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو روزہ رکھنے کا ثواب ہے' وہی افطاری کرانے کا ثواب

ہے۔ یہ جدا رحمت مل رہی ہے۔

روزے نے تمہیں غریبوں سے پیار کرنا بتایا۔ یہ نہیں کہا کہ اکیلا گھر بیٹھ کر دس دس کھانے جلیبیاں' فروٹ' خربوزے سب کچھ کھاؤ اور غریبوں کا پتہ بھی نہ کرو۔

حضور انور ﷺ مسجد نبوی میں افطار کرتے تھے۔ ستر سے دو سو تک پیغمبر کے رضاکار مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

کھجور سے افطار کرنا سنت ہے

کھجور سے افطار کرنا سنت ہے۔ تم شام کو پکوڑے' سموسے' سویاں' پراٹھے پتہ نہیں کیا کیا رکھتے ہو۔ سنو! اگر تمہارے دسترخوان پر کھجور نہیں تو سب کچھ ٹھیک ہے مگر محمد ﷺ کی سنت سے تمہارا دسترخوان خالی ہے۔

کھجور سے افطار کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ میں آپ کو آقا ﷺ کا طریقہ بتا رہا ہوں۔

عزیزو! ایک تو روزہ اللہ کی رضا ہے' مصطفےٰ کریم کی ادا ہے' انسان میں طہارت پیدا کرتا ہے۔ انسان کو فرشتوں سے بھی آگے لے جاتا ہے۔ یہی جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر میں مصافحہ کرنے آئیں گے۔ ہر بارش کے قطرے کے ساتھ چھ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ ہر وقت خادم ساتھ ہیں۔ روزانہ فرشتے اپنی ڈیوٹی بدلتے ہیں۔ تمہاری شان فرشتوں سے زیادہ ہے۔

جب ہم آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے تو اللہ نے جبرئیل علیہ السلام سے بھی سجدہ کروایا۔ ہم بھی آدم کی پشت میں موجود تھے۔ ہم بھی فرشتوں کے مسجود بن چکے ہیں۔

ہمارا مسجود صرف اللہ ہے

ہم فرشتوں کے مسجود ہیں مگر ہمارا مسجود صرف اللہ ہے۔ ہم کسی مخلوق کے ساجد نہیں' ہم ساجد صرف اس ذات کے ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ ہم نے کہیں

نہیں جھکتا۔ وہاں جھکتا ہے جہاں محمد ﷺ نے خود سر جھکایا۔ وہ اللہ کا در ہے۔

میں ایک حدیث بتا رہا تھا۔ بی بی فرماتی ہیں کان رسول اللہ کلما دخل رمضان۔ روزہ کیا ہے؟ آنکھوں کا روزہ ہے۔ میری یہ بات دل پر لکھ لو۔ دل کی تختی پر لکھ لو۔

روزے کی روح پہچانو

میرے عزیزو دافر تمیزو! حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کا روزہ' کانوں کا روزہ' زبان کا روزہ' ہاتھوں کا روزہ' ناک کا روزہ' پیٹ کا روزہ' پاؤں کا روزہ' اگر ادھر ہم نے روزہ رکھا ادھر ہم سارا دن ٹی وی دیکھتے رہے' بازار میں' شاپ پر کوئی عورت نظر آئی اس کو دیکھتے رہے' ننگے فوٹو دیکھتے رہے' گندے منظر دیکھتے رہے تو یہ روزہ نہیں ہے۔ روزہ بھی ہو اور سارا دن ریڈیو سرہانے رکھ کر گانے سنتے رہے' قرآن کی تلاوت نہ کی۔ گانا سنا تو خوب خوشی سے اچھلتے رہے' اگر تمہارے کانوں نے گانا سنا' آنکھوں نے غلط نگاہ اٹھائی' اور ہمارے ناک نے غلط خوشبو سونگھی' ہاتھ میں چھرا' کسی کو مکہ مارا' کسی کو دھکا دے دیا' پستول پکڑ لی' کلاشنکوف لے کر وار کر دیا' سارا دن لڑائی کرتے رہے تو یہ بھی روزہ نہیں ہے۔ پیٹ میں حرام مال ڈال لیا' کسی کی مرغی اٹھالی' ذبح کر کے کھالی تو یہ بھی روزہ نہیں ہے۔

پیٹ کو حرام سے بچاؤ' آنکھوں کو غلط نگاہ سے بچاؤ' کانوں کو گانے بجانے' بینڈ باجے سے بچاؤ' زبان کو بکواس' جھوٹ' لعنت' گالی دینے سے بچاؤ۔ روزہ رکھا اور سارا دن جھوٹ' جھوٹی گواہی دیتے رہے' کسی کی ماں اور کسی کی بہن کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ سارا دن دکان پر جھوٹ بولتے رہے' کسی کی چغلی کرتے رہے تو یہ روزہ نہیں۔

روزہ ڈھال ہے

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ روزہ ڈھال ہوتا ہے۔ جب تم جھوٹ بولتے

ہو تو ڈھال پھٹ جاتی ہے۔ جہنم کی آگ پہنچ جاتی ہے۔ روزہ قبول ہی نہیں ہوتا۔

عزیزو! روزے کا معنیٰ یہ ہے کہ ہر برائی سے بچو۔ یہ نہیں کہ صرف کھانے پینے اور بیوی کو ہاتھ نہ لگاؤ' بلکہ ہر برائی سے بچو۔

رمضان سیزن کا مہینہ ہے

یہ مہینہ سیزن کا مہینہ ہے۔ یہ ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ جس طرح نارمل سکول میں ماسٹر صاحبان ٹریننگ کرتے ہیں تو پھر ماسٹر بن کر ڈیوٹی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح کوہاٹ' اٹک وغیرہ میں فوجی ٹریننگ کرتے ہیں تو فوج میں بڑے عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں' اسی طرح تم بھی اس مہینے میں برائی سے بچنے کی ٹریننگ کرو تاکہ اللہ کے بھی محبوب بن جاؤ اور محمد ﷺ کے بھی غلام بن جاؤ۔ تم مسلمان بن جاؤ گے۔ تم نے امتحان پاس کر لیا تو روزے کی حقیقت کو پا لو گے۔ حقیقی روزہ رکھو' اگر تمہاری زبان آؤٹ آف کنٹرول ہے تو کیا روزہ ہے؟

ایک حدیث سن لو۔ **رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع۔** ہمارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا: بہت سے آدمی سحری کریں گے' شام کو افطار کریں گے۔ دن کو بھی کپڑے بھگو بھگو کر پہنیں گے۔ بڑے بڑے سانس نکالیں گے' لوگ کہیں گے بڑا روزے دار ہے۔ مگر اللہ کے رجسٹر میں بھوکا لکھا جائے گا۔ اس کا ایک سیکنڈ بھی قبول نہیں۔

اس حدیث کو سینے میں جگہ دو۔ **رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع' رب قائم لیس من قیامہ الا السھر۔** رات کو تراویح پڑھیں گے مگر پتہ نہیں امام کیا پڑھ رہا ہے۔ امام پڑھ رہا ہے' یہ شربت پی رہا ہے۔ امام پڑھ رہا ہے' یہ باتیں کر رہا ہے۔ امام رکوع میں گیا' تو یہ بھی رکوع میں پہنچ گیا۔ امام نے چھ رکعتیں پڑھیں' یہ چپکے سے جوتی اٹھا کر چلا گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو ایسی نماز پڑھے' یہ اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ صرف جاگنا لکھا جائے گا۔ اس کا ایک سجدہ بھی قبول نہیں ہو گا۔ ہمیں سمجھانے کے لیے حضور انور ﷺ

فرما گئے۔ ناز نہ کیا کرو۔ یہ بڑے امتحان کا مہینہ ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو امتحان میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

رمضان رحمت کا مہینہ

رمضان شریف اپنی رحمتیں لے کر آتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: گیارہ مہینوں کی رحمت گیارہ مہینوں کی فضیلت' خدا کے گیارہ مہینوں کے انوارات ایک طرف' اس مہینے کی رحمت ایک طرف۔ پھر سارے مہینے کی رحمت ایک طرف' لیلتہ القدر کی برکت ایک طرف۔

ایک حدیث سن لو۔ حضور کریم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ سورۃ لائے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ الخ۔ جب یہ پوری سورت نازل ہوئی تو پیغمبر کا چہرہ یوں تپکا جیسے چاند اتر کر محمد ﷺ کے چہرے میں آگیا ہے۔ چودھویں کا چاند آپ کا چہرہ بن گیا۔ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے' آپ ٹیک چھوڑ کر جھومنے لگے۔ فرمایا عمل قلیلا اجر کثیرا۔ عمل قلیلا اجر کثیرا۔ فرمایا: بلاؤ مدینے والوں کو آج خوشخبری دوں۔ میری امت نے عمل تھوڑا کیا' اجر زیادہ مل گیا۔

تراسی سال چار مہینے کی عبادت ایک طرف' اس رات (لیلتہ القدر) کی رحمت ایک طرف۔ (سبحان اللہ)

اللہ نے تو ہمارے لیے رحمت کے بازار کھول رکھے ہیں۔ دریا چلا رکھے ہیں۔ دعا کرو خدا ہمارا برتن سیدھا ہی رکھے۔ بارش برس رہی ہو اور برتن اوندھا ہو تو قطرہ بھی جمع نہ ہوگا۔ رحمت برس رہی ہے اور ہمارے برتن بالکل اوندھے ہیں۔

رمضان میں ایک نیکی کرو' ستر نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ ایک گناہ کرو تو ستر گناہ لکھے جائیں گے۔ ہمیں تو خیال ہی نہیں ہے۔

روزے دار کی نیند عبادت

حضور ﷺ فرماتے ہیں: نوم الصائم عبادۃ۔ فرمایا: قرآن پڑھتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، درود پڑھتے ہوئے جس کو نیند آ جائے اس کی نیند بھی عبادت لکھی جائے گی۔ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے جتنی دیر سوتا رہے، اس کا ایک ایک سیکنڈ خدا کی عبادت میں لکھو۔

وصمتہ تسبیح۔ جو ہر وقت چلتے پھرتے ذکر کرتا تھا، اب تھوڑی دیر چپ ہو گیا۔ اے فرشتو! اس کی خاموشی کو بھی ذکر لکھو۔ اس کی دعا قبول کرو۔ اس کے ایک عمل پر ستر عمل لکھو۔ اس کے گناہ معاف کر دو۔ اس کے لیے جنت کے در کھول دو۔

یہ عجیب مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت کو اس مہینے سے رحمتیں حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ماہ رمضان میں کیا کیا ہوا

اسی رمضان کی سترہ کو سیدہ طاہرہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا ساٹھ سال کی عمر میں رخصت ہوئیں۔

○ اسی مہینے کی دس کو مکہ فتح ہوا۔ اس مہینے میں بہت سارے کارنامے سرانجام دیے گئے۔

اسی مہینے میں تورات نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں انجیل نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں زبور نازل ہوئی۔ اسی مہینے میں قرآن بھی نازل ہوا۔ اعتکاف بھی اسی مہینے میں ہے۔ فطرانہ بھی اسی مہینے میں ہے۔ روزہ بھی اسی مہینے میں ہے۔ لیلۃ القدر بھی اسی مہینے میں ہے۔ یعنی ساری رحمتیں رمضان میں ہیں۔

عزیزو! رمضان قرآن میں آ گیا۔ قرآن رمضان میں آ گیا۔ ساری رحمتیں آ گئیں۔

ایک ہی حدیث پر عرض کر رہا ہوں۔ کلما دخل رمضان۔ اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ابتدا کی تھی، وہی پیش کر رہا ہوں۔ جب رمضان

شریف کا چاند دکھائی دیتا' شد میزرہ' ہمارے پیغمبر' ہمارے آقا' ہمارے محبوب' ہمارے سرور' ہمارے نبی' ہمارے شافع' ہمارے متاع' ہمارے دلبر' شافع محشر' ساقی کوثر کمربستہ ہو کر تمام مسکینوں' غریبوں کا خیال فرماتے۔

وایقظ اھلہ۔ اور ہر حرم پاک کے دروازے پر بی بی عائشہ صدیقہؓ' بی بی حفصہؓ' ام حبیبہؓ' بی بی صفیہؓ' بی بی میمونہؓ' بی بی جویریہؓ' بی بی ماریہ قبطیہؓ' بی بی زینبؓ' بی بی سودہ بنت زمعہؓ' بی بی ام سلمہؓ ہر ایک کے دروازے پر آتے' فرماتے اے میری حرم پاک اور میری رفیقہ حیات' سونے کا وقت نہیں' تم بہت سو چکی ہو' اٹھو ذکر کرو' تلاوت کرو' میں بھی جاگوں گا تم بھی جاگو۔ آپ ﷺ اپنے گھربار کو جگاتے۔

حضور ﷺ رمضان کی راتوں کو بستر پر نہیں سوتے تھے

واحیا لیلہ ہماری اماں کہتی ہیں کہ رمضان کی راتوں میں حضور ﷺ بستر پر نہیں سوتے تھے۔ ساری رات عبادت میں' سجدے اور تلاوت میں گزار دیتے تھے۔

یہ توکل کی بات ہے مولانا حسین احمد مدنیؒ' مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ' شاہ عبدالقادرؒ ان بزرگوں کے واقعات میں ہم نے پڑھا ہے کہ مغرب سے عشاء تک' عشاء سے سویرے تک عبادت کرتے رہتے تھے۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ جن کو لوگوں نے گیارہویں والا پیر بنا رکھا ہے' وہ اس رمضان میں ساٹھ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت' جن کے ہم مقلد ہیں' وہ اس مہینے میں اکسٹھ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ رات دن تلاوت کرتے تھے کیونکہ یہ مہینہ قرآن کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔

رمضان میں قرآن کا دور اور ذکر

اسی مہینے میں حضور ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے دور کرتے تھے۔ حضور

کریم ﷺ جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے‘ جبرئیل علیہ السلام مصطفےٰ ﷺ کو سناتے۔ اس مہینے میں سب سے بڑا وظیفہ قرآن کی تلاوت ہے۔ حضور ﷺ سارا دن قرآن کی تلاوت میں گزار دیتے۔ ویسے تو حضور انور ﷺ نے فرمایا‘ اس مہینے میں چار کام کرو: (۱) استغفار زیادہ کیا کرو۔ (۲) کلمہ لا الہ الا اللہ زیادہ پڑھا کرو۔ (۳) جنت مانگتے رہو‘ جہنم سے پناہ مانگتے رہو۔ (۴) سب سے بڑا وظیفہ قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر ہے۔ درود بھی ذکر ہے۔ کلمہ بھی ذکر ہے۔ قرآن بھی ذکر ہے۔ حضور انور ﷺ نے جتنی بھی دعائیں سکھائی ہیں‘ وہ سب اللہ کا ذکر ہے۔ اس مہینے میں خدا کا ذکر خوب کرو۔

ہمارے پیغمبر ﷺ اس مہینے میں تین کام کرتے تھے۔ شد میزرہ۔ وایقظ اھلہ۔ واحیا لیلہ۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عصر کی نماز تو افطاری کے انتظام میں قضا ہو جاتی ہے۔ عصر کو بازار گئے‘ چیزیں خریدتے رہے۔ مغرب افطاری پر بیٹھے بیٹھے گئی۔ بعض لوگ فرض نماز ختم ہو جانے کے بعد آتے ہیں۔ ایک فرض اپنایا‘ دوسرا ختم کر دیا۔ فرض عین ختم کر دیا۔ روزہ رکھ لیا‘ نماز چھوڑ دی۔ بعض سحور کو سحری کر کے سو گئے اور ساڑھے نو بجے اٹھے۔ صبح کی نماز گئی۔

ایک حدیث لے لو۔ ایک آدمی عشاء سے سویرے تک عبادت کرتا رہے اور صبح کے وقت سو جائے‘ صبح کی نماز رہ جائے۔ اس سے وہ آدمی بہتر ہے کہ ساری رات نیند کرے اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

بہرحال میں نے دین کی چند باتیں کی ہیں‘ اپنے آپ کو سمجھانے کے لیے‘ آپ تو ماشاء اللہ باعمل لوگ ہیں‘ مقبول لوگ ہیں۔

رمضان کے تین حصے

رمضان کے تین حصے ہیں: پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک رحمت ہے۔ ہم گناہ گاروں کو رحمت میں غوطہ دے کر بخش دیا۔ اوسطہ مغفرۃ۔ دس سے

بیں تک مغفرت کی ندا آتی ہے کہ جن کے ملے جلے گناہ ہیں' ان کو معاف کر دوں گا۔ ان کی مغفرت کر دوں گا اور جو پہلے بھی نمازی تھے' روزے دار تھے' باوفا تھے' باحیا تھے' بارضا تھے' باادا تھے' پہلے بھی ذاکر تھے' شاکر تھے' نمازی تھے' غازی تھے' رمضان میں دین میں اور حصہ لیا' ان کے لیے عتق من النار۔ بیں سے تیس تک جن کی نماز اور روزے خدا قبول کرتا ہے' ان کو آزادی کا ٹکٹ ملتا ہے۔ خدا ان سے راضی ہو کر کہتا ہے ان کو جنت کا ٹکٹ دے دو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ رحمت بھی عطا کرے' مغفرت بھی عطا کرے' جنت کا ٹکٹ بھی عطا کرے۔ (آمین)

رمضان میں ثواب بڑھ جاتا ہے

رمضان شریف میں خیرات زیادہ کیا کرو کیونکہ اس مہینے میں ستر گنا اجر بڑھ جاتا ہے۔

یہ رحمت کا مہینہ ہے۔ پھر خدمت قرآن' پھر رحمت رحمان' سارا ہوتا ہے جنت کا سامان۔

صدقہ خیرات کا بہترین مصرف

خیرات کرتے وقت مدارس کا خیال رکھا کریں کیونکہ ان مدارس میں گلیوں میں گولیاں کھیلنے والے سارا دن آوارہ پھرنے والے' گالیاں دینے والے بچوں کو بٹھا کر قرآن پڑھایا جاتا ہے۔

ان مدارس کی ابتدا مکے اور مدینے سے شروع ہوئی۔ میں نے خود تاریخ میں پیغمبر ﷺ کو ایک استاد کی حیثیت سے پڑھاتے دیکھا۔ میں نے صحابہ کو مصطفےٰ ﷺ کا شاگرد دیکھا۔

مساجد و مدارس اور قرآن کا آپس میں تعلق ہے۔ مدارس میں گانے بجانے' قوالی وغیرہ نہیں ہوتی۔

آج بھی آپ مسجد نبوی جائیں' مسجد حرام جائیں' تو آپ کو ہر طرف قرآن چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ صبح کو آپ دیکھیں تو لاکھوں آدمی قرآن پڑھتے ہوئے نظر

آئیں گے۔

مسجد نبوی تو ہر وقت قرآن سے گونجتی ہے۔ (سبحان اللہ) اس مہینے میں اس کتاب کی نشر و اشاعت کے لیے خرچ کریں جس کتاب کے لیے حضور ﷺ نے دندان دیے۔ پیغمبر نے طائف میں پتھر کھائے۔ پتھروں کی بارش میں جس کی تلاوت کی۔ جس کتاب کے لیے حسین رضی اللہ عنہ نے پورا خاندان دیا۔ حیدر رضی اللہ عنہ نے جان دی۔ جس کتاب کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت قبول کی' جس کتاب پر عثمان رضی اللہ عنہ کا خون بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کتاب کے لیے خرچ کیا کرو۔

آج لوگ سینماؤں میں خرچ کرتے ہیں۔ کلب بنا رہے ہیں۔ ناچ گھر بنا رہے ہیں۔ ناچنے کے لیے سٹیڈیم بنا رہے ہیں۔ تم مساجد اور مدارس بناؤ۔

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ ستر گنا اجر عطا کرتے ہیں۔ حضور کریم ﷺ قرآن کا علم حاصل کرنے والے اصحاب صفہ کو گھر سے کھانا کھلاتے تھے۔

آپ ﷺ کو کسی نے دودھ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن والوں کو پلاؤ' میں نہیں پیوں گا۔ پہلے وہ پئیں گے۔ ستر قرآن والوں نے پی لیا تو ان کا بچا ہوا محمد ﷺ نے پیا۔ خدا کی قسم! یہ واقعہ حدیث میں ہے۔ فرمایا: قرآن پڑھنے والے پہلے پئیں گے' میں بعد میں پیوں گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ھم ضیوف رسول اللہ۔ کسی نے پوچھا حضرت یہ جو باہر بیٹھے ہیں' یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ محمد ﷺ کے مہمان ہیں۔ قرآن پڑھنے والے حضور ﷺ کے مہمان ہیں۔

ولی کون ہے

ایک حدیث میں آتا ہے اھل القرآن ھم اھل اللہ۔ ولی وہ ہے جو رات دن قرآن کی تلاوت کرے' جو رات دن قرآن پر عمل کرے' یہی ولی اللہ ہے۔

وہ ولی نہیں جو طبلے پر ناچے' نماز نہ پڑھے' سنت رسول منہ پر نہ رکھے۔ کئی

جسے بھی اگر پہن آئے تو ولی نہیں بن سکتا۔ ولی وہی ہے جس کی زبان پر' جس کے سینے میں' جس کے ہاتھوں میں قرآن ہو۔ قرآن کا عامل ہو۔ قرآن کو سینے سے لگانے والا ہو۔ محمد ﷺ کا ہر صحابی ولی ہے۔ (سبحان اللہ)

صحابہؓ و اولیاءؒ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

میرا عقیدہ سن لو۔ لاکھوں پیران پیر عبدالقادر جیلانیؒ' لاکھوں بایزید بسطامی جمع کر دو تو بلالؓ کی اس ایک نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو بلالؓ نے اذان دیتے ہوئے آقا ﷺ کو دیکھا ہے۔ جو بلالؓ کی نگاہ مصطفےٰ ﷺ کے چہرے پر اٹھ رہی ہے۔ بلالؓ کا درجہ زیادہ ہے کیونکہ ولی اپنی جگہ ولی ہے۔ بلالؓ صحابی ہے۔ ساری دنیا کے ولی ایک صحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (بے شک) یہ تمام اولیاء اللہ ہمارے سرچشم ہیں۔ ان کے جوتوں کے ذرے ہماری آنکھوں کا سرمہ ہیں۔ یہ بھی قرآن کے عامل تھے' خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ گلستان پڑھے ہوئے تھے۔ عبداللہ درخواستیؒ جھاڑو دیا کرتے تھے' احمد علی لاہوریؒ کوزے بھرتے تھے' حسین احمد مدنیؒ ان کے سامنے دوزانو بیٹھتے تھے۔ وجہ کیا تھی کہ خلیفہ صاحب کا قرآن پر عمل تھا۔

اشرف علی تھانویؒ ملنے آئے تو دوزانو ہو کر بیٹھے۔ عبدالقادر بہت بڑے عالم تھے' میرے دادا تھے (دین پوریؒ کے) وہ خلیفہ غلام محمدؒ کو پنکھا کیا کرتے تھے۔ ان کے جوتے اٹھاتے' اس لیے کہ غلام محمدؒ کا قرآن پر عمل تھا۔ ان کی زندگی میں محمد ﷺ کی سیرت و سنت تھی۔ (سبحان اللہ)

یہ باتیں میں نے اس لیے کہی ہیں کہ قرآن کا رمضان سے گہرا تعلق ہے۔ چونکہ رمضان' ایک قرآن' ایک اللہ کے مہمان' ایک مسجد' یہ سب رحمتیں جمع ہیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ مصطفےٰ ﷺ کے مہمانوں کا خیال رکھیں۔ یہ انہیں کی یادگار ہیں۔

کئی بچے رمضان کی برکت سے امام نظر آتے ہیں' باپ مقتدی نظر آتا ہے۔ آپ تراویح میں دیکھتے ہیں۔

جب آپ کا بچہ قرآن کا حافظ ہو گا تو قیامت والے دن آپ کو سونے کا تاج ملے گا۔ محشر والی ساری دنیا پوچھے گی کہ یہ کوئی بادشاہ آ رہا ہے۔ قدرت سے اعلان ہو گا کہ یہ وہی والدین آ رہے ہیں جنہوں نے بچے کو قرآن کا حافظ بنایا۔ حافظ بچہ ہوا' تاج والدین کو مل گیا۔

آج عدالتوں میں پیسے حرام ہو رہے ہیں۔ جوئے پر حرام ہو رہے ہیں۔ ریڈیو پر' ٹی وی پر حرام ہو رہے ہیں۔ میں تمہاری دولت کو دین پر خرچ ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں۔

صدیق ؓ بن کر آؤ۔ کلمہ پڑھا تو ۴۵ ہزار دینار تھے۔ ہجرت پر روانہ ہوئے تو پانچ ہزار دینار تھے۔ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کفن بھی پرانا تھا اور دین پر اتنا خرچ کیا کہ پیغمبر ﷺ بھی بول اٹھے کہ ابو بکر! تیرے احسان کا بدلہ خدا دے گا' تیرے احسان کا بدلہ نبی بھی نہیں دے سکا۔ (سبحان اللہ) قرآن کی خدمت کے لیے آپ جو بھی خرچ کریں گے' وہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہو گا۔ آپ مر بھی جائیں گے تو جب تک آپ کی بنوائی ہوئی عمارت میں تلاوت ہوتی رہے گی' آپ کی قبر پر رحمت برستی رہے گی۔

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ العظیم۔

عظمت مسجد

الحمدللّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ و السلام علی سید الرسلؐ و خاتم الرسلؐ وافضل الرسلؐ و اکمل الرسلؐ و اجمل الرسلؐ لا نبی بعدہ و لا رسول بعدہؐ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دین محمدؐ۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بشیرا و نذیرا وداعیا" الی اللّٰہ باذنہ و سراجا" منیرا" صلی اللّٰہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تسلیما کثیرا" کثیرا اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمؐ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ و قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی وَ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا"۔

وقال النبی ﷺ بیوت اللّٰہ فی الارض المساجدؐ احب البلاد الی اللّٰہ المساجد وابغض البلاد الی اللّٰہ الاسواق۔

وقال النبی ﷺ المؤمن فی المسجد کسمک فی الماء و المنافق فی المسجد کطیر فی القفس۔

وقال النبی ﷺ قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی انا جلیس من ذکرنی و تحرکت بی شفتاہؐ انی لا ھم باھل الارض عذابا اذا نظرت الی عمار بیوتی و المتحابین فی و المستغفرین بالاسحار لرفعت عنکم عذابا۔ اوکما قال النبی ﷺ۔

وقال النبی ﷺ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع الاصوات فی المساجد۔ اوکما قال النبی ﷺ

صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

مسجد مولیٰ است از بہر نماز
نے برائے لہو و لعب و عیش و ناز
اگر درخانہ صد محراب داری
نماز آں بہ کہ در مسجد گزاری

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

غازی کی ضرورت ہے نہ نیازی کی ضرورت ہے' زمانہ جنگ میں مردان نمازی کی ضرروت ہے۔

ندا آتی ہے اب بھی کربلا کے ذرہ ذرہ سے
حسین ابن علی جیسے نمازی کی ضرورت ہے

گردن نہ جھک سکی تیری باطل کے روبرو
تیرا عمل اصل میں ہے تفسیر جاہدو

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

قل ھو اللہ احد کی رمز کیا سمجھا ہے تو
جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو

یا رب صل و سلم دائمًا ابدا علی نبیک علی رسولک خیر الخلق کلھم۔ درود شریف پڑھ لیں۔

مسلمان وہ ہے جو مسجد کو آباد کرے

برادران اسلام' ذوالعز و الاحترام' ہندو مندر کو آباد کر رہا ہے سکھ اپنے گردوارے کو آباد کر رہا ہے' عیسائی اپنے گرجوں کو آباد کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ شراب خانوں کو' قحبہ خانوں کو سینماؤں کو آباد کر رہے ہیں' مسلمان وہ ہے جو اللہ کے گھر مسجد کو آباد کرے۔

مسجد اسم ظرف کا صیغہ ہے سجدے کی جگہ' قبر بھی زیارت کیلئے' ولی کا چہرہ بھی زیارت کیلئے' خود حضور ﷺ کا روضہ بھی زیارت کیلئے' یہ مسجد اللہ کا گھر' اللہ کی عبادت کیلئے ہے۔

آنحضرت نے مدینہ میں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی

حضور کریم ﷺ مدینے تشریف لائے۔ آپ نے اس وقت کسی بیوی کا حجرہ نہیں بنایا' کسی کا گھر نہیں بنایا اپنے لئے مکان تعمیر نہیں کیا سب سے پہلے مصطفیٰ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔

پیغمبر کی پوری زندگی مسجد میں گذری' ہم بنگلوں میں بڑی بڑی کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔

آپؐ کے زمانہ میں مسجد میں ہونے والے کام

حضور ﷺ نے تیرہ سال کے اور دس سال مدینے کی مسجد میں گذارے اسلام میں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پورے چار دانگ عالم میں اسلام پھیلا تو مسجد سے۔ مسجد میں وفود آتے اور اسلام قبول کرتے' مسجد میں حاتم طائی کی بیٹی سر ننگے آئی تو حضورؐ نے اس کے سر پر اپنی چادر رکھی۔ مسجد میں اعتکاف کا حکم ہوا' اصحاب صفہ جو طلباء مدینہ تھے وہ مسجد میں قیام پذیر تھے۔ حضورؐ جب بھی کوئی پیغام یا حکم دیتے تو مسجد سے دیتے' مسجد میں ابوہریرہؓ حدیث یاد کرتے تھے۔ مسجد میں عبداللہ بن مسعودؓ عبد اللہ ابن عباسؓ قرآن کے نکتے حل کرتے تھے۔ مسجد میں دو سو اصحاب صفہ قرآن کے طلباء قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مسجد میں صحابہ جنگ کے کرتب بھی دکھاتے۔ حضور کریم ﷺ کو حبشہ کے لوگوں نے آپس میں لڑنے کا طریقہ دکھایا مسجد میں انہوں نے کرتب دکھایا' تو حضور ﷺ نے مسکرا کر ان کا یہ کرتب دیکھا' مسجد میں حضور کریم ﷺ رمضان میں بیس دن اعتکاف بیٹھے' جمعہ کے دن خطبہ مسجد میں ہوتا تھا' حضور کریم کا جو تخت نبوت تھا وہ مسجد تھا' دعا کرو اللہ ہمیں اسی دروازے سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

مسجد نبوی شریف کی جگہ اور تعمیر

حضور کریمؐ مدینے میں تشریف لائے تو ارادہ ہوا کہ اللہ کا گھر بنایا جائے۔ دو یتیم

بچے تھے سہل اور سہیل ان کا نام تھا۔ زرارہ بن ربیع کی پرورش اور تربیت میں تھے۔ دس دینار میں یہ مسجد کا ٹکڑا خریدا گیا۔ اس کی رقم ابو بکر صدیقؓ نے ادا کی۔ مصطفیٰ کی پاک زبان سے اعلان نکلا فرمایا ابو بکر! جی آقا۔ فرمایا جب تک اس مسجد میں عبادت و نماز ہوتی رہے گی قیامت تک اس کا ثواب تیرے حصے میں لکھا جاتا رہے گا' تیری قبر پر رحمت برستی رہے گی۔

مسجد نبوی کا ذرا انداز بتا دوں مسجد نبوی کے آج بھی چالیس ستون ہیں جن پر کنارہ لگا ہوا ہے۔ پیتل کا۔ اور اوپر لکھا ہوا ہے هذا مسجد رسول اللہ۔ یہ محمد عربی ﷺ کی بنیاد رکھی ہوئی مسجد ہے۔ (یہ بات 1987ء سے پہلے کی ہے اب تو ماشاء اللہ موجودہ سعودی حکومت کے فرمانروا شاہ فہد نے جو مسجد نبوی کی توسیع کی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بیان سے باہر ہے۔ مرتب)

اسی مسجد میں باب الرحمٰن ہے' باب السلام ہے۔ باب الصدیق ہے' باب السعود ہے' باب عمر بن خطاب ہے' باب مجیدی ہے' باب الحمیدی ہے' باب النساء ہے' باب جبریل ہے۔

اسی مسجد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا مابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة۝ صلوة فی مسجدی هذا خیرمن خمسین الف صلوٰة فی ماسواہ۔ انا خاتم الانبیاء و مسجدی هذا خاتم مساجد الانبیاء۔ انا خاتم الانبیا و مسجدی آخر مساجد الانبیاء۔ میرے بعد نبوت ختم ہے اور مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد کسی نبی کی نہیں بنے گی۔ دعا کرو اللہ ہمیں اس مسجد میں نماز با جماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھنے کے تین فائدے

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ من صلی اربعین صلوة فی مسجدی هذا جو میری مسجد میں چالیس نمازیں با جماعت ادا کرے۔ کتبت له براة من

النار براءة من النفاق براءة من العذاب آپؐ نے تین تحفوں اور تین انعامات سے نوازا۔ اور حضور کا ارشاد صحیح ہے۔ فرمایا جو چالیس نمازیں آٹھ دن باجماعت ادا کرے اس کے لئے تین پیغام ہیں۔ تین انعام ہیں' تین اکرام ہیں' کتبت له براءة من النار۔ یہ شخص جہنم سے آزاد ہے۔ براءة من النفاق۔ یہ منافق نہیں۔

منافق کی تعریف اور جہنم میں سزا

اللہ نے فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ منافق جہنم کے آخری طبقے میں ہو گا۔ دعا کرو اللہ ہمیں نفاق اعتقادی' نفاق عملی سے بچائے۔ (آمین)

اعتقادی نفاق یہ ہے کہ انسان ظاہر میں کلمہ پڑھے اور اندر اسلام کے خلاف سازشیں کرے۔

عملی منافق وہ ہے جس میں تین چیزیں ہوں۔ اذا حدث کذب ہر بات میں جھوٹ کہے۔ جھوٹا منافق ہے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا۔ من وجد فیه خصلة کان منافقا خالصا۔ میری امت میں جس مرد و زن میں یہ تین علامتیں پائی گئیں وہ منافق ہے۔

وقت نہیں کہ میں آپ کو بتاتا کہ مومن کون ہے منافق کون ہے مشرک کون ہے آپؐ نے نشانیاں بتائی ہیں۔ اذا حدث کذب' ہر بات میں جھوٹ کہے۔ ٹی وی پر جھوٹ' خبروں میں جھوٹ' قصوں میں جھوٹ' کہانیوں میں جھوٹ' تقریر میں جھوٹ' دعا کرو اللہ ہمیں جھوٹ سے پناہ عطا فرمائے۔ (آمین)۔

الا لعنة اللہ علی الکٰذبین حضور ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ اور کبیرہ گناہ گن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ و شهادة الزور' و شهادة الزور' و شهادة الزور۔ جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم کانپ گئے ہم نے کہا کاش کہ

محبوب یہ بات بار بار نہ دہرائے۔ ہمیں خطرہ ہو رہا تھا کہ خدا کے عذاب کے دروازے نہ کھل جائیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں جھوٹی گواہی سے بچائے۔ (آمین)

آپ نے فرمایا دوسری نشانی منافق کی اذا وعد اخلف وعدہ خلافی اس کا شیوہ ہو گا۔ تیسری نشانی اذا اؤتمن خان۔ امانت میں خیانت کرنا اس کا وطیرہ ہو گا۔

پیغمبر سچا ہوتا ہے

پیغمبر پاک ﷺ کی سچی نبوت کی بڑی صفت صداقت ہے۔ پیغمبر سچا ہوتا ہے' آپ نے پہلے دن ہی فرمایا۔ هل وجد تمونی صادقا او کاذبا۔ مکہ والو! چالیس برس میرے لیل و نہار' بر سر بازار' میری رفتار و کردار تمہارے سامنے ہے بتاؤ میری زندگی کیسی ہے؟ سب نے گردن اٹھا کر کہا۔ جز بناک مرارا" فما وجد ناک الا صادقا یا محمدؐ۔ ہم نے کئی دفعہ تجربہ کیا اس دھرتی پر آپ جیسا سچا کسی ماں نے بچہ جنم نہیں دیا۔ ابو جہل سے پوچھا گیا کیف وجدت محمدا" ابو جہل تو تو عداوت کرتا ہے' مخالفت کرتا ہے' ہر وقت فساد ہے' ختو ہے' گڑبڑ ہے' ہر وقت لڑائی ہے' بڑائی ہے' ہاتھا پائی ہے' تو نے عجیب فساد کا نقشہ بنایا ہے' بتاؤ محمد عربیؐ کا کردار کیسا ہے؟ لکھا ہے کہ ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ لیس هنا غیری و غیرک میرے سوا اور تو کوئی نہیں۔ زید ابن اخرس پوچھنے والے ہیں۔ زید اکیلے ہی ہو؟ (ہاں) کہنے لگے۔ ما رأیت مثل محمد صادقا فی العرب۔ یہ ابو جہل کے الفاظ ہیں کہنے لگا میں نے پوری دھرتی کا سروے کیا اس دھرتی پر محمدؐ جیسا سچا کوئی نہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں نبوت پر یقین عطا فرمائے (آمین)۔

حضورؐ نے فرمایا میری امت پر ایک وقت آئے گا یکثر الجهل و یقل العلم دین سے ناواقفیت اور جہالت زیادہ ہو گی اور علم تھوڑا ہو گا۔

مسجد میں ذکر کی بجائے شور ہو گا

آپؐ نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا۔ رفعت الاصوات فی المساجد۔ مسجد میں کلمہ، درود، اذان، احادیث، قرآن نہیں پڑھیں گے، شور ہو گا، عجیب قسم کے اشعار، مرثیے، گیت، شور، مسجد کو تالا لگاؤ، مسجد کو دھوؤ کہ یہ فلاں کے آنے سے پلید ہو گئی ہے، فرمایا مسجد میں فساد ہو گا۔

کئی دفعہ مساجد میں گولی چلی، کئی دفعہ مساجد کو تالے لگے۔ اب بھی کئی مسجدیں سیل ہیں۔ جو امن کی جگہ تھی وہ بھی فساد کی جگہ ہو جائے گی۔ آپؐ کا فرمان سچا ہے۔

زنا کی کثرت اور حیا کم ہو گی

آپؐ نے فرمایا میری امت پر وقت آئے گا۔ یکثر الزنا و یقل الحیاء۔ ان گھروں سے زنا کی بدبو آئے گی حیا کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر ایک دور ایسا آئے گا اطاع الرجل امراۃ و عق امہ بیوی کو خوش کرے گا ماں کے منہ پر جوتے مارے گا۔

بر صدیقہ و جفا اباہ یار کی یاری پوری کرے گا بوڑھے باپ کی داڑھی نوچے گا۔ یار کو خوش کرنے کیلئے اپنے باپ کی توہین کرے گا۔ یہ دور آگیا ہے حضورؐ کا ارشاد سچا ہے۔ ابو بکر فی الجنۃ عمر فی الجنۃ، عثمان فی الجنۃ، علی فی الجنۃ۔ (ٹھیک ہے)۔

حضرت عمرؓ کا اعزاز اور ان کا مساجد بنانا

ابو بکر انت عتیق اللہ من النار عمر فاروق لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب و لکن لا نبی بعدی۔ حسنات عمر کعدد نجوم السماء۔ عمر کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے نعوذ باللہ ایک سینما بھی نہیں بنایا، نہ چکلہ بنایا، نہ قحبہ خانہ، نہ شراب خانہ، نہ گیسٹ ہاؤس، نہ ریسٹ ہاؤس، نہ ناچ گھر۔ حضرت عمرؓ

نے پانچ ہزار مسجدیں بنوائیں۔ اور نو سو جامع مسجدیں بنوائیں اور سب سے پہلے جس نے معلم کی تنخواہ' مدرس کی تنخواہ یہ فاروق کے دور میں شروع ہوئی۔ ہر مسجد میں ایک محدث درس دیتا تھا۔ ہر مسجد کی دیکھ بھال ہوتی تھی۔

ابو درداء ایک صحابی تھے' بڑے محدث تھے۔ دمشق میں درس دیتے تھے۔ فاروق نے رپورٹ پوچھی کہ کتنے لوگ درس سننے آتے ہیں۔ فرمایا اٹھارہ ہزار آدمی ہر نماز کے بعد درس حدیث سننے بیٹھتا ہے۔ (سبحان اللہ) حضرت عمر فاروقؓ نے جو مسجدوں میں قرآن کی تعلیم کا آغاز کیا خدا کی قسم سترہ ہزار صحابہ و اہل بیت کے بچے مسجدوں سے قرآن کے حافظ ہوئے۔

حضور پاکؐ نے فرمایا من اسرج سرجا" فی المسجد نور اللہ قبرہ الی یوم القیامۃ جو اللہ کے گھر میں روشنی کا انتظام کرے گا خدا قیامت تک اس کی قبر کو نور ایمان سے روشن رکھے گا۔

من القی حصیرا" فی المسجد جو مسجد میں چٹائی اور بچھونے کا انتظام کرے خدا تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھوں سے جنت کا سبز لباس عطا کریں گے (سبحان اللہ) کسی لہ بردا اخضر فی یوم القیامۃ

فاروق اعظم جب شہید ہوئے تو مسجد میں ہوئے۔ فاروق اعظم کا جنازہ مسجد سے نکلا۔ ہماری موت آئے تو دکان پر' پلاٹ پر' چکلے میں' کہیں سڑک پر۔ کیا ہے؟ شراب زیادہ پی لی ہے کہیں کتی سڑک پر پڑی ہے روز اخبارات میں آتا ہے کہ شراب زیادہ پی لی اور بے ہوش ہو گئی۔ حضرت عمر کی شہادت آئی تو مسجد میں اور مصلّی رسول پر۔

مسجد کیلئے حضور نے مزدوری کی

عزیزو! یہ وہ گھر ہے جس کے لئے مصطفیؐ مزدوروں کی فہرست میں نظر آتے ہیں۔

جب مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ پاکستان کے در و دیوارو میرے پیارو تم بھی سنو! صحابی ایک ایک پتھر اٹھا رہے ہیں کملی والا دو دو پتھر اٹھا رہا ہے۔ ہمارے آقا کائنات کے آقا ساری دنیا کے آقا پتھر اٹھا رہے ہیں مسجد کیلئے۔ حضور ﷺ کا آخری وقت ہوا تو آنکھ کھولی فرمایا عائشہ الصلوۃ؟ عائشہ نماز تو نہیں ہوئی' بی بی رو پڑی کہنے لگی۔ انی رایت من شق الباب میں نے دروازے کے شگاف سے دیکھا ہے۔ ینتظروا لک یا رسول اللہ تمام صحابہ آپ کی جدائی میں غمگین ہیں۔ سب کی نگاہیں آپ کے حجرے کے دروازے پر ہیں کہ کب حجرے کا دروازہ کھلتا ہے اور ہمارا چاند و مقصود باہر آتا ہے۔

حضور ﷺ کے الفاظ سنو۔ فرمایا صدیقہ! انتنی ماء و نو ضا نی و اغسلینی۔ پتھر کے ڈھال کو۔ اس میں پانی ڈال مجھے غسل بھی کروا اور وضو بھی کروا۔ اور بلال کو اطلاع دے دو کہ دیوانو' انتظار کرو' محمد مسجد میں آ رہا ہے۔

حضور پاک ﷺ نے آنکھ کھولی پھر غشی آ گئی' پھر ہوش آیا اور حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔ بخاری کے الفاظ ہیں۔ یخط رجلاہ الی المسجد مسجد تک پاؤں سے لکیر لگتی گئی اور محمدؐ مسجد میں آئے۔

آج کوئی امام باڑے آباد کر رہا ہے کوئی سینما آباد کر رہا ہے پتہ نہیں کیا کیا بنا رکھا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں مسجد سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

مسجد میں نہ آنے والوں پر حضور ﷺ ناراض

میرے بھائیو آج کمل کر سن لو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جو ازان سن کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ مسجد میں نہیں آتے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں خود نماز پڑھ لوں اور ان کو دیکھوں جو گھروں میں بیٹھے ہیں میں خود جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں جب پیغمبر خود آگ لگا دے تو کوئی بجھانے والا ہے؟ (نہیں)۔

آج یہ مسئلہ سن لو۔ نماز فرض ہے۔ جماعت واجب ہے۔ آج ہم اکیلے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اکیلے نماز کا وہ ثواب نہیں ملتا۔ جو جماعت سے پڑھنے کا ہے۔ خدا کا منشا ہے۔ رسول اللہ کا منشا ہے۔ کہ یہ مخلوق پانچ وقت امیر و غریب مسجد میں اکٹھے ہوں۔ خوبصورت بد صورت سب اکٹھے ہوں۔

نماز مساوات کا طریقہ

نماز بھی ایک مساوات کا طریقہ ہے میں کرسی پر بیٹھا ہوں' آپ نیچے بیٹھے ہیں' لیکن نماز میں جہاں میں کھڑا ہوں گا آپ بھی ساتھ کھڑے ہونگے۔ جہاں حضور کھڑے ہیں وہاں بلال ساتھ کھڑا ہے۔ جہاں ابو بکر کھڑے ہیں عامر بن فہیرہ دوش بدوش کھڑا ہے۔ جہاں عمر فاروقؓ کھڑے ہیں وہاں غلام اسلم ساتھ کھڑا ہے۔ جس جگہ حیدر کھڑا ہے۔ قنبر ساتھ کھڑا ہے۔ یہ مسجد میں ہے۔

حضور ﷺ مسجد میں آ کر چیک کرتے تھے۔ ہم مسجد میں آ کر چیک کریں تو کبھی کوئی گھڑیاں اتار رہا ہوتا ہے' ادھر تقریر ہو رہی ہوتی ہے' ادھر جوتی چور جوتی اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ مسجد میں کوئی سو جائے تو اس کی گھڑی اتار لیتے ہیں اور جیب بھی صاف کر دیتے ہیں۔ (استغفراللہ)۔

حضور کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں دو جماعتیں بیٹھی تھیں ایک طرف ابوہریرہؓ تھے۔ جن کو پانچ ہزار تین سو ستر احادیث یاد تھیں۔ آج تو ماشاء اللہ دعائے قنوت بھی سب کو آتی ہے' التحیات کے بھی آپ حافظ ہیں۔ جنازے کی دعا تو سب کو آتی ہے۔ جنازے میں امام کے پیچھے بیل کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ غسل کے فرائض کا پتہ نہیں' روزے کی نیت نہیں آتی۔ کلمہ نہیں آتا۔

ایک جگہ میں نکاح پڑھانے لگا۔ دلہا سے کہا کہ شش کلمے سناؤ؟ اس نے کہا مجھے نہیں آتے۔ میں نے کہا کہ دو نفل شکرانے کے ادا کر لو' اس نے بیوی کی

طرف منہ کر کے نماز شروع کر دی۔ اسی کو قبلہ بنا لیا۔

حضرت علیؓ کی شہادت مسجد کے دروازے پر ہوئی۔ امام باڑے کے دروازے پر نہیں ہوئی۔ مسجد کے دروازے پر ہوئی۔ حضرت علیؓ کو جب تلوار لگی تو یوں نہیں کہا کہ ہائے' فرمایا فزت ورب الکعبہ رب کعبہ کی قسم علی کامیاب ہو گیا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

جب تم نے کسی جگہ پر مسجد کا ارادہ کر لیا تو عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک اس جگہ کا نام مسجد ہو گیا۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہو گی دنیا تمس نمس ہو جائے گی تو خدا دھرتی سے مسجد کو اٹھا لے گا قرآن کے ورقوں سے الفاظ اٹھا لے گا۔

آج لوگ کیا کچھ قرآن مجید کے ساتھ کر رہے ہیں' کوئٹہ میں تین مساجد میں قرآن کو آگ لگا دی گئی۔ کچھ مسجد کے قرآن کنویں میں ڈال دیئے۔ ایک مسجد کے قرآن پاخانہ میں ڈال دیئے (نعوذ باللہ)۔

میں میرپور خاص گیا پتہ چلا کہ یہاں پچپن قرآن کریم پاخانے میں ڈال دیئے گئے۔ یہ لوگ خدا کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

قرآن و مساجد شعائر اللہ ہیں

قرآن شعائر اللہ ہے۔ بیت اللہ' کلام اللہ' رسول اللہ' صلوٰۃ اللہ ان سب کا محافظ خود اللہ ہے۔

قرآن وہ ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون' اگر مجھے اجازت دو تو کہوں۔ جب تک قرآن نہیں آیا تھا دنیا نبیؐ کو محمد ابن عبداللہ کہتی تھی جب قرآن اترا تو دنیا نے محمد رسول اللہ کہا۔

حضور انور ﷺ نے پتھروں کی بارش میں جس کی تلاوت کی وہ قرآن ہے'

جس پر پیغمبر کے آنسو بہے وہ قرآن ہے۔ پیغمبر نے جس کی 23 برس تعلیم دی' خود معلم بن کر بیٹھے وہ قرآن ہے۔

خدا کا عذاب آیا تو سب کو بھگتنا پڑے گا

آج مسجدوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں' سنو! خدا غفار بھی ہے قہار بھی ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں گستاخی سے بچائے (آمین)۔

یاد رکھو یہ قانون ہے کہ جب ایک جانور کسی کی فصل میں پڑ جائے تو پورے ریوڑ کو ہانک دیتے ہیں ایک امتی غلطی کرے گا تو پوری قوم کو عذاب بھگتنا پڑے گا۔

کوئٹہ میں ایک ماموں نے شراب پی کر بھانجی سے زنا کیا 1935ء میں رات کو شراب پی کر اس کے زبردستی کپڑے اتار کر زنا شروع کیا۔ جب خدا کا عذاب آیا تو اسی ہزار آدمیوں کی لاشیں تڑپ رہی تھیں۔ نہ کوئی کفن دینے والا تھا نہ کوئی دفن کرنے والا تھا۔ بلڈوزروں سے دفن کر رہے تھے۔ جو ہزاروں کو کفن دیتے تھے۔ جو بنگلوں میں' مالکیوں پر بیٹھتے تھے ان کی لاشوں کو کتے کھا رہے تھے۔ دعا کرو اللہ ہمارے ملک کی خیر کرے۔ (آمین)۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کو بکری کھا گئی وہ تو پہلے ہی نہیں مانتے' کچھ کہتے ہیں کہ غار میں ہے' کچھ کہتے ہیں کہ چلو قرآن ایسے ہی ہے۔

دوستو! مساجد اللہ کے گھر ہیں۔ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ یہ کس کا گھر ہے؟ (اللہ کا)

ایک حدیث میں آتا ہے اللہ فرماتے ہیں انی لا ھم باھل الارض عذابا۔ جب تمہارے محلے میں زنا' بدکاری' سیاہ کاری' تباہ کاری' بدکرداری' شرک و بدعات' رسومات' غلط عادات' حالات پیدا ہوتے ہیں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اس محلے کو برباد کر دوں۔ فاذا نظرت الی عمار بیوتی جب دیکھتا ہوں کہ میرا گھر آباد ہے۔ والمتحابین فی جب دیکھتا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ لوگ عبادت' ریاضت

رسول اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں' میری محبت رکھنے والے' بارش ہے' سردی ہے' کچھ ہے کشاں کشاں' رواں دواں آ رہے ہیں۔

مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میرا امتی مسجد کو چلتا ہے تو ایک ایک قدم پہ گناہ معاف ہوتا ہے۔ درجہ بلند ہوتا ہے' نیکی لکھی جاتی ہے۔

ایک نابینا آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا حضرت میرا گھر مدینے کے کونے میں ہے۔ لیس لی قائد رات کو میری لاٹھی پکڑ کر لانے والا کوئی نہیں' معذور ہوں' مجبور ہوں' بہت دور ہوں' حضرت آپ کی محبت سے بھرپور ہوں' ذرا مجبور ہوں' کیا میں نابینا رات کو مسجد میں نہ آؤں فرمایا نابینے ہو۔ آنکھیں نہیں ہیں نہ آیا کرو۔ تھوڑی دور گیا تو فرمایا یا عبد اللہ۔ لبیک یا رسول اللہ۔ یوں یا رسول کہنا جائز ہے جب حضور ﷺ بیٹھے ہوں' آپ نے تو عجیب عجیب مسئلے بنا لئے ہیں۔ اب تو اتنے مسجدوں میں لوگ نظر نہیں آتے' جتنے سینماؤں میں آتے ہیں' اب وہ گھر آباد ہے' یہ ہماری بدبختی ہے' بد نصیبی ہے' تم کہتے ہو کہ ہم آتے ہیں' اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے عقیدے اور قدم پلید ہیں' تم میری مسجد کے لائق نہیں ہو۔ بعض لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ مکہ اور مدینہ میں جا کر نماز نہیں پڑھتے' میں نے قرآن پڑھا تو پتہ چلا کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مشرک کا عقیدہ پلید ہے' محمدا میں پلید کو تیری مسجد میں آنے نہیں دوں گا۔

توجہ کرو میں کسی کی تردید نہیں کر رہا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس وقت سے در در پر جھک رہے ہیں جب سے ہم نے اس در (مسجد) کو چھوڑ دیا ہے۔

دعا کرو ہمارا سر ہو' خدا کا در ہو' ہمارا دل ہو' خدا کا گھر ہو' پھر حشر ہو' کیا ڈر

اس وقت (رات کو) کمشنر، ایم این اے دیکھو سب سو رہے ہیں جو دروازہ بھی کھلا ہے اس کا مالک بھی جاگ رہا ہے۔

در لیلیٰ محمدی کھلا ہے آئے جس کا جی چاہے

خدا کی قسم حضور رات کو مسجد میں آئے تو دیکھا کہ صحابہ تہجد پڑھ رہے ہیں۔ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ۔ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ محبوب تمہارے یار رات کو سوتے نہیں وہ بستروں سے علیحدہ ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔

حضور نے خصوصاً صدیق اور فاروق کو جا کر چیک کیا۔ ابوبکر آہستہ قرآن پڑھ رہے تھے، فاروق زور سے پڑھ رہے تھے، یہ رات کو واقعہ پیش آیا۔ (سبحان اللہ)۔

حضور ایک دفعہ دن کو مسجد میں آئے تو دیکھا کہ ایک طرف ابوہریرہ حدیثیں یاد کر رہا ہے، آج تو ہم مسجد میں پنکھا کھول کر سو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسجد بڑی ٹھنڈی ہے۔

مسجد کے آداب

نبی نے فرمایا جو مسجد میں ہوا خارج کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

نبیؐ فرماتے ہیں کہ جب مسجد سے تنکوں کو باہر پھینکتے ہو تو وہ بھی چیختے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں نہ پھینکو ہمیں یہاں ذکر سننے دو۔ ہمیں اللہ کے گھر سے کیوں نکال رہے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں قدم رکھو تو اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھو۔ یااللہ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ رحمت کے دروازے مسجد میں کھلتے ہیں یا کسی اور در پر کھلتے ہیں؟ (مسجد میں)۔

مسجد سے نکلو تو اللھم انی اسئلک من فضلک۔ پڑھو۔ (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اعتکاف مسجد میں بیٹھو۔ اور کہو کہ مولیٰ میں تیرے

در پر بیٹھا ہوں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تو روٹھا رب راضی نہیں ہو گا۔ اب لوگوں نے نیا دین بنا لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں کون بیٹھے مزار پر نو راتیں بیٹھ جاؤ۔ دعا کرو اللہ ہمیں اصلی کعبے سے محبت عطا فرمائے (آمین)۔

صحابہ کامیاب تھے

خدا کی قسم میں دین سمجھا رہا ہوں میرے محبوب کے دن اور رات دیکھو۔ دن کو بھی آپؐ نے صحابہ کرام کا امتحان لیا۔ کامیاب ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے۔ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی قرآن کہتا ہے۔ اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ مصطفےٰ یہ صرف تیرے ہاں کامیاب نہیں' یہ میرے ہاں بھی کامیاب ہیں۔ (سبحان اللہ)۔

حضورﷺ کے صحابہ (اصحاب صفہ) مسجد میں رہتے تھے۔ صحابہ نے جو قرآن شروع کیا آج تک اسی قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے۔ مسجد عبادت کیلئے ہے۔ آج ہم مسجد میں قصے' کہانیاں' دکان کی باتیں کرتے ہیں۔

مسجد میں تجارت و اعلان گمشدگی مکروہِ تحریمی ہے

حضورﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں آ کر کہے کہ میری چیز گم ہو گئی ہے فرمایا اُس کو کہہ دو کہ نہ خدا تیری چیز لوٹائے (مشکوٰۃ)

مسجد میں تجارت مکروہِ تحریمی ہے' بلکہ حضور سنت بھی عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں جا کر پڑھتے تھے۔

آج کل تو مسجدوں کو تماشا بنا رکھا ہے۔ اور مسجدوں کو اکھاڑا بنا رکھا ہے بعض مسجدوں پر لکھا ہوا ہے کہ اس مسجد میں فلاں مسلک کا آدمی نہ آئے اگر آیا تو مسجد پلید ہو جائے گی۔ اور مسجد کو دھونا پڑے گا اور مسجد کو دھوتے ہیں۔

ایک شہر میں ایک تبلیغی جماعت گئی۔ وہاں جا کر انہوں نے کوئی دین کی بات

کی۔ تو لوگوں نے ان کو پکڑا' کسی نے مکا کسی نے جوتا' کسی نے لاٹھی ماری' کسی نے ان کی داڑھی کو نوچا' ان کے پاس جو قرآن مجید تھے' پنج سورے تھے' تبلیغی نصاب تھے' سب نالیوں میں پھینک دیا اور کہا لوگو! مسجد کو دھوؤ۔ ان کتوں نے مسجد کو پلید کر دیا ہے جو مسجد میں نماز کیلئے آئیں وہ ان جھوٹے عاشقوں کے نزدیک کتے بن جاتے ہیں۔ تم خوب رسول اللہ کی غلامی لوا کر رہے ہو۔(واہ عق واہ)۔

مومن کو مسجد میں چین آتا ہے منافق کو نہیں

حضورؐ فرماتے ہیں۔ المومن فی المسجد کسمک فی الماء مومن مسجد میں یوں آتا ہے جس طرح مچھلی پانی میں آتی ہے۔

منافق مسجد میں یوں آتا ہے کطیر فی القفس جس طرح پرندے کو پنجرے میں بند کر دو تو وہ پھڑپھڑاتا ہے' مومن کو مسجد میں چین آئے گا منافق کو مسجد میں چین نہیں آئے گا۔ (جاگ رہے ہو)۔

حضور کریمؐ نے جب ابوبکر صدیق کو مصلے پر کھڑا کیا تو اپنے دروازے سے مسجد کا نظارہ کیا۔ گھر کا ٹاٹ ہٹایا اور دیکھا کہ! صدیق امام ہے باقی سارے مقتدی ہیں میرے غلام' خوش ہو گئے خیر الانام۔

نبی کریمؐ نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا۔ پیغمبر کا پہلا قدم مسجد میں آتا تھا۔

حضورؐ نے صحابہ کو یہ بھی فرمایا کہ جس کا گھر مسجد سے دور ہے اور وہ مسجد میں نماز کیلئے آئے تو ایک قدم پر گناہ معاف ہو گا دوسرے قدم پر درجہ بلند ہوتا رہے گا۔ جن صحابہ کے گھر قریب تھے کوئی اس گلی میں آ رہا ہے۔ کوئی دوسری گلی سے آ رہا ہے۔ حضورؐ نے پوچھا بلال تیرا ٹھکانہ تو یہ ہے۔ انس تیرا حجرہ تو یہ ہے تم اس طرف سے آ رہے ہو کہنے لگا حضرت زرا چکر لگا کر آتے ہیں تاکہ قدم زیادہ اٹھیں اور رحمت زیادہ مل جائے۔ سبحان اللہ

اب تو اس وقت آتے ہیں جب تکبیر ہو جاتی ہے' اکثر تو جماعت سے رہ جاتے

ہیں۔ دوستو! اللہ تمہیں اس دروازے سے تعلق نصیب فرمائے (آمین)۔

حضور فرماتے ہیں کہ جس محلے کی مسجد آباد ہے' خدا اس محلے کو بھی اپنی رحمت سے آباد رکھے گا' جس محلے میں نمازی نظر نہیں آتے خدا اس محلے کو بھی برباد کر دے گا۔

میں خیر پور سادات ایک جگہ ہے وہاں گیا۔ وہاں سامنے تھانہ تھا ساتھ مسجد تھی میں نے سوچا کہ نماز کا وقت ہے نماز پڑھ لوں۔ خدا کی قسم جب میں اندر داخل ہونے لگا تو غرانے کی آواز آئی۔ میں یکدم کھڑا ہو گیا کہ کیا ہے؟ دیکھا تو مسجد کے اندر کتی نے بچے دے رکھے ہوئے ہیں۔ (استغفراللہ)۔

مسجد مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی کہ وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

آج سینما آباد ہیں مسجدیں ویران ہیں فرمایا۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ زمانے کا سروے کرو انسان گھاٹے میں ہے انسان خسارے میں ہے۔ مجھے آج بتاؤ۔ کہ مسجد میں نمازی زیادہ ہیں یا سینما دیکھنے والے۔ (سینما والے) سنت کے محافظ زیادہ ہیں یا سنت رسول کے منکر زیادہ ہیں؟ (منکر زیادہ ہیں)۔ پردہ دار عورتیں زیادہ ہیں یا بے پردہ زیادہ ہیں؟ (بے پردہ زیادہ ہیں)۔ سچے زیادہ ہیں یا جھوٹے زیادہ ہیں؟ (جھوٹے) حلال خور زیادہ ہیں یا حرام خور زیادہ ہیں؟ (حرام خور) سچے مذہب والے زیادہ ہیں یا باطل مذہب والے زیادہ ہیں؟ (باطل والے) فرمایا۔ والعصر۔ انسان خسارے میں ہے' ذرا جاؤ! پورے ملکوں کا سروے کرو' خدا کے منکر آپ کو زیادہ ملیں گے۔ پورا روس' پورا چائنہ یہ خدا کے منکر ہیں' دہریے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ انسان خسارے میں ہے۔

میرا موضوع صرف مسجد ہے۔ دعا کرو خدا تمہیں اس دروازے سے تعلق عطا کرے۔ (آمین)

حضرت ابوھریرہؓ کیلئے حضورؐ کی دعا

میرے محبوب عائشہؓ کے حجرے سے نکل کر مسجد میں آئے۔ ابوہریرہؓ بیٹھے تھے۔ ان کا نام عبد الرحمٰن تھا۔ ان کے لئے حضورؐ نے دعا کی تھی' آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا مولیٰ! میرے ابوہریرہ کا حافظہ صحیح کر دے۔ اور سینے پر ہاتھ مارا چادر سینے سے لگائی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ محمدؐ کی چادر میں نے سینے سے لگائی تو پانچ ہزار حدیثیں مجھے یاد ہو گئیں۔ (سبحان اللہ)

ایک دوسرے صحابی ہیں حضرت ابن عباس ان کے لئے پیغمبر نے فرمایا اللھم علمہ علم الکتاب ' مولیٰ اس کو قرآن کا علم دے دے۔ یا اللہ اس کو قرآن کا فیض دے۔ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا ہاتھ میرے سینے سے جدا نہیں ہوا تھا کہ سارا قرآن حل ہو گیا۔ پیغمبر کا ہاتھ بھی مبارک ہے۔

یاد رکھو کے مسجدیں رہیں گی' تم نہیں آؤ گے تو فرشتے تو آتے رہیں گے' اللہ کا ذکر ہوتا رہے گا' دعا کریں خدا ہمیں آنے کی توفیق دے (آمین)۔

خدا جس کو چاہے اپنے در پہ لائے

میں نے واقعہ پڑھا ہے کہ ایک نوکر مسجد میں تھا خدا جس کو چاہے مسجد میں لے جائے۔ نوکر مسجد میں تھا اور سردار باہر کھڑا ہے۔ اور آوازیں دے رہا ہے کہ نکل آ! دیر ہو گئی۔ سردار کہتا ہے تجھے کس چیز نے اندر باندھ رکھا ہے۔ میں تو باہر دھوپ میں کھڑا کھڑا تھک گیا ہوں۔ نوکر نے کہا سردار صاحب' زمیندار صاحب' جو ذات تجھے اندر آنے نہیں دیتی اس کی رحمت مجھے اپنے دروازے سے باہر جانے نہیں دیتی (سبحان اللہ)

عزیزو ناراض نہ ہونا' کھل کر کہہ رہا ہوں۔ جب سے ہم نے یہاں (مسجد میں) جھکنا چھوڑ دیا در در پے جھکتے ہیں جو یہاں جھکا۔ در در کے جھکنے سے بچ گیا' جو در در پے جھکا وہ اس در کے لائق ہی نہ رہا۔

میرے محبوب' نبی مکرمؐ' نبی معظمؐ آپ دن کو تشریف لائے تو دیکھا کہ پیغمبرؐ کے

دیوانے' پروانے' مستانے' دنیا سے بیگانے' توحید کے فرزانے' تابعدار' جانثار' وفادار' قطار اندر قطار' محمد کے حب دار' پیغمبر کے یار ایک طرف حدیثیں سن رہے ہیں۔ ہم قوالی شریف سنتے ہیں میں سکھر میں ایک سیمنٹ فیکٹری میں گیا' مسجد میں تقریر ہوئی' میری تقریر کے بعد مسجد میں لوگ طبلے لیکر آ گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ اب یہاں قوالی ہو گی۔ مسجد میں قوالی۔ اور قوال بھی اہلسنت نہیں تھے اہل سنت تھے۔ یہ مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔ مسجد میں زور سے بولنا منع ہے۔

مسجد میں صرف اللہ کو پکارو

بس ایک پیارا جملہ بتاتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ یہ اللہ کا گھر ہے۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا" اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں صرف مجھے ہی پکارو میرے سوا یہاں کسی اور کو مت پکارو۔

گھر ہو شفیق کا۔ میں جا کر کہوں محمد رفیق' محمد رفیق! شفیق! کہے گا مولانا کا پتہ نہیں دماغ خراب ہے۔ گھر میرا اور آپ کہہ رہے ہیں محمد رفیق باہر آؤ کہتا ہے مولانا میرا نام شفیق ہے۔ رفیق نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ گھر میرا ہے اس میں پکارو بھی مجھے خدا فرماتے ہیں میں کسی اور کا نام برداشت نہیں کرتا۔ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا" یہاں میرے سوا کسی اور کو مت پکارو۔ جس کا گھر ہے اسی کو پکارو یہ آپ کو عقیدہ سمجھایا ہے۔ میں کسی کا منکر نہیں ہوں۔ ہمارا اصل اللہ کیساتھ تعلق ہے۔

میں ایک بات کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی بڑے سے بڑا بزرگ ہو اگر وہ ایک نماز کا خدانخواستہ انکار کرے' یا ایک نماز بالکل قضا کر دے' بالکل نہ پڑھے تو ولایت رہے گی؟ (نہیں) ولی کو ولایت ملتی ہے تو اس دروازے سے ہی ملتی ہے۔

اصل اللہ اور ہم

پیران پیرؒ پندرہ سپارے تہجد میں پڑھتے' ابو حنیفہ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔

اب تو ہمیں کوئی تکلیف ہو تو وہاں پہنچ جاتے ہیں کہتے ہیں لے کھوتے دے چڑ۔ پتہ نہیں وہاں جا کر کیا کیا کرتے ہیں۔ خدا کی قسم بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے محبوب اذا رائی قطعة سحاب اوسمع صوت السوائق' نبی کریم بجلی کی گرج' یا کوئی آندھی کو آتا دیکھتے تو' یتوضاء و ینھب الی المسجد وضو کر کے مسجد میں چلے جاتے' اور وہاں جا کر سجدہ کرتے' اور کہتے مولیٰ! تیرا نبی تیرے در پے آ گیا ہے امت کے گناہوں کو نہ دیکھنا محمدؐ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا (سبحان اللہ)۔

صحابی کہتے ہیں۔ اذا ھم امر۔ جب ہمیں کوئی مشکل' کوئی صعوبت' کوئی پریشانی' کوئی حیرانی' کوئی گردانی' کوئی اضطراری' کوئی بیماری' کوئی لاچاری' کوئی خواری' آتی۔ کنا نتوضا وننھب الی المساجد ہم قبرستان نہیں جاتے تھے۔ مسجد میں جا کر سجدہ کرتے' اسی دروازے پر جھک جاتے خدا کی رحمت نازل ہو جاتی (سبحان اللہ)۔

جب کوئی نہ سنے تو کون سنتا ہے؟ (اللہ) جب سب دروازے بند ہوں تو کون سا دروازہ کھلا ہوتا ہے؟ (اللہ کا) مجھے جواب دو! جب سب نیند میں ہوتے ہیں تو کون جاگتا ہے؟ (اللہ)۔ اللہ فرماتے ہیں اس سے مانگو' جہاں! نہ۔ نہیں ہوتی۔

ابھی میں تمہیں کہوں کہ مجھے ایک ہیلی کاپٹر لا کر دو۔ میں کہوں کہ آپ مجھے ٹویوٹا کرولا گاڑی لا کر دو' آپ کہیں گے کہ مولوی ہے یا تماشہ۔ میں کہوں کے میرے لئے فوری ویزہ بنواؤ مجھے باہر بھیجو۔ آپ حیران ہونگے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ جس سے مانگو یا مانگنے والا شرمندہ ہے یا دینے والا شرمندہ ہے۔ مجھ سے مانگو نہ مانگنے والا شرمندہ ہو گا نہ دینے والا شرمندہ ہو گا۔

رحمٰن و رحیم کون

کیونکہ مانگنے والا بندہ ہے دینے والا خدا ہے۔ الرحمٰن الرحیم۔ رحمٰن اس کو کہتے ہیں جو بن مانگے دینے والا ہو' الرحیم اس کو کہتے ہیں جس سے نہ مانگیں تو نارض ہو جائے۔ اللہ یغضب حین لا یسئل۔ والناس یغضبون حین یسئل لوگ اس وقت ناراض ہوتے ہیں جب کچھ مانگو۔ خدا اس وقت ناراض ہوتا ہے جب اس سے نہ مانگو۔

آج کسی کے ہاں جاؤ تو' ریسٹ ہاؤس' گیسٹ ہاؤس' بیٹھک' باتھ روم' دارالمطالعہ میرے محبوب ﷺ صحابہ نے جہاں ڈیرہ لگایا وہیں مسجد بن گئی۔ میں نے معالم دارالہجرہ اور وفاء الوفا' پڑھی مدینے میں پینتالیس مسجدیں ہیں۔ ستر ہزار کی آبادی ہے۔ اور پینتالیس مسجدیں ہیں۔

اورنگ زیبؒ ولی کامل

اورنگ زیبؒ نے شاہی قلعہ کے سامنے مسجد بنوائی اور اس کے پتھر ایران سے منگوائے۔ یہ شاہی مسجد چودہ ایکڑ میں ہے اورنگ زیبؒ نے کہا کہ قلعہ کے دروازہ کے سامنے مسجد بناؤ تاکہ میں نکلوں تو میری پہلی نگاہ مسجد پر پڑے میرا پہلا سفر اللہ کے گھر سے ہو۔

قلعہ کے اندر موتی مسجد ہے' بیگمات بھی نمازیں پڑھتی تھیں۔ جب مسجد کے سنگ بنیاد کا وقت آیا تو لاہور میں اعلان کروایا' ساٹھ ہزار آدمی جمع ہو گئے' بادشاہ نے اعلان کیا کہ اس بادشاہی مسجد کا سنگ بنیاد وہ رکھے گا جس کی بلوغت کے بعد تہجد قضا نہیں ہوئی۔ میرے جیسے بڑے بڑے جبوں والے' قبوں والے' سبز پگڑیوں والے' اور بڑی بڑی چادروں والوں کے سر جھک گئے بادشاہ نے کہا تم نے میرا راز ظاہر کروا دیا۔ اورنگ زیب پیدا تو ایک تخت پر ہوا ہے لیکن میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں اس دن سے آج تک میری تہجد قضا نہیں ہوئی۔ (سبحان اللہ)۔

میں آج مسجد پر تقریر کر رہا ہوں۔ اورنگ زیبؒ ایک دفعہ مسجد میں دیر سے آئے دیکھا تو امام صاحب انتظار کر رہے ہیں بادشاہ نے کہا کہ ٹائم تو ہو گیا ہے۔ کہنے لگا حضور کا انتظار تھا۔ فرمایا جو میرا انتظار کرتا ہے وہ میری مسجد کا امام نہیں بن سکتا۔ نکل جاؤ۔ یہاں امام وہ رہے گا جو بادشاہ کی نماز نہ پڑھائے بلکہ خدا کی نماز پڑھائے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضورؐ کے اردگرد یوں بیٹھتے تھے کہ نبی کریمؐ یوں نظر آتے تھے جس طرح شمع پروانوں میں مصطفےٰؐ دیوانوں میں' جس طرح چاند ستاروں میں' محمدؐ اپنے یاروں میں۔ (سبحان اللہ)۔

حضورؐ نے اپنی کوئی بیٹھک نہیں بنائی تھی' اسی اللہ کے گھر میں چٹائی پر بیٹھ جاتے۔ یہی مصطفےٰ کا تخت تھا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم اس طرح بیٹھتے کہ۔ کا نما طیور علی رؤسنا۔
جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو ہدایت بخشے۔
مسجد میں آؤ تو اعتکاف کی نیت کر لیا کرو۔

نبیؐ نے فرمایا جو مسجد میں ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر سوتا ہے فرمایا یہ تو متکبر ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ آج تو مسجدوں میں شور کرتے ہیں۔ مسجد کا بڑا ادب ہے' یہ اللہ کا گھر ہے۔

مسجد میں آنے سے کیا ملے گا

تم اپنے گھر جاؤ تو خاندان ملے گا' دکان جاؤ تو سامان ملے گا' خدا کی قسم کسی کے مکان پر جاؤ تو بڑا رئیس اور خان ملے گا' مسجد میں آؤ تو قرآن ملے گا' ذکر رحمٰن ملے گا' مدنی کا فرمان ملے گا' ملے گا تو مسلمان ملے گا' اللہ ہمیں اس دروازے سے تعلق عطا فرمائے (آمین)۔

لفظ مسجد پر بات کر رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ کا جنازہ رکھا ہوا ہے۔ ایک آدمی صفیں

چیرتے ہوئے آتا ہے آگے بڑھتا ہے۔ اور آ کر حضرت عمر کا چہرہ مبارک کھولتا ہے اور کہتا ہے طیب اللہ قبر عمر کما یطیب مساجد اللہ۔ اللہ عمر کی قبر کو جنت کی خوشبو سے مہکانا۔ جنت کی خوشبو سے اس کی قبر کو معطر کرنا جس طرح یہ تیرے گھر کو معطر رکھتا تھا۔ نور اللہ قبر عمر۔ یااللہ عمر کی قبر کو نور سے روشن کرنا جس طرح یہ تیرے گھر کو روشن کرتا تھا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے مڑ کر دیکھا تو ابو الحسن، حیدر کرار، علی المرتضیٰؓ رو بھی رہے ہیں اور عمر فاروقؓ کو خراج عقیدت بھی پیش کر رہے ہیں۔ یہ حیدرؓ کے الفاظ ہیں۔

حضرت عمرؓ کو جب خنجر لگا تو مسجد میں حالت نماز میں ہماری لاش گرتی ہے تو کہیں پلاٹ پر، فاروق کو جب خنجر لگا تو نبی کے مصلے پر اور قرآن پڑھتے ہوئے گرے تو محمدؐ کے مصلے پر نماز کی حالت میں گرے۔ حضرت حسینؓ شہید ہیں ان کا خون گرا تو کربلا کے میدان میں، عمرؓ کا خون گرا تو نبی کے مصلے پر، حضرت حسینؓ کی شہادت کی گواہی کربلا کا میدان دے رہا ہے، عمرؓ کی شہادت کی گواہی مصلیٰ رسول، مسجد نبوی اور محمدؐ کا مدینہ دے رہا ہے۔ (سبحان اللہ)۔

دعا کرو خدا موت اسی دروازے پر عطا کرے (آمین)۔

قبر سامنے ہو تو نماز نہ پڑھو

قبر مسجد ہے؟ (نہیں) قبر عبادت کی جگہ ہے؟ (نہیں) قبرستان جا کر عبادت کریں؟ (نہیں)۔

حضورؐ فرماتے ہیں ولا تصلوا فی المقابر، قبر سامنے ہو تو خدا کی عبادت نہ کرو، جب قبر سامنے ہو تو نماز نہ پڑھو، نفل بھی نہ پڑھو دیکھنے والا کہے گا کہ یہ عبد القبور ہے یہ کوئی قبر پرست ہے فرمایا جب قبر سامنے ہو تو خدا کی عبادت نہ کرو، عبادت وہاں کرو جہاں قبر بھی سامنے نہ ہو۔ تاکہ اتقوا مواضع التھم تاکہ تہارے اوپر دھبہ نہ آ جائے۔ اس لئے جنازہ میں رکوع سجدہ ہے؟ (نہیں) سامنے

ولی ہے۔ قطب ہے۔ رکن شاہ عالمؒ کا جنازہ ہے۔ پیران پیر کا جنازہ ہے۔ اسلام کہتا ہے نہ تکبیر کہو نہ اقامت اور نہ اذان اور نہ رکوع سجدہ کرو۔ اللہ نے فرمایا میں نماز کو کم کر دوں گا۔ مگر جب سامنے مرشد بھی ہو گا تو میں سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اس لئے جنازے کے بعد حضورؐ نے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی۔ دیکھنے والا کیا کہے گا۔ جب میری امت ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گی تو کافر کہے گا کہ میں بتوں سے تنگ ہوں یہ اپنے پیر سے مانگتے ہیں پھر میں ساری دنیا کی ملامت تو برداشت کر لوں گا مگر کسی کے سامنے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا' ہاتھ وہاں اٹھیں جہاں نماز اللہ کی ہو گی۔

تم نے جھگڑا بنا دیا۔ مر گیا مردود فاتحہ نہ درود۔ اب میں تقریر ختم کر کے چلا جاؤں دعا نہ مانگو تو دشمن ہوں؟ جنازے کے بعد گڑ بڑ کرتے ہیں کہ دعا نہیں مانگتے۔ اللہ سب کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

حضورؐ ہر وقت مسجد میں ہوتے تھے۔ جب باہر سے کوئی آتا تو صحابہ حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے۔ آج تو حضورؐ مدینے میں ہیں اور ہم یہاں کھڑے ہیں۔ کون آپ سے پوچھے' خدا کی قسم غلط کہوں تو خدا نہ بخشے۔ حضورؐ جب مسجد میں آتے تو صحابہ کھڑے ہوتے فرمایا لا تقومون کما یقوم الاعاجم جس طرح عجمی لوگ بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ مصطفےٰؐ کو یہ ادا پسند نہیں جہاں جگہ ملے بیٹھے رہا کرو۔

آپ نے کھڑوں کو بٹھا دیا' فرمایا۔ اجلس جمعہ کا دن تھا۔ عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ مصطفےٰ نے اتنے زور سے کہا کہ میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے یا کھڑے رہتے تھے۔ (بیٹھے ہوئے تھے)۔

درود بیٹھ کر پڑھنے میں ادب ہے

ہم جو نماز میں درود پڑھتے ہیں یہ کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں یا بیٹھ کر؟ (بیٹھ کر) آجکل تو درود بھی کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ ادب بیٹھنے میں ہے یا کھڑے ہونے

میں؟ (بیٹھنے میں) آپ سب کھڑے رہیں میں بیٹھا رہوں کیا یہی ادب ہے؟ (نہیں) ادب بیٹھنے میں ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم گردنیں جھکا کر مصطفےٰ کے سامنے بیٹھتے تھے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہم زندہ بھی نہیں ہیں ایک ابو بکر کی نگاہ حضورؐ کے چہرے پر پڑتی تھی۔

میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں۔ میں آپ کو گمراہ کرنے نہیں آیا۔ جب کوئی نیا آدمی آتا تو وہ دیکھ کر کہتا۔ ایکم منکم محمد تم میں سے محمدؐ کون ہے؟ ابو بکر صدیق کھڑے ہو کر کہتے۔ ایها السائل هذا رجل متقی ابیض الوجه هذا محمد رسول اللهؐ یہ جو درمیان میں حسین ہے' دل نشین ہے' مہ جبین ہے' نازنین ہے' بہترین ہے' بالیقین ہے' یہ صاحب جمال ہے' صاحب کمال ہے' رحمت سے مالا مال ہے' ہمیشہ خوشحال ہے' فضل ذوالجلال ہے' یہ آمنہ کا لال ہے۔ (سبحان اللہ)۔

حسینوں میں احسن' جمیلوں میں اجمل' کاملوں میں اکمل' نبیوں میں افضل' ابو بکر تعارف کرواتے تھے۔

سب صحابہ کی ایک ہی صورت ہوتی تھی۔ آج ہماری کسی کی داڑھی آدھی ہے کسی کی پوری ہے' کسی کی داڑھی مونچھوں کیساتھ ملی ہوئی ہے۔ کسی کی داڑھی پر مشین پھری ہوئی۔ کسی کی مونچھیں بھی صاف ہیں۔ ہماری تو شکلیں بھی نہیں ملتیں۔ آئینہ دیکھو تو ہر ایک کی اپنی شکل ہے' صحابہ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی محفل میں بیٹھے ہوتے تھے سب کے سر پر پگڑی' سب کے سر پر ٹوپی' سب کا لباس سادہ' کبھی اون کی پگڑی ہوتی تھی' کبھی بکری کے بالوں کی' سب کی نگاہوں میں حیا' سب ملنی کے باوفا' سب کی زبان پر ذکر خدا' سب کی زندگی میں محمدؐ کی ادا ہوتی تھی۔ (سبحان اللہ) نبی کے غلام پہچانے جاتے تھے۔ آج تو ہم ایسے لباس پہن کر جاتے ہیں کہ امریکہ میں جاؤ تو امریکی' چائنہ میں جاؤ تو چینی' لندن جاؤ تو میڈ ان لندن۔ ہمیں تو

کہتے ہیں کہ یہ دقیانوس ہیں۔

This is the old Fation

This is the very bad man۔ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ آثار قدیمہ کے ہیں۔ ہم ان کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ یہ ماڈرن ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

بات مسجد کی ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسجد کے آداب سے نوازے۔ (آمین)۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب مسجد میں اذان ہوتی ہے تو جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہاں تک شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ ہمیں مسجد میں ہی اپنی عبادت نصیب فرمائے (آمین)۔

مسجد اتفاق کا سبق دیتی ہے جہاں آ کر اکٹھے بیٹھو اور مل کر اللہ سے دعا مانگو خدا سے بھیک مانگو۔ کھروں کے طفیل سے کھوٹوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ آج تو مسجدیں گرا رہے ہیں۔ ہندوستان میں تو ہماری کئی مسجدیں گرا دی ہیں تمہیں تو غیرت نہیں ہے۔

کبھی تم نے یوں بھی کیا تھا۔

مسجد تو بنا لی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
یہ من اپنا پرانا پاپی برسوں میں نمازی بن نہ سکا

وہ ابھی تک لاہور میں مسجد کھڑی ہے جو تم نے ایک رات میں بنائی۔ شام کو شروع کی صبح کو بلال کی اذان بلند ہو گئی۔ یہ تمہاری تاریخ ہے۔ مسجدوں کو تم نے آباد کیا۔ مگر آج تم برباد کر رہے ہو۔ آج مسجدوں میں شور' مسجدوں میں فساد' مسجدوں پر قبضے۔

میں نے تقریر میں کہا کہ مسجدوں پر قبضے نہ کرو تمہیں تو سجدوں کیلئے بہت

جگہیں ہیں۔ یہاں جھک جاتے ہو وہاں جھک جاتے ہو کھنڈروں پر' گھوڑوں پر' قبروں پر' ہمارے پاس ایک مسجد ہی ہے وہ بھی چھین رہے ہو' ہم تو اسی میں جھکتے ہیں۔

نوٹ = کسی نے اذان کے بارے میں سوال کیا۔

حضور کریمؐ کے دور میں کوئی صحابی گم ہو جاتا تھا تو اذان دیتے تھے کیونکہ اذان میں قدرتی آواز بلند ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو پکارنے کی جگہ اللہ کا نام بلند کرو تا کہ اس کو سن کر دوسرا مل جائے جہاں اذان ہوتی ہے وہاں سے تمام شیطان اور شیطانی کام' اور خدا کا عذاب ہٹ جاتا ہے' یہ اذان نہیں دے رہے گویا اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اذان ذکر ہے۔

قبر پر اذان تو کہیں مجھے نہیں ملی' حضورؐ نے فرمایا کہ بچہ پیدا ہو تو اذان دو۔ یہ کہتے ہیں کہ جب مردہ دفن ہو تو کہو حی علی الصلوۃ' حی علی الفلاح آ مردے نماز پڑھ۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے (آمین)

پہلے تو دودھ میں ملاوٹ تھی اب ہر چیز میں ملاوٹ ہے۔ کلمہ ملاوٹی بنا دیا' اذان میں ملاوٹ کر دی' بلکہ ان کو بدعتی بنا لیا ہے' اللہ ہمیں صحیح کلمہ' صحیح اذان' صحیح قرآن' صحیح نماز عطا کرے۔ (آمین)۔

ہر چیز میں اختلاف= ایک سینے پر ہاتھ باندھ رہا ہے' ایک ناف کے نیچے باندھ رہا ہے۔ ایک سٹینڈ اپ' پتہ نہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے یا بنک میں پہرہ دے رہا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں حق پر ہوں اللہ مجھے آپ کو ہدایت بخشے (آمین)۔

نوٹ = پرچی آئی ہے لکھا ہے کہ جب بھی وقت ملے رسول اللہ پر درود و سلام پڑھو۔ نہیں دوستو!

اللہ نے یہ نہیں فرمایا۔ اللہ نے فرمایا ہے ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی اللہ اور اس کے فرشتے حضورؐ پر درود پڑھتے ہیں۔ خدا قیام میں کھڑا ہے؟ (نہیں) فرشتے قیام میں کھڑے ہیں؟ (نہیں) ایمان والو درود پڑھو۔

نبیؐ نے فرمایا فرمایا۔ البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل' فرمایا وہ بخیل ہے

جو میرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ اس کی ناک مٹی میں جائے جو میرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ یہ نہیں فرمایا کہ کھڑے ہو کر یا ہاتھ باندھ کر نہ پڑھے۔ درود شریف ذکر ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ اگر کوئی لیٹ کر درود پڑھے تو درود نہیں ہو گا؟ (ہو گا) ابھی پڑھو اللھم صل علی الخ تو یہ درود نہیں ہو گا؟ (ہو گا)۔ تم نے کیوں قیام ضروری کر دیا۔

میں ایک جملہ کہتا ہوں جہاں قیام ہے وہاں جلسہ نہیں۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں التحیات جلسہ ہے جہاں بیٹھا ہے وہاں قیام نہیں' جہاں قیام ہے وہاں جلسہ نہیں' درود حضور پاکؐ پر جلسے میں پڑھا گیا' یعنی بیٹھ کر' یہاں جلسہ ہے پھر بعد میں قیام ہے۔

اگر بیٹھا ہو کوئی کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو ہوتا ہے۔ اشعار ہوتے ہیں جلسے کے اور کرتے ہیں قیام' جہاں جلسہ ہو گا وہاں قیام نہیں ہو گا جہاں قیام ہو گا وہاں جلسہ نہیں ہو گا۔

چلتے پھرتے بھی اگر کوئی درود پڑھے تو اس کا بھی ثواب ہوتا ہے۔

حضرت جابرؓ نے پوچھا میں آپ پر کتنا درود پڑھوں نبی کریمؐ نے فرمایا رات دن مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو۔ اس کی برکت سے تمہیں جنت مل جائے گی۔ اختلاف نہ چھیڑو' میں کہتا ہوں کہ کھڑے ہونے میں ادب نہیں ہے۔ کھڑے ہونا نماز میں فرض ہے' درود میں نہ فرض ہے نہ واجب' نہ سنت صحابہ ہے' یہ گنبد خضریٰ پر تو ہے کہ جب انسان وہاں درود سلام پڑھے روضہ ء رسول کے قریب تو کھڑے ہو کر پڑھے یہ وہاں کی خصوصیت ہے۔ اگر مسجد نبوی میں بیٹھ کر درود پڑھتا رہے تو کیا درود کا ثواب نہیں ہو گا؟ (ہو گا)۔

جب مؤذن اذان دے تو اس کے ساتھ ساتھ جواب دو

حضورؐ فرماتے اذا اذن المؤذن فقولوا کما قال المؤذن جب مؤذن اذان

دے تو ویسے کہو جیسے مؤذن اذان کے موذن کہے اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر' اشھدان لا الہ الا اللہ' اور جب موذن حی علی الصلوہ کہے تو تم اس کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ جب حی علی الفلاح کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو تم جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہو' جب مؤذن اذان ختم کرے تو یہ دعا پڑھو۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الخ۔ یہ دعا سکھائی ہے۔ میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ تم یہ جو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہو یہ اذان سے پہلے سنت ہے یا بعد میں؟ کہنے لگا۔ ہے' ہے' ہے' ہے میرا واقف تھا' ان میں سے' نہیں سمجھ گیا' میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو اصلی دین کی سمجھ عطا فرمائے (آمین)۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' اذان کا جز ہے؟ (نہیں) اگر نہ پڑھو تو اذان نہیں ہوتی؟ (ہو جاتی ہے) حضرت بلال نے دس سال اذان دی انہوں نے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ پڑھا؟ (نہیں) اذان بلال سے ملی ہے یا اپنے خیال سے ملی ہے؟ (بلال سے ملی ہے)۔

میں تو کہتا ہوں کہ ہماری اذان بلالی ہے۔ ان کی اذان خیالی ہے۔ جو سنت سے بھی خالی ہے۔

درود برحق ہے۔ درود واجب ہے' تم ہمیں کہتے ہو کہ درود نہیں پڑھتے' ہم تو روزانہ جب حدیث پڑھتے ہیں تو قال قال رسول اللہ ﷺ پڑھتے ہیں۔ یہ درود و سلام ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ دعا نہیں مانگتے۔ حضرت پیران پیر کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں رحمہ اللہ علیہ ابو بکر کا نام لیتے ہیں تو پڑھتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم کا نام لیتے ہیں تو پڑھتے ہیں علیہ السلام۔ مصطفےٰ ﷺ۔ یہ دعائیں ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمارے جھگڑوں کو ختم فرمائے۔ (آمین)

ابو هریرہ وجہ تسمیہ

بات مسجد کی تھی یاد ہے؟ حضور مسجد میں تشریف لائے تو لوگ وہاں جمع تھے۔

ایک طرف ابوھریرہ نام ان کا عبد الرحمٰن ہے' یمن کا رہنے والا ہے' سات برس نبیؐ کی خدمت میں رہا' اور اللہ نے اسکو اتنا حافظہ عطا کیا کہ اتنی احادیث کسی صحابی کو یاد نہیں جتنی حضرت ابوھریرہ کو یاد ہیں۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدالشمس تھا' سردی کا موسم تھا' دو بلی کے بچے سردی میں ٹھٹھر رہے تھے' ابوہریرہ نے اٹھا لئے۔ اپنی آستین میں ڈال لئے۔ اوپر کمبل اوڑھ لیا۔ حضور مدینے کے راستے میں مل گئے۔ حضرت ابوھریرہ نے السلام علیکم کہا۔ بلی کے بچوں نے میاؤں کیا تو آپؐ نے حضرت ابوہریرہ کی چادر کو اٹھایا اور فرمایا انت ابوھریرہ' تو،تو بلی کا باپ ہے' جیسے باپ بچوں کو اٹھاتا ہے تو بھی اس طرح اٹھائے پھر رہا ہے۔ عرض کی حضرت! میں نے سردی میں ان کو دیکھا تو وہاں سے اٹھا لیا۔ فرمایا۔ انت ابوھریرہ۔ ابوھریرہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ کے یہ جملے اتنے پیارے لگے کہ مجھے اپنا نام بھی بھول گیا پوری دنیا میں میرا نام ابوھریرہ مشہور ہو گیا۔ (سبحان اللہ)

حضرت علیؓ کو آپؐ نے ابوتراب کہا' ابو بکر کو صدیق کہا' عمر کو فاروق کہا' عثمان کو ذوالنورین کہا' علی المرتضیٰ کو اسد اللہ الغالب کہا۔ آج تک یہ القابات مشہور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پیغمبر نے جو لقب دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ عمر فاروق ہے' ابو بکر صدیق ہے' عثمان ذوالنورین ہے' علی المرتضیٰ' اسد اللہ الغالب ہے۔ (سبحان اللہ)

میں اس کے ایک تبسم پر قربان کروں فردوس بریں

اس جیسا کوئی اب تک نہ ہوا اس جیسا کوئی ہو گا بھی نہیں
اس کملی پوش کے میں قرباں صورت بھی حسیں سیرت بھی حسیں

اس کے اک بول کا مول نہیں یاقوت و زمرد و لعل و گہر
میں اس کے ایک تبسم پر قربان کروں فردوس بریں

کیا اس کا مقام و مرتبہ ہے اس بات سے اندازہ کر لو
آغاز ہے اس کی منزل کا رک جائے جہاں جبریلؑ امیں

وہ کعبہ ایماں' قبلہ جاں وہ وجہ وجود کون و مکاں
وہ شافع محشر ہادی کل وہ ختم رسل وہ مرکز دیں

کٹ جاؤں گا اس کی عزت پر مٹ جاؤں گا اس کی حرمت پر
وقت آیا تو دنیا دیکھے گی اللہ کی قسم یہ جھوٹ نہیں

اوصاف کریں کیا اس کے بیاں یہ میرا قلم یہ میری زباں
صدیقہؓ نے سچ فرمایا ہے خلق اس کا ہے قرآن مبیں

فضائل قربانی

الحمد للہ الحمد لولیہ والصلوہ والسلام علی نبیہ وعلی حبیبہ وخلیلہ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین الطاہرین وعلی خلفاءہ الراشدین المہدیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ امابعد ○ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔

وسئل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام۔

وعن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فی المدینۃ فضحی فی کل سنہ۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمنوا ضحایا کم فانہم علی الصراط مطایاکم۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماض الی یوم القیامۃ کلمۃ حق عند سلطان جائر جہاد اکبر۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وساکت عن الحق شیطان اخرس۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء فان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا ولکن ورثوا العلم فمن اخذہ اخذہ بحظ وافر۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا العلماء فمن اکرمھم فقد اکرمنی۔ زوروا العلماء فمن زارھم فقد زارنی۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احبہ۔

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

اگر حق بات کہتا ہوں۔ مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے

حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے
ممبر نہیں ہو گا تو سردار کریں گے

اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں کسریٰ و قیصر کچھ بھی نہیں

یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں سارے یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں

اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں
پھر افسوس ہے اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں

ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں۔

یہ فیضان نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس پر اکابر کا عمل

انجمن سپاہ صحابہؓ کے جانبازو' شہبازو' سرفرازو' پاسبانو 'نوجوانو ایک لحاظ سے خوشی ہے کہ عید ہے ایک لحاظ سے بار خاطر اور غم بھی ہے۔ کہ بارات موجود ہے اور دولہا نہیں ہے۔ مقتدی ہیں امام نہیں ہے۔ سپاہ صحابہؓ موجود ہے مگر سرپرست نہیں ہے۔ حقیقت میں وہ قفل صد مبارک باد ہے۔ وہ جیل میں نہیں ہے۔ (حق نواز) وہ سنت مصطفیٰؐ جو آپؐ نے شعب ابی طالب میں ادا کی تھی۔ یہی وہ سنت ہے جو امام اعظم ابو حنیفہؒ نے کوفہ کے جیل خانہ میں ادا کی۔ مجدد الف ثانیؒ نے قلعہ گوالیار میں ادا کی۔ شاہ ولی اللہؒ کو پابند سلاسل کیا گیا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نو سال نو مہینے جیل میں رہے۔ احمد علی لاہوریؒ چھ سال جیل میں رہے۔ محمد علی جالندھریؒ چھ سال جیل میں رہے۔ ہمارے مولانا شیخ الہند محمود الحسنؒ اسیر مالٹا بن گئے۔ نکلے تو شیخ التفسیر بن کر نکلے۔ مولانا حق نواز اب صرف حق نواز نہیں رہا۔ بلکہ حق کی آواز بن گیا ہے۔ آج وہ جیل میں اسی سنت کو زندہ کر رہا ہے۔ میں ان کے کارکنوں کے جذبات دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے کارکنوں میں جو اسپرٹ بھری ہے۔ قوم میں جو روح پھونکی ہے ان کی رگوں میں جو خون دوڑایا ہے' وہ قفل صد

مبارک باد ہے۔

حق نواز دشمن صحابہؓ کے لیے موت کا پیغام ہے۔

حق نواز اب ایک عالم کا نام نہیں۔

حق نواز اب ایک تحریک کا نام ہے۔

حق نواز اب دشمن صحابہؓ کے لیے موت کا پیغام ہے۔

حق نواز اہلسنت کے ایک سرپرست کا نام ہے۔

حق نواز محمد ﷺ کے عاشق کا نام ہے۔

جس کا نام حق نواز ہے یقیناً وہ حق کی آواز ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حق پر قائم فرمائے (آمین)

مجلس علماء اہلسنت سپاہ صحابہؓ کی سرپرست

قربانی کا مہینہ ہے اور میں کچھ قربانی پر عرض کروں گا۔ الحمدللہ میں انجمن سپاہ صحابہؓ کا ہر لحاظ سے سرپرست' ہر لحاظ سے ان کا بھائی' ہر لحاظ سے ان کا محب' ہر لحاظ سے ان کا معاون' ہر لحاظ سے ان کا دوست' ہر لحاظ سے ان کے ساتھ ہوں۔ میری پوری جماعت مجلس علماء اہلسنت ان کے ساتھ ہے۔ مولانا ایثار القاسمی میرے مبلغ ہیں۔ انہوں نے تو رات دن اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ مولانا منظور حجازی جنہوں نے میری جماعت کے لیے دورہ کیا ہے وہ میرے نائب صدر ہیں۔ مولانا عبدالغفور حقانی میرے جنرل سیکرٹری ہیں۔

الحمدللہ ہم اس حق کی آواز کے لیے بجوش و خروش بحواس و ہوش ان کے دوش بدوش ہیں اللہ تعالیٰ حق کو سربلند فرمائے (آمین)

قربانی۔ یہ قربانی کا مہینہ ہے چند باتیں سن لیں۔

اسلام کی تاریخ میں ذوالحج میں بھی قربانی ہے۔ محرم الحرام میں بھی قربانی ہے۔ یہ ایک نبی کی قربانی ہے۔ (ذوالحج میں) محرم میں صحابیؓ کی قربانی ہے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ اور حضرت خلیل کا ایک رشتہ اور تعلق ہے۔

ہم مذہباً حنفی ہیں' ملتاً ابراہیمی ہیں' مشرباً قادری چشتی سہروردی ہیں۔ مسلکاً

دیوبندی ہیں' امتاً" محمدی ہیں وطناً" پاکستانی ہیں۔

ہم ملتاً ابراہیمی ہیں۔ حضور انور ﷺ کو اللہ نے کہا ملۃ ابیکم ابراھیم تمہارے ابا ابراہیم کی ملت' حضرت ابراہیم کی پشت سے چوبیس ہزار انبیاء پیدا ہوئے۔ یہ انبیاء کے جد امجد ہیں۔

خلیل ؑ نے چار امتحان دیئے۔

آزمائش

جتنا آدمی نبی کے قریب ہوتا ہے آزمائش بھی اتنی آتی ہے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا اشد البلاء علی الانبیاء "بڑا امتحان انبیاء دیتے ہیں۔" کسی کو آگ میں ڈالا گیا۔ کسی کے سر پر آرا رکھا گیا۔ کسی کو کنوئیں میں ڈالا گیا۔ کسی کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا۔ کسی کو جنت سے نکالا گیا۔ کسی کو دریا عبور کروایا گیا۔ کسی کو سولی تختہ دار پر لے گئے۔ فالامثل والامثل میرے محبوب ؐ نے فرمایا "جو بھی انبیاء کے قریب ہوگا۔ جو رسول کا تابعدار جانثار وفادار رضاکار ہوگا۔ وہ بھی امتحان دے گا۔

کبھی ابوبکرؓ کو مار پڑ رہی ہے۔ کبھی بے ہوش ہو رہے ہیں' کبھی خون میں لت پت ہیں' کبھی وطن سے بے وطن ہیں' کبھی تن من دھن قربان کر رہے ہیں۔ کبھی فاروقؓ کے خون سے مصلیٰ رسول رنگین ہو رہا ہے۔ کبھی عثمان کا محاصرہ ہو رہا ہے۔ کبھی عمار ابن یاسر کو شہید کیا جا رہا ہے۔ کبھی حضرت خبیب کو انگاروں پر لٹایا جا رہا ہے۔ کبھی حضرت خباب کو درخت کے ساتھ لٹکایا جا رہا ہے۔ بلال پر پتھر رکھے جا رہے ہیں۔ سمیہ کو چیرا جا رہا ہے۔ زنیرہ کی آنکھیں نکالی جا رہی ہیں' لبینہ کو قتل کیا جا رہا ہے۔ تقریباً دو سو ساٹھ صحابہ محمدؐ کے قدموں میں جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

جتنا پیغمبر کے قریب ہوگا اتنا ہی امتحان آئے گا اور میرے محبوب کے الفاظ مجھے یاد ہیں۔

ما اوذیت فی سبیل اللہ ما اوذی احد من الانبیاء۔ فرمایا جتنا مجھے کافروں سے دکھ پہنچا ہے کسی کو نہیں پہنچا۔ کبھی طائف میں پتھر برسائے گئے۔ کبھی مکے کی گلیوں میں پتھر برسائے گئے' کبھی شعب ابی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا' احد میں دندان مبارک شہید کیے گئے۔ کبھی گالیاں دی گئیں' کبھی اوپر

گند ڈالا گیا۔ کبھی مصطفیٰ ﷺ کو وطن سے بے وطن کیا گیا۔ کبھی مذمم' ساحر و شاعر کہا گیا' کبھی حضور انور ﷺ کے چہرے کو گیارہ ٹکڑے کیا گیا۔ کبھی نبی کریم ﷺ کے یاروں کی میدان احد میں ستر لاشیں دکھائی گئیں' کبھی بیئر معونہ کے مقام پر پورے وفد کو شہید کر دیا گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' جو دین میں محمد ﷺ نے تکلیف اٹھائی ہے کسی نے نہیں اٹھائی۔

پیغمبر ﷺ کا تین سال تک بائیکاٹ کیا گیا۔ کھانا بند' پینا بند' بولنا بند' صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے جوتوں کو بھگو کر کھایا' صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے چمڑے کھائے' درخت کے پتوں کو کھایا کھجوروں کی گٹھلیاں کھائیں۔ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ درخت کی جڑوں کو کھایا۔ نہ اللہ کے قرآن کو ہم نے چھوڑا نہ محمدؐ کے فرمان کو ہم نے چھوڑا۔ جتنا حضور کریم ﷺ کا غلام ہو گا۔ خادم اسلام ہو گا' جتنا پیغمبر ﷺ کا عاشق صادق ہو گا۔ جتنا مصطفیٰ ﷺ کا حب دار اور جانثار رضاکار و وفادار ہو گا' اتنا ہی سخت امتحان آئے گا۔

مولانا حق نواز جیل میں

انشاء اللہ ایک دن آپ دیکھیں گے' آج تو حق نواز جیل میں نظر آ رہا ہے نکلے گا تو شہباز بن کر' جانباز بن کر' حق نواز آئے گا تو حق کی آواز بن کر' آئے گا تو مجاہد اسلام بن کر۔

وہ ہمارا بچہ ہے ہمارا بھائی ہے ہم سے بہت چھوٹا ہے مگر اللہ نے جو اس سے کام لیا ہے اٹھارہ جماعتیں اس کی تائید میں تھیں۔ مولانا خان محمد صاحب کندیاں والے آنکھوں سے آنسو بہا رہے تھے' تمام علماء نے ان کے موقف کی تائید کی تمام نے اس کی حامی بھری آج حق نواز اکیلا نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا ہر حق والا عالم حق نواز کی تائید کرنے والا بن چکا ہے۔ (انشاء اللہ) دوستو یہ قربانی کا مہینہ ہے تھوڑا سا خلیل کا واقعہ سنا دوں۔ حضور انور ﷺ کے جد امجد حضرت ابراہیم خلیلؑ ہیں' ابا خلیل ہے۔ بیٹا اسمٰعیلؑ ہے۔

خلیل اللہؑ کے چار امتحان

خلیلؑ سے خدا نے چار امتحان لیے' چاروں امتحانوں میں کامیاب ہوا۔ اللہ نے فرمایا اپنے

آپ کو نمرودی آگ میں ڈالو۔ فرماتے ہیں۔ بذلت نفسی للنیران وولدی للقربان وقلبی للرحمان۔ ومالی للضیفان وھانا خلیل الرحمان۔ میں اللہ کا خلیل ایسے ہی نہیں بن گیا' میں نے چار امتحان دیئے ہیں۔ خدا نے کہا یہ آگ ہے' میں نے کہا کوئی ڈر نہیں' نمرودیوں نے میرے کپڑے اتار دیئے۔ میری پگڑی اتاری۔ نمرودی نار جلا رہے تھے۔ ادھر عاشق آگ میں چھلانگ لگا رہا تھا۔ نمرودیوں کو طاقت پے ناز تھا ابراہیم کو صداقت پے ناز تھا۔ جب طاقت اور صداقت کی ٹکر ہوئی۔ عزیزو! جھنگ کے درو دیوارو' میرے پیارو' رضاکارو' طاقت شکست کھاتی ہے صداقت کامیاب ہوتی ہے۔

شداد کو طاقت پے ناز تھا نمرود کو طاقت پے ناز تھا۔ فرعون کو طاقت پے ناز تھا' ھامان کو طاقت پے ناز تھا' شیطان کو طاقت پے ناز تھا' ابو جہل کو طاقت پے ناز تھا۔ محمد ﷺ کو صداقت پے ناز تھا۔ صداقت ہمیشہ کامیاب ہوئی۔

خمینی بھیڑیا

اب کچھ لوگ ہیں جو ایران کے بل بوتے پر خمینی بھیڑیے کی آواز پر اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں لیکن صداقت کامیاب ہوگی۔

اب بات کھل کر سامنے آگئی کہ یہ لوگ مکے کے دشمن ہیں۔ جو لوگ صحابہؓ کے دشمن ہیں۔ وہی لوگ قرآن کے دشمن ہیں' وہی نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے دشمن ہیں۔ وہی پیغمبرؐ کے مدینے کی اذان کے دشمن ہیں' وہی صحیح کلمے کے اعلان کے دشمن ہیں۔ وہی محمدؐ کے خاندان کے دشمن ہیں۔

(نوٹ:۔ ان دنوں ایرانیوں نے مکہ میں حملہ کر دیا تھا سرزمین مکہ کو خون سے رنگین کیا تھا جس کی سزا کے طور پر کئی سال تک ایرانیوں پر مکہ میں داخلہ ممنوع تھا۔)

ابھی جو کچھ مکہ میں ہوا ہے۔ میں نے شاہ فہد کو تار بھیجا ہے کہ آپ نے جو ان کا صفایا کیا ہے اچھا کیا ہے۔ اب تک آپ صبر کرتے رہے۔

پچھلے سال انہوں نے مدینے میں گھیراؤ کیا۔ مسجد نبوی کا امن و سکون برباد کر ڈالا۔ جہاں لوگ

درود پڑھتے ہیں وہاں یہ ایرانی نعرہ لگا رہے تھے۔ اللہ اکبر خمینی رہبر۔ اللہ ہادی خمینی مہدی۔ لاالہ الا اللہ خمینی روح اللہ' لاالہ الا اللہ خمینی حجۃ اللہ یعنی محمد رسول اللہ نہیں بلکہ خمینی حجۃ اللہ۔ انشاءاللہ اس ملک میں خمینیت نہیں چلے گی۔ محمدیت چلے گی۔

انہوں نے اس وقت آنسو گیس وغیرہ پھینک کر ان کے پاسپورٹ وغیرہ چھین کر واپس کیا۔

اب کی بار ایرانی غنڈوں نے مکہ کا گھراؤ کیا۔ میرے بہت سے عزیز مکہ میں رہتے ہیں انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ ایرانیوں کے پاس خنجر تھے اور پتھر تھے۔ وہی حرم جس کو خدا کہتا ہے من دخلہ کان امنا۔ جہاں مکھی مارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں کوا مارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں جوں مارنے کی اجازت نہیں۔ جہاں لڑائی حرام ہے' وہاں انہوں نے کعبہ والوں کا گھراؤ کیا۔ اندر والوں کو باہر نکلنے دیا نہ باہر والوں کو اندر جانے دیا جو بھی آگے آتا اس پر خنجر سے حملہ کرتے۔ عرب والوں نے کہا کہ اب تمہارا دماغ زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ اس لیے اس کا اپریشن ہونا چاہیے۔ انہوں نے گولی چلائی اور جہنم رسید کیا۔ اب ایرانی کہہ رہے ہیں کہ یہ حاجی مارے گئے۔ یہ حاجی تھے یا فسادی تھے؟ (فسادی تھے) جو سعودی عرب والوں نے قدم اٹھایا وہ ٹھیک اٹھایا کہ نہیں؟ (ٹھیک اٹھایا) یہ حاجی نہیں تھے یہ غنڈے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں۔ کئی عربیوں کو انہوں نے زخمی کیا۔ یہ وہاں لبیک وغیرہ نہیں کہہ رہے تھے نہ ہی احرام میں تھے۔ ان کا مقصد ہی فساد تھا۔

عربوں نے گولی چلائی اور ان کو پہاڑوں میں جا کر پھینکا۔

اب خامنائی نے ایران میں ایک بڑا جلسہ کیا ہے۔ تقریباً دس لاکھ ایرانی 'شیطانی' ویرانی وہاں جمع ہوئے۔ عرب کو چیلنج دیا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ پر حملہ کریں گے۔ ہم بدلہ لیں گے۔ کیا یہ مکہ اور مدینہ پر حملہ کر سکتے ہیں؟ (نہیں) مکہ اور مدینہ کا محافظ کون ہے؟ (اللہ)

یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ بیت اللہ' کلام اللہ' صلوٰۃ اللہ' رسول اللہ' دین اللہ۔ محافظ خود اللہ ہے۔

کل جس نے ابرہہ کو برباد کیا تھا ابابیلوں کے ذریعہ سے۔ آج یہ ایرانی ابرہہ تھے اور اللہ نے عرب والوں کو ابابیل بنا دیا تھا۔ اپنے گھر کی نگرانی خود گھر والا کرے گا اور کر رہا ہے۔

اس سے پہلے بھی حلب والوں کے چالیس افراد پر مشتمل ایک گروہ نے حضور انور

ﷺ کے روضے کو توڑنے کی کوشش کی (اتحش کے دور کی بات ہے) تاکہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو نبی کریم ﷺ سے جدا کر لیا جائے۔

میں پچھلے سال عمرے پر گیا میں نے آنکھوں سے وہ جگہ دیکھی۔ خدا کی قسم وہاں کالے پتھر کا نشان ہے۔ چالیس آدمیوں کو خدا نے زمین چیر کر اندر غرق کر دیا۔ فرمایا جاؤ جہنم میں کتو! قیامت تک ابو بکرؓ و عمرؓ میرے محبوب سے جدا نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا آج بھی موجود ہے۔

یہ ایران پوری دنیا میں فساد برپا کر رہا ہے۔ مجھے وقت نہیں چونکہ عید کی نماز بھی پڑھانی ہے ورنہ آپ کو بتاؤں۔

خسرو پرویز کا واقعہ

اس ایران کا بڑا بادشاہ جو خسرو پرویز تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط پھاڑا تھا۔ صحابی عبداللہؓ ابن رواحہ خط لے کر گئے۔ خسرو نے کہا مجھے سجدہ کرو۔ صحابیؓ نے کہا سجدہ نہیں کروں گا۔ اس نے کہا میرے تخت کو بوسہ دے۔ صحابیؓ نے کہا میں بوسہ نہیں دوں گا۔ اس نے کہا میرے آداب شاہی بجالاؤ۔ صحابیؓ نے کہا میں تیرا غلام نہیں میں محمدؐ کا غلام ہوں۔ خسرو نے کہا اگر تو قاصد نہ ہوتا تو اس گستاخی پر تجھے قتل کر دیتا۔ عبداللہ ابن رواحہ نے تلوار ننگی کی اور تخت کے سامنے کھڑے ہو گئے اور فرمایا او کتا! اگر مجھے محمدؐ نہ روکتے تو تجھے ابھی تخت پر دو ٹکڑے کر دیتا۔ خسرو پرویز نے نبیؐ کے خط کو پھاڑا۔ آپ نے تاریخ نہیں پڑھی؟ جب خط پھاڑ کر پھینک دیا تو صحابیؓ کہنے لگا اے کاش تو مجھے دو ٹکڑے کر دیتا میرے محمدؐ کے خط کی گستاخی نہ ہوتی۔ صحابیؓ روتے ہوئے واپس آئے۔ حضور انور ﷺ کو بتایا حضورؐ نے فرمایا۔ اللھم مزقہ کل ممزق۔ مولا جس نے محمدؐ کے خط کو پھاڑا ہے اس کو اور اس کے ملک کو پھاڑ دے۔ محمدؐ کی جلالی بددعا عرش چیر کر پہنچ گئی۔ اللہ نے سنی۔ اور خدا نے اس کے بیٹے کو مقرر کر دیا۔ اس کے بیٹے نے کھڑے ہو کر باپ کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا اور لاش کو پھینک دیا اور لاش کو کتوں نے کھایا۔ اس کا تخت اتر گیا۔ محمدؐ کی دعا ایک لخت قبول ہوئی۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ ھلک کسری فلا کسری بعدہ۔ یہ کسریٰ برباد ہو گا۔ پھر

ایران میں کسریٰ نہیں آئے گا۔ جس نے محمدؐ کے خط کو پھاڑا خدا ان کو پھاڑ کر رکھ دے گا۔ وہ بد عا آج بھی گونج رہی ہے۔ یہ تباہ ہو چکے ہیں۔

شیعت کیا ہے؟

میں کہتا ہوں شیعت کیا ہے؟ شیعت صحابہؓ دشمنی کا نام ہے۔ شیعت قرآن کے انکار کا نام ہے۔ شیعت اہل بیعت کی گستاخی کا نام ہے۔ شیعت منافقت کا نام ہے۔ شیعت عبد اللہ بن سبا کی سازش کا نام ہے۔ شیعت عرب دشمنی کا نام ہے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے)

مولانا حق نواز نے جو آواز اٹھائی ہے ہم تمام اکابرین ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بروقت ایسی آواز اٹھائی کہ پوری دنیا کو متوجہ کیا انشاء اللہ یہ حق کی آواز بلند رہے گی۔ قوم کو شعور آ چکا ہے۔ سپاہ صحابہؓ پیچھے ہٹنے والی نہیں۔ یہ تو تین شہید ہوئے ہیں۔ (یہ 1987ء کی بات ہے) ہم سارے اپنی جان دے سکتے ہیں مگر نہ نبی کا دامن دے سکتے ہیں۔ نہ نبی کا قرآن دے سکتے ہیں۔

ہم ملک میں فساد نہیں چاہتے ہم امن چاہتے ہیں فساد ان کے دماغ میں ہے جو بی بی عائشہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔ جو عائشہ کو نعوذ باللہ کتی کہتے ہیں۔ جو عائشہؓ کو باندری کہتے ہیں۔ جو کہتے ہیں محمدؐ نے عائشہ سے نکاح نہیں کیا تھا۔ عائشہؓ کو نعوذ باللہ ایسے رکھا ہوا تھا۔

جو کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ و عمرؓ فرعون وھامان تھے۔ جو کہتے ہیں کہ قرآن شرابیوں نے لکھا ہے۔

نوٹ: یہ تمام باتیں شیعوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ (مرتب)

یہ چیزیں ناقابل برداشت ہیں۔ یہی بات میرے مجاہد اسلام شیر جھنگ۔ جس سے شیعت تنگ۔ یہ شیر جھنگ ہے۔ جو جنگ لڑ رہا ہے اسی شیر جھنگ نے یہ رنگ دکھایا ہے کہ ایسی زبان گدی سے نکالیں گے ایسا ہاتھ کاٹ دیں گے۔ ایسی آواز دبا دیں گے۔ جو صحابہؓ کے خلاف اٹھے گی اس ملک میں صحابہؓ کی عظمت کا جھنڈا بلند رہے گا۔ انشاء اللہ"

دوستو یہ قربانی کا مہینہ ہے۔

ابراہیم نے چار قربانیاں دیں' فرمایا۔ بذلت نفسی للنیران۔ مجھے آگ میں ڈالا گیا۔ یہ بڑا

لمبا واقعہ ہے۔ جب نمرودیوں نے خلیلؑ کے تین کپڑے اتار دیئے۔ عزیزو بخاری کی حدیث پڑھ رہا ہوں۔ خلیلؑ نے کہا عرش والے میرے کپڑے بے شک اتر جائیں مگر تیری توحید پر دھبہ نہ آئے۔ حق پر دھبہ نہ آئے۔ تیری توحید کا جھنڈا بلند رہے۔ میری پگڑی بے شک پاؤں میں پھینک دیں۔

جھولے میں بٹھا کر آگ میں پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ مارنے والے بہت اور بچانے والا؟ (ایک) آگے نار۔ پیچھے لشکر کفار۔ اوپر غفار۔

لوگ بہت کوشش کرتے ہیں کہ فلاں کو زندہ نہ رہنے دیا جائے (اشارہ مولانا حق نواز کی طرف) جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ کل بھی ہمارا نگران خدا تھا آج بھی ہے قیامت تک ہمارا نگران اللہ رہے گا۔

بیٹا تیری جان خطرے میں ہے:۔

جب میں ہسپتال تھا مولانا حق نواز مجھے ملنے آئے تھے۔ میری عیادت کے لیے آئے تھے میں نے ماتھا چوما۔ میں نے کہا بیٹا تیری جان خطرے میں ہے۔ ہزاروں پستول آپ کے لیے دشمن نے تیار کر رکھے ہیں۔ کہنے لگے وہ دن میری شہادت کا ہو گا۔ میں محمدؐ کے صحابہ کرامؓ کے سامنے سرخرو ہو کر جاؤں گا۔

مولانا ضیاء القاسمی میرے دوست ہیں انہوں نے بتایا کہ وفد جیل میں گئے ہیں اور گزارش کی ہے کہ آپ جیل سے نکلیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کہتے ہو جیل سے نکلو جو تین شہید ہوئے ہیں ان کا خون کہاں جائے گا۔

راز کی بات

میں راز کی بات بتا رہا ہوں حکومت نے کہا کہ آپ کو جیل سے رہا کرتے ہیں دو وعدے آپ کریں۔ ایک احتجاجی جلسہ آپ نہ کریں۔ دوسرا شہداء کے مزاروں پر نہ جائیں شہداء کے ورثا کے پاس نہ جائیں۔ مولانا نے فرمایا میں اپنے گھر بعد میں جاؤں گا رضا کاروں کی قبر پر پہلے جاؤں گا۔

مولانا نے فرمایا جنہوں نے صحابہؓ کی عزت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کی ہیں میں پہلے ان کے

مزارات پر جا کر یہ کہوں گا کہ اے شہداء صحابہؓ تم یقیناً صدیقؓ و عمرؓ کے قدموں میں پہنچ چکے ہو۔ مجھے تم پر ناز ہے۔

یہ مولانا حق نواز کی محنت ہے کہ آج نوجوان جان ہتھیلی پر رکھ کر ہر میدان میں کودا ہوا ہے۔ خدا کی قسم اپنی آن بھی قربان کرنے کو تیار ہے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے۔

اگر آپ سے کوئی قربانی مانگی جائے تو قربانی کے لیے تیار ہو؟ تیار ہیں

سارا دین قربانی ہے

میں آپ کو چند موتی دے دوں۔ سارا اسلام قربانی ہے

نماز قربانی ہے۔ دکان چھوڑو' سامان چھوڑو' پیسے چھوڑو' ایئر کنڈیشنڈ چھوڑو' بستر ے چھوڑو پلنگ چھوڑو اور باوضو ہو کر مسجد میں آؤ۔ سردی ہو گرمی ہو۔ ہوا ہو آندھی ہو مسجد میں آؤ یہ بھی قربانی ہے۔'

زکوٰۃ بھی قربانی ہے۔ سو میں اڑھائی روپے دو۔ زمینی پیداوار میں بیسواں حصہ دو۔

روزہ بھی قربانی ہے' شربت رکھے ہیں۔ ملائی رکھی ہے' فروٹ رکھے ہیں سب چیزیں موجود ہیں۔ مگر صبح سے شام تک کھانا پینا بیوی سے ازدواجی محبت بند سب کچھ اللہ کے حکم پر چھوڑ دو۔ خدا سے تعلق جوڑ دو۔

حج بھی قربانی ہے۔ پاکستان چھوڑ کر' خاندان کو چھوڑو' مکان کو چھوڑو' سامان کو چھوڑو' سارے جہان کو چھوڑو' سب سے تعلق توڑو' اللہ اور محمدؐ سے تعلق جوڑو۔

وہاں جا کر یہ پگڑی اتارو' مولویو! کرتے اتارو' اچکن اتارو' نوابو! یہ شاندار ٹوپیاں اتارو۔ میرے دربار میں امیر بن کر نہ آؤ میرے دربار میں اجڑے فقیر بن کر آؤ۔

لبیک۔ لبیک۔ اللھم لبیک۔ ایک ہی نعرہ' ایک ہی لباس' میرے دربار میں وہی لباس پہنو جو قبر میں پہن کر جاؤ گے فقیر بن کر آؤ پھر میرا دروازہ پکڑو۔ ملتزم پکڑو۔ پکڑ کر لٹکنا آنسو بہانا تمہارا کام ہے' رحمت کی بارش برسانا میرا کام ہے۔ نماز قربانی ہے۔ زکوٰۃ قربانی ہے' روزہ قربانی ہے' حج قربانی ہے توحید قربانی ہے۔ برادری بگڑ جائے گی لوگ الزام لگائیں گے' میں حیران ہوں کہ

ایک فرقے نے کعبے پر حملہ کیا۔ ایک فرقہ کہتا ہے کہ روضے والے غلط ہیں یعنی شیعہ۔

دوسرے کہتے ہیں کہ محمدؐ کے مصلے والے غلط ہیں کافر ہیں۔ دیوبندی کہتے ہیں دین پوری کہتا ہے کہ محمدؐ آپ کا روضہ بھی پاک آپ کا مصلیٰ بھی پاک۔ مدینے کی گلیاں بھی پاک مدینے کی ہواؤں کے ذرے بھی پاک ہیں۔ ہمیں حضورؐ کے مدینے کی گلیوں کے ذروں سے بھی پیار ہے۔

مدینہ کی دھول میں بھی شفا ہے

یہ حدیث میں نے مسجد نبویؐ میں بیان کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کے روضے کے سامنے میں نے پچیس تقریریں کی تھیں۔ وہاں میں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ غبار المدینہ شفاء من کل داء حضور ﷺ نے فرمایا میرے شہر کی دھول میں بھی خدا نے شفا رکھی ہے۔

کافر سب اکٹھے ہیں

الکفر ملۃ واحدۃ۔ جو لوگ نعرے لگاتے تھے۔ شیعہ سنی بھائی بھائی یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ کچھ لوگ بھائی بھائی کے نعرے لگا رہے ہیں جو صحابہؓ کے دشمن ہیں آپ کے بھائی ہو سکتے ہیں؟ (نہیں) جن کا کلمہ علیحدہ ہے' جن کی اذان علیحدہ ہے' جو بی بی عائشہؓ پر تبرا کریں۔ جو حدیث کا انکار کریں' جو نماز سے لے کر تمام اسلامی عقائد میں اختلافات کرتے ہوں۔ وہ آپ کے بھائی بن سکتے ہیں؟ (نہیں)

لوگوں نے بھائی بنا لیا اور کہا کہ ہم قبر پرست ہیں تم تعزیہ پرست ہو۔ تم یا علی مدد کہتے ہو۔ ہم یارسول اللہ مدد کہتے ہیں۔ تمہارا محرم کا جلوس ہے ہمارا میلاد کا جلوس ہے تم صحابہؓ کے دشمن ہو ہم علماء کے دشمن ہیں۔ تم کہتے ہو روضے والے غلط ہیں ہم کہتے ہیں مصلے والے کافر ہیں۔ تم نے اذان کو درمیان سے بدلا ہم نے شروع سے بدل دیا میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے عقائد سے توبہ کریں اللہ ہم کو عرب سے پیار کرنے

والا بنائے۔

استقامت خلیلؑ

ایک حدیث سن لیں بڑی قیمتی ہے۔ جب خلیل کے کپڑے اتارے گئے اور رسہ کاٹا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام چھ سو پر لے کے حضرت خلیلؑ کو بچانے کے لیے آئے۔ توجہ کرنا۔ حضرت خلیل نے پوچھا۔ من؟ کون ہے یہ کس کے چھ سو پر ہیں تخت کی طرح۔ جبرئیل نے کہا پرانا وفادار آپ کا یار میں جبرئیل ہوں۔ خلیلؑ نے پوچھا کہ خود آئے یا انہوں نے بھیجا ہے؟

رسہ کٹ گیا سارا پروگرام ہٹ گیا۔ سارے سہارے ٹوٹ گئے ایک اللہ کا سہارا باقی رہ گیا۔

خلیل نے پوچھا خود آئے یا اس نے بھیجا ہے؟ جبرئیل نے کہا خود آیا ہوں مجھے جلیل نے نہیں بھیجا۔ فرمایا۔ اما الیک فلا حاجہ ہٹ جاؤ! آپ کی ضرورت نہیں ہے۔ خلیل جانے یا جلیل جانے۔

جبرئیلؑ نے کہا کوئی پیغام ہو تو مجھے بتاؤ۔ آج حالات خراب ہیں۔ پیچھے لشکر کفار' آگے نار ہی نار' حالات دل آزار - خلیل نے کہا علمہ بحالی حسبی من سوالی' جو میرے حال کو جانتا ہے اسے مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ نے نار کو حکم دے دیا یانار کونی بردا وسلما علی ابراھیم خلیل امتحان سے کامیاب ہو گیا۔

اللہ نے کہا پیاری چیز دو۔ ایک سو' دو سو' تین سو اونٹ ذبح کئے تیسری رات اللہ نے چھری دکھائی کہ بیٹے کی گردن پر چلائی جا رہی ہے ابا خلیل ہے۔ بیٹا اسمٰعیل ہے' اماں ہاجرہ ہے۔

آج ہماری مائیں بھی کچھ آزاد ہیں۔ لیڈی فیشن ہیں۔ اس اماں نے کہا کہ خلیل یہ تو ایک بیٹا ہے اگر اللہ قربانی کے لیے مانگتا ہے تو ستر ایسے بیٹے ہوتے تو اللہ کے نام پر قربان کر دیتی۔

مولانا حق نواز کے والد کا جواب

میں مولانا حق نواز پر خوش ہوں۔ ان کے والد سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے کہا تیرا بیٹا جیل میں ہے؟ کہنے لگا نہیں میرا بیٹا جلوہ کر رہا ہے۔

یہ وہی بات ہے جو بی بی ہاجرہ نے کہی تھی۔ بی بی ہاجرہ نے بیٹے کو سنوار کر روانہ کیا۔ حضرت اسمٰعیل سے ابا نے کہا بیٹا! خدا نے کہا ہے کہ ذبح کرو۔ ماؤ بیٹا بھاگ جاؤ گے۔ ڈر جاؤ گے۔ گھر جاؤ گے کیا کرو گے۔ عرض کی۔ یابت افعل ماتومر۔ ابا جان اس کا آڈر ہے تو دیر نہ کر کہیں رب ناراض نہ ہو جائے۔ اب میری گردن پر چھری چلا دو انشاء اللہ مجھے بے صبرا نہیں پاؤ گے۔ ابا مجھے اوندھا لٹا دو میں سجدہ میں پڑ جاؤں آپ میری قربانی کر دیں۔

ابا جان میرے ہاتھ پاؤں باندھ لو تاکہ میں تڑپوں تو کہیں میری ٹانگ آپ کو نہ لگ جائے کہیں ابا کی گستاخی نہ ہو جائے۔

آج لوگ باپ کی داڑھی نوچتے ہیں باپ کو کہتے ہیں بھونک نہ۔ بوڑھا مرتا نہیں۔

بلکہ پاکستان کے چھ اخباروں میں میں نے پڑھا کہ یہاں کے بیٹوں نے باپ کو قتل کر دیا۔

وہاں وہ بیٹا ہے ابا جان مجھے اوندھا لٹا دیں۔ رسی سے میرے ہاتھ پاؤں باندھ لیں آپ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں ایسا نہ ہو کہ میرا چہرہ حسین نظر آئے۔ چھری چلانے میں دیر ہو جائے آپ نرمی کر جائیں۔ تھوڑا توقف کر جائیں۔ کہیں رب روٹھ کر قربانی کو واپس نہ کر دے۔

ابا جان میرا خون آلود کرتہ اماں کو دے دینا اماں کو یقین ہو جائے کہ اسماعیلؑ قربان ہو چکا ہے۔

ایک موتی

اور آپ کو ایک موتی دے دوں۔ حضرت اسحاقؑ کی لڑی سے ستر ہزار انبیاء پیدا ہوئے۔ اسماعیلؑ کی لڑی سے ایک ہی در یتیم در یکتا' در بے بہا' ایک ہی لولو مکنون۔ محمد رسول اللہؐ پیدا ہوئے۔

ایک موتی لے لو۔

ہمیں خلیل سے تعلق ہے یہ صفا مروہ ہاجرہ کی یادگار ہے۔ یہ جمرہ اولیٰ' وسطیٰ یہ اسماعیلؑ کی یادگار ہے۔

یہ بیت اللہ حضرت خلیلؑ کی یاد گار ہے۔ مقام ابراھیم خلیلؑ کی یادگار ہے یہ منیٰ میں قربانی حضرت اسماعیلؑ کی یادگار ہے۔ یہ بیت اللہ کا طواف یہ مقام ابراھیم حضرت خلیلؑ کی یادگار ہے۔

جس کی سب سے پہلے داڑھی سفید ہوئی' جس نے سب سے پہلے اپنا ختنہ کیا' وہ خلیل ہے۔

آج ہمارا دین وہی ہے۔ جو حضرت خلیلؑ کو ملا جو دین خلیل اللہ کو ملا وہی دین محمد رسول اللہؐ کو ملا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلیل کی شکل مجھ سے ملتی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معراج کی رات جب میں گیا تو تمام انبیاء سے ملاقات ہوئی جب خلیل سے ملاقات ہوئی کان اشبہ بمحمد۔ خلیلؑ کی شکل میرے ساتھ ملتی جلتی تھی وہ بالکل میری طرح تھے۔ میں ذرا جوان تھا وہ ذرا عمر میں بوڑھے تھے فرمایا میں نے عرش پر دیکھا کہ خلیلؑ بچوں کو پڑھا رہے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا جن بچوں نے فرش پر قرآن شروع کیا پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئے۔ ان کو عرش پر میں قرآن مجید مکمل کروا رہا ہوں۔ (سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ ہماری قربانی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

آپ مولانا حق نواز پر ہر لحاظ سے اعتماد رکھتے ہیں؟ ان کی قربانی ان کی جرات ان کی بے باکی' ان کی بہادری۔ انکی دینی خدمت' ان کی شجاعت پر آپ کو یقین ہے؟ (ہے) آپ ان کے حکم پر لبیک کہنے کو تیار ہیں؟ (تیار ہیں)

مولانا آئیں گے۔ قرآن سنائیں گے' جھنڈا لہرائیں گے' دین بتائیں گے' آپ کو گلے سے لگائیں گے انشاء اللہ گھبرائیں نہیں۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے حق نواز
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

مولانا ایک سرفروش بن کر آئیں گے۔ داعی حق بن کر آئیں گے۔ مولانا جیل سے آئیں گے تو مجاہد جانباز بن کر آئیں گے۔ انشاء اللہ۔

ابابیلوں کی جماعت

سپاہ صحابہ پورے ملک میں ابابیلوں کی جماعت ہے۔ شہبازوں کی جماعت ہے' جانبازوں کی جماعت ہے' سرفرازوں کی جماعت ہے' سرفروشوں کی جماعت ہے اب یہ قافلہ نکل چکا ہے۔ واپس نہیں ہو گا (انشاء اللہ)

ان کا تعلق مکے اور مدینے سے ہے اکابرین سے ہے' جاؤ علماء دیوبند کی قبور پر جا کر کہ دو عطا اللہ شاہ بخاری کی قبر پر جا کر کہدو۔ کہ تیرے فرزند بھی تیرے جھنڈے کو گرنے نہیں دیں گے۔ (انشاء اللہ)

یہ اب تحریک بن چکی ہے۔ اب کوئی زبان تبرا نہیں کرے گی انشاء اللہ۔

اب کھلے بندوں بی بی عائشہؓ پر تبرا نہیں کیا جائے گا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف گالیاں نہیں سنی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

اب ملنگ گالیاں نہیں دے سکے گا۔ اب اس کی زبان کو لگام دی جائے گی۔ اس ملک میں صرف صحابہؓ اور اہل بیت کی عزت رہے گی۔ ہم دونوں کا جھنڈا بلند کریں گے اور کر رہے ہیں۔

جامعہ محمودیہ مولانا کی نشانی

جامعہ محمودیہ مولانا کا مرکز ہے یہ علمی مرکز ہے یہ قیامت تک رہے گا یہ اسی مدرسہ کی شاخ ہے جو آقا نے مدینے میں کھولا تھا حضور پاک ﷺ معلم تھے نصاب تعلیم قرآن تھا' مرکز مدینہ تھا' شاگرد صحابہ تھے تعلیم لا الہ الا اللہ تھی یہ مرکز رہیں گے۔

حق نواز بھی انہیں مدارس سے کامیاب ہوا۔ ان مدرسوں نے مفتی محمودؒ تیار کئے ان مدرسوں نے عطاء اللہ شاہؒ تیار کئے' ان مدرسوں نے حدیث میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ تیار کئے۔ ان مدرسوں نے قاسم نانوتویؒ تیار کئے۔ ان مدرسوں نے اشرف علی تھانویؒ تیار کئے۔ ان مدرسوں نے مولانا الیاس دھلویؒ تیار کئے۔

آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ مولانا الیاس کی تبلیغی تحریک ایک سو پینسٹھ ملکوں میں پہنچ چکی ہے۔

مجھے رائیونڈ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ دس لاکھ کافر اس تبلیغ کی تحریک سے محمدؐ کا کلمہ۔ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں' چین مسلمان ہو رہا ہے جاپان مسلمان ہو رہا ہے۔ انگلینڈ میں پینسٹھ ہزار عیسائی محمدؐ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ سات سو مساجد میں قرآن اور اذان کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ سب شاخیں ہیں مرکز ہمارا مکہ اور مدینہ ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ مرکز میں تعزیے ہیں (نہیں) مرکز میں دھمـ ہے؟ (نہیں) مرکز میں ماتم ہے؟ (نہیں) مرکز میں ملنگوں کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) مرکز میں گیارہویں ہے؟ (نہیں) مرکز میں میلے ہیں؟ (نہیں) مرکز میں قبروں کا طواف ہے؟ (نہیں) مرکز میں قبروں پر منت ہے؟ (نہیں) مرکز میں قبروں پر قبے ہیں؟ (نہیں) الحمد للہ مرکز ہمارے پاس ہے قرآن و حدیث ہمارے پاس ہے صحابہؓ و اہل بیتؓ کا عقیدہ بھی ہمارے پاس ہے۔

ساری قربانی بیان کرتا تو بڑا وقت چاہیے۔ سپاہ صحابہؓ جس جوش و خروش سے جس ولولہ سے، جس جذبہ سے، جس جذبہ عشق سے، جس محبت سے، جس الفت سے، جس عشق سے کام کر رہی ہے۔ آپ ان سے راضی ہیں؟ (راضی ہیں) مولانا ایثار قاسمی کو میں نے وقف کر دیا ہے۔

نوٹ: اس وقت مولانا ایثار القاسمی حضرت دین پوری کی جماعت کے مرکزی مبلغ تھے۔ (مرتب)
میری پوری جماعت، اس کام میں مست ہے اور سپاہ صحابہؓ کی سرپرست ہے

ان شاء اللہ

اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم

جناب حکیم عبد الکریم صاحب مرید خاص حضرت لاہوریؒ کے تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے خطبات دین پوری کو بڑے غور سے پڑھا کتاب کی خوبصورتی رنگ، ڈھنگ، وضع، قطع کیا دوسری کتابوں سے ایک انوکھا انداز ہے جس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے۔ مضمون کیا ہیں ایک موتی ریشمی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں۔ جو تقریر کے الفاظ ہیں، پر اثر، دل کو خوش کرتے ہیں الفاظ پر معنی، مدلل ہیں، ایمان کو تازگی ملتی ہے، دل یہ چاہتا تھا کہ اس تقریر کو بار بار پڑھوں لفظوں کی ادائیگی کیا خوب ہے، کم علم والا انسان بھی بڑی آسانی سے پڑھ سکتا ہے ہر لفظ بلکہ عبارت کو غور سے پڑھنے، سے سرور بلکہ نشہ آجاتا ہے خدا کرے حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اختر زید مجدہم کو دوسرے حصہ کے لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ثواب دارین حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس نیکی کو قبول فرمائے آمین

منجانب طبیب احقر عبد الکریم باغبانپورہ لاہور
(المعروف حکیم ہٹی والے)

از مولانا عبدالکریم ندیم

تعارف عالمی مجلس علماء اہلسنّت پاکستان

ملک میں فرقہ واریت و لسانی تعصب کے خاتمہ۔ لادینی عناصر کا قلع قمع۔ دشمنان توحید و رسالت۔ معاندین صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تعاقب۔ منکرین کتاب و سنت کی بیخ کنی کرنے۔ ملت اسلامیہ پاکستان کے تحفظ اور نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لئے علماء امت اورخطباء ملت کا ایک مشترکہ اجلاس 17 جنوری 1987ء بروز ہفتہ جامعہ دارالعلوم اسلامی مشن بہاول پور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ ہوا۔ اجلاس میں موجود علماء نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ اس عالمی متفقہ مقبول سنی تنظیم کی قیادت اسلامی سکالر' محبوب مذہبی رہنما حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ بنفس نفیس سنبھالیں۔ مولانا نے بار بار انکار فرمایا لیکن علماء اہلسنت کے مسلسل اصرار پر آپ نے مجلس علماء اہلسنّت پاکستان کی قیادت سنبھال لی۔ مخلص رفقاء نے ملک بھر میں کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور مجلس کی شاخیں قائم کیں۔ مجلس کے لئے سب سے بڑا سانحہ یہ ہوا کہ مجلس کے قیام کے تھوڑے ہی عرصہ بعد امیر مجلس حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمتہ اللہ علیہ 18 ذوالحجہ 1407ھ بروز جمعتہ المبارک کو انتقال فرما گئے۔ قائد کی وفات سے مجلس یتیم ہو گئی مگر شیخ مرحوم کے رفقاء نے ہمت نہ ہاری اور حضرت دینپوری رحمتہ اللہ علیہ کے اس مشن اور صدقہ جاریہ کو لے کر آگے بڑھے۔ ارکان مجلس اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آج بھی مجلس ملک بھر میں اللہ کے فضل وکرم رحمتہ اللعالمین و اصحاب وازواج رسول کی محبت کے صدقے امیر مجلس رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں شیخ الحدیث دام اقبالہ کی باصلاحیت قیادت اور علامہ عبدالغفور حقانی کی نظامت اور رفقاء کی جدوجہد کی بدولت نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ اللھم زدفزد۔

مختصر تعارف جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور

محترم قارئین کرام اس کفر و الحاد کے دور میں حق کا علم بلند رکھنا اور دینی کام کرنا بہت ہی مشکل ہو چکا ہے خصوصاً" مدارس عربیہ کو چلانا۔ یہ تو اللہ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ وہ ان اداروں کے ذریعہ سے ہر سال سیکڑوں حفاظ و قاری و عالم پیدا کرتا ہے۔ ورنہ اس دور میں دین کا نام لینے والے ہی ان اداروں کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ لہٰذا اس دور میں قرآنی مکاتب اور مدراس کو چلانا بے دینی کے خلاف جہاد ہے۔ ان کی تعمیر و ترقی اور تعلیمی اخراجات کا خیال کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ انہی اداروں میں سے ایک جامعہ حنفیہ قادریہ ہے جس کی بنیاد 1957 میں رکھی گئی اور ادارہ کی ترقی کے لیے حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ نے بہت محنت و کاوش کی اور اس کی چار مزید شاخیں قائم کیں الحمد للہ حضرت کی رحلت کے بعد بھی ان میں کام جاری ہے۔ اس وقت جامعہ میں 300 مہمانان رسول ﷺ (طلباء طالبات) اور دس اساتذہ ایک باورچی تعلیمی کام میں مشغول ہیں ان کی ضروریات پر تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے سالانہ خرچ ہے علاوہ ازیں تعمیری کام بھی باقی ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اس ادارہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرمائیں تاکہ یہ ادارہ اسی طرح دینی خدمات انجام دیتا رہے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنا رہے۔

(جامعہ میں واردین و صادرین حضرات علماء و مشائخ عظام)

- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
- مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستیؒ
- حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر مدظلہ العالی
- مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ
- مناظر اسلام فاتح ربوہ مولانا محمد حیاتؒ
- حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
- حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ
- حضرت مولانا عبد الحمید سواتی مدظلہ العالی

○ حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ العالی

○ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ایم این اے

○ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

○ حضرت مولانا میاں اجمل قادری مدظلہ

○ حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدیؒ

○ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد

○ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ

○ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی مدظلہ

○ مناظر اسلام مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی مدظلہ

○ مناظر اسلام مولانا محمد یوسف رحمانی مدظلہ

○ حضرت مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ

○ حضرت مولانا عبید اللہ رشیدی مدظلہ

○ حضرت مولانا عبدالقدوس قارن مدظلہ

○ حضرت مولانا مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

○ حضرت مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ

○ حضرت مولانا رشید احمد پسروری مدظلہ

○ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب خلیفہ مجاز و صاحبزادہ حضرت لاہوریؒ

○ حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب خلیفہ مجاز و صاحبزادہ حضرت لاہوریؒ

○ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خلیفہ مجاز لاہوریؒ ○ حضرتؒ مولانا سید حامد میاںؒ خلیفہ مجاز حضرتؒ مدنیؒ

○ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب' خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ

○ حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروری خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ

○ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ

○ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ

○ پیر طریقت میاں ذوالفقار احمد صاحب جھنگ خلیفہ مجاز پیر حافظ غلام حبیبؒ چکوال

○ پیر طریقت، مولانا نعیم اللہ فاروقی صاحب خلیفہ مجاز پیر حافظ غلام حبیبؒ چکوال

○ مولانا عبدالمنان خلیفہ مجاز حضرتؒ رائے پوریؒ

○ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی

○ مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی

○ مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی

○ مولانا قاری عبدالحئی عابد

○ مولانا ابو مظفر ظفر احمد قادری

الداعی قاری جمیل الرحمٰن اختر

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ

باغبانپورہ لاہور پاکستان

فون نمبر: 340678